دیوانِ درد

خواجہ میر درد دہلوی

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی

اشتراک

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی

دیوانِ درد

مرتب

ڈاکٹر نسیم احمد

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارتِ ترقی انسانی وسائل (حکومتِ ہند)
ویسٹ بلاک 1، آر. کے. پورم، نئی دہلی 110066

Dewan-e-Dard

Edited by: Dr. Naseem Ahmad

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی

سنہ اشاعت : جولائی، ستمبر 2003 شک 1925
پہلا اڈیشن : 1100
قیمت : 160/-
سلسلۂ مطبوعات : 1008

ISBN: 81-7587-022-2

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ویسٹ بلاک-1، آر.کے. پورم، نئی دہلی 110066
طابع: لاہوتی پرنٹ ایڈز، جامع مسجد دہلی 110006

پیش لفظ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ایک قومی مقتدرہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔ اس کی کارگزاریوں کا دائرہ کئی جہتوں کا احاطہ کرتا ہے جن میں اردو کی ان علمی و ادبی کتابوں کی مکرر اشاعت بھی شامل ہے جو اردو زبان و ادب کے ارتقاء میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں اور اب دھیرے دھیرے نایاب ہوتی جا رہی ہیں۔ ہمارا یہ ادبی سرمایہ محض ماضی کا قیمتی ورثہ ہی نہیں، بلکہ یہ حال کی تعمیر اور مستقبل کی منصوبہ بندی میں ہماری رہنمائی بھی کرتا ہے اور اس لیے اس سے کماحقہٗ واقفیت بھی نئی نسلوں کے لیے ضروری ہے۔ قومی اردو کونسل ایک منضبط منصوبے کے تحت عہدِ قدیم کے شاعروں اور نثر نگاروں سے لے کر عہد جدید کے شاعروں اور نثر نگاروں تک تمام اہم اہلِ فکر و فن کی تصنیفات شائع کرنے کی خواہاں ہے تاکہ نہ صرف اردو کے اس قیمتی علمی و ادبی سرمائے کو آنے والی نسلوں تک پہنچایا جاسکے بلکہ زمانے کی دستبرد سے بھی اسے محفوظ رکھا جاسکے۔

عہدِ حاضر میں اردو کے مستند کلاسیکی متون کی حصولیابی، نیز ان کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، لیکن قومی اردو کونسل نے حتی الوسع اس مسئلے پر قابو پانے کی کوشش کی ہے۔ دیوانِ درؔد اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جسے کونسل قارئین کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔

اہل علم سے گزارش ہے کہ کتاب میں کوئی خامی نظر آئے تو تحریر فرمائیں تاکہ اگلی اشاعت میں دور کی جاسکے۔

(ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ)

ڈائرکٹر

انتساب

عصر حاضر کے مایۂ ناز محقق اور اپنے استاد

پروفیسر حنیف احمد نقوی

کے نام

اسی کے فیض سے میرے سبو میں ہے جیحوں

فہرست

دیباچہ	(از رشید حسن خاں)	۱۷
مقدمۂ مرتب		۲۱-۱۱۵
تصنیفاتِ درد		۲۳
(۱) اسرار الصلوٰۃ		۲۳
(۲) واردات		۲۴
(۳) علم الکتاب		۲۴
(۴) نالۂ درد		۲۵
(۵) آہ سرد		۲۶
(۶) شمع محفل		۲۶
(۷) دردِ دل		۲۶
سوزِ دل، واقعاتِ درد اور حرمتِ غنا کی حقیقت		۲۷
فارسی دیوان		۲۹
درد کا اردو دیوان اور اس کا زمانۂ تصنیف		۳۱
تاریخ طباعت کلامِ درد		۳۲
صہبائی اور کلامِ درد		۳۷
(الف) انتخاب دواوین		۳۷
(ب) نسخۂ صہبائی		۳۸
دیوانِ درد کا نقشِ اول		۳۹
کلامِ درد کے چند قابلِ ذکر مطبوعہ نسخے		۵۱
(۱) نسخۂ نظامی		۵۱
(۲) نسخۂ آسی		۵۶
(۳) نسخۂ محبوب المطابع		۵۸
(۴) نسخۂ دلاوری		۵۹

(۵) نسخۂ رشید	۶۲
(۶) نسخۂ ظہیر	۶۸
مآخذ و علامات نسخ	۷۷
تعارف نسخ	۸۰
طریقۂ کار	۱۱۱
متن	۱۱۷_۲۳۲
ضمیمۂ اول	۲۳۳
ضمیمۂ دوم	۲۴۰
حواشی متن	۲۴۳_۳۳۰
حواشی مقدمہ	۳۳۰_۳۶۰

فہرست اشعار

ردیف الف	تعداد اشعار	صفحہ نمبر
۱۔ ع مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا	۵	۱۱۷
۲۔ ع ماہیتوں کو روشن کرتا ہے نور تیرا	۶	۱۱۷
۳۔ مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا	۵	۱۱۷
۴۔ کبھو خوش بھی کیا ہے جی کسی رند شرابی کا	۶	۱۱۸
۵۔ جان پہ کھیلا ہوں میں، میرا جگر دیکھنا	۶	۱۱۸
۶۔ اکسیر پر مہوس! اتنا نہ ناز کرنا	۵	۱۱۸
۷۔ مشکل نکلیں، جو ہم سے ہوا کام، رہ گیا	۷	۱۱۹
۸۔ جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا	۵	۱۱۹
۹۔ عاشق بے دل ترا یہاں تک تو جی سے سیر تھا	۵	۱۲۰
۱۰۔ کام یہاں جس نے جو کہ ٹھہرایا	۵	۱۲۰
۱۱۔ اگر یوں ہی یہ دل ستاتا رہے گا	۶	۱۲۰
۱۲۔ جی میں ہے سیر عدم کیجیے گا	۹	۱۲۱

۱۳۔ ہم نے کس رات نالہ سر نہ کیا	۹	۱۲۱
۱۴۔ قتل عاشق، کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا	۷	۱۲۱
۱۵۔ جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا	۱۱	۱۲۲
۱۶۔ تو اپنے دل سے غیر کی الفت نہ کھو سکا	۵	۱۲۲
۱۷۔ انداز وہ ہی سمجھے مرے دل کی آہ کا	۹	۱۲۳
۱۸۔ دل کس کی چشم مست کا سرشار ہو گیا	۶	۱۲۴
۱۹۔ تم نے تو ایک دن بھی نہ ادھر گزر کیا	۶	۱۲۴
۲۰۔ گزری شب و آفتاب نکلا	۵	۱۲۵
۲۱۔ مانند فلک دل متوطن ہے سفر کا	۵	۱۲۵
۲۲۔ ٹھہر جا ٹک بات کی بات، اے صبا!	۵	۱۲۵
۲۳۔ کھلا دروازہ میرے دل پر از بس اور عالم کا	۵	۱۲۶
۲۴۔ سینۂ دل حسرتوں سے چھا گیا	۶	۱۲۶
۲۵۔ دنیا میں کون کون نہ یک بار ہو گیا	۹	۱۲۶
۲۶۔ تجھی کو جو یہاں جلوہ فرما نہ دیکھا	۸	۱۲۷
۲۷۔ تو بن کہے، گھر سے کل گیا تھا	۷	۱۲۸
۲۸۔ یوں ہی ٹھہری کہ ابھی جایئے گا	۱۴	۱۲۸
۲۹۔ بہ ظاہر کہیں غنچہ دل سے ملا تھا	۷	۱۲۹
۳۰۔ اپنا تو نہیں یار میں کچھ یار ہوں تیرا	۷	۱۲۹
۳۱۔ تو کب تئیں مجھ ساتھ، مری جان ملے گا	۷	۱۳۰
۳۲۔ سحر، سوتے سے اٹھ کر وہ جو گھر سے باہر آنکلا	۵	۱۳۱
۳۳۔ ترے کہنے سے، میں از بس کہ باہر ہو نہیں سکتا	۹	۱۳۱
۳۴۔ جب تک ہے دل کے شیشے میں رنگ امتیاز کا	۴	۱۳۲
۳۵۔ گل، و گل زار خوش نہیں آتا	۴	۱۳۲
۳۶۔ اے شانہ! تو نہ ہو جو دشمن ہمارے جی کا	۴	۱۳۲
۳۷۔ تو ہی نہ اگر ملا کرے گا	۳	۱۳۳

۳۸۔ اہل زمانہ آگے بھی تھے اور زمانہ تھا	۳	۱۳۳
۳۹۔ حال یہ کچھ تو ہے اب دل کی توانائی کا	۳	۱۳۳
۴۰۔ کہاں کا ساقی اور مینا، کدھر کا جام و مے خانا	۳	۱۳۴
۴۱۔ اے شمع رو، زبس کہ ترا انتظار تھا	۳	۱۳۴
۴۲۔ وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا	۳	۱۳۴
۴۳۔ کچھ کشش نے تری اثر نہ کیا	۲	۱۳۴
۴۴۔ زلفوں میں کسی کی جو گرفتار نہ ہوتا	۲	۱۳۵
۴۵۔ ایک تو ہوں شکستہ دل، تس پہ، یہ جور، یہ جفا	۲	۱۳۵
۴۶۔ جلوہ تو ہر اک طرح کا، ہر شان میں دیکھا	۲	۱۳۵
۴۷۔ ناصح! میں دین و دل کے تئیں اب تو کھو چکا	۲	۱۳۵
۴۸۔ مذکور، جانے بھی دو، ہم دل تپیدگاں کا	۲	۱۳۵
۴۹۔ دیکھ کر حال پریشاں عاشقان زار کا	۱	۱۳۶
۵۰۔ محبت نے ہم کو ثمر جو دیا	۱	۱۳۶
۵۱۔ شکوہ تجھے کس سے ہے، گلہ کس سے یہ ٹھانا	۱	۱۳۶
۵۲۔ ہم نے چاہا بھی، پر اس کوچے سے آیا نہ گیا	۱	۱۳۶
۵۳۔ فلک پر، کون کہتا ہے، گزر آہ سحر کرنا	۱	۱۳۶
۵۴۔ غل مری زنجیر نے رفتار میں ایسا کیا	۱	۱۳۶
۵۵۔ پیار خلق کرتی ہے حق کے کمال کا	۱	۱۳۶
۵۶۔ خط کے آنے سے، ہوا معلوم، جانا حسن کا	۱	۱۳۶
۵۷۔ مخالف کٹ گئے، سنتے ہی مجلس میں سخن میرا	۱	۱۳۶
۵۸۔ بارے! مجھے بتا تو سہی، کیا سبب ہوا	۱	۱۳۷
۵۹۔ گلہ کرتا نہیں کچھ میں تری نامہربانی کا	۱	۱۳۷
۶۰۔ رسوائیاں اٹھائیں جو رو عتاب دیکھا	۱	۱۳۷
۶۱۔ آشیانے میں درد بلبل کے	۱	۱۳۷

ب

۱۔ تھا عدم میں مجھے اک پیچ و تاب	۸	۱۳۷

ت

۱۔ وہ موکمر، کہیں تو ہوا بے حجاب رات	۶	۱۳۸
۲۔ زاہد! اگر نہیں کی تو نے کسو سے بیعت	۳	۱۳۸

ج

۱۔ چاہیے کس واسطے اے درد! مے خانے کے بیچ	۷	۱۳۹
۲۔ مذکور جب چلے ہے مرا انجمن کے بیچ	۴	۱۳۹
۳۔ درد جو آتا نہیں اب تو نظر ظاہر کے بیچ	۱	۱۴۰

ر

۱۔ کیوں کر میں خاک ڈالوں سوز دل تپاں پر	۷	۱۴۰
۲۔ ساقی! ہے چڑھا آج تو یہ رنگ ہوا پر	۷	۱۴۰
۳۔ اس قدر تھا یا کرم، یا ظلم رانی اس قدر	۴	۱۴۱
۴۔ مشہور خلق میں نہیں اپنے کمال کر	۴	۱۴۱
۵۔ ہنس قبر پہ میرے گل کھلا کر	۱	۱۴۲

ز

۱۔ کیا ہوا مر گئے، آرام ہے دشوار ہنوز	۷	۱۴۲
۲۔ لیتا نہیں کبود کی اپنے عناں ہنوز	۶	۱۴۳
۳۔ کوہ کن سے نہ بول اے پرویز	۲	۱۴۳
۴۔ بر میں مرے وہ سیم بر آیا نہیں ہنوز	۱	۱۴۳

س

۱۔ نہ کیا تو نے ایک بار افسوس	۲	۱۴۳

ط

۱۔ کرتا رہا میں دیدۂ گریاں کی احتیاط	۶	۱۴۴

غ

۱۔ لایا نہ تھا تو آج تئیں ہاتھ سوے تیغ	۷	۱۴۴

ف

۱۔ اے درد! ایک خلق ہے جانانہ کی طرف	۱	۱۴۵
۲۔ جب مانگتا ہوں تجھ سے میں ساقی شراب صاف	۱	۱۴۵

ک

۱۔ پیغام یاس بھیج نہ مجھ بے قرار تک	۵	۱۴۵
۲۔ پھرتا رہا میں سعی میں اک عمر جوں فلک	۲	۱۴۶
۳۔ نہیں میرے تئیں کسی کا باک	۲	۱۴۶

ل

۱۔ کچھ دل ہی باغ میں نہیں تنہا شکستہ دل	۷	۱۴۶
۲۔ بارے، یہ داغ عشق ہوا شہریار دل	۳	۱۴۷

م

۱۔ حیراں، آئینہ دار ہیں ہم	۱۴	۱۴۷
۲۔ اب کی ترے در سے گر گئے ہم	۷	۱۴۷
۳۔ کچھ لائے نہ تھے کہ کھو گئے ہم	۵	۱۴۸
۴۔ چمن میں صبح یہ کہتی تھی، ہو کر چشم تر شبنم	۸	۱۴۸
۵۔ کیا کہیں، سوے فنا کس طور کر، جاتے ہیں ہم	۲	۱۴۹
۶۔ خلق میں ہیں، پر جدا سب خلق سے رہتے ہیں ہم	۱	۱۴۹

ن

۱۔ گلیم بخت سیہ سایہ دار رکھتے ہیں	۱۲	۱۴۹
۲۔ مژگان تر ہوں یا رگ تاک بریدہ ہوں	۶	۱۵۰
۳۔ آہ! مشتاق ترے، مفت موے جاتے ہیں	۵	۱۵۱
۴۔ گر دیکھیے تو مظہر آثار بقا ہوں	۸	۱۵۲
۵۔ نہ ہم غافل ہی رہتے ہیں، نہ کچھ آگاہ ہوتے ہیں	۵	۱۵۲

۶۔ تو مجھ سے نہ رکھ غبار جی میں	۵	۱۵۲
۷۔ ہر چند تیری سمت سوا، راہ ہی نہیں	۷	۱۵۳
۸۔ ہستی ہے جب تک ہم ہیں اسی اضطراب میں	۷	۱۵۳
۹۔ ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک! جستجو کریں	۷	۱۵۴
۱۰۔ یہ زلف بتاں کا گرفتار میں ہوں	۶	۱۵۵
۱۱۔ ان نے کیا تھا یاد مجھے بھول کر کہیں	۱۰	۱۵۵
۱۲۔ بے زباں ہے یہ وہ زباں، سو سن	۷	۱۵۶
۱۳۔ باغ جہاں کے گل ہیں، یا خار ہیں، تو ہم ہیں	۶	۱۵۶
۱۴۔ جمع میں افراد عالم ایک ہیں	۵	۱۵۷
۱۵۔ نہ ہم کچھ آپ طلب، نے تلاش کرتے ہیں	۵	۱۵۷
۱۶۔ کام مردوں کے جو ہیں، سو وہی کر جاتے ہیں	۹	۱۵۷
۱۷۔ اپنی قسمت کے ہاتھوں داغ ہوں میں	۵	۱۵۸
۱۸۔ مرتا نہیں ہوں کچھ میں اس سخت دل کے ہاتھوں	۵	۱۵۸
۱۹۔ جی نہ اٹھوں کہیں پھر میں، جو تو مارے دامن	۷	۱۵۹
۲۰۔ کیوں نہ ڈوبے رہیں یہ دیدۂ تر پانی میں	۷	۱۵۹
۲۱۔ معلوم نہیں آنکھیں یہ کیوں پھوٹ بہی ہیں	۵	۱۶۰
۲۲۔ گھر تو دونوں پاس ہیں لیکن ملاقاتیں کہاں	۵	۱۶۰
۲۳۔ مجھے در سے اپنے ٹالے ہے، یہ بتا مجھے، تو کہاں نہیں	۷	۱۶۱
۲۴۔ دل کو لے جاتی ہیں معشوقوں کی خوش اسلوبیاں	۴	۱۶۱
۲۵۔ نزع میں تو ہوں، ولے تیرا گلہ کرتا نہیں	۴	۱۶۲
۲۶۔ پڑے جوں سایہ ہم تجھ بن ادھر اودھر بھٹکتے ہیں	۳	۱۶۲
۲۷۔ آہ، پردہ تو کوئی مانع دیدار نہیں	۳	۱۶۲
۲۸۔ اے ہجر! کوئی شب نہیں جس کو سحر نہیں	۳	۱۶۳
۲۹۔ مرے ہاتھوں کے ہاتھوں اے عزیزاں	۳	۱۶۳
۳۰۔ گرچہ ہم مردہ دل اے جان جہاں، جیتے ہیں	۳	۱۶۳

۳۱۔ دل تو سمجھائے سمجھتا بھی نہیں	۳	۱۶۴
۳۲۔ میں تو سب باتیں نصیحت کی کہیں	۳	۱۶۴
۳۳۔ آگے ہی بن سنے تو کہے ہے نہیں نہیں	۲	۱۶۴
۳۴۔ وہ نگاہیں جو چار ہوتی ہیں	۲	۱۶۴
۳۵۔ اگر میں نکتہ رسی سے ترا دہاں پاؤں	۲	۱۶۴
۳۶۔ دل میں رہتے ہو پر آنکھوں دیکھنا مقدور نہیں	۲	۱۶۴
۳۷۔ زلفوں میں تو سدا سے یہ کج ادائیاں ہیں	۲	۱۶۵
۳۸۔ سیر کر دنیا کی غافل، زندگانی پھر کہاں	۲	۱۶۵
۳۹۔ کب دہن میں ترے سمائے سخن	۲	۱۶۵
۴۰۔ کہیں ہوئے ہیں سوال و جواب آنکھوں میں	۲	۱۶۵
۴۱۔ ہر دم بتوں کی صورت رکھتا ہے دل نظر میں	۲	۱۶۵
۴۲۔ اس ذکر سے بھی مجھ کو کیا کام دل کے ہاتھوں	۱	۱۶۶
۴۳۔ نہیں ہم کو تمنا یہ، ملک ہو، تا فلک پہنچیں	۱	۱۶۶
۴۴۔ نزع میں ہوں، پہ وہی نالے کیے جاتا ہوں	۱	۱۶۶
۴۵۔ افسوس! اہل دید کو گلشن میں جا نہیں	۱	۱۶۶
۴۶۔ شیخ! میں رشک بے گناہی ہوں	۱	۱۶۶

و

۱۔ مانع نہیں ہم، وہ بت خود کام کہیں ہو	۵	۱۶۶
۲۔ کیا فرق داغ و گل میں اگر گل میں بو نہ ہو	۶	۱۶۷
۳۔ سمجھنا فہم گر کچھ ہے، طبیعی سے، الٰہی کو	۵	۱۶۷
۴۔ مجلس میں بار ہووے نہ شمع و چراغ کو	۷	۱۶۸
۵۔ مست ہوں، پیر مغاں! کیا مجھ کو فرماتا ہے تو	۱۰	۱۶۸
۶۔ ملاؤں کس کی آنکھوں سے اس چشم حیراں کو	۵	۱۶۹
۷۔ نہ مطلب ہے گدائی سے، نہ یہ خواہش کہ شاہی ہو	۳	۱۷۰
۸۔ اے درد! یہاں کسو سے نہ دل کو پھنسائیو	۲	۱۷۰

۹۔ اپنے بندے پہ جو کچھ چاہو سو بیداد کرو	۲	۱۷۰
۱۰۔ کہاں تک اشتیاق! تو رفتار یار کو	۲	۱۷۰
۱۱۔ سر رشتہ نگاہ تغافل نہ توڑیو	۲	۱۷۱
۱۲۔ دے لے، جو کچھ کہ شیشے میں باقی شراب ہو	۲	۱۷۱
۱۳۔ کبھو ہم نے نہ پایا مہرباں، اے تند خو! تجھ کو	۲	۱۷۱
۱۴۔ دل نالاں کو یاد کر کے صبا	۲	۱۷۱
۱۵۔ میں نہیں کہتا، کہیں تم اور مت جایا کرو	۱	۱۷۱

ہ

۱۔ ہر طرح زمانے کے ہاتھوں ہوں ستم دیدہ	۷	۱۷۱
۲۔ رکھتی ہے میرے غنچۂ دل میں وطن گرہ	۱۱	۱۷۲
۳۔ ربط ہے ناز بتاں کو تو مری جان کے ساتھ	۵	۱۷۳
۴۔ کاش تا شمع نہ ہوتا گزر پروانہ	۵	۱۷۳
۵۔ دل پر بے اختیار ہو کر آہ	۱۱	۱۷۴
۶۔ نشہ کیا جانے وہ، کہنے کو مے آشام ہے شیشہ	۵	۱۷۴
۷۔ بھرا مے سے نہیں یہ نور سے معمور ہے شیشہ	۴	۱۷۵
۸۔ جوں جرس، دل کے ساتھ میرے آہ	۳	۱۷۵
۹۔ دل سوا کس کو ہو اس زلف گرہ گیر میں راہ	۳	۱۷۵
۱۰۔ بے گانہ گر نظر پڑے تو آشنا کو دیکھ	۲	۱۷۶

ی/ے

۱۔ اس کی بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے	۹	۱۷۶
۲۔ آفت جان و دل تو یہاں، وہ بت خود فروش ہے	۹	۱۷۷
۳۔ اس کو سکھلائی یہ جفا تو نے	۶	۱۷۷
۴۔ دل مرا پھر دکھا دیا کن نے	۵	۱۷۸
۵۔ اہل فنا کو، نام سے ہستی کے، ننگ ہے	۹	۱۷۸
۶۔ وحدت نے ہر طرف ترے جلوے دکھا دیے	۱۳	۱۷۹

۷۔ گر باغ میں خنداں وہ مرا لب شکر آوے	۸	۱۸۰
۸۔ اذیت کوئی تیرے غم کی، میرے جی سے جاتی ہے	۲	۱۸۰
۹۔ چھاتی پہ گر پہاڑ بھی ہووے، تو ٹل سکے	۸	۱۸۱
۱۰۔ ارض و سما، کہاں تری وسعت کو پا سکے	۹	۱۸۲
۱۱۔ قسم ہے حضرت دل ہی کے آستانے کی	۲	۱۸۲
۱۲۔ کوئی بھی دوا اپنے تئیں راس نہیں ہے	۵	۱۸۳
۱۳۔ یھاں عیش کے پردے میں چھپی دل شکنی ہے	۲	۱۸۳
۱۴۔ آتش عشق جی جلاتی ہے	۲	۱۸۴
۱۵۔ ہے غلط گر گمان میں کچھ ہے	۲	۱۸۴
۱۶۔ آرام سے کبھو ہی نہ یک بار سو گئے	۵	۱۸۴
۱۷۔ آج نالوں نے مرے زور ہی دل سوزی کی	۵	۱۸۵
۱۸۔ جوں سخن اب یاد اک عالم رہے	۹	۱۸۵
۱۹۔ بلبل نہ بر آئے باغباں سے	۱۰	۱۸۶
۲۰۔ نہ ہاتھ اٹھائے فلک گو ہمارے کینے سے	۷	۱۸۶
۲۱۔ جی کی جی ہی میں رہی، بات نہ ہونے پائی	۲	۱۸۷
۲۲۔ فرصت زندگی بہت کم ہے	۱۱	۱۸۸
۲۳۔ دل مرا، باغ دل کشا ہے مجھے	۷	۱۸۸
۲۴۔ یارو! مرا شکوہ ہی بھلا کیجیے اس سے	۵	۱۸۹
۲۵۔ سر سبز تھا نیستاں، میرے ہی اشک غم سے	۱۱	۱۸۹
۲۶۔ مراجی ہے جب لگ تری جستجو ہے	۲	۱۹۰
۲۷۔ روندے ہے نقش پا کی طرح خلق یھاں مجھے	۷	۱۹۱
۲۸۔ کب ترا دیوانہ آوے قید میں تدبیر سے	۵	۱۹۱
۲۹۔ ہم چشمی ہے وحشت کو مری، چشم شرر سے	۸	۱۹۲
۳۰۔ گر خاک مری، سرمۂ ابصار نہ ہووے	۲	۱۹۲
۳۱۔ دیا ہے کس کی نظر نے یہ اعتبار مجھے	۹	۱۹۳

۳۲۔ فرض کیا کہ اے ہوس یک دو قدم ہی باغ ہے	۷	۱۹۴
۳۳۔ اپنے تئیں تو ہر گھڑی غم ہے الم ہے داغ ہے	۶	۱۹۴
۳۴۔ لحظہ بہ لحظہ یھاں نیا داغ پہ اور داغ ہے	۶	۱۹۵
۳۵۔ الجھیے جو زلف میں کسی، کب یہ ہمیں فراغ ہے	۵	۱۹۵
۳۶۔ پہلو میں دل تپاں نہیں ہے	۷	۱۹۶
۳۷۔ عشق ہر چند مری جان سدا کھاتا ہے	۷	۱۹۶
۳۸۔ یہ تحقیق ہے یا کہ افواہ ہے	۷	۱۹۷
۳۹۔ دشنام دے ہے غیر کو تو جان کر مجھے	۷	۱۹۷
۴۰۔ یھاں غیب کے جلوے کے تئیں جلوہ گری ہے	۷	۱۹۸
۴۱۔ مجھ کو تجھ سے جو کچھ محبت ہے	۵	۱۹۸
۴۲۔ گل اگر سنمکھ ہو، بعضے بھید کچھ کہہ کر گئے	۵	۱۹۸
۴۳۔ شخص و عکس اس آئینے میں جلوہ فرما ہو گئے	۵	۱۹۹
۴۴۔ تہمت چند اپنے ذمے دھر لیے	۱۳	۱۹۹
۴۵۔ بات جب آندان پڑتی ہے	۶	۲۰۰
۴۶۔ اک آن سنبھلتے نہیں اب میرے سنبھالے	۹	۲۰۱
۴۷۔ غیر جوں بے فائدہ ہاتھوں پہ گل کھایا کیے	۹	۲۰۱
۴۸۔ ہوا جو کچھ کہ ہونا تھا، کہیں کیا، جی کو رو بیٹھے	۵	۲۰۲
۴۹۔ جو یھاں چاہنے والے قریب ہم دگر بیٹھے	۷	۲۰۳
۵۰۔ کبھو تو بے وفائی یاد آ جی کو ڈراتی ہے	۵	۲۰۳
۵۱۔ ہر گھڑی ڈھانپنا، چھپاتا ہے	۷	۲۰۴
۵۲۔ دل! تجھے کیوں ہے بے کلی ایسی	۷	۲۰۴
۵۳۔ کیف و کم کو دیکھ، اسے بے کیف و کم کہنے لگے	۵	۲۰۴
۵۴۔ دشوار ہوتی ظالم، تجھ کو بھی نیند آتی	۵	۲۰۵
۵۵۔ تیری گلی میں میں نہ پھروں اور صبا چلے	۴	۲۰۵
۵۶۔ جتنی بڑھتی ہے اتنی گھٹتی ہے	۴	۲۰۵

۵۷۔ گر نام عاشق ترے نزدیک ننگ ہے	۴	۲۰۶
۵۸۔ آہستہ گزریو تو صبا! کوئے یار سے	۴	۲۰۶
۵۹۔ دیکھ لوں گا میں اسے دیکھیے مرتے مرتے	۴	۲۰۶
۶۰۔ آیا ہے ابر زور چمن میں بہار ہے	۴	۲۰۷
۶۱۔ مدت ہوئی کہ ویسی عنایات رہ گئی	۴	۲۰۷
۶۲۔ گرچہ بے زار تو ہے، پر کچھ اسے پیار بھی ہے	۴	۲۰۷
۶۳۔ جب نظر سے بہار گزرے ہے	۴	۲۰۸
۶۴۔ تو چونکنا عبث ہے کسی بات کے لیے	۴	۲۰۸
۶۵۔ غم ناکی بے ہودہ، رونے کو ڈبوتی ہے	۴	۲۰۸
۶۶۔ جو ملتا ہے مل پھر کہاں زندگانی	۴	۲۰۹
۶۷۔ دردؔ اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے	۴	۲۰۹
۶۸۔ آنکھوں کی راہ ہر دم اب خون ہی رواں ہے	۴	۲۰۹
۶۹۔ دل تڑپتا ہے درد پہلو ہے	۴	۲۱۰
۷۰۔ ہستی ہے سفر عدم وطن ہے	۴	۲۱۰
۷۱۔ نہ وہ نالوں کی شورش ہے، نہ آہوں کی ہے وہ دھونی	۴	۲۱۰
۷۲۔ تو اس قدر جو اس کا مشتاق ہو رہا ہے	۳	۲۱۱
۷۳۔ کس کے تئیں نہ دیکھیے، کس پہ نگاہ کیجیے	۳	۲۱۱
۷۴۔ نے وہ بہار وھاں ہے نہ یھاں ہم جواں رہے	۳	۲۱۱
۷۵۔ اگر آہ بھریے، اثر شرط ہے	۳	۲۱۱
۷۶۔ لخت جگر سب آنسوؤں کے ساتھ بہ گئے	۳	۲۱۲
۷۷۔ یہ زاہد کب خطا سے بے خطر ہے	۳	۲۱۲
۷۸۔ کروں کس کے ساتھ اے شرر! گرم جوشی	۳	۲۱۲
۷۹۔ جگر پہ داغ نے میرے یہ گل فشانی کی	۳	۲۱۲
۸۰۔ دل سمت سینہ یا طرف سر کو منہ کرے	۳	۲۱۳
۸۱۔ مت انکھیو تو اس میں کہ مشہود کون ہے	۳	۲۱۳

۸۲۔ اک خلق یہ مست مے بے خبری ہے	۳	۲۱۳
۸۳۔ جان تو اک جہان رکھتا ہے	۳	۲۱۳
۸۴۔ نہیں چھوڑتی قید ہستی مجھے	۲	۲۱۴
۸۵۔ کیا جانیے کیا دل پہ مصیبت یہ پڑی ہے	۲	۲۱۴
۸۶۔ بس ہے یہی مزار پہ میرے کہ گاہ گاہ	۲	۲۱۴
۸۷۔ آیا نہ چین جی کو، نہ دل سے تپک گئی	۲	۲۱۴
۸۸۔ دل ہے یہ بے قرار نہ ہووے تو کیا کرے	۲	۲۱۴
۸۹۔ نہ ملیے یار سے تو دل کو کب آرام ہوتا ہے	۲	۲۱۴
۹۰۔ ہمارے جامۂ تن میں نہیں کچھ اور بس باقی	۲	۲۱۵
۹۱۔ گل رخوں کا، بحر و بر میں جو کہ ہے، مدہوش ہے	۲	۲۱۵
۹۲۔ گر جان ہے، تو جان کے آزار ساتھ ہے	۲	۲۱۵
۹۳۔ پوچھ مت قافلۂ عشق کدھر جاتا ہے	۲	۲۱۵
۹۴۔ گر معرفت کا چشم بصیرت میں نور ہے	۲	۲۱۵
۹۵۔ نہ کچھ غیر سے کام، نے یار سے	۲	۲۱۶
۹۶۔ غیر اس کوچے میں اب دیکھا تو کم آنے لگے	۲	۲۱۶
۹۷۔ دل کو سب قیدوں سے اس وقت میں آزادی ہے	۱	۲۱۶
۹۸۔ سلجھتی بات جن طرحوں میں، ہم بھی دو نہی سلجھاتے	۱	۲۱۶
۹۹۔ گل کھائے تھے جنھوں نے وہ گل کچھ نہ کچھ کھلے	۱	۲۱۶
۱۰۰۔ اگر نہاں ہے تو تو ہے، وگر عیاں، تو ہے	۱	۲۱۶
۱۰۱۔ مرا تو جی وہیں رہتا ہے نت جہاں تو ہے	۱	۲۱۶
۱۰۲۔ اس تیغ آب دار کا گر یہ ہی وار ہے	۱	۲۱۷
۱۰۳۔ یارب! سپہر اتنی تو اب در گزر کرے	۱	۲۱۷
۱۰۴۔ نہ مرتے ہیں نہ نیند آتی نہ وہ صورت بسرتی ہے	۱	۲۱۷
۱۰۵۔ نہ یہاں قصہ سکندر کا، نہ مذکور سلیمانی	۱	۲۱۷
۱۰۶۔ از بس کہ جہاں نقش فنا کا ہی نگیں ہے	۱	۲۱۷

۱۰۷۔ طلسم ہستی موہوم دل پر سخت چنبر ہے	۱	۲۱۷
۱۰۸۔ تعین گر مٹے دل سے، تو کفر آثار ہو جاوے	۱	۲۱۷
۱۰۹۔ تری آنکھیں دکھا دیجے تو نرگس مست ہو جاوے	۱	۲۱۷
۱۱۰۔ نالہ ہے سوبے اثر اور آہ بے تاثیر ہے	۱	۲۱۸
۱۱۱۔ تجھ بن، کہوں کیا تجھ سے میں، کس طرح کٹے ہے	۱	۲۱۸
۱۱۲۔ کیجیے کیا آہ کدھر جائیے	۱	۲۱۸
۱۱۳۔ اس طرح جی میں سانس کھٹکے ہے	۱	۲۱۸
۱۱۴۔ مشابہ کوئی ان آنکھوں سے کم ہے	۱	۲۱۸
۱۱۵۔ عبث دل! بے کسی اپنی پہ تو ہر وقت روتا ہے	۱	۲۱۸
۱۱۶۔ بت پرستی ہے اب نہ بت شکنی ہے	۱	۲۱۸
۱۱۷۔ نہیں ہے بے سبب یہ خندۂ دنداں نما ہر دم	۱	۲۱۸
۱۱۸۔ زبس درد جدائی نے ترے بندوں کو مارا ہے	۱	۲۱۸
۱۱۹۔ دیکھ کر رخسار تیرے کی صفا	۱	۲۱۸

قطعہ

۱۔ یہی پیغام درد کا کہنا	۲	۲۱۹
۲۔ جب کہا میں کہ ٹک خبر لینا	۵	۲۱۹

ترکیب بند

شاہنشہ ملک کفر و دیں تو	۷(بند)	۲۱۹

مخمسات

۱۔ باطن سے جنھوں کے تئیں خبر ہے	۷(بند)	۲۲۲
۲۔ کئی قیمت میں اس کے پاس نقد دین کو لاے	۲(بند)	۲۲۴
۳۔ ہم وحشیوں کے دل میں کچھ اور ہی امنگ ہے	۳(بند)	۲۲۴
۴۔ ستاتی ہے مجھے ہر لحظہ کج ادائی دوست	۲(بند)	۲۲۵

رباعیات

۱۔ مدت تئیں باغ و بوستاں کو دیکھا		۲۲۶

۲۔ دیکھا ہے میں زندگی کا جب سے سپنا ۲۲۶
۳۔ اے درد! یہ کون صبر کو لوٹ گیا ۲۲۶
۴۔ عاشق تجھ کو جو گھر نہ پاتا ہوگا ۲۲۶
۵۔ پیدا کرے ہر چند تقدس بندا ۲۲۶
۶۔ اے درد! یہ جیتا جو آکر دیکھا ۲۲۷
۷۔ ہم نے بھی کبھو جام و سبو دیکھا تھا ۲۲۷
۸۔ موند آنکھ سدا، کب تئیں دن ٹالیے گا ۲۲۷
۹۔ کس کا ہے کون، کیا کسو سے کہنا ۲۲۷
۱۰۔ یارب! مقصود خلق کیا میں ہی تھا ۲۲۷
۱۱۔ آرام نہ دن کو بے قراری کے سبب ۲۲۸
۱۲۔ کیا فائدہ گر باز ہے یہاں دیدۂ سر ۲۲۸
۱۳۔ یوں دیکھ کے اپنے غم سے مجھ کو رنجور ۲۲۸
۱۴۔ اے درد! اگرچہ مے میں ہے جوش و خروش ۲۲۸
۱۵۔ اے درد! یہ درد جی سے کھونا معلوم ۲۲۸
۱۶۔ غم کھاتے ہیں اور آنسو نت پیتے ہیں ۲۲۹
۱۷۔ جب سے توحید کا سبق پڑھتا ہوں ۲۲۹
۱۸۔ اے درد! سبھوں سے برملا کہتا ہوں ۲۲۹
۱۹۔ دریا پہ عبث جائے ہے ساقی سے کہو ۲۲۹
۲۰۔ کی بہت طریق زہد میں عمر تباہ ۲۲۹
۲۱۔ اے درد! کیا بہت پرکھا ہم نے ۲۳۰
۲۲۔ کب، جس میں ہو دنیا کی طلب بیٹھ سکے ۲۳۰
۲۳۔ مت پوچھ کہ عمر ہم نے کیوں کر کاٹی ۲۳۰
۲۴۔ ہر بت کے لیے کب تئیں مرتے رہیے ۲۳۰
۲۵۔ اے بحر علوم! سب کو باری باری ۲۳۰
۲۶۔ آزادی معرفت نے اے درد! کبھی ۲۳۱

۲۷۔ پیری چلی اور گئی جوانی اپنی ۲۳۱
۲۸۔ یا اس نے ہی کچھ رسم تغافل کم کی ۲۳۱
۲۹۔ تیرے لیے درد کو کسی سے نہ بنی ۲۳۱
۳۰۔ جوں کال سے یہاں تال کی پیدائی ہے ۲۳۱
۳۱۔ کچھ آپھی گرا کے، آپھی کچھ چھتا ہے ۲۳۲
۳۲۔ عاشق ہوئے جس کے اس کے محبوب بنے ۲۳۲

رباعی مستزاد

۱۔ اے درد! شب قدر ہے ہر زلف رسا ۲۳۲

دیباچہ

خواجہ میر دردؔ جیسے اہم شاعر کے چھوٹے سے اردو دیوان کا [جو شاعرانہ قدر و قیمت کے لحاظ سے بڑا ہے] کوئی تحقیقی اڈیشن اب تک سامنے نہیں آیا تھا۔ اس پر افسوس جس قدر بھی ہو، حیرت کا اظہار بے جا ہوگا، یوں کہ ہمارے یہاں یہ صورت حال بہ طور عموم پائی جاتی ہے۔ میرؔ صاحب، جن کو خدائے سخن کہا جاتا ہے اور مرزا سوداؔ، جن کو ملک الکلام لکھا گیا ہے، ان کے بھی مکمل کلام کا کوئی ایسا مجموعہ اب تک مرتب نہیں کیا جا سکا ہے جسے بہ لحاظ متن قابل اعتماد کہا جا سکے۔ ہاں عام مطبوعہ نسخوں کی کمی نہیں۔ یہی احوال اس عہد کے ایک اور اہم شاعر میر حسن کا ہے، کہ ان کا مکمل کلام بھی آج کے دن تک آداب تدوین کی پابندی کے ساتھ مرتب نہیں کیا جا سکا ہے۔ ان سب شاعروں کی شاعری سے متعلق تنقیدی اور نیم تنقیدی انداز کے سیکڑوں اور ہزاروں صفحے لکھے جا چکے ہیں؛ مگر جس کلام پر ایسے مضامین کی بنیاد رکھی گئی ہے، اس کا مکمل معتبر متن ہمارے سامنے موجود نہیں۔ یہ بات بجائے خود کچھ کم افسوس ناک نہیں، مگر اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس کمی کا احساس بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ تغافل شعاری، آسان پسندی اور کم نظری کے ایسے روایتی ماحول میں میرے لیے، اور شاید ہم سب کے لیے یہ اطمینان کی بات ہے اور سزاوار تحسین بھی ہے کہ ڈاکٹر تسیم احمد نے تحقیقی انداز نظر کی روشنی میں خواجہ صاحب کے دیوان اردو کو مرتب کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا اور بہت محنت اور تعلق خاطر کے ساتھ اس کام کو انجام دیا۔ وہ عربی اور فارسی سے واقف ہیں اور اردو سے ناواقف نہیں اور اب ہمارے یہاں تحقیقی کام کرنے والے ایسے افراد کم سے کم ہیں جن میں یہ تینوں نہایت ضروری اور لازمی صفات یک جا ہوں۔

بنارس ہندو یونیورسٹی کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہاں سے دو ایسے اچھے ریسرچ اسکالر سامنے آئے ہیں جو عربی، فارسی، اردو سے اچھی طرح واقف ہیں، ساتھ ہی تحقیق اور تدوین کے اصول و آداب سے بھی آشنا ہیں اور یہ فیض ہے دراصل ڈاکٹر حنیف نقوی کا جو خود ان صفات سے متصف ہیں، ہمارے زمانے کے مایۂ ناز محقق ہیں اور جنھوں نے شعبے میں ادبی تحقیق کی روایت کا نقش درست کیا ہے۔ ڈاکٹر ظفر احمد صدیقی اس سلسلے کا سب سے نمایاں نام ہے [جواب وہاں سے علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں چلے گئے ہیں] اور ان کے بعد ڈاکٹر نسیم احمد اسی روایت کو اپنے انداز سے روشنی بخش رہے ہیں۔ دیوان دردؔ کی تدوین اسی روایت کی ایک کڑی ہے۔

کلام دردؔ کی تدوین کے سلسلے میں ایک بنیادی بات ضرور ہر مرتب کے سامنے رہنا چاہیے کہ دردؔ کے دیوان اردو کا ایسا کوئی نسخہ ہمارے علم میں نہیں جو دردؔ کی نظر سے گزرا ہو، یا کسی ایسے شخص نے اس کی کتابت کی ہو جس کی لکھاوٹ ہر لحاظ سے قابل اعتماد ہو۔ جس قدر نسخے موجود ہیں، یہ سب وہی ہیں جن کے نقل کرنے والے معمولی یا اوسط درجے کی استعداد رکھنے والے غیر متعارف افراد ہیں۔ ایسی صورت میں قطعیت سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی ایک ناقل نے جس لفظ یا الفاظ کو ترجیح دی ہے، وہ بہ ہر طور غلط ہیں یا ناقابل ترجیح۔ یہ لکھنا غیر تحقیقی انداز نظر کا غماز ہوگا۔ مرتب کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ متعدد قرائتوں میں سے کسی ایک قرائت کو اختیار کرے؛ مگر اسے مرجح صورت کہا جائے گا اور یہ بھی کہ دوسرے نسخوں کی ہر قرائت کو غلط نہیں قرار دیا جائے گا۔ مرتب نے جس قرائت کو اختیار کیا ہے، یعنی ترجیح دی ہے، وہ بھی تو اس کا قیاس اور خیال ہے۔ کوئی ایسی دلیل تو موجود نہیں کہ خواجہ صاحب نے اسی طرح لکھا تھا۔ مثلاً خواجہ صاحب کا ایک مصرع ہے: بے پردہ جس سے ہووے، وہ پردہ ہے ساز کا۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے: بے پردہ ہووے جس سے، وہ پردہ ہے ساز کا۔ مرتب نے اگر پہلی یا دوسری شکل کو مرجح قرار دیا، تو اس کا ان کو حق حاصل ہے؛ مگر یہ ہے تو ان کا خیال اور قیاس۔ دوسری قرائت کو "تبدیل شدہ" قرار دینا یا اسے "تحریف" بتانا قطعی طور پر درست انداز بیان نہیں ہوگا۔ اسی ایک مثال سے اس بات کو بہ خوبی سمجھا جا سکتا ہے۔

مرتب اگر بعض الفاظ کے کسی خاص املا یا تلفظ کو ترجیح دیتا ہے، تو تحقیقی اڈیشن میں یہ لازم ہوگا کہ وہ ایسے جملہ الفاظ کے متعلق یہ بتائے کہ اس لفظ کا مثلاً یہ تلفظ کیوں اختیار کیا گیا؛ خاص کر ایسے الفاظ سے متعلق جن کے تلفظ میں شروع ہی سے اختلاف رہا ہے۔ یا تو کسی لفظ پر اعراب نہ لگائے جائیں، یا پھر ایسے ہر لفظ کے تحت ضروری وضاحت کی جائے کہ مرتب نے اس تلفظ کو کس بنا پر ترجیح دی ہے۔ یہی احوال املا کا ہے۔ مرتب نے مقدمے میں تبدیل شدہ اور تحریف جیسے لفظوں کو بہت فراخ دلی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ جب اس نسخے کا دوسرا اڈیشن شائع ہو تو ایسے جملہ مقامات پر از سر نو غور کر لیا جائے، خاص کر "تحریف" کا لفظ، کہ اس کے استعمال میں تو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

بے محل نہ ہوگا کہ اگر یہاں خواجہ میر دردؔ کی شاعری کے سلسلے میں ایک بے انصافی کی طرف اشارہ کردیا جائے۔ خواجہ صاحب صوفی صافی تھے، اس میں تو اختلاف نہیں، شک بھی نہیں، یہ بات تو مسلمات میں سے ہے! مگر یہ بات کہ وہ صوفی شاعر تھے، اس طرح درست نہیں۔ ان کو جس طرح "صوفی شاعر" قرار دیا گیا، اس سے ان کی شاعرانہ حیثیت کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے اور ان کی حقیقی شاعرانہ قدر و قیمت اچھی طرح سامنے نہیں آسکی ہے۔ میں یہاں اپنی ایک پرانی تحریر کا ایک اقتباس پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

> خواجہ میر دردؔ صوفی تھے، صوفی شاعر نہیں تھے۔ ان کی غزلیہ شاعری غزل کی اس طاقتور روایت کا حصہ تھی جس کی نمائندگی اعلا سطح پر میر تقی میرؔ کر رہے تھے۔ دردؔ کی بعض غزلوں میں اور کچھ اشعار میں صوفیانہ خیالات کی ترجمانی ملتی ہے؛ مگر غزلوں میں اس انداز کی ترجمانی کہاں نہیں ملتی۔ خود میرؔ کے کلام سے اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں اور میرؔ نہ صوفی تھے، نہ عابد و زاہد۔

انسانی زندگی میں عشقیہ جذبات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ خدا ہو یا محبوب، دونوں عشق کا مرکز بنتے ہیں اور اس لحاظ سے صوفی اور عاشق، گویا ایک ہی زبان میں باتیں کرتے ہیں، لیکن مفرد لفظ عاشق جب استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے کسی اشتباہ کے بغیر صوفی مراد نہیں ہوتا۔ دردؔ کے متصوفانہ اشعار میں، یعنی ان شعروں میں جن میں تصوف کی اصطلاحیں نظم ہوئی ہیں، وہ بات نہیں، جو ان کے دوسرے اشعار میں پائی جاتی ہے۔ ایسے شعروں میں

شعریت کم ہے اور بعض جگہ کم تر۔ ایسے اشعار درؔد کے نمائندہ اشعار نہیں۔ یہ اردو غزل کے بھی نمائندہ اشعار نہیں۔ درؔد کے عمدہ اشعار میں ایک ہلکی سی کسک اور ایک طرح کی حسرت تہ نشیں نظر آتی ہے، جو اچھی عشقیہ اور اچھی جذباتی شاعری کی پہچان ہوتی ہے۔ ان کے اچھے اور نمائندہ اشعار میں حیرت و حسرت کا جو ملا جلا عالم ہے: اضطراب، تشنگی، بے اطمینانی اور کم یقینی کی جو ہلکی ہلکی جھلکیاں ہیں، وہ ایک ایسے حساس شخص کی حیرت و حسرت ہے جس کے دل کا غنچہ کھلتے کھلتے رہ گیا ہو...... اِسی رمزیہ اسلوب نے درؔد کی غزلیہ شاعری کو امتیازی شان بخشی ہے۔ اردو تنقید کا یہ باب ابھی نا تمام ہے۔ مجنوؔں گورکھ پوری اور شمس الرحمٰن فاروقی کے دو مضامین اس سلسلے میں توجہ طلب ہیں۔ ثاقبؔ صدیقی نے ”خواجہ میر درؔد: تنقیدی و تحقیقی مطالعہ“ میں ان دونوں مضامین کو شامل کر لیا ہے اور راقم الحروف کی بھی ایک مختصر سی اور نا تمام سی تحریر شامل ہے۔ درؔد کی شاعری سے متعلق ایک بھرپور تنقیدی کتاب کی بڑی ضرورت ہے۔

میں ڈاکٹر نسیم احمد کی اس محنت اور اس دیدہ ریزی کا اعتراف کرتا ہوں جس سے انھوں نے دیوان درؔد کی تدوین میں کام لیا ہے۔ اب اس قدر محنت کرنے والے اور بہ قول شخصے آنکھوں کا تیل ٹپکانے والے اسکالر بہت کم ہیں۔ توقع کرتا ہوں کہ ان کے اس کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ توقع بھی کرتا ہوں کہ بہت کم مدت میں اس دیوان کا دوسرا اڈیشن شائع ہوگا جس میں مقدمہ مرتب کو از سر نو لکھا جائے گا۔ غیر ضروری نسخوں کے جائزوں کو ختم کر دیا جائے گا یا کم کر دیا جائے گا اور بعض امور پر نئے سرے سے غور کیا جائے گا۔

رشید حسن خاں

۸؍فروری ۲۰۰۰ء

مقدمہ مرتّب

خواجہ میر نام اور دردؔ تخلص تھا۔ سلسلۂ محمدیہ نقشبندیہ کی مناسبت سے میر محمدی بھی کہے جاتے تھے۔ ۱۹/ذی قعدہ ۱۱۳۳ھ/ یکم اکتوبر ۱۷۲۱ء کو دہلی کے ایک معزز و محترم خانوادے میں پیدا ہوئے۔ اور ان کا انتقال ۲۴ صفر ۱۱۹۹ھ/ ۶/ جنوری ۱۷۸۵ء کو ہوا [۱]۔ نسب کے اعتبار سے نجیب الطرفین سید تھے۔ خود ان کے بیان کے بموجب ان کا شجرۂ نسب والد کی طرف سے گیارہ واسطوں سے خواجہ بہاء الدین نقشبند اور پچیس واسطوں سے حضرت امام عسکری سے جا ملتا ہے [۲]۔ اور مادری سلسلہ ان کے والد خواجہ محمد ناصر عندلیبؔ کے بیان کے مطابق غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی تک پہنچتا ہے [۳]۔ والدۂ محترمہ کی سیادت کی شہادت دردؔ کی اپنی تصنیف "علم الکتاب" میں بھی ملتی ہے۔ انھوں نے اپنے نام خواجہ میر کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: "۔۔۔۔۔۔ایں اسم فقیر کہ خواجہ میراست، وقت تولد بندۂ والد بزرگوار والدۂ ماجدہ ام سید العارفین میر سید محمد حسینی قادری بن نواب میر احمد خاں شہید گذاشتہ اند" [۴]۔ مزید براں معاصر تذکرہ نگاروں نے بھی ان کے حالات کے بیان میں ان کی سیادت و نجابت اور خاندانی فضل و کمال کا ذکر بہ طور خاص کیا ہے [۵]۔

خواجہ میر نے اپنے والد بزرگوار کی آغوشِ تربیت میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم انھی کی زیرِ نگرانی حاصل کی اور علومِ رسمیہ سے آگاہ ہوئے۔ بہ قول خود "وسط جوانی میں عقائد، معقولات اور اصولِ تصوف وغیرہ بہ قدرِ ضرور" سیکھے [۶]۔ حکیم قدرت اللہ قاسمؔ پہلے تذکرہ نگار ہیں جنھوں نے کسی بزرگ مفتی دولت مرحوم کی خدمت میں حاضر ہو کر چند ماہ فنونِ رسمیہ سیکھنے کی اطلاع دی ہے۔ قاسم کے الفاظ یہ ہیں: "۔۔۔۔ماہے چند از خدمت افادت مرتبت مفتی دولت مرحوم مغفور براکتساب فنون رسمیہ ہمت گماشت۔۔۔" [۷]

بعد کے تذکرہ نگاروں میں گارساں دی تاسی اور لالہ سری رام نے قاسمؔ کے بیان کا اعادہ کیا ہے جب کہ محمد حسین آزاد نے کئی ماہ تک مفتی دولت مرحوم سے مثنوی روم کا درس لینے کی بات کہی ہے [۸]۔ ناصر نذیر فراق کا بیان ہے کہ دردؔ نے فارسی کے لیے

سراج الدین علی خاں آرزو اکبر آبادی کی صحبت اختیار کی تھی۔ ۹

سراج الدین علی خاں آرزو نے جب شعراے فارسی کا تذکرہ "مجمع النفائس" مرتب کیا (۱۱۶۴ھ/۵۱۔۱۷۵۰ء) تو اس میں خواجہ میر درد کو نمایاں طور پر جگہ دی اور ان الفاظ میں مدح سرائی کی۔ "۔۔۔خواجہ میر جوانے است خیلے صاحب فہم و ذکا، باشعر ربط بسیار دارد، سیمار یختہ کہ الحال در ہندوستان رواج دارد۔۔۔ فارسی ہم خوب می گوید۔۔۔" ۱۰ اس دور کے ایک دوسرے بڑے شاعر اور شعراے اردو کے پہلے تذکرہ نگار محمد تقی میر نے "نکات الشعرا" میں انھیں جہاں دوسرے بے شمار اوصاف سے متصف بتایا ہے وہیں "شاعر زور آور ریختہ" بھی تسلیم کیا ہے اور "فارسی ہم می گوید" کے الفاظ میں خان آرزو کے بیان کی تائید کی ہے۔ ۱۱

قائم چاند پوری نے انھیں "حافظ کنوز ربانی" واقف رموز یزدانی" اور "حقائق و معارف آگاہ" جیسے القاب سے یاد کیا ہے۔ اور یہ اطلاع بھی دی ہے کہ "قریب هفصد شعر" پر مشتمل "نہایت خوبی و متانت" سے ترتیب دیا ہوا ان کا دیوان (اردو) "ہمگی لب لباب و تمامی انتخاب" ہے ۱۲ قائم کی اس راے کی تائید ایک اور معاصر شاعر اور تذکرہ نگار میر حسن ان الفاظ میں کرتے ہیں: "دیوانش اگرچہ مختصر ست، لیکن چوں کلامِ حافظ سراپا انتخاب" ۱۳

قدرت اللہ شوق نے انھیں "غواص دریاے شریعت و طریقت، مواج بحر حقیقت و معرفت، کمال فضل وبلاغت انسانی سے موصوف" اور تمام "فواضل وعنایات ربانی سے معروف" ہونے کے ساتھ "جملہ علوم سخنوری و فنون ظاہری" کاماہر اور "فاضل مستعد اور عالم مستند" بتایا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ "بہ سبب گرمی بازار ریختہ مزاجش گاہے متوجہ ایں فن لا حاصل می شود" ۱۴ مصحفی انھیں "علم و فضل میں یگانۂ روزگار" ۱۵ اور ان کے مختصر دیوان کو "فصحاے روزگار" کا "مقبول نظر" بتاتے ہیں ۱۶ علی ابراہیم خاں خلیل ان کے کلام کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔۔ "۔۔۔دیوانش اگر چہ مختصر است اما اثر کلامش بیشتر رباعیات فارسی ہم مشتمل بر مسائل تصوف در نہایت لطافت گفتہ وبرائے توضیح مقاصد دقیق شرح آں نیز خودش نوشتہ است۔۔۔۔" ۱۷ اور نقش علی "باغ معانی" میں رقم طراز ہیں: "۔۔۔ دراشعار ہندی حافظ شیر از وقسمت رباعیات فارسی ہم خوب میگوید۔۔" ۱۸

غلام حسین شورش عظیم آبادی بھی درد کے معاصر ہیں انھوں نے اپنے تذکرے میں

درؔد کے مروجہ دیوان کے اشعار کی تعداد "قریب ہزار" بتائی ہے اور ان کی شاعرانہ خوبیوں کا اعتراف بھی کیا ہے، لکھتے ہیں: "۔۔۔۔۔در فصاحت و بلاغت واداہندی یگانۂ روزگار است۔ تازگی مضامین وپیچیدگی معانی در غزلیات و رباعیات بسیار دارد۔ اگر پیشوائے درؔد مندان وسر حلقۂ سخنوران گویم بجاست۔ دیوانش کہ رواج یافتہ قریب ہزار شعر خواہد بود" ۱۹؎۔ ان بیانات و فرمودات سے قطع نظر ان کی عالمانہ اور عارفانہ نثری و شعری تصنیفات کی روشنی میں انھیں بلا تامّل عالمِ متبحر اور "شاعر زور آور" کہا جا سکتا ہے۔

تصنیفاتِ درؔد

خواجہ میر درؔد بہ یک وقت شاعر بے مثل، صوفی باصفا اور عالم با عمل بزرگ تھے۔ مزاج کو شاعری اور تصنیف وتالیف سے فطری مناسبت تھی۔ یہ ذوق انھیں اپنے والد بزرگوار خواجہ ناصر عندلیبؔ سے ورثے میں ملا تھا اور برادرِ خورد خواجہ میر اثر کی فرمائشیں برابر اس طبعی رجحان اور فطری ذوق کو مہمیز کرتی رہتی تھیں، چنان چہ ان کی تصانیف کا بیشتر حصہ انھی کی فرمائشوں کا نتیجہ ہے۔ اب تک درؔد کی کل نو کتابوں کا پتا چل سکا ہے جن میں اردو اور فارسی کے دو مختصر دیوان بھی شامل ہیں۔ ان دواوین کے علاوہ، باقی کتابوں سے متعلق ضروری تفصیلات مختصراً حسب ذیل ہیں:

(۱) اَسرار الصلوٰۃ: یہ مختصر رسالہ خواجہ میر درؔد کی پہلی تصنیفی کاوش ہے جسے انھوں نے بہ حالتِ اعتکاف پندرہ برس کی عمر میں ۱۱۴۸ھ/۳۶-۱۷۳۵ء میں تحریر کیا تھا۔ اس کا ذکر سب سے پہلے "آبِ حیات" میں ملتا ہے۔ پندرہ صفحوں کا یہ رسالہ "صلوٰۃ" یعنی نماز کے ارکان ہفت گانہ پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں ان ساتوں ارکان کے فضائل علاحدہ علاحدہ ابواب کے تحت بیان کیے گئے ہیں اور ہر باب کو "سِرّ" کا عنوان دیا گیا ہے۔ آغاز میں درؔد نے بتایا ہے کہ اس کتاب میں "صلوٰۃ" کے وہ اسرار و نکات قلم بند ہوئے ہیں جو والد بزرگوار حضرت قبلہ گاہی کے فیضان صحبت کی وساطت سے "ہادیِ مطلق" اور "معبود برحق" نے بہ قدر ظرف مجھ پر منکشف کیے تھے۔ کتاب کے خاتمے پر درؔد نے ایک طبع زاد رباعی بھی درج کی ہے جس سے یہ پتا چلتا ہے کہ انھوں نے اپنی اس تالیف (۱۱۴۸ھ) سے قبل ہی شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ یہ رباعی اس سے ماقبل کی متعلقہ عبارت کے ساتھ سطور ذیل میں نقل کی

جاتی ہے۔

"......... چوں کہ ایں فقیر طبعِ موزونے ہم دارد و دردؔ تخلص می کند ایں رباعی را بطریق یادگار دریں رسالہ تحریر نمود" "رباعی"

اے دردؔ زمرد مانِ اہل عرفاں
از وضعِ کلام می تواں یافت نشاں
مارا مطلب بجز میان تصنیف
مانندِ معانی بہ کتابیم نہاں

یہ رسالہ نواب نورالحسن خاں کی کوشش سے مطبع انصاری، دہلی میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اس اشاعت پر سنہ طباعت کا اندراج نہیں۔ اس کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری، پٹنہ میں بھی محفوظ ہے۔

(۲)واردات: خواجہ میر دردؔ کی دوسری اور اہم تصنیف ہے۔ اس میں قلبی مشاہدات ذاتی کیفیات اور صوفیانہ تجربات کو رباعیوں کی شکل میں نثری تشریحات و تعلیقات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ کتاب اصلاً فارسی رباعیوں کا مجموعہ ہے اور فارسی نثر میں انھی رباعیوں کی عالمانہ شرح کی گئی ہے۔ کتاب میں ایک سو گیارہ واردات (ابواب) ہیں اور ہر وارد کا جداگانہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ مثلاً: "فاتح الوارد" "نورٌ من اللہ"۔ دردؔ نے ایک جگہ بہ اعتبارِ موضوع اسے "مجموعۂ نکات" کے نام سے بھی موسوم کیا ہے۔

یہ رسالہ خواجہ میر اثر کی فرمائش کا رہینِ منت ہے۔ دردؔ کے ایک بیان کے مطابق اس کا بیشتر حصہ ۱۱۷۲ھ سے قبل پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا تھا [۲۰] مصنف نے جب اسے اپنے والد بزرگوار خواجہ ناصر عندلیبؔ کی خدمت میں پیش کیا تو انھوں نے اسے بے حد پسند فرمایا اور تحسین آمیز کلمات ارشاد فرمائے۔

(۳)علم الکتاب۔ دردؔ کی یہ ضخیم ترین اور معرکہ آراتصنیف بنیادی طور پر "واردات" کی مفصل شرح ہے۔ اس کتاب میں تصوف کی تائید و حمایت میں قرآنی آیات، احادیث نبوی اور سلف کے اقوال سے دلیلیں پیش کی گئی ہیں اور وہ خصوصیات بیان کی گئی ہیں جو طریقۂ محمدیہ کے ساتھ مختص ہیں، علاوہ ازیں اس میں ان حقیقتوں کا بیان بھی ہے جن کا

تعلق شریعت و طریقت، عرفان و حقیقت اور توحید سے ہے۔ درؔد نے اپنی ان توضیحات کے ذریعے امت مسلمہ کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ محمدیوں کا مسلک عین شریعت ہے۔ اور شریعت، طریقت، معرفت وغیرہ کو الگ الگ خانوں میں بانٹنا گمراہی ہے۔ یہ کتاب چھ سواڑتالیس (۶۴۸) صفحات پر مشتمل ہے اور نواب نورالحسن خاں کے ایما پر مطبع انصاری دہلی سے مالک مطبع جناب محمد عبدالمجید کی نگرانی میں چھپ کر ۱۳۰۸ھ/۹۱-۱۸۹۰ء میں شائع ہو چکی ہے۔

(۴) **نالۂ درد:** ''علم الکتاب'' کی تکمیل کے بعد درؔد نے ایک اور رسالہ ''نالۂ درد'' کے نام سے تصنیف کیا اس کے مصنف تو بجا طور پر میر درؔد ہیں لیکن مرتب ان کے چھوٹے بھائی میر اثر ہیں۔ درؔد نے دیباچہ کتاب میں اس کی تصنیف کی رُوداد مختصراً یوں بیان کی ہے 'علم الکتاب' کے ختم ہونے پر جو منتشر خیالات و مطالب قلب غیر مطمئنہ پر تراوش کرتے تھے انھیں ناچارٌ بے اختیار لکھ لیا کرتا تھا۔ اثؔر نے ان خیالات کو یکجا کر کے مرتب کیا اور ''نالۂ درد'' نام تجویز کیا۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے ایک قطعہ تاریخ بھی موزوں کیا۔

کرد الہام حق بگوش اثر
ایں کلامی ست کز حبیب من ست
گوش کن از سر صفا و صدق
نالۂ درد عند لیب من ست

عام طور پر درؔد کے سوانح نگاروں اور ناقدین نے لکھا ہے کہ نالۂ درد ۱۱۹۰ھ میں مکمل ہوا اور ثبوت میں قطعے کا آخری مصرع نقل کر دیا ہے [۱۲] لیکن اس مصرعے کے مجموعی اعداد ۱۰۱۰ ہوتے ہیں۔ مطلوبہ سنہ تیسرے مصرعے کے دو الفاظ ''صفا'' اور ''صدق'' کے سر یعنی صاد کے ۱۸۰ عدد اس میں شامل کرنے پر بر آمد ہوتا ہے۔

نالۂ درد میں ''ناصر'' کی عددی مناسبت سے کل تین سو اکتالیس (۳۴۱) عنوانات ہیں اور ہر عنوان کو ''نالہ'' سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی ذاتی کیفیات و تجربات نیز تصوف کے اسرار و نکات کے ساتھ سوز و گداز اور ولولۂ شوق سے معمور ہے۔ اس کیفیت کا اظہار خواجہ میر درؔد کے اس شعر سے بھی ہوتا ہے:

درد می بارد از رسالۂ درد
شرح درد دل ست نالۂ درد

یہ رسالہ "نالۂ درد" ایک سو اکیس (۱۲۱) صفحات پر مشتمل ہے اور نواب نورالحسن خاں کے حسب ایما ۱۳۰۸ھ/۹۱۔۱۸۹۰ میں مطبع انصاری دہلی سے چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔

(۵) آہ سرد: "نالۂ درد" کو مکمل کرنے کے بعد دردؔ "آہ سرد" کی تصنیف کی طرف متوجہ ہوئے۔ اول الذکر کتاب کی طرح اس میں بھی تین سو اکتالیس (۳۴۱) "سرد آہیں" ہیں اسے بھی خواجہ میر اثر ہی نے مرتب کرکے درج ذیل قطعہ تاریخ تحریر کیا۔

آہ سردے چوں رقم فرمود درد باثر
بہر تاریخش نبا شد حاجتِ گفتارما
ازکلامش انچہ خواہی مدعا آری بدست
پیش ازیں خود گفت پیر واقف اسرار ما
مصرعش بے قصد دارد زیں علاوہ یک ہنر
آہ سرد ما نماید گرمیِ بازار ما

عام طور پر آخری مصرعے کو نقل کرکے لکھ دیا گیا ہے کہ یہ کتاب ۱۱۹۳ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی ۲۲؎ حالاں کہ اس مصرعے کے کل عدد ۹۳۸ ہوتے ہیں۔ مطلوبہ سنہ اس میں پانچویں مصرعے کے آخری لفظ "ہنر" کے ۲۵۵ اعداد شامل کرکے حاصل کیا گیا ہے۔

موضوع کے اعتبار سے "نالۂ درد" اور "آہ سرد" دونوں میں کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا چونسٹھ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ بھی نواب نورالحسن خاں کی سعی جمیلہ سے ۱۳۰۸ھ/۹۱۔۱۸۹۰ء میں مطبع انصاری، دہلی سے چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔

(۶) الف: شمع محفل ب: درد دل: "آہ سرد" کی تکمیل (۱۱۹۳ھ) کے بعد دردؔ نے اِن دونوں کتابوں کو ایک ساتھ شروع کیا۔ "شمع محفل" میں حسب سابق لفظ "ناصر" کے اعداد کی مناسبت سے تین سو اکتالیس (۳۴۱) "نور" اور "درد دل" میں اتنے ہی "درد" شامل ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے مرتب بھی خواجہ میر اثر ہیں۔ انھی کے درج ذیل شعر سے مذکورہ بالا دونوں کتابوں کا سال تکمیل ۱۱۹۵ھ بر آمد ہوتا ہے۔

آمد نداب تمیہ بے کم وزیاد
تاریخ ہر دو دردِ دل و شمعِ محفل ست

ان کتابوں کے سلسلے میں بھی مصرع ثانی کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ ان کی تکمیل ۱۱۹۵ھ میں ہوئی ہے ۲۳؎ جب کہ اس مصرعے سے ۱۲۷۷ھ مستخرج ہوتا ہے۔ صحیح سنہ معلوم کرنے کے لیے ان میں "کم" اور "زیاد" کے ۸۲ عدد منہا کرنے ہوں گے جس کی طرف مصرع اولیٰ میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ان دونوں کتابوں کی ترتیب کا کام ایک ساتھ شروع ہوا تھا اور اس کی تصدیق خواجہ میر اثر کے مندرجہ بالا مصرع تاریخ سے بھی ہوتی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ شمع محفل، کی تکمیل بہ وجوہ 'درد دل' کے چار برس بعد اور دردؔ کے انتقال سے چند روز پیشتر ہوئی۔ دردؔ کی یہ دونوں تصنیفات بھی فارسی نظم و نثر میں مسائل تصوف اور روحانیات کے موضوع سے متعلق ہیں۔ نظم کے موضوعات عقائد، تجربات، عرفان وحقیقت وغیرہ ہیں اور نثر میں ان کی توضیحات و تشریحات کی گئی ہیں۔ یہ دونوں کتابیں ۱۳۱۰ھ میں مطبع شاہ جہانی بھوپال سے چھپ کر شائع ہوئیں۔ ایک اطلاع کے مطابق اس سے قبل 'درد دل' اور 'شمع محفل' دونوں رسالے ایک ساتھ کتابی صورت میں

۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۰ء میں مطبع کبیری سہسرام سے چھپ کر شائع ہو چکے تھے ۲۴؎

"سوزِ دل"، "واقعات درد" اور "حرمت غنا" کی حقیقت

محمد حسین آزاد نے "آب حیات" میں درد کی تصانیف کے ذیل میں سوزِ دل واقعات درد اور حرمتِ غنا نام کی کتابیں بھی ان سے منسوب کی ہیں۔۲۵؎ اور محسن علی محسن نے اپنے تذکرے میں دیوانِ فارسی و ریختہ اور پانچ رسالوں کے علاوہ "ایک رسالہ حرمت غنا میں" کا ذکر کیا ہے ۲۶؎ صاحبِ گلِ رعنا کے مطابق سوز دل" اور "ایک رسالہ بحث غنا میں" تصانیف درد میں شامل ہے ۲۷؎ لیکن محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی نے دیوان درد نسخہ بدایونی (مطبوعہ ۱۹۲۳) کے اپنے مقدمے میں ان ناموں کو تصانیف درد میں شامل نہیں کیا ہے ۲۸؎ جب کہ تاریخ ادب اردو کے مصنف رام بابو سکسینہ نے واقعاتِ درد اور حرمتِ غنا کو اور لاہور کے ایک محقق الف۔د۔ نسیم نے تینوں کو درد کی تصانیف میں شمار کر لیا ہے۔۲۹؎ ثانی

الذکر نے ان کا تعارف اس طور پر کرایا ہے جیسے واقعتاً یہ کتابیں ان کی دست رس میں ہیں یا کم از کم ان کی نظر سے گزر چکی ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"واقعاتِ درد اور سوزِ دل نورالحسن خاں صاحب بھوپالی کی کوشش سے شائع ہو چکے ہیں اور حرمتِ غنا مطبع دہلی انصاری سے شائع ہو چکا ہے"۔ ۳۰؎

محقق موصوف نے مقتدرہ قومی زبان کے لئے درد سے متعلق مضامین، رسالوں، کتابوں اور ان کی تصانیف کا اشاریہ ("کتابیات") تیار کیا ہے۔ اس میں بھی یہ نام موجود ہیں لیکن سنہ اشاعت مرقوم نہیں۔ ۳۱؎

خلیل الرحمٰن داؤدی کا تعلق لاہور ہی سے ہے انھوں نے بھی اپنے مرتبہ دیوانِ درد کے مقدمے میں انھیں درد کی تصانیف باور کرانے کی کوشش کی ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔ "حرمتِ غنا میں غنا کی حلت اور حرمت سے بحث کی ہے۔ واقعاتِ درد میں مسائل تصوف بیان کئے گئے ہیں اور یہی کیفیت سوزِ دل کی ہے۔ ان تینوں کتابوں کے سنین تصنیف کا سراغ نہیں مل سکا ۳۲؎ علاوہ اس کے مقدمہ میں صراحتاً یہ بھی لکھا ہے کہ ــــــ "ــــــ یہ تمام کتابیں سید نورالحسن خاں صاحب ـــــــــ مرحوم نے ۱۳۰۹ھ کے حدود میں مطبع انصاری دہلی سے شائع کرادی تھی" ۳۳؎ پاکستان کے ایک اور محقق جناب مشفق خواجہ نے غالباً داؤدی صاحب کے بیانِ مذکور پر اعتبار کر کے لکھا ہے کہ ۔ "ـــ تین اور کتابیں حرمتِ غنا، واقعاتِ درد اور سوزِ دل بھی ہیں۔ ان کے سالہائے تصنیف معلوم نہ ہو سکے ـــ درد کی تمام تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔" ۳۴؎ بعدازیں داؤدی صاحب کی منقولہ بالا تحریر نقل کر دی ہے کہ "یہ تمام کتابیں ـــــ الخ" ۳۵؎ لیکن ڈاکٹر وحید اختر نے اپنے تحقیقی مقالے "خواجہ میر درد تصوف اور شاعری" میں تصانیف درد کے باب میں ان کتابوں کا مطلقاً کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ ۳۶؎ جب کہ ڈاکٹر جمیل جالبی نے درؔد کی "چھوٹی بڑی تصانیف کی تعداد بارہ" بتائی ہے اور ان میں یہ تینوں نام شامل ہیں ۳۷؎ لیکن آب حیات کے حوالے سے اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں ـــ " یہ رسالے ہماری نظر سے نہیں گزرے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوزِ دل وہی رسالہ ہے جو دردِ دل کے نام سے موسوم ہے اور واقعاتِ درد وہ رسالہ ہے جو نالۂ درد کے نام سے موسوم ہے شاید حرمتِ غنا کوئی الگ رسالہ تھا جو اب نایاب ہے۔" ۳۸؎

اس کے بر خلاف پروفیسر ظہیر احمد صدیقی اور ڈاکٹر پریتم سنگھی نے بغیر کسی حوالے کے تصانیف درد کے تحت یہ تینوں نام نقل کر دیے ہیں،۳۹؎ حال ہی میں ڈاکٹر قاضی جمال (علی گڑھ یونیورسٹی) نے ساہتیہ اکادمی کے لئے "خواجہ میر درد" کے نام سے ایک مختصر مگر جامع کتاب ترتیب دی ہے۔ انھوں نے انھیں درد کی تصنیفات میں شمار نہیں کیا ہے ۴۰؎

یہ کتابیں محمد حسین آزاد کی ذہنی اختراع معلوم ہوتی ہیں۔ حقیقت سے ان کا کوئی سروکار نہیں کیوں کہ آب حیات سے قبل کسی تذکرے یا معاصر کتاب میں درد کے نام سے ان کا ذکر نہیں ملتا۔ سطور بالا میں مذکور 'مقدمہ شروانی' ڈاکٹر وحید اختر کے تحقیقی مقالے "خواجہ میر دردؔ تصوف اور شاعری" اور ڈاکٹر قاضی جمال کی کتاب "خواجہ میر دردؔ" میں ان ناموں کی عدمِ شمولیت سے ہماری اس رائے کو تقویت پہنچتی ہے نیز قاضی عبد الودود مرحوم کے ایک مضمون "آب حیات اور درد" سے بھی ہمارے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔۴۱؎

فارسی دیوان

دستیاب معلومات کے مطابق درد کا فارسی دیوان پہلی مرتبہ ان کے اردو دیوان کے ساتھ "کلیات دردؔ" کے نام سے مطبع کبیری (سہسرام) سے چھپ کر ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء میں شائع ہوا تھا، جو اب کمیاب ہے۔ اس کا ایک نسخہ غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ اسی کا عکس راقم کے پیش نظر ہے۔ یہ کلیات ایک سو چوالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ حوض میں فارسی کلام ہے اور حاشیے پر اردو کلام درج کیا گیا ہے۔ کلام کی تصحیح مالکِ مطبع جناب حضرت شاہ کبیر الدین نے کی ہے۔ اختتام پر "خاتمۃ الطبع" کی عبارتوں کے ساتھ دو قطعاتِ تاریخ اور دونوں دواوین کے صحت نامے درج کیے گئے ہیں۔

دیوانِ فارسی کا دوسرا علاحدہ ایڈیشن جو راقم کے علم میں ہے کلیاتِ مذکور کے تقریباً بیالیس برسوں کے بعد نواب سید نورالحسن خاں کے حسبِ فرمائش مطبع انصاری، دہلی سے چھپ کر ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء میں شائع ہوا۔ اس کا متن ۱۴۸ صفحات کو محیط ہے۔ ان دونوں ایڈیشنوں میں اصناف کی ترتیب اور تعدادِ کلام یکساں ہے اور متن میں بھی کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔ سطور ذیل میں اول الذکر ایڈیشن (کلیاتِ درد) کو سامنے رکھ کر دردؔ کے فارسی کلام کا ایک اجمالی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

"ہواللہ اکبر" اور "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی سرخیوں کے ساتھ غزلیات فارسی شروع ہوتی ہیں۔ غزلیں مع متفرق اشعار، ردیف وار درج ہیں۔ دیوانِ اردو کی طرح فارسی کے دو شعری قطعات کو بعض جگہ رباعیات کا عنوان دے دیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ ص ۹۰ کے ربع اول تک جاتا ہے اور یہیں سے مخمسات شروع ہوتے ہیں اور ص ۹۷ پر ختم ہو جاتے ہیں، ان کی تعداد پانچ ہے اور آخری مخمس صرف دو بندوں میں ہے۔ ص ۹۸ سے دردؔ کی فارسی رباعیاں شروع ہوتی ہیں اور ص ۱۴۷ پر ختم ہو جاتی ہیں اور اختتام میں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، "خاتمۃ الطبع" کی عبارتیں، دو تاریخی قطعات اور دونوں دواوین کے صحت نامے درج ہیں۔

مذکورہ بالا دو مطبوعہ نسخوں کے علاوہ دردؔ کے فارسی دیوان کے قلمی نسخے ہندو پاک کے کئی کتب خانوں میں محفوظ ہیں راقم الحروف کے پاس کتب خانہ آصفیہ میں محفوظ ایک قلمی نسخے کا عکس ہے۔ اس کا متن ۱۸۵ صفحات پر مشتمل ہے اور کیفیت و کمیت کے اعتبار سے یہ بھی مطبوعہ نسخوں کے مطابق ہے۔

دردؔ کا فارسی دیوان اگرچہ مختصر ہے لیکن ڈاکٹر جمیل جالبی کا یہ بیان قطعی نادرست ہے کہ " دیوان فارسی دیوانِ اردو سے بھی مختصر ہے" ۴۲؎ دردؔ کا اردو دیوان تقریباً ڈیڑھ ہزار اشعار پر مشتمل ہے اور ان کے فارسی دیوان میں تیئیس سو سے زائد اشعار ہیں۔ صرف رباعیاں ہی پانسو انتالیس ہیں۔ غزلیں البتہ اردو کے مقابلے میں کچھ کم ہیں۔ یہاں دیوان کی پہلی غزل اور آخری رباعی بہ طور نمونہ نقل کی جاتی ہے۔

زبس فیض سخن روشن کند ہر جا بیانم را
سزد برسرد ہم جا شمع ساں عضو زبانم را
تجلی بس کہ درمن کرد حسن بے نشان او
ہما عنقا شود بیشک خورد گر استخوانم را
فدا سازد بقاے حضر عمر جاودانِ خود
اگر بیند بہ پیش او فنائی ہر زمانم را
بہر جائی رسد ہرگز دمی آنجائی استد
رسائی تا بخود یا رب مگر طبع روانم را

زدستِ گردش افلاک درد از پا نمی افتم
مقابل کے شود پیر فلک بخت جوانم را

رباعی

خود ہی کہ رسد نصرت و امداد علی
او دردل خودشت نما یاد علی
آنست علی بہ فہم ازیں رحمہ او
شد آل نبی حصر در اولاد علی

دردؔ کا اردو دیوان اور اس کا زمانۂ ترتیب

دردؔ کا اردو دیوان تقریباً ڈیڑھ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔یہ تعداد غالبؔ کے متداول دیوانِ اردو کے اشعار سے بھی کم ہے۔ یہ دیوان کب مرتب ہوا، قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سراج الدین علی خاں آرزوؔ نے فارسی شعرا کے اپنے تذکرے "مجمع النفائس" (مولفہ ۱۱۶۴ھ / ۵۱-۱۷۵۰ء) میں لکھا ہے کہ۔ "باشعر اربط بسیار دارد۔۔۔ و فارسی ہم گوید"۴۳ اس کے ایک برس بعد ۱۱۶۵ھ / ۵۲-۱۷۵۱ میں جب میرؔ نے اردو شعرا کا اپنا تذکرہ" نکات الشعرا" کے نام سے مکمل کیا تو دردؔ کی شاعرانہ خوبیوں کا اعتراف "شاعر زور آور ریختہ" کے الفاظ میں کیا اور ان کی فارسی گوئی کے سلسلے میں اپنے ماموں خان آرزو کے بیان کی تائید کی۔ میرؔ کے الفاظ ہیں:۔ شعر فارسی ہم گوید"۔ ۴۴

ان دونوں بیانات سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ دردؔ اصلاً ریختہ گو تھے لیکن فارسی میں بھی شعر کہتے تھے قائم چاند پوری نے اپنا تذکرہ مخزنِ نکات، ۱۱۶۸ھ تا ۱۱۷۲ھ بمطابق ۵۵-۱۷۵۴ تا ۵۹-۱۷۵۸ء میں مرتب کیا اور پہلی بار دردؔ کے مرتب شدہ دیوان کی موجودگی کی اطلاع دی۔"مخزن" کے اب تک دو قلمی نسخے دستیاب ہوئے ہیں اور دونوں چھپ بھی گئے ہیں، ایک مولوی عبدالحق مرحوم کا ترتیب دیا ہوا ہے اور دوسرے کے مرتب ڈاکٹر اقتدا حسن صاحب ہیں۔ دونوں ایڈیشنوں میں درد کے حالات و کوائف، تعدادِ اشعار اور ترتیب اشعار وغیرہ مختلف ہیں۔اول الذکر میں دیوانِ دردؔ کا بیان ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ "ابیات

دیوانش قریب بمقصد شعر از نظر گذشتہ ہمگی لب بلباب و تمامی انتخاب است" ۵ے اور ثانی الذکر میں تعداد اشعار کو حذف کر کے یوں لکھا گیا ہے۔ "دیوانی مختصر در نہایت خوبی و متانت ترتیب دادہ"۔ ۶ے

دردؔ کی زندگی میں تحریر شدہ دیوانِ درد کے ایک قلمی نسخے کا بھی پتا چلا ہے جسے ڈاکٹر فضل امام نے "دیوان دردؔ کا نقشِ اول" کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ یہ دیوان ۱۱۹۴ھ کا مکتوبہ ہے۔ اس قدیم ترین معلوم شدہ دیوان میں کل چھ سو اکیاسی اشعار ہیں اور قائم نے قریب سات سو اشعار پر مشتمل دیوانُ دردؔ کی اطلاع دی ہے۔ ۶۸۱ کی تعداد "قریب بمقصد" ہو جاتی ہے۔ نیز "مخزن نکات" مرتبہ مولوی عبدالحق مرحوم میں شامل اشعار کی ترتیب اور متن کی صورت دیوانِ مذکور مکتوبہ ۱۱۹۴ھ میں شامل اشعار کی ترتیب اور متن سے خاصی مماثلت رکھتی ہے۔ میرؔ نے اگرچہ اپنے تذکرے میں دردؔ کے کسی دیوان کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن نمونے کے طور پر جو اشعار درج کیے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تذکرہ نگار کے پیش نظر دردؔ کا کوئی دیوان یا باقاعدہ مرتب شدہ بیاض رہی ہوگی۔ علاوہ ازیں ان اشعار کی ترتیب اور متن کی صورت مذکورہ بالا دیوان دردؔ اور 'مخزنِ نکات' مرتبہ مولوی عبدالحق مرحوم کے مطابق ہے نیز میرؔ کے تذکرہ میں چند شعر ایسے ہیں جو صرف دیوانِ مذکور ہی میں ملتے ہیں۔ ان شواہد کی روشنی میں یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ دیوان (مکتوبہ ۱۱۹۴ھ) میرؔ و قائمؔ کے وقت میں رائج اس دیوان کی نقل ہے جس سے ان تذکرہ نگاروں نے اشعار منتخب کیے ہیں اور یہ بات بھی کسی قدر وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ میرؔ کے تذکرے کی تالیف کے وقت خواجہ میر دردؔ کا کلام مرتب صورت میں موجود تھا۔

تاریخ طباعت کلامِ دردؔ

نو وارد انگریز افسروں کی تہذیب و تادیب کی غرض سے ۱۰ر جولائی ۱۸۰۰ء کو کلکتے میں ایک ادارہ فورٹ ولیم کالج کے نام سے قائم کیا گیا۔ تقریباً سات مہینے بعد ۶ر فروری ۱۸۰۱ء کو طلبا کے داخلے اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ ہندوستان میں اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر تک یعنی کالج کے قیام سے قبل شعرا کے کلیات ودواوین اور دوسری کتابیں بالعموم پیشہ ور کاتبوں کے تیار کردہ خطی نسخوں کی صورت میں اشاعت پذیر

ہوتی تھیں۔ یہ دستی کتابیں اولاً تو نقل نویسوں کی لغزشِ قلم یا کم سوادی اور اکثر تصرفات بے جا کی وجہ سے ساقط الاعتبار ہوتی تھیں، ثانیاً علمی و نصابی ضروریات کے لیے پوری طور پر مکتفی نہیں ہو سکتی تھیں، چناں چہ کالج میں تعلیمی سال کے آغاز کے ساتھ ہی طلبا کو درسی کتابیں مہیا کرانے کے لیے کلیات و دواوین اور ان کے انتخابات کے علاوہ دیگر مفید مطلب تصنیفات و تراجم کی اشاعت کا ایک منضبط منصوبہ ترتیب دیا گیا، نتیجتاً ایک قلیل مدت ہی میں نثری و شعری کتب کی معتد بہ تعداد چھاپے خانوں میں چھپ کر منصۂ شہود پر آگئی اور اس طرح مشینوں کے ذریعے کتب اُردو کی طباعت کی باقاعدہ شروعات ہوئی۔ اسی اشاعتی منصوبے کے تحت خواجہ میر دردؔ کے دو بڑے معاصرین سوداؔ اور میرؔ کا کلام بھی زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ سوداؔ کے کلیات کا انتخاب ۱۸۱۰ء میں شائع ہوا اور میرؔ کا کلیات ۱۸۱۱ء میں چھپا، لیکن تعجب ہے کہ دردؔ جیسے عہد ساز اور "منتخب روز گار" شاعر کے کلام کی اشاعت کی طرف کالج کے ارباب حل و عقد نے مطلقاً توجہ نہیں کی۔ اسباب کیا تھے فی الحال اس پر بحث کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

پہلی مرتبہ کلام دردؔ کا ایک قابل قدر انتخاب مولوی امام بخش صہبائی نے اپنے تذکرہ "انتخاب دواوین" (مطبوعہ ۱۸۴۴ء) میں شامل کیا۔ انتخاب مذکور کے انداز پر ۱۸۴۵ء میں جب مولوی کریم الدین نے اپنا تذکرہ "گلدستۂ نازنیناں" مرتب کیا تو انھوں نے بھی دردؔ کے کلام کا ایک قابل لحاظ انتخاب ان کے ترجمے میں بہ طور نمونہ درج کیا۔ اوّل الذکر میں اشعار کی تعداد چار سو ننانوے ہے اور ثانی الذکر میں تقریباً تین سو۔ یہ دونوں انتخابات کلام دردؔ کی قدیم ترین مطبوعہ صورتیں ہیں۔

خواجہ میر دردؔ کا اردو دیوان پہلی بار ۱۸۴۷ء میں انگریز مستشرق ڈاکٹر اشپرنگر کی فرمائش پر مطبع العلوم مدرسۂ دہلی میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس کی ترتیب و تصحیح کا کام اشپرنگر ہی کے ایما پر مولوی امام بخش صہبائی نے انجام دیا تھا۔

کلام دردؔ (اردو) دوسری مرتبہ ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء میں ان کے فارسی دیوان کے ساتھ کلیات دردؔ کے نام سے مطبع کبیری، قصبہ سہسرام، بہار میں چھپ کر منظر عام پر آیا۔ اس ایڈیشن کے حوض میں فارسی کلام ہے اور حاشیے پر اردو کلام کو جگہ دی گئی ہے۔

نسخہ صہبائی اور نسخہ کبیری کی اشاعتوں کے بعد دیوان دردؔ کا تیسرا ایڈیشن مطبع محمدی، لکھنؤ میں چھپ کر ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء میں شائع ہوا۔ جناب محمد یعقوب نے کئی قلمی نسخوں کی مدد سے "ہزار جانفشانی" کے ساتھ اسے مرتب کیا تھا۔

۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۵ء میں دیوان دردؔ کا ایک اور ایڈیشن دہلی کے معروف مطبع مصطفائی میں چھپ کر اشاعت پذیر ہوا۔ یہ نسخہ میر محمد حسین تحسینؔ مرحوم کا مرتب کیا ہوا ہے اور کم یاب ہے بقول داؤدی صاحب اس کا صرف ایک نسخہ مجلس ترقی ادب لاہور کے کتب خانے میں محفوظ ہے (مقدمہ دیوان دردؔ، مرتبہ خلیل الرحمٰن داودی)

۱۲۷۸ھ میں محبس[1] پریس دہلی میں دیوان دردؔ طبع ہوا تھا۔ ناشر کا دعوا ہے کہ اس نے "متعدد قلمی و مطبوعہ نسخوں کی مدد سے اس کے متن کی تصحیح کی ہے" یہ کم یاب ہے۔ جناب رشید حسن خاں کے پاس اس کا ایک نسخہ موجود ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طبع ثانی ہے اور پریس مذکور نے اس کو پہلی مرتبہ ۱۲۷۱ھ میں شائع کیا تھا۔

لکھنؤ کے مطبع اسدی میں دردؔ کے اردو کلام کا ایک ایڈیشن دیوان ہندی خواجہ میر درد کے نام سے چھپا تھا۔ یہ ایڈیشن بھی کم یاب ہے۔ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ جامعہ پنجاب، لاہور اور ایک انجمن ترقی اردو کراچی کے کتب خانہ خاص میں محفوظ ہے۔ اس پر سال طباعت کا اندراج نہیں ہے۔

مطبع نول کشور (واقع لکھنؤ اور کان پور) میں دیوان درد متعدد بار چھپا۔ ماہ دسمبر ۱۸۸۱/۱۲۹۹ھ کا مطبوعہ ایک نسخہ میری دست رس میں ہے۔ یہ لکھنؤ سے دوسری بار شائع ہوا ہے۔ ایک اور ایڈیشن ماہ جون ۱۸۹۱ء کا مطبوعہ ہے جو کان پور سے چوتھی بار چھپا ہے۔ مشفق خواجہ نے ۱۹۰۱ء کے ایک اور نول کشوری ایڈیشن کی نشان دہی کی ہے۔ یہ پانچویں بار شائع ہوا ہے۔ یہ تمام ایڈیشن معیار و مقدار کے لحاظ سے یکساں ہیں۔

دہلی کے "مطبع افتخار" میں دیوان دردؔ کا ایک ایڈیشن منشی محمد ابراہیم کی نگرانی میں دہلی ہی کے تاجر کتب نرائن داس جنگلی مل کی فرمائش پر ۱۸۹۲ء میں چھپا تھا۔ آخر میں نول کشوری ایڈیشنوں کی طرح "احوال مصنف ماخوذ از تذکرہ سراپا سخن مولفہ محسن علی محسن درج ہے۔ یہ

---

[1] پروفیسر ظہیر احمد صدیقی (مقدمہ دیوان درد ص ۲۷) جناب مشفق خواجہ (جائزہ مخطوطات ص ۴۸۳) اور الف۔ د۔ نسیم (کتاب ص ۱۱) نے "محبس" کی جگہ "مجلس" لکھا ہے۔

ایڈیشن کم یاب ہے اس کا ایک نسخہ کتب خانہ مجلس ترقی ادب لاہور میں محفوظ ہے۔ (بحوالہ مقدمہ دیوان درد۔ مرتبہ خلیل الرحمٰن داودی طبع ۱۹۶۲ء، ص ۱۸۰)

مطبع انصاری۔ دہلی سے دیوان دردؔ کا ایک ایڈیشن نواب صدیق حسن خاں (بھوپال) کے صاحب زادے نواب سید نورالحسن خاں کی فرمائش پر ۱۳۱۰ھ میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ یہ ایڈیشن کم دستیاب ہے۔

مطبع کراچی سعادت علی خاں میں دیوان دردؔ کا ایک دیدہ زیب نسخہ خاصے اہتمام کے ساتھ چھاپا گیا تھا۔ یہ میری نظر سے نہیں گزرا ہے ڈاکٹر تنویر احمد علوی نے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل اطلاع بہم پہنچائی ہے۔

"دیوان دردؔ کا ایک اور قدیم نسخہ بڑے اہتمام کے ساتھ مطبع کراچی سے شائع کیا گیا تھا۔ سرورق جو تزئین کاری کا بہت عمدہ نمونہ ہے۔ ان کلمات سے آراستہ ہے۔ دیوان خواجہ میر دردؔ بمطبع کراچی سعادت علی خاں طبع شد۔ دوسرے اور تیسرے صفحے کو بھی مزین اور منقش بنایا گیا ہے اس میں متن کے خاتمے پر تذکرہ بہار بے خزاں سے مصنف کا حال نقل کیا گیا ہے۔ اس کی ایک جلد ہارڈنگ لائبریری دہلی میں محفوظ ہے۔"[۱]

دیوان دردؔ کا ایک خاص ایڈیشن سید سرراس مسعود کی تحریک پر مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی کے مقدمے کے ساتھ نظامی پریس بدایوں میں چھپ کر ۱۹۲۲ء میں شائع ہوا تھا۔ شروانی صاحب کی فرمائش پر سید معین الدین نے اسے کئی نسخوں کی مدد سے مرتب کیا تھا۔ یہی ایڈیشن فرہنگ اور شرح دیوان کے اضافے کے ساتھ پریس مذکور میں دو مرتبہ اور ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۹ء میں بھی چھپا۔

۱۹۲۹ء میں مطبع نول کشور نے بھی دیوان دردؔ کا ایک خاص ایڈیشن مولانا عبد الباری آسی کے مقدمے کے ساتھ شائع کیا۔ آسی مرحوم نے اسے بقول خود ایک قلمی اور دو مطبوعہ نسخوں کی مدد سے تیار کیا تھا۔

محبوب المطابع پریس دہلی میں دیوان دردؔ کی ایک شرح ۱۹۴۱ء میں چھپی تھی۔ اس کے

۱؎ "تاریخ طباعت متن" از ڈاکٹر تنویر احمد علوی۔ سہ ماہی نوائے ادب بمبئی جنور ۱۹۷۳ء ص ۵۸ بحوالہ جائزہ مخطوطات اردو، جلد اول ص ۴۸۴

شارح اور مرتب خواجہ محمد شفیع دہلوی ہیں۔ یہ کم یاب ہے۔ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ عامہ پنجاب، لاہور میں موجود ہے۔[۱]

۱۹۴۱ء ہی میں شیخ ظفر محمد اینڈ سنز تاجران کتب، کشمیری بازار کی فرمائش پر شیخ ظفر محمد پرنٹر پبلشر نے دیوان دردؔ کا ایک ایڈیشن برانچ کو آپریٹو کیپل پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا تھا۔ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ، حیدر آباد، (بھارت) میں محفوظ ہے۔ اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی میرے پیش نظر ہے۔

۱۹۴۳ء میں حسرت موہانی نے کان پور سے انتخاب دردؔ شائع کیا تھا جو انتخاب سخن" جلد چہارم کے جزو دوم میں شامل ہے یہ صرف چھ صفحات پر مشتمل ہے۔[۲]

شیخ مبارک علی تاجران کتب، لاہور نے متعدد بار دیوان دردؔ شائع کیا ہے۔ طبع چہارم شائع شدہ ۱۹۴۴ء کا ایک نسخہ کتب خانہ جامعہ پنجاب، لاہور میں محفوظ ہے۔

لاہور کے ایک اور تاجر کتب ایم فرمان علی اینڈ سنز نے بھی دیوان دردؔ کا ایک ایڈیشن شائع کیا تھا۔[۳]

۱۔ مقدمہ دیوان دردؔ مرتبہ داؤدی، ص ۱۸۰

۲۔ جائزۂ مخطوطات، ص ۴۸۵

۳۔ خواجہ میر دردؔ۔ کتابیات۔ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ص ۱۲

صہبائی اور کلامِ درد

(الف) انتخاب دواوین

انتخاب دواوین مرتبہ امام بخش صہبائی پہلی بار ۱۸۴۴ء میں قدیم دہلی کالج کے مطبع سے چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس میں کل گیارہ شعرا کا نمونۂ کلام ان کے اجمالی تعارف کے ساتھ درج ہے۔ یہ ایڈیشن کم یاب ہے۔ موجودہ معلومات کے مطابق اس کے ایک ایک نسخے انڈیا آفس لندن اور عثمانیہ یونیورسٹی لائبریری حیدر آباد (بھارت) میں اور دو نسخے نیشنل لائبریری، کراچی (پاکستان) میں محفوظ ہیں۔[۴۷] دوسری بار یہ انتخاب ۱۹۸۰ء میں شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی کے سلسلۂ مطبوعات کے تحت شائع ہوا۔ اس کے مرتب ڈاکٹر تنویر احمد علوی نے اشاعت اول کے نسخہ حیدر آباد کو جس پر یہ تازہ اشاعت مبنی ہے، اس کتاب کا "ہندوستان میں موجود واحد قلمی نسخہ" بتایا ہے۔[۴۸] ظاہر ہے کہ ان کا یہ بیان لغزش قلم کا نتیجہ ہے۔ مرتب موصوف نے اولاً حرف آغاز کے تحت مذکورہ اشاعت اول کا مختصر تعارف کرایا ہے بعد ازاں ایک جامع مقدمہ بھی سپرد قلم کیا ہے جس میں اس انتخاب کی افادیت واہمیت واضح کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس وقت کے صدر شعبہ اردو، پروفیسر ظہیر احمد صدیقی کا تحریر کردہ پیش لفظ اور ایک مضمون بہ عنوان "مولانا امام بخش صہبائی اور ان کی تالیف" شامل کتاب ہے۔

طبع اول کے سرورق کی عبارت اور مؤلف کتاب کے مقدمے کے بعض اندراجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اصلاً یہ کتاب "طلبا اور مبتدیان" کی ضروریات کی تکمیل کی غرض سے مرتب کی گئی تھی۔ اسی طرح ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا یہ تبصرہ بھی سرسری مطالعے کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ "اشعار کا انتخاب پاکیزہ ہے اور مؤلف کے ذوق سلیم پر دلالت کرتا ہے۔"[۴۹]

"انتخاب دواوین" میں خواجہ میر درد کا نمونۂ کلام ردیف وار ترتیب کے ساتھ درج ہے۔ اشعار کی کل تعداد چار سو ننانوے (۴۹۹) ہے۔ ان میں سے ایک شعر ؎

"سرہانے درؔد کے آہستہ بولو ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے"

درؔد کا نہیں میرؔ کا ہے اور ان کے انتہائی مشہور اشعار میں سے ہے۔ یہاں کسی غلطی کی بنا پر تخلص "میر" کے بجائے "درد" لکھ گیا ہے۔ یہ الحاقی شعر ایک اور مشکوک شعر ۔ نہ دل اپنانہ جسم وجاں ہے اپنا۔ اپنا کسے کہیے کہاں ہے اپنا" کے ساتھ صہبائی ہی کے مرتبہ دیوان درؔد (۱۸۴۷ء) میں بھی موجود ہے ۵۰؎ یہ دونوں شعر راقم الحروف کو کلام درد کے کسی دوسرے قلمی یا مطبوعہ نسخے میں نہیں ملے۔

کلام درؔد کے پیش نظر انتخاب کو اس کی ضخامت اور قدامت کے اعتبار سے اہم قرار دیا جاسکتا ہے لیکن منقولہ بالا الحاقی اور مشکوک شعر کے علاوہ مختلف النوع اغلاط واسقام کی موجودگی کے باعث اس کا متن پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔

(ب) نسخہ صہبائی

خواجہ میر درؔد کا اردودیوان ۱۸۴۷ء میں مشہور جرمن مستشرق ڈاکٹر اشپر نگر کے حسب فرمائش پنڈت دھرم نرائن کی نگرانی میں چھاپہ خانہ "مطبع العلوم" مدرسۂ دہلی سے چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس کی تصحیح کا کام اشپر نگر ہی کے ایماپر مولوی امام بخش صہبائی نے انجام دیا تھا، اور اب تک کی معلومات کے مطابق درؔد کے اردو کلام کا یہی قدیم ترین مطبوعہ ایڈیشن ہے۔ ڈاکٹر اشپر نگر نے "فہرست کتب خانہ ہاے شاہان اودھ" (جلد اول مطبوعہ ۱۸۵۴ء ص ۲۰۵) میں اس کی بڑی تعریف کی ہے یہ ایڈیشن نایاب ہے۔ ماضی قریب میں اس کا ایک نسخہ ہارڈنگ لائبریری، دہلی میں موجود تھا، چنانچہ جناب رشید حسن خاں نے اسی کو بنیاد بنا کر مکتبہ جامعہ، دہلی کے لیے دیوان درؔد مرتب کیا تھا، لیکن یہ نسخہ اب لائبریری مذکور میں دستیاب نہیں۔ رشید حسن خاں صاحب کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق نسخہ صہبائی اغلاط سے خالی نہیں۔

ماہنامہ "قومی زبان" کراچی (شمارہ جنوری، فروری ۱۹۷۰ء) میں ڈاکٹر تنویر احمد علوی کا ایک مضمون "دیوان درؔد طبع اول" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ موصوف کی اطلاع کے مطابق اس قدیم ترین اشاعت میں کل ایک سو اکتالیس ۱۴۱ صفحات ہیں اور ہر غزل کی ابتدا میں بحر کا نام اور ارکان بحر لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بعض شعر جو دوسرے مطبوعہ نسخوں میں ملتے ہیں اس نسخے سے غیر حاضر ہیں۔

دیوان درد کا نقشِ اوّل

مرتبہ ڈاکٹر فضل امام

مصنف کی زندگی میں لکھا ہوا دیوان درد کا ایک نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۴ھ ڈاکٹر فضل امام کی ملکیت تھا۔ اسے ڈاکٹر موصوف ہی نے "دیوان درد کا نقش اول" کے نام سے مرتب کر کے ۱۹۷۹ء میں "اپکار پریس" لکھنؤ میں چھپوا کر شائع کر دیا ہے۔ ڈاکٹر فضل امام نے اپنے مقدمے میں مخطوطے کو جوں کا توں (یعنی املا کی تمام خصوصیات کو برقرار رکھتے ہوئے) چھاپ دینے کا دعوی کیا ہے۔

کسی مخطوطے کو جوں کا توں چھاپ دینے کی سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ اس کا عکس شائع کر دیا جائے اور مقدمے میں اختصار کے ساتھ اس کے کوائف بیان کر دیے جائیں۔ اس طرح اول تو مخطوطہ محفوظ ہو جاتا ہے دوسرے اس کی پوری کیفیت سے اہل علم کو آگاہی ہو جاتی ہے۔ کتابت کرا کر شائع کرنے کی صورت میں کبھی کبھی محض ناقل یا کاتب کی عجلت اور بے توجہی یا مخطوطے کو صحیح طور پر نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے متن اکثر مقامات پر مشکوک ہو جاتا ہے۔ زیر بحث نسخے میں اس قسم کی متعدد غلطیاں موجود ہیں جن کا اجمالی خاکہ سطور ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ پیش نظر مطبوعہ دیوان کے شروع میں مخطوطے کے آخری صفحے کا ایک عکس شامل ہے۔ اس کے انداز تحریر کے بر خلاف عدم اعلان نون کی صورت میں لفظوں پر نقطے نہیں لگائے گئے ہیں اور تذکیر و تانیث کے اشتباہات کو دور کرنے کی غرض سے یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز بھی قائم کیا گیا ہے۔ یہ عمل فاضل مرتب نے اپنی صوابدید کے مطابق کیا ہے تاہم غلطیاں باقی رہ گئی ہیں مثلاً۔(۱)دردؔ ہم کون یہ رات دن تیرا ص ۴۵ میں "کون" کے نون کا نقطہ زائد ہے۔

(۱)" ع یھاں افتقار کا تو امکاں سبب ہوا ہے۔" کا متن اس طرح منقول ہے ع یہاں افتقار کا تو امکان سب ہوا ہے ص ۳۵

(۲) "ع پھولے گی اس زباں میں بھی گلزار معرفت" کو "پھولے گی اس زمانہ میں گلزار معرفت ص ۵۱ بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح "پھرتی رہی تڑپھتی ہی" کو "پھرتے رہے تڑپتے"، صورت میں خوب ہوں گی۔۔۔ حور بہشت، کو "۔۔۔ہوں گے اور "طائر قدسی" کو طائر قدسے لکھا گیا ہے۔

۲۔ قدیم طریقہ تحریر میں اکثر "گ" پر دو مرکز لگا کر "ک" سے ممیز نہیں کیا جاتا تھا۔ مخطوطے کے مذکورہ عکس میں بھی اسی انداز نگارش کی پیروی کی گئی ہے لیکن مرتب نے بالالتزام "گ" پر دو مرکز لگائے ہیں۔

۳۔یھاں، وھاں کو کاتب مخطوط کی پیروی میں یہاں، وہاں لکھا گیا ہے لیکن ایک جگہ "یاں" (ص ۴۰) بھی ملتا ہے۔

۴۔پانو کو تواتر کے ساتھ پاؤں لکھا گیا ہے۔

۵۔ سامھنے کو جدید املا میں سامنے لکھا گیا ہے۔

۶۔ تڑپھ ۔ تڑپ کا ایک قدیم املا اور تلفظ ہے لیکن پیش نظر دیوان میں اسے دونوں طرح لکھا گیا ہے مثلاً ۔ تڑپتے ہی (ص ۵۷) تڑپتی ہ ص ۱۰۸ تڑپھتا ہے ص ۱۲۵ اور ایک جگہ "جی میں تڑپھے ہے پڑی حسرت دیدار ہنوز" کو غلط قرأت کی بنا پر "جی میں پھرتی ہے پڑی۔ الخ" چھاپا گیا ہے۔

۷۔ پیٹھ، ڈھونڈھ۔۔ پیٹھ کو جدید املا میں نیٹ کر دیا گیا ہے جب کہ ڈھونڈھ کو کہیں قدیم املا کے مطابق ڈھونڈھ اور کہیں آج کے املا میں آخری ھ کے حذف کے ساتھ لکھا گیا ہے مثلاً۔ صفحہ ۷۴ پر ع ڈھونڈھیو ہم سایۂ ظل ہما اور صفحہ ۳۷ پر ایک ہی غزل کے دو مصرعوں میں دونوں املا موجود ہے جیسے (۱) ع ڈھونڈا پر اپنے دل میں کچھ چاہ ہی نہیں (۲) ع اے درد، مثل آئینہ ڈھونڈھ اس کو آپ میں۔

غلط قرأت

غلط قرأت کی متعدد مثالیں اس مطبوعہ نسخے میں موجود ہیں مثلاً ۔

(۱) "ع بلبل یہ چہیں گے خارجی میں" کو "ع بلبل کی چہیں ہیں خارجی میں" ص ۲۷

(۲)"ع شیشہ سے ہر آبلہ ہے مجھے" کو "ع شیشہ سے بھرا ملا ہے مجھے" ص ۲۰۱

(۳) حجاب رخ یار تھے آپ ہم ہی" کی صورت یوں ہو گئی ہے ع حجاب رخ یار بھی اب ستم ہے (ص ۴۰)۔ یہاں "تھے" کو "بھی" پڑھا گیا ہے اور "آپ ہم ہی / آپ ہی ہم" کو "اب ستم ہے" کر لیا گیا ہے اسی طرح "بلند وپست" کو "یہ بندوبست ص ۷۳ اور "ع اوروں سے تو ہنستے ہو نظروں سے ملا نظریں" کو "ع اوروں ستے ہم سیتی ہو۔ الخ ص ۹۵ "غنچہ وبال دل" کو "غنچہ وبال" اور "سیف زباں" کو "یک زبان" میں بدل دیا گیا ہے۔

متن میں اصلاح

زیر بحث مطبوعہ دیوان کے متن میں چند اصلاحات بھی کی گئی ہیں لیکن وہاں بھی سرسری گزر جانے کا انداز پایا جاتا ہے مثلاً۔ (۱) ع ترا غم (ہے) پیارے مرا یار جانی (۲) جوں صدا نکلا (ہی) چاہے خانۂ زنجیر سے ص ۱۱۰ ان میں سے پہلے مصرعے میں "ہے" اور دوسرے میں "ہی" چھوٹ گئے تھے، مطبوعہ نسخے میں یہ الفاظ بڑھا کر شعر موزوں کر لیا گیا ہے۔ مصرع دوم میں "چاہے" کی جگہ "جاہے" کر کے مصرع زیادہ بامعنی کر دیا جاتا۔ پورا شعر اس طرح ہے۔

کب ترا دیوانہ آوے قید میں زنجیر سے
جوں صدا نکلا ہی جاہے خانۂ زنجیر سے

"چاہے" بھی درست ہے، لیکن سب سے بڑی غلطی یہاں تکرار قافیہ کی ہے جس کی اصلاح نہیں کی گئی۔

دراصل عام طور پر متن درست کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ہے مثلاً ایک غزل کے قافیے "چراغ کو"، "داغ کو" وغیرہ ہیں۔ لیکن مطلع کے مصرع اول میں "داغ داغ کو" کی جگہ "داغدار کو" لکھا ہوا ملتا ہے۔ ایک دوسری غزل کے قافیے "کرتے"، "بھرتے"، "ڈرتے" وغیرہ ہیں لیکن مقطع کے دوسرے مصرع میں قافیے "پانو کے دھرتے دھرتے" کو "پاؤں کے دھوتے دھوتے" لکھ کر متن کو غلط اور بے معنی بنا دیا گیا ہے۔ مقطع کا مکمل مصرع اس طرح چھپا ہوا ہے۔ "ع مٹ گیا اور وہ ہیں پاؤں کے دھوتے دھوتے"۔

ممکن ہے مخطوطے میں اسی طرح لکھا ہوا ہو، لیکن مرتب نے اپنے اختیار کردہ طریقہ کار کے مطابق حاشیے میں اس کی نشان دہی نہیں کی ہے۔

مخطوطے کا ماخذ

میرؔ اور گردیزی دونوں نے اپنے تذکروں میں دردؔ کے ترجمے میں ان کے کلام کا طویل انتخاب دیا ہے لیکن مرتب صورت میں دیوان کی موجودگی کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا ہے۔ قائم پہلے تذکرہ نگار ہیں جنھوں نے دردؔ کے حالات میں ان کے دیوان کا حوالہ دیتے ہوئے اُس کے اشعار (ابیات دیوانش) کی کل تعداد سات سو کے قریب (قریب ہفصد) بتائی ہے پیش نظر دیوان میں چوں کہ کل چھ سو اکیاسی اشعار ہیں اور یہ تعداد "قریب ہفصد" ہو جاتی ہے اس لیے قرین قیاس ہے کہ یہ نسخہ اس دیوان کی نقل ہے جو مخزن نکات کی تالیف ۱۱۶۸ھ کے وقت مروج تھا۔ اس مخطوطے میں شامل کلام کی تعداد دردؔ کے متداول کلام کے بالمقابل نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ اس کے باوجود یہ نسخہ اس اعتبار سے عام نسخوں سے ممتاز ہے کہ اس میں کچھ ایسا کلام بھی موجود ہے جو دوسرے قلمی یا مطبوعہ نسخوں میں نہیں ملتا۔ البتہ جناب رشید حسن خاں نے اپنے مرتبہ دیوان دردؔ کے ضمیمے میں بعض تذکروں اور دوسرے ماخذ کے حوالے سے ان میں سے کچھ اشعار شامل کر لیے ہیں۔ زیر بحث نسخہ دیوان میں جو کلام زائد ہے اس کی تفصیل یہ ہے:۔

(ا) ایک نامکمل غزل "تو ہی نہ اگر ملا کرے گا" میں درج ذیل چھ اشعار زائد ہیں۔

اے دردؔ! نہ سمجھ کہ دوراں
دو دل کوں خوش ایک جا کرے گا

پروانہ کی طرح میرے پیارے
جس دم کے تو خوش ہوا کرے گا

ممکن نہیں وصل میں بھی عاشق
آرام سیں یہاں رہا کرے گا

جب شمع غرض فلک کے ہاتھوں
معشوق میں تو کہا کرے گا

نادان یہ وہ بزم ہے کہ جس میں
کوئی نہ کوئی جلا کرے گا
آمان! کہا میرا، دیوانہ
عاشق ہو کسو پہ کیا کرے گا

(۲) ایک غزل "گل و گلزار خوش نہیں آتا" میں درج ذیل پانچواں شعر بھی شامل ہے۔

دل کوں اپنے کیا ہے تجھ پر نثار (کذا)
اے مری جان خوش نہیں آتا

اس شعر کے مصرع ثانی میں "اے مری جان" کی جگہ غزل کے دوسرے قافیوں یار، تار، زار کی مناسبت سے کوئی لفظ ہونا چاہیے تھا۔ بہ حالت موجودہ یہ شعر اس غزل کا نہیں ہو سکتا۔اس کی اصلاح یوں کی جا سکتی ہے "اے مرے یار خوش نہیں آتا" دوسرا امکان یہ بھی ہے کہ کاتب نے کسی مفرد شعر کو بر بنائے سہو اس غزل میں نقل کر دیا ہو۔

(۳) ردیف "ف" کا مندرجہ ذیل مطلع مفرد صرف اسی نسخے میں ملتا ہے۔

جب مانگتا ہوں تجھ سے میں ساقی شراب صاف
دیتا ہے تب مجھے تو بہ تلخی جواب صاف [۱]

(۴) غزل "ہستی ہے جب تک، ہم ہیں اسی اضطراب میں" میں درج ذیل شعر بہ طور مطلع ثانی صرف اسی نسخے میں ملتا ہے۔

ترک ادب ہے شیخ یہ شخص اس حساب میں
پر یہاں یہی کھلا ہے جو عالم سراب میں

(۵) غزل "اس کو سکھلائی یہ جفا تو نے" میں مقطع سے پہلے درج ذیل شعر زائد ہے۔

باتیں اپنی جو اب سناتا ہے
مجھ کو سمجھا ہے کہو تو کیا تو نے

---

[۱] یہ شعر تذکرۂ عمدۂ منتخبہ میں موجود ہے اور اسی حوالے سے دیوان درد مرتبہ رشید حسن خاں کے ضمیمے میں درج ہے۔

یہاں دوسرے مصرعے میں "کہو تو" کی جگہ "کہہ تو" ہونا چاہیے۔

(۶) غزل "بے زباں ہے یہ وہ زباں، سوسن" میں یہ شعر زائد ہے۔

بوئے یوسف ہے باغباں کے تئیں
پہنچے ہے گل کا چاک پیراہن

(۷) غزل "دل کو سمجھائے سمجھتا بھی نہیں" میں ذیل کا شعر زائد ہے۔

نالۂ دل سنگدل کے دل کے بیچ
جاکرے جاکر تو بیجا بھی نہیں

(۸) غزل "اے ہجر کوئی شب نہیں جس کو سحر نہیں" میں یہ شعر زائد ہے۔

حیران ہوں کہ غم کی ضیافت میں کیا کروں
باقی تو مجھ میں قطرۂ خون جگر نہیں

(۹) زیر بحث دیوان میں درج ذیل تین شعر کی غزل زائد ہے۔

اڑ گئی کہتے ہیں سب رونق بازار چمن
ہیں گرفتار قفس، تھے جو گرفتار چمن
چشم ہی رخنۂ دیوار گلستاں ہوتی
دیکھ تو لیتے بھی ہم دور سے دیدار چمن
داغ الفت کی ہی اب تک دو گل افشانی ہے
ورنہ یہ خاک نہ تھی درد سزاوار چمن

(۱۰) ردیف "ن" کی فردیات میں ذیل کے دو شعر ایسے ہیں جو اور کہیں نہیں ملتے۔

ظاہر ہوں سب کے سامنے میں تو مثال عکس
مجھ پر ہی ایک اپنی حقیقت عیاں نہیں
طائر قدسی ہیں ہم، گھر ہے ہمارا وہم میں
آشیانہ جس طرح رکھتا ہے عنقا وہم میں

(۱۱) درد کے متداول دیوان کے ردیف "د" میں موجود ایک دو شعری قطعہ "کہنا تک

اشتیاق تو رفتار یار کو" کے ساتھ نسخہ زیر بحث میں درج ذیل دو شعر اور بھی شامل ہیں۔

یک لحظہ اور بھی وہ اڑتا جہاں کا دید
فرصت نہ دی زمانہ پہ اتنی شرار کو
بجلی کی طرح اس سے ہے ہر ایک کو حذر
لے جاؤں کس طرف میں دل بے قرار کو

یہاں پہلے شعر کے مصرع اول میں "اڑتا" کی جگہ "اڑاتا" اور مصرع دوم میں "زمانہ پہ" کی جگہ "زمانے نے" ہونا چاہیے۔

(۱۲) ردیف "و" کا درج ذیل مطلع مفرد بھی اس نسخے میں زائد ہے۔

کوئی دل ہے کہ اوسے شوق گرفتاری ہو
وہ ہی ہنستا ہے جسے مرنے سے ناچاری ہو

(۱۳) ردیف "ہ" میں درج دو شعری قطعہ "بے گانہ گر نظر پڑے تو آشنا کو دیکھ" کے ساتھ یہ شعر بھی منقول ہے۔

آیا ہے جیو میں اپنے کہ پھر تو بہ توڑیے
ساقی تجھے قسم ہے اس ابرو ہوا کو دیکھ

(۱۴) ذیل کا دو شعری قطعہ بھی اس نسخے میں زائد ہے۔

نہیں کچھ محبت سے جان کا مجھ کو تو اندیشہ
کہیں ایسا نہ ہووے ہاتھ سے وہ چھین لے شیشہ
مرا نالہ ہر اک دل میں (تو) جاکر کام کرتا ہے
اثر کرتا تھا اک پتھر ہی میں فرہاد کا تیشہ

اس قطعہ کے مصرع اول میں "محبت سے" کی صحیح قرأت "محتسب سے" ہے۔(اس قطعہ کا پہلا شعر تذکرۂ ہندی کے حوالے سے اور دوسرا دیوان درد (قلمی) مملوکہ مولانا آزاد لائبریری (سبحان اللہ کلکشن) علی گڑھ کے حوالے سے دیوان درد مرتبہ رشید حسن خاں کے ضمیمے میں منقول ہے۔

(۱۵) ردیف "ے" کی غزل "مرا جی ہے جب تک تری جستجو ہے" میں مندرجہ ذیل شعر زائد ہے۔

کسو کو کسی طرح عزت ہے جگ میں
مجھیں اپنے رونے ہی سے آبرو ہے

(۱۶) چار اشعار کی غزل "آنکھوں کی راہ ہر دم اب خون ہی رواں ہے" میں ذیل کا شعر مع ایک عدد مقطع کے زائد ہے۔

یہ راہ خاکساری میں سر سے قطع کی ہے
نقش جبیں ہے میرا ہر نقش تاجہاں ہے
مت موت کی تمنا اے دردؔ ہر گھڑی کر
دُنیا کوں دیکھ تو بھی توں تو ابھی جواں ہے

(۱۷) ردیف "یے" کی ایک اور غزل "دردؔ اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے" میں ذیل کے دو شعر مع ایک عدد مقطع کے زائد ہیں۔

اس ناتواں کا کون ہے جز میرے کہربا
تجھ کوں نہ اڑ گئے تو پھر اب کاہ کیا کرے
ہے بھی (جو) ہو سکے نہیاں شست کی خلش
جو سانس بھی نہ لے سکے سو آہ کیا کرے
ظالم بقول آپ اسے لے دستگاہ کی
دردؔ اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے

شعر نمبر ۱ "شورش" اور شعر نمبر ۲ "نکات" کے حوالے سے دیوان دردؔ مرتبہ رشید حسن خاں میں درج ہے علاوہ ازیں نسخہ بھوپال قلمی میں شعر نمبر ۲ اور ۳ موجود ہیں۔ اس قلمی نسخے اور مذکورہ تذکروں کی مدد سے ان شعروں کی تصحیح یوں کی جا سکتی ہے۔

اس ناتواں کا کون ہے جز تیرے کہربا
تجھ سے نہ اڑ گئے تو پرکاہ کیا کرے

ناکی سے کچھ نہ ہو ہے بیاں شست کی خلش
جو سانس بھی نہ لے سکے سو آہ کیا کرے
ظالم بقول آپ اس سے بے دستگاہ کو
دردؔ اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے

مصرعے ابھی درست نہیں۔

اختلاف نسخ: (۲) ہوئے بیاں (نکات)نالے سے کچھ نہ ہو ہے میاں (نسخہ بھوپال)
(۳)اپنے حال کا تجھ آگاہ (نسخہ بھوپال)

(۱۸) دردؔ کے دیوان میں شامل اس غزل "گر خاک مری سرمہ ابصار نہ ہووے" میں درج ذیل شعر زائد ہے۔

گذرے نہ ترے سامنے سے کوئی کہ دو ہیں
شیشہ کی طرح، دل کے، نگہ پار نہ ہووے

(۱۹) نسخہ زیر بحث کی ردیف "ے/ی" میں مندرجہ ذیل قطعہ بھی زائد ہے۔

برابر کی ہے حسن و عشق کی تقدیر میں قسمت
تری زلفوں سے کیا کم ہے میرے دل کی پریشانی
نہ ہوتا گر نظر بند آپ یہ دیوانہ نکل جاتا
تری آنکھوں نے کی ہے گی مرے دل کی نگہبانی

(۲۰) ردیف "یے" کا درج ذیل مطلع بھی اس نسخے کے علاوہ کہیں اور نہیں ملتا۔

جو کوئی آپ تک پہنچا ہے وہ تجھ ساتھ واصل ہے
جدائی ہے جدائی، وصل تو تحصیل حاصل ہے

(۲۱) دردؔ کی ایک مشہور غزل "ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے" سے حسن مطلع

وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آسکے
آئینہ، کیا مجال، تجھے منہ دکھا سکے

غائب ہے لیکن درج ذیل شعر زائد سے کمی پوری ہو جاتی ہے۔

کیوں کر نجات پا ہی سکے دل کے ہاتھ سے
نہ آپ سے بجھے نہ یہ آتش جلا سکے

(۲۲) ردیف "یے" کے قطعے "جان تو یک جہان رکھتا ہے" میں دونوں شعروں کے درمیان یہ شعر زائد ہے ۔

نالہ جاں خراش مت کرنا
بلبلو! گل بھی کان رکھتا ہے

حواشی

قدیم متون کی تدوین میں حواشی کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حواشی کے تحت ایک طرف مختلف نسخوں کے اختلافات درج کیے جاتے ہیں اور دوسری طرف متن سے متعلق ضروری معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ پیش نظر کتاب کے مرتب نے کل دو مطبوعہ نسخوں کے اختلافات "ج" اور "ش" علامتوں کے حوالے سے حاشیے میں درج کیے ہیں[1]۔ علاوہ ازیں ضروری معلومات بھی فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کلام درد کی تدوین میں ان مطبوعہ نسخوں کی اہمیت کتنی ہے، یہ الگ بحث کا موضوع ہے۔ یہاں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اختلاف نسخ کے اندراج میں غیر محتاط رویہ اختیار کیا گیا ہے اور حواشی کو غیر معلوماتی بنادیا ہے۔

وصف خاموشی کا کچھ کہنے میں آسکتا نہیں
جس نے اس لذت کو پایا ہے سدا خاموش ہے

اس شعر میں 'آسکتا نہیں' 'جس نے' اور 'سدا' پر بالترتیب ۶، ۷، ۸ نمبر دیے گئے ہیں اور ص ۱۲۸ حاشیے میں ۶ نمبر کے تحت 'ش' اور 'ج' کے حوالے سے 'آسکتا نہیں' لکھا گیا ہے۔ اسی طرح ۷ اور ۸ نمبروں کے تحت 'جس نے' اور 'سدا' کو بھی املا کی کسی تبدیلی کے بغیر نقل کیا گیا ہے۔ اسی صفحے کے ایک دوسرے مصرعے "ع بس ہے یہی مزار پہ میرے کہ

---

[1] نسخہ 'ج' اور نسخہ 'ش' سے مرتب کی مراد بالترتیب دو مطبوعہ نسخے دیوان درد، مرتبہ رشید حسن خاں اور دیوان درد مرتبہ ظہیر احمد صدیقی ہیں۔

گاہ گاہ" میں 'کہ' پر ۹ کا نمبر دے کر 'ج' کے حوالے سے حاشیے میں اسی املا کے ساتھ 'کہ' لکھ دیا گیا ہے۔

(۲) صفحہ ۷۱ کے حاشیے کی عبارت سے معلوماتی حواشی کی عدم افادیت نیز مرتب کی اس دور کی زبان سے ناواقفیت کا پتہ چلتا ہے۔ "دردؔ کے اس مصرعے "اس کو سکھلائی یہ جفا تو نے" کی وضاحت پاورق میں ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ "نسخہ 'ش' میں یہ غزل 'ن' کی ردیف میں 'نہی' کی وجہ سے درج ہے مگر نسخہ 'ج' میں 'نہیں' قدیم زبان کے مطابق 'نہیں' ہے لیکن مخطوطے میں "یے" کی ردیف کے ساتھ بھی "ن" کی ردیف میں شامل ہے"۔

یعنی "نیں" "نے" کی قدیم صورت نہیں بلکہ "نہیں" کو قدیم طرز تحریر میں "نیں" لکھا جاتا تھا اور یہ بدل ہے "نہیں" کا۔ اور یہ کہنا بھی کم تعجب خیز نہیں کہ "نہیں" کو پرانے وقتوں میں "نیں" لکھا جاتا تھا، جب کہ حقیقت برعکس ہے۔

غلط اطلاع فراہم کرنے کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:۔

ناصح میں دین و دل کے تئیں اب تو کھو چکا
حاصل نصیحتوں سے جو ہونا تھا ہو چکا
زاہد کیا کرے ہے وضو گو کہ روز و شب
چاہے کہ دل سے دھووے کدورت سو دھو چکا

یہ دونوں شعر کلام دردؔ کے تقریباً تمام قلمی و مطبوعہ نسخوں میں موجود ہیں۔ لیکن نسخہ زیر بحث کے مرتب نے انھیں بہ ادنیٰ تصرف دردؔ کی ایک دوسری غزل "ع دنیا میں کون کون نہ یک بار ہو گیا" کے آخر میں شامل کر کے حاشیے میں یہ اطلاع دی ہے کہ یہ دونوں اشعار نسخہ "ش" اور نسخہ "ج" میں نہیں ہیں (یعنی غیر مطبوعہ ہیں) (حاشیہ ص ۵۱)

ان اشعار کی ترمیم شدہ صورت یہ ہے۔

ناصح میں دین و دل کو کہیں اب تو کھو چکا
حاصل نصیحتوں سے جو ہونا تھا ہو گیا
زاہد کیا کرے ہے وضو گرچہ روز و شب
چاہے کہ دل سے دھوئے کدورت سو دھو گیا

اسی طرح ص ۵۲ پر موجود اس شعر

بے یار خلق کرتے ہیں حق کے کمال کا
یہ آئینہ ہے جلوہ فروش اس جمال کا

کے بارے میں یہ اطلاع دی ہے کہ نسخہ 'ج' میں نہیں ہے حالانکہ یہ شعر نسخہ 'ج' یعنی دیوانِ درد مرتبہ رشید حسن خاں کے دونوں ایڈیشنوں میں ص ۳۵ پر دیکھا جا سکتا ہے۔ شعر مذکور کے مصرع اول کی صحیح شکل یہ ہے۔ "ع بپار خلق کرتی ہے حق کے کمال کا"۔

کلامِ دردؔ کے چند قابلِ ذکر مطبوعہ نسخے

(۱) نسخۂ نظامی = مط

دیوان دردؔ کا یہ نسخہ سر سید راس مسعود ناظم تعلیمات حکومت آصفیہ کی تحریک پر مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی نے سید معین الدین صاحب سے مرتب کرایا اور اپنے وقیع مقدمے کے ساتھ نظامی پریس بدایوں سے طبع کرا کے ۱۹۲۲ء میں شائع کیا۔ مقدمہ نگار کی تحریر سے پتا چلتا ہے کہ یہ ایڈیشن کیف وکم میں نسخۂ مصطفائی مطبوعہ ۱۸۵۵ء کے مطابق ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:۔ "طبع کے بعد جب میں حیدر آباد سے حبیب گنج آیا تو کتاب خانہ میں ایک قدیم نسخہ موجود ملا۔ جو دہلی کے مطبع مصطفائی میں ۱۸۵۵ء میں اہتمام سے طبع ہوا تھا۔ یہ نسخہ بہت صحیح ہے اور متعدد صحیح نسخوں کے مقابلے سے چھاپا گیا ہے۔ میں نے اس نسخے سے مقابلہ کرنے کی خواہش سید معین الدین صاحب سے کی اور انھوں نے مہربانی سے محنت کر کے مقابلہ کیا۔ یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ حالیہ مطبوعہ (نسخہ) نسخۂ قدیم سے بالکل مطابق نکلا۔ صحت میں بھی اور مقدار کلام میں بھی"۔

چوں کہ یہ نسخہ خاصے اہتمام سے مرتب ہو کر ایک اہم شخصیت کے مقدمے کے ساتھ شائع ہوا تھا اس لئے ادبی حلقوں میں اس کی غیر معمولی طور پر پذیرائی ہوئی۔ چنانچہ اردو کے ممتاز اور محتاط محقق قاضی عبدالودود مرحوم نے اس نسخے کی ان الفاظ میں تعریف کی۔ "یہ حال کے نسخوں میں سب سے اچھا ہے"[۱] غالباً قاضی صاحب کے اسی قول پر اعتماد کر کے جناب خلیل الرحمٰن داؤدی نے اپنے مرتبہ دیوان دردؔ (شائع کردہ مجلس ترقی ادب، لاہور) کے مقدمے میں لکھا ہے کہ۔ "تمام متداول نسخوں میں مطبع نظامی کا یہ ایڈیشن صحیح اور قابل اعتماد ہے"۔ تاریخ ادب اردو کے مصنف رام بابو سکسینہ اس اشاعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:۔ "دیوان کا ایک صحیح اور عمدہ نسخہ مطبع نظامی نے چھاپا ہے۔ جس پر محترم حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی نے نہایت قابلیت سے ایک دیباچہ لکھا ہے"۔[۲]

۱۔ حواشی تذکرہ ابن امین اللہ طوفان ص ۲۳

۲۔ تاریخ ادب اردو مترجم محمد حسن عسکری ص ۱۰۳

دیوان بیدار کے مرتب جناب محمد حسین محوی صدیقی نے یہی بات اپنے الفاظ میں اس طرح کہی ہے۔ "۔۔۔۔۔سب سے بہتر نسخہ نظامی پریس بدایوں کا ہے جس پر مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی کا مقدمہ قابل دید ہے" (مقدمہ دیوان بیدار ص ۱۹)

نسخہ شروانی کی اشاعت کے تقریباً سات برس بعد ۱۹۲۹ء میں جب مولوی عبدالباری آسی نے مطبع نول کشور کے لئے دیوان دردؔ مرتب کیا تو انھوں نے بھی اس نسخے کو پیش نظر رکھا اور "بعض جگہ" اسی کے "اختلاف کو ترجیح دے کر (متن) اس کے مطابق کر دیا"۔ دور حاضر کے معتبر محقق اور مرتب متن جناب رشید حسن خاں نے بھی دیوان دردؔ کی تدوین میں اس نسخے سے استفادہ کیا ہے۔ اور "چند مقامات پر" اس کے متن کو ترجیح بھی دی ہے۔ علاوہ بریں تاریخ ادب اردو کے مصنف ڈاکٹر جمیل جالبی نے بھی خواجہ میر دردؔ کے بیان میں ان کے دیوان اردو پر تبصرہ کرتے وقت اسی نسخے کو سامنے رکھا ہے۔

لیکن تحقیق جدید کی روشنی میں اس نسخے کے استناد سے متعلق تمام دعووں کی نفی ہو جاتی ہے۔ راقم حروف، ہندوپاک کے تقریباً تمام اہم و نمائندہ، قلمی و مطبوعہ نسخوں کے غائر مطالعے اور ان کے مندرجات سے زیر بحث دیوان کا لفظاً لفظاً مقابلہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ یہ نسخہ اپنے زمانے کے اعتبار سے خوش نما کتابت اور خوبصورت طباعت کا بہترین نمونہ ہونے کے باوجود صحت متن کے نقطہ نظر سے حد درجہ ناقص اور جملہ اقسام کی غلطیوں سے مملو ہے۔ درحقیقت اس نسخے میں مقدمے شروانی کے علاوہ کوئی چیز قابل ذکر نہیں۔ (مقدمے کے بعض بیانات بھی محل نظر ہیں لیکن ان پر گفتگو ہمارے موضوع سے خارج ہے)۔ جہاں تک متن کا تعلق ہے نسخہ انصاری مطبوعہ ۱۳۱۰ھ بمطابق ۹۳-۱۸۹۲ اور نسخہ آسی مطبوعہ ۱۹۲۹ء نسبتاً اس سے بہتر ہیں۔

اس نسخے میں مختلف النوع غلطیوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان سب کا احاطہ کرنا طول عمل ہوگا۔ تاہم اپنے دعوے کی تائید و توثیق کے لیے ان کی ایک معتد بہ فہرست پیش کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اغلاط نامہ

متن نسخہ ہائے قدیم	متن نسخہ نظامی
۱۔ مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا	....
ہم سبھی مہمان تھے وھاں، توہی صاحب خانہ تھا	ہم سبھی مہماں تھے یاں اک تو۔ ص ۲
۲۔ جوں شمع روتے روتے ہی گزری تمام عمر	....
توبھی تو درد داغ جگر میں نہ دھو سکا	جگر کو نہ دھو سکا ص ۔
۳۔انداز وہ ہی سمجھے مرے دل کی آہ کا	
زخمی جو کوئی ہوا ہو کسی کی نگاہ کا	زخمی جو ہو چکا ہو ص ۷
۴۔ بلندوپست سب ہموارہیں یھاں اپنی نظروں میں	ہموار ہیں اپنی نگاہوں میں ص ۹
برابر ساز میں ہوتا ہے جوں سرزیر اور بم کا	....
۵۔ تیرے سبب سے اور بھی مجھ پہ غضب ہوا	....
اے نالہ واہ خوب ہی تونے اثر کیا	اے نالہ واہ خوب یہ تونے اثر کیا ص ۸
۶۔ رخ ہمارا بھی اگر پایئے گا	....
توہی منہ اپنا بھی دکھلایئے گا	تو تو منہ اپنا .... ص ۱۲
۷۔ نزدیک ہے پر اپنے بلا بھیجے کب آوے	نزدیک ہے پر اپنے بلانے سے کب آوے ص ۱۳
مل جائے گا تو دور سے پہچان لے گا	....
۸۔ موج نسیم گو ہے زنجیر بوے گل کی	موج نسیم کو ہے زنجیر بوے گل کی ص ۱۷
دامن نہ چھو سکے پر از خود رمیدگاں کا	....
۹۔ دیکھ کر حال پریشاں عاشقان زار کا	.... عاشق ناشاد کا ص ۱۷
یھاں کے معشوقوں نے رسم زلف اب دی ہے اٹھا	....
۱۰۔ یہ چاہتی ہے تو تپش دل کہ بعد مرگ	چاہے ہے یہ مری تپش دل کہ۔ ص ۳۰
کنج مزار میں بھی نہ میں آرمیدہ ہوں	....
۱۱۔یوں تو نظر پڑے ہیں تن افگار اور بھی یوں	.... تن افگار سیکڑوں ص ۳۳

دل ریش کوئی آپ سا دیکھا نہ پر کہیں ....
۱۲۔مزاج نازک دل سے اگر مکدر ہو مزاج نازک اگر دل سے کچھ مکدر ہو ص ۳۵
یہ آئنہ ہم ابھی پاش پاش کرتے ہیں ....
۱۳۔تاقیامت نہیں مٹنے کا دل عالم سے تاقیامت نہیں ٹلنے کا دل عالم سے ص ۳۵
درد ہم اپنے عوض چھوڑے اثر جاتے ہیں ....
۱۴۔ پڑے جوں سایہ ہم تجھ بن ادھر اودھر بھٹکتے ہیں ....
جہاں چاہیں قدم رکھیں تو پہلے سر ٹپکتے ہیں جہاں جائیں قدم رکھیں ...... ص ۳۹
۱۵۔ میں تو سب باتیں نصیحت کی کہیں یوں توسب باتیں نصیحت کی کہیں ص ۴۰
پراثر ہوتا ہے دل کے تئیں کہیں ....
۱۶۔دو نگاہیں جو چار ہوتی ہیں ....
برچھیاں ہیں کہ پار ہوتی ہیں برچھیاں دل کے پار ہوتی ہیں ص ۴۰
۱۷۔اے ہم وطناں! اب کی یہ غربت زدہ ہرگز اے۔۔۔۔۔۔غیرت زدہ ہرگز ص ۶۰
پھرنے کا نہیں عمر کے مانند سفر سے ....
۱۸۔سر رشتہ الفت ہے بڑا شیخ و برہمن ....
یہ رشتہ ہے ہر سبحہ وزنار نہ ہووے یہ رشتہ بجز سبحہ وزنار نہ ہووے
۱۹۔حال مرانہ پوچھیے میں جو کہوں سو کیا کہوں حال کبھو تو پوچھیے میں جو کہوں سو کیا کہوں ص ۶۱
دل ہے سو ریش ریش ہے سینہ سو داغ داغ ہے ....
۲۰۔ تیری نگاہ مست نے جب سے یہ کی ہے مے کشی تیری نگاہ مست نے جب سے نہ کی ہے مے کشی ص ۶۲
خون سے اپنے مثل گل ہم نے بھرا ایاغ ہے ....
۲۱۔ پھنسیے کسی کی زلف میں کب یہ ہمیں فراغ ہے ....
لیجے بو شمیم ہی سو بھی کہاں دماغ ہے لیجیے بو شمیم .... دماغ ہے ص ۶۲
۲۲۔ ہیں شعر فہم جتنے زمانے میں لاعلاج ہیں شعر فہم .... لا کلام ص ۶۳
اے درد مانتے ہیں یہ سب آن کر مجھے ....
۲۳۔شمع کی مانند ہم اس بزم میں ....

چشم تر آئے تھے دامن تر چلے چشم نم آئے .... چلے ص ۶۶

۲۴۔ایسے سے کوئی اپنے تئیں کیوں کے بچاوے ....

دل زلفوں سے بچ جاے تو آنکھوں سے چھنالے دل .... چرالے ص ۶۷

۲۵۔ بساط اپنی میں ہم تھے آپ سواب تو نہیں ملتے ....

نہ تھا کچھ اور اپنے پاس جس کو کہیے کھو بیٹھے نہ تھا......پاس جو رکھتے تھے کھو بیٹھے ص ۶۸

۲۶۔ نہ پوچھو عشق کی شورش نے عالم میں کیا کیا کیا نہ پوچھو عشق کی سوزش......الخ ص ۶۸

عجب طوفاں اٹھائے یہ کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے ....

۲۷۔جو یھاں دو چاہنے والے قریب یک دگر بیٹھے جو یاں کچھ چاہنے .... الخ ص ۶۸

ہم اپنا دل بغل میں داب لے کر آہ کر بیٹھے ....

۲۸۔ اس کے گھر میں کیت ہی پہنچے جا اس کے گھر میں کدھر سے پہنچے جا ص ۷۰

دل بتا دے کوئی گلی ایسی ....

۲۹۔تیری گلی میں، میں نہ پھروں اور صبا چلے تیری گلی میں میں نہ چلوں اور صبا چلے

یوں ہی خدا جو چاہے تو بندے کی کیا چلے ....

۳۰۔ دشوار ہوتی ظالم تجھ کو بھی نیند آنی دشوار ہوئی ظالم .... الخ ص ۷۰

لیکن سنی نہ تونے تک بھی مری کہانی ....

۳۱۔ اس تیغ آبدار کا گریہ ہی وار ہے ....

پیارے تو زخمیوں کا ترے بیڑا پار ہے پیارے........ ترے وار پار ہے ص ۸۰

۳۲۔ نالہ ہے سوبے اثر اور آہ بے تاثیر ہے ....

سنگدل کیا تجھ کو کہیے اپنی ہی تقصیر ہے سنگدل .... تقدیر ہے ص ۸۰

۳۳۔دیکھا ہے میں زندگی کا جب سے سپنا دیکھا ہے میں نے زندگی کا جب سے سپنا

جلنا ہی سدا ہے مجھ کو نت ہے کھپنا ....

۳۴۔ملا کو بھی اس میں نہیں چارے انکار ملا کو بھی کچھ اس میں نہیں ہے انکار ص ۸۳

بندہ بندہ خدا خدا کہتا ہوں ....

۳۵۔ جوں کوچہ مسواک، اسے میں دیکھا جو کوچہ مسواک اسی میں دیکھا ص ۸۳

کوچہ ہے یہ سر بستہ نہیں اس میں راہ ....

۳۶۔بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ بینائی .... سب کو ص ۸۳
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے ....
۳۷۔ع کہے سمجھے ہے زاہد ریائی کب سمجھے ہے زاہد ریائی ص ۸۷
۳۸۔ ظاہر ہے تجھی سے تو یہ عالم ....
تو مجھ کو بتا کہاں چھپا ہے تو مجھ کو بتا ...... کہیں چھپا ہے ص ۹۰
۳۹۔کرتا ہے جو صلح غیر سے تو کرتا ہے تو صلح غیر سے تو ص ۹۱
ہم سے ہے مگر ارادۂ جنگ ....

اصناف:۔ غزلیات، رباعیات کے عنوان سے رباعی نما قطعات، فردیات (متفرق اشعار) رباعیات متفرق کے عنوان سے رباعیاں، رباعیات مستزاد کے تحت تین رباعیات مستزاد، مخمسات (۴) اور آخر میں سات بندوں کا ایک ترکیب بند۔ اصناف کی ترتیب نسخہ انصاری کے مطابق ہے۔

املا:۔املا میں عام طور پر جدید انداز تحریر کی پیروی کی گئی ہے۔ مثلاً

(الف) اعراب بالحروف کا پرانا قاعدہ اختیار نہیں کیا گیا ہے سوائے چند مقامات کے۔ مثلاً: پہونچا، پہونچے یا بوڑھیا بجائے بڑھیا ص ۱۳۔

(ب) کہاں دھاں کو یاں واں لکھا گیا ہے۔

(ج) یائے معروف اور یائے مجہول کے درمیان امتیاز ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(د) ڈھونڈھ اور ہونٹھ کا قدیم املا برقرار رکھا گیا ہے۔ برخلاف اس کے کد، پہرنا تروار، سامہنے اور نپٹھ کو جدید املا میں کب، پہننا، تلوار، سامنے اور نپٹ میں بدل دیا گیا ہے۔

(۲) نسخہ آسی = آ

دیوان درد کا یہ نسخہ ۱۹۲۹ء میں مطبع نول کشور، لکھنؤ سے چھپ کر شائع ہوا ہے۔ اصلاً یہ ایڈیشن مطبع نول کشور (کان پور) سے چھپے ہوئے دیوان ہی کی ترتیب جدید معلوم ہوتا ہے۔ جسے مولوی عبد الباری آسی نے ایک قلمی اور دو مطبوعہ نسخوں سے مقابلہ کرکے مطبع

مذکور کے لیے تیار کیا تھا ان مطبوعہ نسخوں میں ایک نسخہ شاہی پریس سلطان المطابع، لکھنؤ کا چھپا ہوا ہے اور دوسرا نظامی پریس بدایوں کا۔ نسخہ شاہی پریس سے مراد غالباً وہی نسخہ ہے جو "حسب الحکم ـــــ مطبع سلطان المطابع" مطبع محمدی، لکھنؤ میں چھپ کر ۱۲۷۱ھ میں شائع ہوا تھا۔ اور اب تک کی معلومات کے مطابق دیوان درد کا تیسرا مطبوعہ ایڈیشن ہے۔ آسی مرحوم نے اپنے مقدمے میں نسخوں کی تفصیلات درج نہیں کی ہیں مقدمے کے مندرجات سے صرف اتنا پتا چلتا ہے کہ شاہی پریس کا نسخہ اور ایک قلمی نسخہ "یہ دو مستند نسخے" مرتب کے پیش نظر رہے ہیں اور عموماً انھی کی مدد سے متن کی تصحیح کی گئی ہے لیکن "بعض جگہ نظامی پریس کے نسخے کے اختلافات کو ترجیح دے کر (متن) اس کے مطابق بنا دیا گیا ہے"۔ مقدمے کے آخر میں ۱۱ر فروری ۱۹۲۸ء کا اندراج یہ ظاہر کرتا ہے کہ دیوان کی ترتیب کا عمل اس کے سنہ اشاعت ۱۹۲۹ء سے تقریباً ایک سال قبل پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔

اس نسخے کے حاشیوں پر "ن" علامت کے تحت چند متنی اختلافات درج ہیں۔ "ن" "مستقلاً" "نسخہ" کا مخفف ہے۔ اس علامت کی قطعی صراحت کی عدم موجودگی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ "ن" سے مراد نول کشور کے مطبع کان پور میں چھپا ہوا دیوان درد کا کوئی قدیم نسخہ ہے۔ نسخہ شاہی، نسخہ نظامی اور قلمی نسخے کا اختلاف پوری کتاب میں کہیں بھی درج نہیں ہوا ہے اور اس امر کی صراحت بھی نہیں ملتی کہ کن کن مقامات پر نظامی یا دوسرے نسخوں کے متن کو ترجیح دی گئی ہے۔

یہ نسخہ معتبر تو نہیں کیونکہ اس میں دانستہ اور نادانستہ تحریفات کی مثالیں موجود ہیں تاہم اپنے ماقبل نسخہ نظامی اور بعد کے نسخوں سے بہتر ہے۔ ان نسخوں میں نسخہ جامعہ مرتبہ رشید حسن خاں کے علاوہ دیوان درد مرتبہ ظہیر احمد صدیقی بھی شامل ہے۔

املا میں کسی خاص اصول کی پابندی نہیں کی گئی ہے۔ کاتب کا میلان جدید املا کی طرف ہے تاہم قدیم انداز تحریر کی بے اعتدالیاں بھی موجود ہیں مثلاً دو لفظوں کو ملا کر لکھنا اور نون غنہ پر باقاعدگی کے ساتھ نقطوں کا التزام وغیرہ۔ ہاں قدیم انداز تحریر کے برخلاف یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز کر کے تذکیر و تانیث کے اشتباہات کسی قدر ختم کر دیے گئے ہیں۔

(۳) نسخہ محبوب المطابع = مرکز

دیوان دردؔ کا یہ ایڈیشن محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپ کر اردو مرکز ۱۱۷ احویلی حسام الدین حیدر خان دہلی سے اکتوبر ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں نہ مقدمہ ہے نہ عرض مرتب اور نہ ہی صاحب مطبع یا ناشر کی طرف سے ترتیب وتصحیح متن کے متعلق کسی قسم کا دعوا شامل کتاب کیا گیا ہے۔ اصلاً یہ چھوٹی کتابی سائز میں خالص تجارتی نوعیت کا ایک معمولی ایڈیشن ہے۔ متن نسخہ آسی کے مطابق ہے۔ چوں کہ کتابت جداگانہ ہوئی ہے لہٰذا سہو کاتب کے نتیجے میں بعض مزید غلطیاں اس میں راہ پاگئی ہیں اور متن نسخہ منقول عنہ سے چند مقامات پر مختلف ہو گیا ہے۔ کہیں کہیں دانستہ ترمیمات اور اصلاحات کی مثالیں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں مثلاً:۔

(۱) ع کنج جہاں میں کھول کے دل میں نہ رو سکا (آسی)

(۲) ع بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا

پہلے مصرعے میں 'دل' کی جگہ "جی" اور دوسرے میں 'جی' کی جگہ "دل" بنا دیا گیا ہے۔

دردؔ کا ایک شعر ہے ؎

دل سوا کس کو ہو اس زلف گرہ گیر میں راہ
ہے دوانوں کے تئیں خانۂ زنجیر میں راہ ۔

نسخہ آسی اور دوسرے مطبوعہ نسخوں میں مصرع ثانی اس طرح ہے، ہے دوانوں کی طرح خانہ۔ الخ۔ اور پیش نظر ایڈیشن میں اس کی صورت یوں کر دی گئی ہے ع ہم دوانوں کی طرح خانہ۔الخ۔

دردؔ کا ایک مصرع اصلاً یوں ہے "کوئی بھی داغ تھا سینے میں کہ ناسور نہ تھا" نسخۂ آسی میں سینہ میں کی جگہ "سینہ پہ" نقل ہوا ہے۔ زیر نظر ایڈیشن میں اصلاح کر کے "پہ" کی جگہ "میں" بنا دیا گیا ہے۔

مصرع "تسکین تبھی ہووے گی جس آن ملے گا" نسخۂ آسی اور دوسرے معتبر نسخوں میں اسی صورت میں ملتا ہے لیکن پیش نظر ایڈیشن کے کاتب نے "تبھی" کو "جبھی" اور

"جس" کو "جب" بنا دیا ہے۔ علاوہ ان ترمیمات کے کتابت کی چند اور غلطیاں بھی اس نسخے میں موجود ہیں مثلاً:

۱۔ گرم جوشی سے ے (ص ۱۰) ۲۔ کھل گیا جو کچھ کہ تھا اے (ص ۱۱)

۳۔ باطن کی صفائی کی جستجو کر (ص ۸۹) ۴۔ تو عشق کے رنگ کی سیر کر تک (ص ۹۳)

ان مصرعوں میں خط کشیدہ حروف زائد سہو کتابت کا نتیجہ ہیں۔

کتاب کی ایسی ہی چند اور غلطیوں کے علاوہ نسخہ آسی کی تمام فروگذاشتوں اور تبدیلیوں کو پیش نظر ایڈیشن میں بعینہٖ نقل کر دیا گیا ہے مثلاً:۔

۱۔ اشک نے میرے ملائے کتنے ہی دریا کے پاٹ .... گھیر تھا

۲۔ میں نے پوچھا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا

۳۔ واعظ کسے ڈرائے ہے یوم الحساب سے .... دھو گیا

۴۔ پھولے گی اس زباں میں بھی گلزار معرفت .... بو گیا

۵۔ پھر کرنے لگا یہ دل تو بے چین .... بہل گیا تھا

درج بالا اشعار میں خط کشیدہ مقامات پر نسخہ آسی کی پیروی کی گئی ہے اور انھیں "ہلائے" "میں جو پہنچا" "ڈرائے یوم" "پھولیں گے اس زبان میں گلزار" اور "ہونے لگا" بنا دیا گیا ہے۔

(۴) دیوان دردؔ، مرتبہ خلیل الرحمٰن داؤدی=د

دیوان دردؔ کا یہ نسخہ "اردو کا کلاسیکی ادب" کے اشاعتی پروگرام کے تحت ریڈنگ پرنٹنگ پریس (لاہور) میں چھپ کر "مجلس ترقی ادب" لاہور سے پہلی بار فروری ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا تھا۔ یہی ایڈیشن راقم الحروف کے سامنے ہے۔ مرتب جناب خلیل الرحمٰن داؤدی نے اس کے شروع میں بڑی محنت اور جگر کاوی سے ایک سو کیاسی صفحوں کا ایک بسیط مقدمہ سپرد قلم کیا ہے لیکن پورے مقدمے میں متن کی تلاش و تحقیق نیز تدوین متن کے طریقہ کار کی وضاحت کہیں نہیں کی گئی ہے۔ آخر میں نہایت اختصار کے ساتھ صرف دو صفحوں میں دو

قلمی اور نو مطبوعہ نسخوں کا تعارف کرا دیا گیا ہے۔ سب سے اہم نسخے کا ذکر صرف چار لفظوں میں کیا گیا ہے۔ مرتب کے الفاظ یہ ہیں: "کتابت حین حیات مصنف"۔

مصنف کی زندگی میں لکھا ہوا نسخہ، تحقیق و تدوین متن کے لیے کتنا اہم ہوتا ہے اور تصحیح متن کے عمل میں کس قدر معاونت کرتا ہے، یہ بات اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر راقم الحروف نے پاکستان کے سفر کے دوران داؤدی صاحب قبلہ سے بہ طور خاص ملاقات کی اور نسخے کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا۔ موصوف بڑی خندہ پیشانی سے ملے لیکن مخطوطے کے بارے میں قطعیت کے ساتھ کچھ بتا سکنے میں معذوری ظاہر کی۔ غالباً اُس وقت مخطوطہ ان کی تحویل میں نہیں تھا، کسی ادارے یا کتب خانے کی ملکیت میں دیا جا چکا تھا۔ چنان چہ یہ ناچیز کتاب "محررہ حین حیات مصنف" کی زیارت سے محروم رہا۔

ایک سو اکیاسی صفحات کے طویل و بسیط مقدمے کے ساتھ شائع شدہ دیوان کو تدوین متن کے سائنٹفک اصولوں کے مطابق، خاصے اہتمام اور صحت متن کی پابندی کے ساتھ مدون ہونا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا ہے۔ مرتب نے جتنی کھکھیڑ مصنف کے حالات یکجا کرنے میں اٹھائی ہے اور جس قدر وقت عزیز مقدمہ نگاری کی نذر کیا ہے، اگر اس کا عشر عشیر بھی دیوان کی تیاری پر صرف کیا ہوتا نیز دستیاب قلمی و مطبوعہ نسخوں کی مدد سے متن درست کر لیا ہوتا تو یقیناً ان کا یہ کارنامہ اہل علم کی نظروں میں مستحسن قرار پاتا۔ لیکن انھوں نے سہل انگاری اور آسان پسندی کے پیش نظر نسخہ نظامی اور نسخہ آسی سے پورا متن بظاہر کسی غور و فکر کے بغیر، اخذ کر لیا ہے، چنان چہ وہ ساری غلطیاں اس دیوان میں بھی در آئی ہیں جو اس کے اساسی نسخوں میں موجود ہیں اور جن کی نشان دہی ان کے تعارف کے ذیل میں کی جا چکی ہے۔ یہاں پیش نظر دیوان سے مثالیں بہ طور ثبوت درج کی جاتی ہیں۔

متن نسخہ ہائے قدیم	متن نسخہ داودی

۱۔ ع ہاتھوں کو روشن کرتا ہے نور تیرا ع دونوں جہاں کو روشن ......الخ ص ا

۲۔ ع جی میں سما رہا ہے از بس غرور تیرا ع جی میں بھرا ہوا ہے.....الخ ص

۳۔ ع تو بھی تو دردؔ! داغ جگر میں نہ دھو سکا ع تو....................... جگر کو نہ دھو سکا

۴۔ ع اے نالہ واہ خوب ہی تونے اثر کیا اے نالہ واہ خوب یہ تونے۔الخ ص ۱۳

۵۔ ع ہوتا نہ یہ چشمہ جو مرے دیدۂ ترکا ع ہوتا نہ اگر چشمہ مرے۔ الخ ص ۱۴

٦۔ ع کہسار میں ہر سنگ یہ کہتا ہے پکارے کہسار پہ ہر..........الخ ص ۱۴

۷۔ ع بلند وپست سب ہموار ہیں یہاں اپنی نظروں میں ع ......ہیں اپنی نگاہوں میں ص ۱۵

۸۔ ع گلستان جہاں کا دید کچھ چشم عبرت سے ع ....کی دید ص ۱۵

۹۔ ع کیوں کے گزرے گی بھلا دیکھو تو ع ....دیکھوں ہوں ص ۱۹

۱۰۔ ع سحر سوتے سے اٹھ وہ جو گھر سے باہر آنکلا ع سحر سوتے ہی اٹھ......الخ ص ۲۲

۱۱۔ ع مرے دل کو جو تو ہر دم بھلا اتنا ٹٹولے تھا ع ....ٹٹولے ہے ص ۲۳

۱۲۔ ع مری تعریف کی تھی اس سے بعضوں نے ع..........سو وہ سن کر ص ۲۳

سواب مل کر

۱۳۔ ع پیار خلق کرتی ہے حق کے کمال کا ع..........اپنے کمال کا ص ۳۰

۱۴۔ ع اس سلسلے میں کی ہے دل نے کنھو سے بیعت ع..........کسو سے بیعت ص ۳۳

۱۵۔ ع جوں نغمہ نکل آنے کا آہنگ ہوا پر ع......آئے گا آہنگ۔ الخ ص ۳۵

۱٦۔ ع بندھ رہا ہے مرے دل میں تو وہی تار ہنوز ع۔ مری نظروں میں وہی۔ الخ ص ۳۷

۱۷۔ ع موجود بوجھتا نہیں کوئی کسو کے تئیں ع موجود پوچھتا..........الخ ص ۳۸

۱۸۔ ع لایا نہ تھا تو آج تئیں ہاتھ سوے تیغ ع..........آج تلک ہاتھ۔ الخ ص ۳۹

۱۹۔ ع بے قرب سے کشی ہوئی عالم میں بھاں تئیں ع بے قدر..........الخ ص ۴۰

۲۰۔ ع از بس ہیں محولا تعین از بس کہ ہیں محو لاتعین ص ۴۳

ہر جا بے اختیار ہیں ہم ....بے اختیار..........ص ۴۳

۲۱۔ ع یہ چاہتی ہے تو تپش دل کہ بعد مرگ ع چاہے ہے یہ مری تپش دل۔ الخ ص ۴۸

۲۲۔ ع دامن نچوڑیے تو فرشتے وضو کریں دامن نچوڑ دیں..........الخ ص ۵۲

۲۳۔ ع مردم دیدہ مرے اشک میں جوں رہتے ہیں ع مردم......میں یوں رہتے ہیں ص ٦۱

۲۴۔ ع زندگی جس سے عبارت ہے سو وہ زیست نہیں زندگی..........زیست کہاں ص ٦٦

۲۵۔ع کیا فرق داغ و گل میں اگر گل میں بو نہ ہو ۔ گل میں کہ جس گل میں الخ ص ۷۰
۲۶۔ع عیاں جب ہر جگہ دیکھوں اسی کے نازِ پنہاں کو ع.......... راز پنہاں کو ص ۷۳
۲۷۔ع شمع بھی جل کے بجھی، صبح نمودار ہوئی شمع تو جل بجھی اور صبح نمودار ہوئی ص ۷۹
۲۸۔ ع پوچھوں اب دردؔ، میں کس سے خبر پروانہ پوچھوں اے دردؔ.......... الخ ص ۷۹

املا:۔ املا میں بھی عام طور پر نسخہ نظامی اور نسخہ آسی کی پیروی کی گئی ہے۔

(۵) دیوان دردؔ مرتبہ رشید حسن خاں=ر

نسخہ نظامی (مطبوعہ ۱۹۲۳ء) اور نسخہ آسی (مطبوعہ ۱۹۲۹ء) کی اشاعتوں کے بعد عرصۂ دراز تک کلام دردؔ کا کوئی قابل ذکر ایڈیشن منظر عام پر نہیں آیا، یہی نسخے مختلف صورتوں میں بار بار چھپتے رہے اور طلبا واساتذہ کی ضروریات کی تکمیل کرتے رہے ۱۹۷۱ء میں خاصے تعطل کے بعد دہلی کے دو بڑے ادبی مراکز مکتبہ شاہراہ اور مکتبہ جامعہ سے دیوان دردؔ کے دو ایڈیشن دواہم شخصیتوں کے مقدموں کے ساتھ چھپ کر بازار میں آئے۔ پہلا ایڈیشن پروفیسر ظہیر احمد صدیقی نے مرتب کیا تھا، تدوین کے نقطہ نظر سے اسے کسی قدر اہتمام سے مرتب کیا ہوا ایک عام ایڈیشن کہا جا سکتا ہے۔[۱] دوسرے ایڈیشن کی ترتیب کے فرائض دور حاضر کے نامور محقق اور مدون متن جناب رشید حسن خاں نے انجام دیے تھے اور اسے اس دعوے کے ساتھ شائع کیا گیا تھا کہ اس میں "مقدور بھر صحت متن کا اہتمام ملحوظ رکھا گیا ہے۔"[۲]

رشید حسن خاں ایک ژرف بین محقق اور تدوین متن کے رمز شناس ہیں۔ ان کے نام اور منقولہ بالا دعوے کے ساتھ شائع شدہ دیوان کو تمام طرح کے متنی اسقام و اغلاط سے پاک ہونا چاہیے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اسباب کچھ بھی ہوں لیکن واقعہ یہ ہے کہ نسخہ صہبائی (مطبوعہ ۱۸۴۷ء) سے لے کر اب تک دیوان دردؔ کے جتنے ایڈیشن چھپ کر سامنے آئے ہیں ان میں (باستثنائے نسخہ ظہیر احمد صدیقی) کیفیت متن کے لحاظ سے یہی سب سے کم

---

۱ دیوان دردؔ مرتبہ ظہیر احمد صدیقی۔ مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ اور مکتبہ جامعہ دہلی سے بالترتیب ۱۹۶۱ اور ۱۹۶۳ میں شائع ہوا تھا۔

۲ مقدمہ دیوان دردؔ مرتبہ رشید حسن خاں ۱۹۸۹ ص ۱۲

حیثیت اور نا قابلِ اعتبار ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ اتنے اہم شاعر کے کلام کا یہی ایڈیشن عام طور پر بازار میں ملتا ہے۔ اور اسی کو طلبا و اساتذہ درسی کتاب کی حیثیت سے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ کتاب مختلف الاقسام غلطیوں سے پُر ہے۔ دعوے کے اثبات میں مثالیں پیش کی جا رہی ہیں۔

ا۔ اصل الفاظ کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر: مصرعوں میں الفاظ کی اصل ترتیب میں تبدیلی کی متعدد مثالیں اس ایڈیشن میں دیکھنے کو ملتی ہیں مثلاً:۔

اصل متن	تبدیل شدہ متن
(۱) کام یہاں جس نے جو کہ ٹھہرایا	کام یاں جو کہ جس نے ٹھہرایا ص ۱۷
(۲) اپنا بھی تو جی نکل گیا تھا	اپنا تو یہ جی.........الخ ص ۲۶
(۳) بے پردہ ہووے جس سے وہ پردہ ہے ساز کا	بے پردہ جس سے ہووے۔ الخ ص ۳۰
(۴) ہمارے پاس ہے کیا جو کریں فدا تجھ پر	ہمارے......جو فدا کریں تجھ پر ص ۴۸
(۵) میں ہوں گلچین گلستان خلیل	ہوں میں گلچین.........الخ ص ۵۷
(۶) صبا جاتا ہوں گریاں میں چمن سے	صبا......میں گریاں چمن سے ص ۶۳
(۷) نت زبان شمع کو ہے چشم سے ہی گفتگو	نت......چشم ہی سے گفتگو ص ۶۹
(۸) ان دنوں کچھ عجب ہے میرا حال	ان دنوں.........حال مرا ص ۸۷
(۹) ہے درد پر بھی کچھ تو میری ہی سی مصیبت	ہے۔ میری سی ہی مصیبت ص ۹۳
(۱۰) آتا ہے یاد جب کہ وہ کنج دہاں مجھے	آتا ہے جب کہ یاد وہ ......الخ ص ۹۳
(۱۱) تمنا ہے تیری اگر ہے تمام	تمنا تری ہے.........الخ ص ۹۳
۱۲) کیوں تیغ تری دشمنی کرتی ہے مرے ساتھ	کیوں دشمنی کرتی ہے تری تیغ مرے ساتھ ص ۹۴
(۱۳) گرچہ بے زار تو ہے پر کچھ اسے پیار بھی ہے	گرچہ۔ پر اسے کچھ پیار بھی ہے ۱۱۳
(۱۴) جوں آئنہ حیران ہوں میں سرتاپا	حیران ہوں جوں آئنہ میں سرتاپا

۲۔ الفاظ کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر کے علاوہ قریب المعنی الفاظ و مترادفات کیصورت میں اصل متن سے اختلاف کی مثالیں بھی اس کتاب میں کثرت سے موجود ہیں مثلاً:۔

اصل متن	تبدیل شدہ متن
(۱) درد کچھ عشق کا مزہ پایا	درد کچھ عشق میں مزہ پایا ۱۷
(۲) کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا	کوئی ہوگا جو رہ گیا ہوگا ص ۱۹
(۳) کس کی نظر ہوئی کہ یہ بیمار ہو گیا	کس کی نظر لگی کہ......الخ ص ۲۱
(۴) کوئی دم کو ہم بھی ہوتے ہیں ہوا	کوئی دم میں ہم ......الخ ص ۲۳
(۵) جاگا..........جو موند آنکھ سو گیا	.. ..منہ ڈھانک سو گیا ۲۴
(۶) طوفان نوح نے توڑ بائی زمیں فقط	طوفان نوح......ڈبوئی۔ الخ ص ۲۵
(۷) گھمنڈ اس کے جو تھا جی میں سواب شاید گیا نکلا	گھمنڈ ......میں تو اب۔الخ ص ۲۹
(۸) کہ جس کے سامھنے آ کوئی جاں بر ہو نہیں سکتا	کہ۔سامنے کوئی بھی جاں ۔۔الخ ص ۳۰
(۹) میں ایک ساہی شعلہ صفت	ع..........شعلہ نمط ص ۳۲
(۱۰) زلفوں میں کسو کی	زلفوں کا کسو کی ص ۳۳
(۱۱) اب تو کھو چکا	اپنے کھو چکا ص ۳۴
(۱۲) مانند شمع میر اکب۔الخ	مانند شمع اپنا کب۔الخ ص ۳۸
(۱۳) بے قرب مے کشی۔الخ	بے قدر مے کشی۔ الخ ص ۴۳
(۱۴) شیخ کے رکی	....شیخ کا ۴۳
(۱۵) جہاں کے باغ سے	جہاں کے باغ میں ص ۴۷
(۱۶) تری جنس کا	ترے حسن کا ۵۳
(۱۷) تن افگار	دل افگار ۵۳
(۱۸) یوں ٹوٹ بہی ہیں	یہ ٹوٹ بہی ہیں ۶۰
(۱۹) چھاتی کے تئیں	چھاتی کی طرح ۶۰
(۲۰) پاس ہیں لیکن ملاقاتیں کہاں	پاس ہیں پر وہ ملاقاتیں کہاں ۶۰
(۲۱) آنکھوں سے کہو اس چشم حیراں کو	آنکھوں سے میں اپنی چشم حیراں کو ۷۰
(۲۲) دم خفا	دل خفا ۷۳
(۲۳) آگ میں سوز جگر پروانہ	آگ میں سوزاں جگر پروانہ ۷۵
(۲۴) تھا ہمیں	تھا مجھے ۸۰

(۲۵) قصے چکا دیے	قصے چکا دیے ۸۱
(۲۶) کہ وہ ہیں جگا دیے	کہ تونے جگا دیے ۸۲
(۲۷) بٹھا دیے	بہا دیے ص ۸۱
(۲۸) ردیف میں	ردیف کی ص ۸۴
(۲۹) پھولوں کی یہ باس	پھولوں کی بو باس ص ۸۶
(۳۰) شیشہ سے ہر آبلا ہے مجھے	شیشہ سے بھرا ملا ہے مجھے ۹۱
(۳۱) آ کے از خود رفتگاں	آ کے اب خود رفتگاں ص ۹۴
(۳۲) یہاں کا بس	یاں کا سب ص ۱۰۳
(۳۳) تم رہو اب ہم تو اپنے گھر چلے	تم رہو خوش ہم تو اپنے گھر چلے ۱۰۳
(۳۴) اب میرے سنبھالے	وہ میرے سنبھالے ۱۰۵
(۳۵) چاہے سو تو اور بھی	چاہے تو تو اور بھی ص ۱۰۵
(۳۶) بے طرح یہ اب	بے طرح سے اب ۱۰۵
(۳۷) کر دیے تب سامھنے بھالے	کر دیے نت سامنے بھالے ص ۱۰۵
(۳۸) مرپٹ کے	مر مٹ کے ۱۰۵
(۳۹) تب پانو دبوایا کیے	جو پانو دبوایا کیے ۱۰۶
(۴۰) گلی میں میں پھروں	گلی میں میں چلوں ۱۱۱
(۴۱) نہ پھرا ایدھر کو	نہ پھرا اودھر سے ۱۱۲
(۴۲) جی نکل جائیو کہ قابو ہے	ع مرگ! آ پہنچیو کہ قابو ہے ۱۱۵
(۴۳) آباد رہیو خانہ دنیا کہ اے سپہر	آباد رکھیو خانۂ دنیا کو اے سپہر ۱۱۷
(۴۴) کیوں کر کے زندگانی کی	کیونکہ یہ زندگانی کی ۱۱۸
(۴۵) کہنے لگا	کہنے لگے ۱۲۲
(۴۶) ع کچھ تو نیں (نے) بتا کہ دل لگا کر دیکھا	ع کچھ تو ہی بتا کہ دل لگا کر دیکھا ۱۲۹
(۴۷) پھر تحفگی یہ کہ اب تلک جیتے ہیں	یہ تحفگی.........الخ ۱۳۰
(۴۸) ہے میرے تئیں سراغ دل کا	ہو میرے۔ الخ ۱۳۵

اس نوع کی تحریفات کی تعداد سو سے متجاوز ہے لیکن مزید طوالت سے احتراز کرتے

ہوئے صرف انھی مثالوں پر اکتفا کی جاتی ہے۔

۳۔ غلط قرأت:۔ دیوانِ درد کے اس ایڈیشن میں بعض قرأت کی غلطیاں بھی ملتی ہیں مثلاً:۔

صحیح قرأت	غلط قرأت
(۱) یھاں بھی شہود تیرا وھاں بھی حضور تیرا	یاں ہے.....واں ہے۔ الخ ص ۱
(۲) اس سلسلے میں کی ہے دل نے کھو (ں)	ع دل نے کبھو(کسو) سے بیعت ص ۳۷
(۳) جی میں تڑپھے ہے پڑی حسرت دیدار ہنوز	جی میں تڑپھے ہے تری حسرت۔ الخ ص ۴۰
(۴) ترے جنس کا یھاں خریدار میں ہوں	ترے حسن کا یاں.....الخ ص ۵۳
(۵) جھمکتے ہیں ستاروں کی طرح سوراخ سینے کے	.........سوراخ ہستی کے ص ۷۰
(۶) روتے ہیں چشم! اب تئیں، یہ تیرے داد خواہ	روتی ہیں چشم اب تئیں یہ تیری داد خواہ
کتنے ہی تیغ ابرونے قضیے چکا دے	کتنے ہی تیغ ابرو نے قصے چکا دے ص ۸۱
(۷) کہتے ہیں کہ یک دست تری تیغ چلے ہے	.........چلی ہے ص ۸۲
تب جانیے جب یک دو قدم چل ادھر آوے	
(۸) شیشہ سے بر آبلا ہے مجھے	شیشہ سے بھرا ملا ہے مجھے ص ۹۱
(۹) جوں جوں وہ کٹے ہے تو یہی آئے ہے جی میں	.........یہی آتی ہے جی میں ص ۹۱
(۱۰) آتے ہی نظر پھر وہیں غائب ہو نظر سے	آتے ہیں نظر پھر وہیں غائب ہیں نظر سے ص ۹۴
(۱۱) دل زلفوں سے بچ جائے تو آنکھوں سے چھنالے	دل ....چھپالے ص ۱۰۵

۴۔ اغلاط کتابت:۔ پیش نظر ایڈیشن میں املا وکتابت کی ایسی غلطیاں باقی رہ گئی ہیں جو نظر ثانی کے وقت بہ آسانی درست کی جاسکتی تھیں لیکن ایسا نہیں ہو سکا ہے مثلاً:۔

(۱) پاک گہر کو پاگ گہر، جھجک رجھجک کو جھجک، ادھیڑتا کو اڈھیڑتا، گزر کو گذر اور کریے نہ قتل کو کرلے نہ قتل لکھا گیا ہے۔

(۲) الف۔ بعض مرکبات جنھیں رائج طریقۂ تحریر میں الگ الگ لکھا جاتا ہے انھیں ملا کر بھی لکھا گیا ہے مثلاً:۔ کیونکر بجائے کیوں کر، کیونکے بجائے کیوں کے وغیرہ۔

(ب) بعض مرکب الفاظ جن کا بہ اعتبار معنی مفرد ہونا طے ہو چکا ہے انھیں الگ الگ

کر دیا گیا ہے۔ مثلاً:۔ ہموار، ہمسایہ، بانکپن اور عنقریب وغیرہ کو ہم وار، ہم سایہ، بانک پن اور عن قریب لکھا گیا ہے اور سمکھ کے لیے دو املا اختیار کیے گئے ہیں ایک سن مکھ اور دوسرا سمکھ۔

۵۔قدیم تلفظات میں تبدیلی:۔

(۱) تڑپھ: تڑپ کا قدیم املا اور تلفظ تڑپھ ہے یہ اسی طرح لکھا اور پڑھا جاتا تھا لیکن پیشِ نظر ایڈیشن میں یہ لفظ دونوں صورتوں میں ملتا ہے مثلاً تڑپتی (ص ۵۳) اور تڑپھتا (ص ۱۱۵)

(۲) سامھنے: سامنے کی قدیم مکتوبی اور ملفوظی صورت سامہنے رسامھنے تھی۔ پیشِ نظر ایڈیشن میں اسے جدید املا میں سامنے لکھا گیا ہے۔

(۳) نپٹھ رہونٹھ رڈھونڈھ :۔ قدیم اندازِ تحریر میں یہ تینوں ہندی الاصل الفاظ اسی صورت میں لکھے اور پڑھے جاتے تھے۔ پیشِ نظر ایڈیشن میں ہونٹھ اور ڈھونڈھ کا قدیم املا اور تلفظ برقرار رکھا گیا ہے لیکن نپٹھ کو جدید املا کے مطابق ”نپٹ“ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دردؔ کے اس مصرعے ’ع‘ اس کے گھر میں کپت ہی پہنچے جا“ میں ”کپت“ کو ”نپٹ“ بنا دیا گیا ہے۔ دیوانِ دردؔ کے بعض کاتبوں نے اسے ”کپٹ“ لکھا ہے لیکن قدیم قلمی نسخوں میں ’کپت‘ ہی ملتا ہے اور لغت میں کپت رکپتھ کے معنی تیڑھا میڑھا اور غلط راستہ ہیں۔

(۴) یھاں روھاں:۔ قدیم اندازِ تحریر میں ان لفظوں کو عام طور پر یہاں، وہاں لکھا جاتا تھا اور یھاں، وھاں بروزنِ تاں پڑھا جاتا تھا۔یاں، واں دراصل انھی لفظوں کی محرف شکلیں ہیں۔ پیشِ نظر دیوان میں دو مقامات کے علاوہ ہر جگہ، ان کی یہی تحریف شدہ شکلیں ملتی ہیں۔ مذکورہ دو استثنائی صورتوں میں ایک جگہ وہاں ص ۱۹ اور دوسری جگہ یہاں ص ۱۲۶ لکھا ہوا ملتا ہے۔ اول الذکر قلمی نسخوں میں اس طرح منقول ہے ’وہاں یہ پہنچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا“ یہاں ”یہ“ کو حذف کر دیا گیا ہے اور ”وہاں“ کو بروزن ”سبب ثقیل“ پڑھ کر مصرع موزوں کر لیا گیا ہے۔ دوسرے مقام پر ”یھاں“ بروزن ”تاں“ لکھنے کی صورت میں بھی مصرع موزوں رہتا ہے۔

ہستی نے کیا ہے گرم بازار
لیکن عیاں ہے نگاہ درکار

(۵) آپھی ر آپ ہی:۔ خواجہ میر درد نے دو لفظوں (آپ+ہی) کے اس مرکب کو بہ کثرت استعمال کیا ہے۔ موزونی شعر کے خیال سے اسے دو طرح سے برتا گیا ہے۔ کہیں "آپ ہی" اور کہیں "آپھی"۔ دیوان درد کے ایک قدیم مخطوطے کے کاتب نے اس امر کا باقاعدہ اہتمام کیا ہے کہ جہاں "آپھی" لکھنا مقصود ہے وہاں "آھی" لکھا ہے اور جہاں الگ الگ لکھنے سے شعر موزوں ہوتا ہے وہاں "آپ ہی"۔ یوں بھی آپ ہی کا مخفف "آپھی" ہوگا نہ کی "آپی" جیسے ان ہی، تم ہی، تجھ ہی اور اور کن ہی کو انھی، تمھی، تجھی، اور کنھی لکھتے ہیں نہ کہ انی، تمی، تجی اور کنی۔ لیکن پیش نظر ایڈیشن میں اسے تواتر کے ساتھ "آپی" لکھا گیا ہے۔

(۶) چند اور الفاظ:۔

کد، تروار، پھرے:۔ یہ تینوں الفاظ اگرچہ عہد درد ہی میں متروکات میں شمار ہونے لگے تھے اور ان کے دو معاصرین سودا اور میر نے تو غالباً لکھنؤ آنے کے بعد انھیں ترک ہی کر دیا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ درد کی زبان پر یہ بہ دستور اسی طرح چڑھے رہے اور غالباً اسی تلفظ کو وہ فصیح بھی سمجھتے تھے۔ انشاء اللہ خاں نے "دریائے لطافت" میں لکھا ہے کہ۔

"خواجہ محمد میر صاحب متخلص اثر نے جو خواجہ میر درد کے چھوٹے بھائی ہیں اپنی مثنوی میں "وسا" استعمال کیا ہے اس میں کوئی مصلحت ہوگی جیسی کہ "تروار" میں جو لفظ کہ ان (میر اثر) کے بڑے بھائی کی زبان پر بجائے تلوار کے رواں تھا" (دریائے لطافت ص ۹۰)

اور یہ کہ دیوان درد کے تمام قدیم قلمی نسخوں میں یہ تینوں لفظ اپنی اسی صورت میں ملتے ہیں۔ لیکن بعد کے ناشروں اور مرتبوں نے ان کی ہیئت بدل کر کب، تلوار، پہنے کر دی ہے۔ پیش نظر دیوان میں بھی ان کی یہ تبدیل شدہ صورتیں ہی ملتی ہیں۔

(۶) دیوان درد مرتبہ ظہیر احمد صدیقی

دیوان درد مرتبہ ظہیر احمد صدیقی کا تیسرا ایڈیشن میرے پیش نظر ہے۔ یہ ایڈیشن

۱۹۷۱ء میں جمال پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہو کر "مکتبہ شاہراہ" اردو بازار سے شائع ہوا ہے۔

یہ دیوان کل دوسو اڑتیس ۲۳۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ ابتدائی بیس (۲۰) صفحات پر عنوانِ کتاب، فہرستِ اشعار، اور تعدادِ اشعار مندرج ہے۔ ص اکیس ۲۱ تا اٹھائیس ۲۸ پر "عرضِ مرتب" کے عنوان سے ۱۰؍دسمبر ۱۹۶۹ء کا لکھا ہوا ایک دیباچہ ہے ص اُنتیس ۲۹ سے ص ایک سو ایک ۱۰۱ تک تصوف، دردؔ کی شخصیت، عشق مجازی، عشق حقیقی طریقۂ محمدیہ اور اس کے بنیادی اصول، شاعری اور خصوصیاتِ کلام وغیرہ کی سرخیوں کے تحت چوہتر ۷۴ صفحات کو محیط ایک بسیط مقدمہ شاملِ کتاب ہے۔ ص ۱۰۲ پر تصانیفِ دردؔ کے زیرِ عنوان بارہ کتابوں کی ایک فہرست درج ہے۔ ان میں تین کتابیں "حرمتِ غنا" "واقعاتِ دردؔ" اور "سوزِ دل" قطعی طور پر فرضی ہیں۔ ان کے معرضِ تحریر میں آنے کا کوئی ثبوت موجود نہیں۔ ص ایک سو تین ۱۰۳ تا ص دوسو انتیس ۲۲۹ متنِ کتاب پر مشتمل ہیں۔ آخر میں الفاظ کی فرہنگ ہے اور اس سے قبل "ضمیمہ" کے تحت ڈاکٹر گلکرسٹ کی کتاب "گرامر آف دی ہندوستانی لینگویج" سے ماخوذ دردؔ کے نو ۹ اشعار انگریزی ترجمے کے ساتھ درج ہیں۔

دیوان کی ترتیب میں تین قلمی اور چار مطبوعہ نسخوں سے مدد لی گئی ہے۔ "عرضِ مرتب" کے عنوان سے لکھا گیا مذکورہ بالا دیباچہ اِنھی سات نسخوں کے اِجمالی تعارف پر مشتمل ہے۔ یہاں موقع تفصیل کا تھا، سرسری تعارف سے کتاب کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ نہیں ہو پاتا۔ مرتب نے اپنے اساسی نسخے (جسے نسخۂ احسن کا علامتی نام دیا گیا ہے) کے ترقیمے کی جو عبارت نقل کی ہے اس میں مخطوطے کی کتابت کا سنہ ۱۲۲۲ھ مرقوم ہے۔ آخر کے دو فقرے جنھیں دانستہ یا نادانستہ چھوڑ دیا گیا ہے ان سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اصلاً ۱۲۲۲ھ کے تحریر شدہ کسی دیوان کو سامنے رکھ کر نقل کیا گیا ہے۔ ترقیمے کے آخری فقرے یہ ہیں:

"نقل مطابق اصل است" "مقابلہ شدہ" مکمل ترقیمہ اور اس سلسلے کی دوسری کیفیات کا ذکر نسخۂ حسن (اصل مخطوطہ) کے تعارف میں کیا جائے گا۔

نسخۂ اساسی کے علاوہ بقیہ قلمی نسخوں کا تعارف بھی چار چار، پانچ پانچ سطروں میں کرا دیا گیا ہے یہاں اطلاعاً عرض ہے کہ مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ کے یونیورسٹی کلکشن میں

مخطوطہ نمبر ۲۵۵ کے تحت دیوانِ درد مرقومہ ۱۲۱۳ھ موجود ہے جو مرتب کے اساسی نسخے سے زیادہ بہتر، معتبر اور قدیم تر ہے۔ یہ امر باعث تعجب ہے کہ اس نسخے سے استفادہ بھی نہیں کیا گیا ہے جب کہ مرتب کو اصولاً اسی نسخے کو بنیاد بنانا چاہیے تھا۔ فاضل مرتب نے قلمی نسخوں کی طرح مطبوعہ نسخوں کے بیان میں بھی کچھ کم اختصار ملحوظ نہیں رکھا ہے مثلاً

(۱) نسخہ شروانی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ "دیوان اردو (مطبوعہ) مطبع نظامی پریس بدایوں ۱۹۳۳ء۔ اس دیوان میں بانوے ۹۲ صفحات ہیں۔ یہ بھی دردؔ کا مکمل دیوان (اردو) ہے جس کو مولوی حبیب الرحمٰن خاں شروانی نے بڑی صحت اور نفاست کے ساتھ شائع کرلیا تھا۔ یہ نسخہ عام طور پر دستیاب ہو جاتا ہے"۔ (ص ۲۳)

(۲) نسخہ داؤدی کے بیان میں رقم طراز ہیں:۔ "دیوان دردؔ (مطبوعہ) مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۲ء اس میں (ایک سو اٹھاون ۱۵۸) صفحات دیوان کے ہیں، اس کے علاوہ ۱۸۱ (ایک سو اکیاسی) صفحات کا مقدمہ ہے جس میں دردؔ کے خاندان، احباب، تلامذہ وغیرہ سے لے کر دردؔ کی حیات و شاعری سب پر مفصل بحث کی ہے۔ اس کو خلیل الرحمٰن داؤدی نے بڑے اہتمام سے ٹائپ میں شائع کرلیا ہے البتہ اس کا افسوس ہے کہ کاغذ بادامی ہے۔ اس وقت تمام مطبوعہ نسخوں میں سب سے آخری ہے"۔ (ص ۲۴) فاضل مرتب کے ان ارشادات کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر نسخہ شروانی "صحت اور نفاست" کا حامل ہے نیز آسانی سے دستیاب بھی ہو جاتا ہے تو ایک نئے ایڈیشن کی ضرورت چہ معنی دارد؟

مذکورہ نسخوں کے مختصر اور نامکمل ذکر کے علاوہ نسخہ احسن (علی گڑھ) کو متن کی اساس قرار دیے جانے کی توجیہہ بھی مضبوط بنیادوں پر قائم نہیں ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

> "ان نسخوں کی موجودگی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کو اساس کار قرار دیا جائے اور کس بنا پر، بعض نسخوں کی قدامت نے دامن دل کھینچا اور بعضوں کی نسبتہً صحت نے سفارش کی مگر مصیبت یہ تھی کہ اول الذکر عموماً صحت سے دور تھے اور ثانی الذکر قدامت سے مجبور۔ بالآخر مخطوطہ مکتوبہ ۱۲۲۲ھ کے حق میں دل

نے گواہی دی کیونکہ نسخہ مذکور اولاً بڑی حد تک قدیم تر تھا اور
دوسرے اور نسخوں کے بر خلاف مکمل اور متعدد اصناف سخن پر حاوی
تھا تیسرے اس کی کتابت واضح اور صاف تھی، چوتھے ترقیمہ میں سال
و مقام کتابت صاف صاف مندرج تھے۔ (ص ۲۴)

اس علم واعتراف کے باوجود کہ "جدید نسخے نسبتہً صحیح ہیں اور قدیم نسخے صحت سے دور" کسی دور از صحت نسخے کو (محض اس بنا پر کہ اس کی کتابت واضح اور صاف ہے اور اس میں سال و مقام کتابت درج ہیں) دل کی گواہی پر بنیاد بنا کر متن مرتب کر دینا اصولی طور پر درست نہیں۔ نسخہ مذکور کا مکتوبہ ۱۲۲۴ھ ہونا اور دوسرے نسخوں کے مقابلے میں مکمل ہونا بھی محل نظر ہے۔ علاوہ ازیں "متعدد اصناف سخن پر حاوی" ہونے سے متعلق بیان بھی خاصا مبہم ہے۔

"عرض مرتب" کے بعد چوہتر صفحات کے مقدمے میں تدوین متن کے طریق کار کی مطلق کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ مرتب نے پورا زور قلم تصوف، شخصیت اور خصوصیات شاعری وغیرہ کے بیان پر صرف کیا ہے۔ درمیان میں شرح و بیان کی تائید و تصدیق میں جو اشعار نقل ہوئے ہیں ان میں سے متعدد شعروں کا متن مرتب کردہ نسخے کے متن سے مختلف ہے۔ چند اشعار بہ طور نمونہ درج کیے جاتے ہیں:۔

مقدمہ دیوان

۱۔ باہر نہ ہو سکی تو قید خودی سے اپنی ص ۷۷ ۱۔ آسکی.........اپنی ۱۰۴
اے عقل بے حقیقت دیکھا شعور تیرا

۲۔ دونوں جہاں کو روشن کرتا ہے نور تیرا ۶۸ ۲۔ ہاتیوں کو روشن کرتا ہے نور تیرا ۱۰۳
اعیان ہیں مظاہر ظاہر ظہور تیرا اعیان ہے مظاہر ظاہر ظہور تیرا
ہاتیوں کو روشن کرتا ہے نور تیرا ۹۶
اعیان ہیں مظاہر ظاہر ظہور تیرا

۳۔ اکسیر پر مہوس اتنا نہ ناز کرنا ۵۴ ۳۔......... سے اپنا گداز کرنا ۱۰۶
بہتر ہے کیمیا سے دل کا گداز کرنا

۴۔ مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا۷۴ ۴۔............ ص ۱۰۴............ واں اک۔
ہم سبھی مہماں تھے یاں اک تو ہی صاحب خانہ تھا

۵۔ خیر وشر کو سمجھ کہ ہیں دو زہر۷۵ ۵۔ خیر کو شر سمجھ وہی ہے زہر
سانپ کی زیست ہے تجھے سم ہے ۱۷۳ سانپ کی زیست ہی تجھے سم ہے

۶۔ حرص کرواتی ہے زو بہ بازیاں سب ورنہ یاں۷۹ ۶۔ .... بازیاں ورنہ یہاں ۱۰۷
اپنے اپنے بوریہ پر جو گدا تھا شیر تھا

۷۔ کیا بس جب تیرا بوسہ تو جیسے قند ہے پیارے ۸۳ ۷۔ کہا جب میں ترا بوسہ............ ۱۲۰
لگا تب کہنے پر قند مکرر ہو نہیں سکتا

۸۔ مدت سے وہ تپاک تو موقوف ہوگئے۸۷ ۸۔....وے............ ۱۰۷
اب گاہے گاہے بوسہ بہ پیغام رہ گیا اب گاہ گاہ...... ... ...

۹۔ دیکھ کر حال پریشاں عاشقاں زار کا۸۷ ۹...... ۲۰۴
بانکے معشوقوں نے رسم زلف اب دی ہے اٹھا یاں کے ....

۱۰۔ تہمت چند اپنے ذمے دہر چلے۸۸ ۱۰۔ ....دھر چلے ۱۸۶
جس لیے ہم آئے تھے سو ہم کر چلے جن لیے آئے تھے............

۱۱۔ جفا و جور اٹھانے پڑے زمانے کے۸۸
ہوس تھی جی میں کسو ناز کے اٹھانے کے

۱۲۔ جوں کاغذ باد اہل ہوس پیچ میں ہیں گے۹۷ ۱۱...... ۱۹۷
رہتی ہے سدا ان کے تئیں جنگ ہوا پر ہے........... کسی.......... کی

۱۳۔ مانند حباب آہ تنک ظرف جہاں کے۹۷ ۱۳............ تنک ظرف...... ۱۲۷
یہاں کرتے ہیں سر کھینچنے کے ڈھنگ ہوا پر یاں............

متن

املا اور قرأت: کلام شعرا کی تدوین میں صحیح متن بہ لحاظ املا و قرأت شرط اول کا درجہ رکھتی ہے۔ زیر بحث ایڈیشن میں قرأت کی فرو گذاشتیں اور املا کی بے ضابطگیاں نیز تحریفات اور تصرفات بے جا کی مثالیں کثرت سے موجود ہیں۔ سطور ذیل میں چند مثالیں بہ

طور نمونہ پیش کی جاتی ہیں:۔

صحیح متن	غلط متن	
۱۔ میں اپنا درد دل چاہا کہوں جس پاس عالم میں	۱.........کیوں.........	۱۰۵
بیاں کرنے لگا قصہ وہ اپنی ہی خرابی کا	بیان......	
۲۔ حرص کرواتی ہے رو بہ بازیاں سب ورنہ بھاں	۲.........بازیاں ورنہ یہاں	۱۰۷
اپنے اپنے بوریے پر جو گدا تھا شیر تھا	......بوریہ..........	
۳۔کام بھاں جس نے جو کہ ٹھہرایا	۳۔کام یاں.....ٹھہرایا	۱۰۸
۴۔آپ سے ہم گزر گئے کب کے	۴۔.........کب تک	
۵۔باوجودے..................	۵۔وہاں پہنچا	
وھاں یہ پہنچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا		
۶۔ جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا	۶.........نہ کوئی.........	۱۱۰
کہ نہ ہنستے میں رو دیا ہوگا	......ہنسے......	
۷۔لے کر ازل سے تا بہ ابد ایک آن ہے	۷.........تا با ابد......	۱۱۲
.... سال کا		
۸۔ لے نہ جاوے حرص اہل فقر کو	۸.........حصر.........	۱۱۴
....................بوریا		
۹۔ بے خون جگر داغ تو مرجھا ہی چلے تھے	۹.........مرجھائے.........	۱۱۴
____________دیدۂ تر کا		
۱۰۔نہیں مذکور شاہاں دردؔ! ہرگز اپنی مجلس میں	۱۰......دردؔ کو ہے اپنی مجلس میں ص	۱۱۴
..................ابراہیم ادہم کا		
۱۱۔ پھولے گی اس زباں میں بھی گلزار معرفت	۱۱.........یاں میں سب تخم	۱۱۵
۱۲۔آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاج دہر	۱۲.........میں.........	۱۱۵
....................سمو گیا		

۱۳۔میں خدا جانے یہ کیا دیکھوں ہوں ۱۳۔۔۔۔۔۔۔دیکھا ہوں ۱۱۷
بھر مایئے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۱۴۔کہا میں مرا حال تم تک بھی پہنچا ۱۴۔۔۔۔۔۔۔پہنچے ۱۱۸
سنا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۱۵۔شیوہ نہیں اپنا تو عبث ہر زہ یہ بکنا ۱۵۔شیوا۔۔۔۔۔۔۔ہر زہ گری کا ۱۱۹
کان ملے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۱۶۔حال۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶۔۔۔۔۔۔۔۔۔۱۲۳
کہ یہ طاقت نہیں لوں نام شکیبائی کا کہ نہ طاقت ہے نہ ہے نام شکیبائی کا ص ۱۲۳

۱۷۔ موجود بوجھتا نہیں کوئی کسو کے تئیں ۱۷۔۔۔۔۔۔۔۔پوچھتا۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲۸
توحید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۱۸۔کوئی کیوں کر نظر میں لاوے ۱۸۔۔۔۔۔۔۔۔نظر ملاوے ۱۳۲
تنگ چشم شرار ہیں ہم

تذکیرو تانیث کا تعین:۔ ترتیب متن میں ان الفاظ کی تذکیر و تانیث کا تعین ایک امر ضروری کی حیثیت رکھتا ہے جو زمانہ قدیم میں ایک خاص صورت میں برتے جاتے تھے اور آج اس کے برعکس مستعمل ہیں۔یہ تعین مصنف یا شاعر کے منشا کے مطابق ہونا چاہیے اور اگر منشاے مصنف تک رسائی ممکن نہ ہو تو اس کا فیصلہ اس کے عہد کے عام رواج کے مطابق کرنا چاہیے۔ پیش نظر ایڈیشن میں اس طرح کی پابندی نہیں کی گئی ہے۔ مثلاً:۔

(ا)مانند:۔لفظ "مانند" دیوان میں متعدد بار آیا ہے لیکن مرتب نے اس کی جنس کا تعین کیے بغیر اسے کہیں بہ صورت مذکر اور کہیں بہ صورت مؤنث نقل کیا ہے۔راجح میلان تانیث کی طرف ہے اس کے برخلاف جن اشعار میں یہ بہ صورت مذکر منقول ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

۱۔ آتش نے مجھ کو شمع کے مانند تر کیا ص ۱۱۳

۲۔ صبح اور خورشید کے مانند میرے جیب کو ص ۱۵۴

۳۔ سینے کو چاک صبح کے مانند گر کروں ص ۱۹۵

(۲)خواب:۔ اس لفظ کو دردؔ نے واحد مونث کی حیثیت سے نظم کیا ہے۔ لیکن درج ذیل مصرعے میں اسے بہ صورت جمع مذکر ضبط کیا گیا ہے۔

ع انجم کی طرح آئے نہ آنکھوں میں خواب رات ص ۱۲۵

(۳) زبان: یہ لفظ متفقہ طور پر مونث ہے لیکن پیش نظر ایڈیشن میں کم از کم ایک جگہ مرتب نے اسے مذکر بنادیا ہے۔

ا۔ ع اپنے دہن کو لا کر رکھ دے مرے زباں پر ص ۱۲۶

(۴) نظر، چشم، قسمت، گردن، تیغ، صفا، حیرت اور سمجھ:۔ یہ تمام الفاظ مونث ہیں اور عہد دردؔ میں بھی اسی طرح استعمال ہوتے تھے لیکن پیش نظر ایڈیشن کے مندرجہ ذیل مصرعوں میں ان کی جنس بدل دی گئی ہے:۔

ا۔ع آتی ہے یہ نظر میں سبھوں کے جواں ہنوز ص ۱۲۸

۲۔ ع ہیں گے ویسے ہی تیرے چشم کے بیمار ہنوز ص ۱۲۸

۳۔ اپنے قسمت کے ہاتھوں داغ ہوں میں ص ۱۴۳

۴۔ گردن پہ اس کے خون کسی کا سوار ہے ص ۱۹۵

۵۔ مت تیغ سے اپنے منفعل رکھ ص ۲۲۵

۶۔ برعکس سمجھ صفا کو اس کے ص ۲۲۴

۷۔ حیرت کا مرے تو یہ اثر ہے ص ۲۲۴

۸۔ بندا ہے سمجھ میں اپنے مجبور ص ۲۲۳

نون اور نون غنہ میں عدم امتیاز:۔ پیش نظر ایڈیشن میں نون اور نون غنہ کے درمیان عدم فرق کی بھی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل مصرعے غیر ضروری اعلان نون کے سبب ناموزوں ہو گئے ہیں:۔

ا۔ع جیوں چاہیے اس طرح بیان ہم سے نہ ہوگا ص ۱۱۳

۲۔ ع کہیں اس کا بھی نشان پایئے گا ص ۱۱۷

۳۔ع موت ہے آسائش افتادگاں ص ۱۲۴

۴۔کہ سب مورچہ پے بھی سلیمان جاہ ہوتے ہیں ص ۱۳۷

۵۔انسان کی ذات سے ہی خدائی کے کھیل ہیں ص ۱۳۸

۶۔ بے زبان ہے یہ وہ زباں سوسن ص ۱۴۱

منقولہ بالا مصرعوں کے بر خلاف مندرجہ ذیل مصرع بدیں وجہ منشائے مصنف سے متصادم ہے کہ غزل کے بعض دوسرے قافیوں کی مناسبت سے یہاں اعلان نون ضروری تھا۔

ربط ہے نازبتاں کو تو تری[1] جاں کے ساتھ ص ۱۵۷

اعراب بالحروف:۔ قدیم تحریروں میں پیش اور زیر کی حرکات کو ظاہر کرنے کے لیے علامتوں کی بجائے حروف علت کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اب یہ طریقہ متروک ہے۔ مرتب کو جدید طرز املا کے مطابق ایسے تمام الفاظ میں سے ان حروف زائد کو نکال دینا چاہیے۔ البتہ شاعر نے اگر کسی لفظ کو ضرورت شعری کی بنا پر زائد حرف کے ساتھ نظم کیا ہے تو اسے علیٰ حالہ بر قرار رکھنا ضروری ہے مثلاً:۔

۱۔ ہم جانتے نہیں ہیں اے دردؔ کیا ہے کعبہ۔ جیدھر ملیں وہ ابرو اودھر نماز کرنا ص ۱۰۶

۲۔ صورت تقلید میں کب معنی تحقیق ہیں۔رنگ گو ہے پر گل تصویر میں کیدھر ہے بو ص ۱۵۴

ان مصرعوں میں جیدھر اور کیدھر کی ی اور اودھر کا واو ساقط نہیں ہوگا پیش نظر ایڈیشن میں اصولی طور پر جدید املا کی پیروی کی گئی ہے تاہم عدم احتیاط کے نتیجے میں اس انداز کی بعض غلطیاں باقی رہ گئی ہیں۔ مثلاً میری ص۱۲۰، ۱۱۹پہونچے، ص ۱۳۰اوتار ص ۱۳۵ کیدھر ۱۶۶ دیوانے ص ۱۶۷ دیکھا دے ص ۱۸۳ اوس ص ۲۲۸۔ ظاہر ہے کتابت کی یہ معمولی غلطیاں مصرعوں کو وزن سے خارج کر دیتی ہیں:۔

املا کی کچھ اور بے ضابطگیاں:۔

(۱)تڑپھ، ڈھونڈھ: یہ دونوں الفاظ پیش نظر ایڈیشن کے اساسی نسخے میں اسی طرح یعنی

---

1 صحیح "مرے ساتھ" ہے

آخر میں دو چشمی ھ کے ساتھ نقل ہوئے ہیں۔ یہی ان کی قدیم صورت بھی ہے۔ مرتب نے اپنے وضع کردہ اصول کے تحت اول الذکر کو جدید املا کے مطابق "تڑپ" بنا دیا ہے۔ لیکن ثانی الذکر کو کہیں تو اس کی قدیم صورت میں بر قرار رکھا ہے یعنی دو چشمی ھ کے اضافے کے ساتھ رہنے دیا ہے اور کہیں جدید روش کے مطابق قلم بند کیا ہے (ص ۸،۱۸۹ ۱۳) ظاہر ہے کہ یہ دو عملی اصول تدوین کے خلاف ہے۔

(۴) سامنے / ساہنے۔ اس لفظ کا قدیم املا اور تلفظ سامھنے ہے اور مرتب کے اساسی نسخے میں بھی ہر جگہ ہائے مخلوط کے ساتھ لکھا ہوا ملتا ہے لیکن پیش نظر ایڈیشن میں اسے باالتزام جدید املا کے مطابق سامنے بنا دیا ہے۔

سطور بالا میں نشان دادہ متنی فروگذاشتوں کے علاوہ پیش نظر ایڈیشن میں ایک بے شمار غلطیاں بھی موجود ہیں جنھیں ذرا سی توجہ سے درست کیا جا سکتا ہے مثلاً "کھا" بجائے "کہا" ص ۱۲۱ "عقیدہ" بجائے "عقدہ" ۱۲۶ کہووے بجائے کھووے، ۱۲۵ "کہوے" بجائے کھووے ۱۳۱ "تاثیر محبت" بجائے "تاثیر محنت" ۱۳۳ "جوں نقش قدم کو" بجائے "جوں نقش قدم خلق کو" ۱۳۶ "میرے تئیں" بجائے "پیری نے" ص ۱۳۹ "لڑ گئی آنکھیں" بجائے "لڑ گئیں آنکھیں" ص ۱۴۱ "چٹکے" بجائے "نگینے" ص ۱۵۵ "زاہدی" بجائے "زہد میں" ص ۱۶۰ "سر" بجائے "جی" ۱۶۱، لیو بجائے جیو ۱۸۵ "مجلس میں" بجائے مجلس ہی" ۱۹۵ "جو آفتاب" بجائے جوں آفتاب" "پانوں" بجائے "بلبلوں" ۲۱۳ "کدھر کوئی دوست" بجائے "کدھر کو ہے دوست" ۲۲۲ وغیرہ۔

مآخذ

متن کے استناد اور ترتیب میں جو مآخذ پیش نظر رہے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) کلام درد کے قلمی و مطبوعہ نسخے۔

(۲) شعرائے اردو کے تذکرے

علاماتِ نسخ

(الف) قلمی نسخے

نسخہ جات	علامات	مخزونہ
۱۔ نسخۂ بنارس	ب	بنارس ہندو یونیورسٹی (سنٹر لائبریری) وارانسی
۲۔ نسخۂ رام پور	ض	رضا لائبریری، رام پور
۳۔ نسخۂ علی گڑھ	علی	مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ (یونیورسٹی کلکشن)
۴۔ نسخۂ حیدر آباد	ف	اورینٹل منسکرپٹ لائبریری، حیدر آباد (سابق کتب خانہ آصفیہ)
۵۔ نسخۂ حیدر آباد	م	سر سالار جنگ میوزیم، حیدر آباد (بھارت)
۶۔ نسخۂ حیدر آباد	ل	سر سالار جنگ میوزیم، حیدر آباد (بھارت)
۷۔ نسخۂ فضل امام	نقش	ذاتی ذخیرہ کتب ڈاکٹر فضل امام، شعبۂ اردو الہ آباد یونیورسٹی
۸۔ نسخۂ حیدر آباد	ش	اورینٹل منسکرپٹ لائبریری، حیدر آباد (سابق کتب خانہ آصفیہ)
۹۔ نسخۂ علی گڑھ	حسن	مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ (احسن کلکشن)
۱۰۔ نسخۂ پٹنہ	خد	خدا بخش لائبریری پٹنہ۔ بہار
۱۱۔ نسخۂ پٹنہ	پٹ	خدا بخش لائبریری پٹنہ۔ بہار
۱۲۔ نسخۂ حیدر آباد	ج	سر سالار جنگ میوزیم حیدر آباد (بھارت)
۱۳۔ نسخۂ بھوپال	فو	مولانا آزاد سنٹرل لائبریری بھوپال
۱۴۔ نسخۂ کراچی	ک	انجمن ترقی اردو، کراچی، پاکستان
۱۵۔ نسخۂ لاہور	لا	پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، پاکستان
۱۶۔ نسخۂ آغا جمیل	آغا	کتب خانہ ذاتی، آغا جمیل کاشمیری، بنارس

(ب) مطبوعہ نسخے

۱۷۔ نسخۂ مطبع کبیری	ک	کتب خانہ غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی

مطبوعہ ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۰ء

۱۸۔ نسخۂ مطبع محمدی | محمدی | مطبوعہ ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۵
۱۹۔ نسخۂ مطبع انصاری | نص | مطبوعہ ۱۳۱۰ھ ر
۲۰۔ نسخۂ مطبع نظامی | مط | مطبوعہ ۲۳۔ ۱۹۲۲
۲۱۔ نسخۂ آسی | آ | مطبع نول کشور، لکھنؤ ۱۹۲۹ء
۲۲۔ نسخۂ داؤدی | د | مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۲ء
۲۳۔ نسخۂ محبوب المطابع مرکز | مطبوعہ ۱۹۵۸ء
۲۴۔ نسخۂ رشید | ر | مکتبہ جامعہ دہلی ۱۹۷۱ء

(۲) تذکرے

نام	مخففات	زمانۂ تصنیف	شائع کردہ
۲۵۔ تذکرہ نکات الشعرا از محمد تقی میر	نکات	۱۱۶۵ھ	انجمن ترقی اردو، ہند، اورنگ آباد ۱۹۳۵ء
۲۶۔ تذکرہ ریختہ گویاں از فتح علی گردیزی	گر	۱۱۶۶ھ	انجمن ترقی اردو ۱۹۳۳
۲۷۔ مخزن نکات از قائم چاندپوری	مخزن	۷۲۔۱۱۶۸	انجمن ترقی اردو ۱۹۲۹
۲۸۔ مخزن نکات از قائم چاندپوری	مخزن		مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۶
۲۹۔ تذکرہ شعرائے اردو از میر حسن	شع	۹۲۔۱۱۸۳	مطبع مسلم یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ ۱۳۴۰ / ۱۹۲۲
۳۰۔ تذکرہ شورش مرتبہ کلیم الدین احمد	شکل	۱۱۹۱ھ	
۳۱۔ تذکرہ ہندی از غلام ہمدانی مصحفی	ہند	۰۹۔۱۲۰۱ھ	انجمن ترقی اردو اورنگ آباد ۱۹۳۲
۳۲۔ مجموعہ نغز از حکیم قدرت اللہ قاسم	نغز	۱۲۲۱ھ	ترقی اردو بورڈ،

دلی ۱۹۷۳

۳۳۔طبقات سخن از مبتلا و عشق میر تقی طب مطبوعہ ۱۹۹۱

۳۴۔طبقات الشعرا از قدرت اللہ شوق شوق ۱۲۰۹۔۱۱۸۸ مجلس ترقی ادب

لاہور ۱۹۶۸

۳۵۔گلزار ابراہیم از علی ابراہیم خاں خلیل گل ۱۱۹۹ مرتبہ کلیم الدین احمد

تعارف نسخ

(ا) نسخۂ بنارس= علامت "ب"

دیوان درد کا یہ قلمی نسخہ، سنٹرل لائبریری، بنارس ہندو یونیورسٹی کے شعبۂ مخطوطات (سری رام کلکشن) میں محفوظ ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مخطوطہ نمبر UIx3/47، صفحات ۲۱۸، مسطر عام طور پر سات سطری، سائز

۱/۲ ۱۹ x ۲۴ س م خط نستعلیق عمدہ، اوراق خستہ کرم خوردہ، رنگ مٹیالا، کاتب حکیم محمد حسین تحسین، کتابت ۱۲۱۱ھ۔

اصناف کی ترتیب:۔ صفحۂ دوم سے بسم اللہ رہو الناصر کی سرخی کے ساتھ غزلیں شروع ہو کر ورق ۹۳ کے پہلے صفحے پر اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ اس کے معاً بعد اسی صفحے پر ترقیمے کی یہ عبارت درج ہے۔

"ختم امتثالاً بحکم الارفع الاشرف خلد اللہ ملکہ و سلطانہ حکیم محمد حسین المتخلص بالسخن یوم الخمیس عشرین من الصفر المظفر ۱۲۱۱ھ۔" ورق ۹۳ کا دوسرا اور ۹۴ کا پہلا صفحہ سادہ چھوڑ دیے گئے ہیں۔ بقیہ اصناف کی ترتیب اس طرح ہے۔ (ا) ترکیب بند=ایک (۲) مخمسات=چار (۴) رباعیات=انتیس۲۹، آخری رباعی مستزاد میں ہے۔

دیوان کے اختتام پر ذیل کا ترقیمہ بہ طور خاتمہ درج ہے۔

امتثالاً لا مرالارفع الاشرف السلطان ابن سلطان ابن سلطان الخاقان ابن الخاقان ابن الخاقان ولی نعمت حقیقی وخداوند مجازی ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی خلد اللہ

ملکہ و سلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ در یوم سہ شنبہ بتاریخ بست و پنجم ۲۵ صفر المظفر ۱۲۱۱ھ مطابق ۳۰ سنہ میمنت مانوس بہ تحریر فدوی حکیم محمد حسین متخلص بہ سخن اختتام پذیرفت۔"

کیفیت :۔ کلام درد کے دستیاب قلمی نسخوں میں یہ پہلا مکمل اور اہم نسخہ ہے، جو ہر طرح کی ترمیمات و تحریفات سے تقریباً پاک ہے اور راقم کے نزدیک معتبر ترین نسخہ ہے۔

املائی خصوصیات:۔ املا میں قدیم طرز اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً :

(الف) سامھنے = سامنے، تڑپھ = تڑپ، تروار = تلوار، کد = کب، پہرے = پھرے، وو = وہ، پچتانا = پچھتانا، پاوں (پانا) = پاؤں، پانو رپانوں = پاؤں، طپش = تپش، گذر = گزر، دونو = دونوں، کہ = کے، آوو = آؤ، نیں = نے، (مثلاً = میں نے کو میں نیں، ہم نے کو ہم نیں وغیرہ) تجکو = تجھ کو، ان مثالوں کے بر خلاف بعض الفاظ کو جن کا املا اس زمانے میں بالعموم آج کے املا سے مختلف تھا جدید املا کے مطابق لکھا گیا ہے۔ مثلاً تھنبار تھنبا، پٹھو، ہونٹھ، ڈھونڈھ اور پہونچنا کو علی الترتیب تھما (تہما) نپٹ، ہونٹ، ڈھونڈنا (ڈہونڈنا) اور پہنچنا لکھا گیا ہے۔

(ب) ک = ک، گ، چ = ج، چ، پ = ب، پ لکھا گیا ہے۔

(ج) یاے معروف و مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(د) واں (وھاں) اور یاں (یھاں) کی بجاے وہاں، یہاں لکھا گیا ہے۔

(ہ) لفظ کے آخر میں آنے والی ہاے مختفی کو الف سے بدل دیا گیا ہے مثلاً ارادا = ارادہ، جلوا = جلوہ۔

(و) امالے کی صورت میں ہاے مختفی پر ختم ہونے والے الفاظ کو "ے" سے لکھا گیا ہے جیسے زمانے = زمانہ، تفرقے = تفرقہ، غم زدے = غم زدہ۔

(ز) کبھی دو لفظوں کو ملا کر لکھا گیا ہے مثلاً شبچراغ = شب چراغ، روشنضمیر = روشن ضمیر، جاتیہے = جاتی ہے۔ کبھی اس کے بر خلاف ایک ہی لفظ کو دو ٹکروں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ جیسے کھولتے کو کھول تے اور دیکھنے کو دیکھ نے۔

اغلاط کتابت:۔ کاتب خوش خط ہے۔ املا عموماً کتابت کی غلطیوں سے پاک ہے تاہم چڑھی اور چڑھاؤ جیسے الفاظ کو دکن والوں کی طرح چھڑی اور چھڑاو لکھنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

(۲) نسخۂ رام پور = ض

دیوان درد کا یہ قلمی نسخہ رضا لائبریری، رام پور کی ملکیت ہے۔ اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ہمارے پیش نظر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

تعداد صفحات ۱۳۶، مسطر ۱۳ سطری، سائز ....، خط نستعلیق کتابت ۱۲۱۵ھ

اصناف کی ترتیب:۔ صفحۂ اول سادہ ہے۔ صفحۂ دوم سے "ہوالناصر" اور "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی سرخیوں کے ساتھ غزلیں شروع ہوتی ہیں اور صفحۂ ۱۱۸ پر ختم ہو جاتی ہیں۔ یہیں سے ترکیب بند اور دوسری اصناف کی ابتدا ہوتی ہے۔ ترتیب اس طرح ہے۔ ترکیب بند (۱)

مخمسات (۴) رباعیات، آخری رباعی مستزاد کی ہیئت میں ہے۔

اختتام پر "تمت تمام شد" کے بعد یہ مختصر ترقیمہ درج ہے۔

"باتمام رسید دیوان میر درد بتاریخ نہم شہر ربیع الثانی ۱۲۱۵ھ۔"

کیفیت:۔ دیوان درد کے دریافت شدہ نسخوں میں یہ دوسرا اکمل اور معتبر نسخہ ہے، جو ہر طرح کی ترمیمات و تحریفات سے پاک ہے۔

املائی خصوصیات:۔ املا میں قدیم روش کی پیروی کی گئی ہے۔ مثلاً۔

(الف) سامھنے = سامنے، تڑپھ = تڑپ، تروار = تلوار، کدھ = کب، پہرے = پہنے، پاووں (پانا) = پاؤں، پانو = پاؤں، طپش = تپش آوو = آؤ، گذر = گزر، نیں = نے، مجکو = مجھ کو، اون = ان، اوس = اس، انیں = ان نے، اسنے = اس سے، جسنے = جس سے، ڈھونڈھ / ڈھونڈ = ڈھونڈ، دیکھاتی = دکھاتی۔ ان مثالوں کے بر خلاف بعض الفاظ کو جدید املا میں لکھا گیا ہے جیسے۔ تہما (تھما) ہونٹ، پہنچنا، ادھر ادھر وغیرہ۔

(ب) ک = ک گ، ج = ج چ اور پ = ب پ لکھا گیا ہے۔

(ج) یائے معروف اور مجہول میں فرق نہیں کیا گیا ہے۔

(د) واں (وھاں) اور یاں (یھاں) کو وہاں، یہاں لکھا گیا ہے۔

(ہ) لفظ کے آخر میں آنے والی ہائے مختفی کو بعض اوقات "الف" سے بدل دیا گیا ہے۔ جیسے ارادا=ارادہ، مدرسا=مدرسہ، دیوانا=دیوانہ لیکن اکثر جلوہ، عرصہ، کعبہ، کتب خانہ، سینہ وغیرہ کو ان کی اصل کے مطابق بر قرار رکھا گیا ہے۔ لیکن ہندی لفظوں کو عمومیت کے ساتھ الف، سے لکھا گیا ہے جیسے بھروسا= بھروسہ۔

(و) امالے کی صورت میں ہائے مختفی کو "یے" سے بدل دیا گیا ہے جیسے۔ شیشہ کو شیشے، اور زمانہ کو زمانے وغیرہ۔

(ذ) کبھی دو یا تین لفظوں کو ایک ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے جیسے شبچراغ= شب چراغ، کھینچلیجائے= کھینچ لے جائے اور کبھی ایک لفظ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے جیسے ۔گفت گو= گفتگو، جست جو= جستجو۔

کاتب کا خط اچھا ہے اور تحریر املا کی غلطیوں سے پاک ہے۔

(۳) نسخۂ علی گڑھ = علی

یہ نسخہ مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ کے یونیورسٹی کلکشن میں محفوظ ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

مخطوطہ نمبر ۲۵۵، تعداد صفحات ۸۸، مسطر ۱۷تا۱۹ سطری، سائز ۱۷×۹ س. م اوراق کرم خوردہ، کاغذ کا رنگ مٹیالا، خط نستعلیق اوسط، تخلص کا اندراج شنگرفی روشنائی سے، کاتب رمضان علی، سال کتابت ۱۲۱۳ھ / ۹۸۔۱۷۹۷ء۔ مقام کتابت مرزاپور۔

اصناف کی ترتیب:۔"رب یسر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمم بالخیر" کے عنوان کے ساتھ صفحہ نمبر ۱ سے دیوان کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ ترتیب اس طرح ہے غزلیات، ترکیب بند، مخمسات، رباعیات، ایک عدد رباعی مستزاد، اور آخر میں صفحہ ۸۷ پر ایک مفصل ترقیمہ بہ طور خاتمہ دیوان درج ہے۔ ترقیمے کا متن یہ ہے۔

الحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔ ایں نسخۂ متبرکہ دیوان قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت میر محمدی صاحب المتخلص بہ درد بستم شہر ربیع الاولی ۱۲۱۳ھ م ہجرۃ المبارک ص مطابق دوم ماہ سپتمبر (ستمبر) ۱۷۹۸ء عیسوی روز یکشنبہ وقت چاشت دریاای کہ خداوند نعمت محسن الفقعن صاحب بہادر دام ظلہ بعہدہ رجسٹری در مرزاپور جلوہ افزا بودند بہ مکان مذبور ازید سراسر بدو بخط بے ربط عاصی مرتکب بانواع معاصی المرتجی برحمۃ اللہ تعالی شانہ دائم غفرانہ عبد الضعیف رمضان علی برائے خاطر عاطر بر خوردار۔۔۔۔۔میاں ضامن علی صاحب مداللہ تعالی عمرۂ چشمۂ صورت اتمام وست اختتام یافت والسلام علی من (کذا)"۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زاں کہ من بندہ گنہ گارم

کیفیت:۔ زمانۂ کتابت کے اعتبار سے یہ دیوان نسخۂ بنارس (مکتوبہ ۱۲۱۱ھ) اور نسخۂ رام پور (مکتوبہ ۱۲۱۵ھ) کے درمیان کی کڑی ہے اور متن بھی عام طور پر انھی نسخوں کے مطابق ہے لیکن کاتب پر مقامی زبان اور لہجے کے اثرات اس قدر غالب ہیں کہ بعض الفاظ کو تو اتر کے ساتھ غلط لکھتا ہے مثلاً دیکھنا کو دیکھناں، کرنا کو کرناں، اسی طرح یھاں کو ہیاں اور وھاں کو اہاں/رہواں وغیرہ۔ بنا بریں متن کی استنادی حیثیت قدرے کم ہو گئی ہے تاہم کلام درد کی تدوین میں اس نسخے سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ بعض اوراق کرم خوردہ ہیں لیکن متن کی قرأت میں دشواری نہیں ہوتی۔

املائی خصوصیات:۔ املا میں جدید اثرات غالب ہیں مثلاً:۔

(الف) سامنے، نپٹ، تڑپ، ڈھونڈ، تلوار جیسے الفاظ کو اسی طرح جدید املا کے مطابق لکھا گیا ہے۔ لیکن نیں (نے) چڈھ (چڑھ) موجے (مجھے) بوجھے (بجھے) آود (آؤ) اسے (اس سے) جسے (جس سے) گذر (گزر) وغیرہ قدیم املا میں لکھے گئے ہیں۔ نیز بعض افعال کے آخر میں نون غنہ بڑھا دیا گیا ہے جیسے کرناں بجائے کرنا اور دیکھناں بجائے دیکھنا۔

(ب) ک=ک گ، ر=ر ڑ اور ٹ پر چار نقطے لگائے گئے ہیں جیسے ٹ۔

(ج) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز نہیں برتا گیا ہے۔

(د) واں (وھاں) اور یاں (یھاں) کو وہاں، یہاں لکھا گیا ہے۔

(ہ) لفظ کے آخر میں آنے والی ہائے مختفی کو "الف" سے بدل دیا گیا ہے جیسے جلوا= جلوہ، خطرا= خطرہ، بندا= بندہ، شیوا= شیوہ، شہرا= شہرہ لیکن عقدہ اور مژہ کو عقدہ اور مزہ لکھا گیا ہے۔

اغلاط کتابت:۔ کتابت املا کی غلطیوں سے پاک ہے۔ پورے دیوان میں صرف ایک جگہ اکسیر کو اکثیر لکھ دیا گیا ہے۔

(۴) نسخۂ حیدر آباد=ف

کلام درد کا یہ نسخہ اورینٹل میلسکرپٹ لائبریری (سابق کتب خانہ آصفیہ) حیدر آباد میں محفوظ ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

مخطوطہ نمبر ۳۳۹، تعداد صفحات ۵۰، مسطر ۱۰ یا ۱۱ سطری سائز ۱۴×۲۲ س م۔ خط نستعلیق مائل بہ شکستہ، کاغذ باریک، چمک دار، کرم خوردہ، نام کاتب ندارد، سنہ کتابت ۱۲۱۷ھ، مقام کتابت موضع مملہ (کذا) پرگنہ قصبہ مانا (کذا)

اصناف کی ترتیب:۔ اس نسخے میں صرف غزلیں ہیں۔ ابتداء مقدور ہمیں کب۔۔۔۔ رقم کا" سے اور اختتام "ع اے درد کچھ بہا دیے اور کچھ جلا دیے" پر ہوتا ہے۔ خاتمے پر ذیل کا ترقیمہ درج ہے۔

"تمت تمام شد کار من نظام شد"۔ دیوان میر درد بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الاولی روز سہ شنبہ ۱۲۱۷ھ موضع[1] مملہ پرگنہ مانا تحریر یافت، نوشتہ بماند بخط غریب کہ "نصر من اللہ و فتح قریب"

کیفیت:۔ تقدم زمانی کے لحاظ سے کلام درد کا یہ چوتھا معلوم شدہ نسخہ ہے۔ اصلاً یہ درد کی غزلوں کا ایک بڑا انتخاب ہے۔ اس انتخاب میں کاتب نے بڑی بے توجہی کا مظاہرہ کیا ہے۔ بعض جگہوں پر الفاظ و حروف چھوڑ دیے ہیں۔ نسخے میں دانستہ تحریفات کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ جیسے:۔

درد کا ایک مصرع ہے "ع شکوہ تجھے کس سے ہے گلہ کس سے یہ ٹھانا" کو کاتب نے

---

[1] "تبصرہ" جائزۂ مخطوطات از مشفق خواجہ ص ۶۷۴۔

یوں بنا دیا ہے۔

"شکوہ تجھے کس سے ہے گلہ کس سے ہے یہ طعنہ"۔ یا" جوں شعلہ یہاں ہمیشہ سفر ہے وطن کے بیچ" کو" جوں شمع یہاں۔۔۔الخ" کر دیا ہے۔ تحریف کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔ درد کا مصرع ہے۔ کچھ آپھی آپ سوچ وہ رہتا ہے من کے بیچ" اس میں لفظ "سوچ" کو بدل کر "فکر" "وہ رہتا ہے من" کو "میں رہتا ہوں من" کر دیا ہے یہ اور اس طرح کی کئی مثالیں اس انتخاب میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

املائی خصوصیات:۔ املا میں قدیم طرز کی پیروی کی گئی ہے:۔

(الف) تڑپھ = تڑپ، سمجنا = سمجھنا، ہات = ہاتھ، سات = ہاتھ، سات = ساتھ، کے = کہ، آہی = آہ، ووہ = وہ، چھوپے = چھپے، جیوں = جوں، توں نے = تونے، کوں تی = کوتہی، زندہ گی = زندگی، تشنہ گی = تشنگی، کونچہ = کوچہ، تمیں = تئیں، ہیں = ہی وغیرہ۔

(ب) معکوسی حروف پر چار نقطے لگائے گئے ہیں۔ جیسے: لڑکے = لڑکے، ٹک = ٹک وغیرہ۔

(ج) ک گ دونوں کے لئے "ک" ہی لکھا گیا ہے۔ جیسے:۔ "دل میں گھر کیا" کو "دل میں کہر کیا"

(د) یائے معروف اور یائے مجہول کا فرق ملحوظ نہیں رکھا ہے۔

(ہ) واں (وھاں) یاں (یھاں) کو وہاں، یہاں لکھا گیا ہے۔

(و) مفرد لفظوں کو دو حصوں میں بانٹ کر لکھنے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ جیسے چھوٹ تے = چھوٹتے، تان تے = تانتے وغیرہ۔

اغلاط کتابت:۔ کاتب کم سواد ہے چنانچہ اس انتخاب میں املا کی متعدد غلطیاں موجود ہیں۔ جیسے:۔ اکثیر = اکسیر، عرسہ = عرصہ، قفص = قفس، ان کے علاوہ "پر" کو کاتب نے تواتر کے ساتھ "پن" لکھا ہے۔

(۵) نسخۂ حیدر آباد=م

یہ نسخہ سر سالار جنگ میوزیم، حیدر آباد کے شعبۂ مخطوطات میں محفوظ ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

مخطوطہ نمبر ۵۳، تعداد صفحات ۱۰۴، مسطر ۱۱ تا ۱۳ سطری، سائز ۱۴×۲۲ س م خط نستعلیق اوراق سالم، کاغذ کا رنگ نیلالا، کاتب، میر ذوالفقار علی، سال کتابت ۱۲۲۵ھ، دیوان کے شروع اور آخر میں ۱۲۵۷ھ میں بنی ہوئی محترم الدولہ کی مہر ہے۔

اصناف کی ترتیب:۔ پہلا صفحہ سادہ ہے، دوسرے صفحے پر آڑے ترچھے لکھے ہوئے دوسرے شعرا کے چند شعر درج ہیں۔ تیسرے صفحے سے "ہوالعزیز" "رب یسر" "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اور "تمم بالخیر" کی سرخیوں کے ساتھ غزلیات کی ابتدا ہوتی ہے اور صفحہ ۱۰۳ پر کلام ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہیں عبید نامی کسی شاعر کی ایک پانچ شعری غزل "از عبید" کی سرخی کے ساتھ مندرج ہے۔ آخر میں دو ترقیمے درج ہیں:۔

(۱) تمت تمام شد کار من نظام شد۔ دیوان حضرت میر محمدی صاحب متخلص بہ درد سلمہ اللہ تعالیٰ۔ تاریخ ایں کتاب است بتاریخ بست وکیم شہر رمضان المبارک بوقت سہ پہر ارقام مرتب گشتہ ۱۲۲۵ھ۔

(۲) "ایں کتاب از دست میر ذوالفقار علی خاں بتاریخ نہم جمادی الثانی باتمام رسید" "الٰہی بیامرز خوانندہ را۔ عفو کن گناہانو یسندہ را" مندرجہ بالا پہلے ترقیمے میں "درد سلمہ اللہ تعالیٰ" اور سال کتابت ۱۲۲۵ھ میں بہ ظاہر تضاد ہے تاہم اس کی توجیہہ یوں کی جا سکتی ہے کہ دردؔ کی زندگی میں مرتب شدہ کسی نسخے کو سامنے رکھ کر یہ دیوان ۱۲۲۵ھ میں لکھا گیا اور دوسرے ترقیمے سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ۱۲۲۵ھ میں لکھے گئے دیوان کو سامنے رکھ کر میر ذوالفقار علی نے یہ نسخہ تیار کیا۔

کیفیت:۔ دردؔ کی غزلوں کا یہ دیوان تحریفات سے بڑی حد تک پاک ہے اور کہیں کہیں متن کی تصحیح میں معاون بھی ہوتا ہے۔ غزلوں کی ترتیب مطبوعہ نسخوں سے قدرے مختلف ہے۔

املائی خصوصیات:۔ املا میں قدیم و جدید تلفظ اور طریقۂ تحریر کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ مثلاً

(الف) پونچیا (پہنچا) مجکو، تجکو رتجہ کو، اون، ہات (ایک جگہ ہاتھ بھی ہے) وغیرہ قدیم تحریر میں اور ہونٹ، سامنے، تڑپے اور ڈھونڈ جدید تلفظ کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

(ب) ک=ک گ، پ=ب پ لکھے گئے ہیں۔

(ج) معکوسی حروف کے لیے چار نقطوں کا التزام ہے۔ جیسے تڑپے=تڑپے، ہونٹ=ہونٹ وغیرہ۔

(د) یائے معروف اور یائے مجہول کے درمیان حسبِ قاعدۂ قدیم امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) یاں (یہاں) واں (وہاں) کی مکتوبی شکل یہاں وہاں بر قرار رکھی گئی ہے۔

(و)ذ، ڈ=زڑ لکھے گئے ہیں جیسے گذر=گزر اور چڈھا=چڑھا وغیرہ۔

(ز)الف ممدودہ کو بھی الف سادہ کی طرح لکھا گیا ہے مثلاً اک، اک=اک، آگ۔

(ح) لفظوں کے آخر میں آنے والی ہائے مختفی کو بعض جگہ الف سے بدل دیا گیا ہے۔ جیسے: مزا=مزہ۔

اغلاط کتابت:۔ نسخے میں کتابت کی غلطیاں شاذ ہیں۔ لیکن ڈھ=ڑھ اور کہیں کہیں کہہ=ک لکھنے کا رجحان پایا جاتا ہے جیسے چڈھ=چڑھ، دیکھ سکہا=دیکھ سکا وغیرہ۔

(۶) نسخۂ حیدر آباد=ل

یہ نسخہ سر سالار جنگ میوزیم کے شعبۂ مخطوطات میں محفوظ ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مخطوطہ نمبر ۵۷، تعداد صفحات ۱۱۸، غزلیات درد صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۰ پر ختم ہو جاتی ہیں۔ بقیہ ۸ صفحات پر سودا کی غزلیں منقول ہیں۔ اصلاً دیوان درد کا یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ غلطی سے دیوان سودا کے اسی سائز کے کسی نسخے کے ابتدائی ۸ صفحات اس میں

مجلد کر دیے گئے ہیں۔

مسطر ۱۱ سطری سائز ۱۴×۲۲ س م خط نستعلیق، کاغذ بوسیدہ، رنگ مٹیالا۔ دیوان کے پہلے صفحے پر محترم الدولہ ۱۲۵۷ اور مرزا جمال الدین حسین ۱۲۳۵ کی ایک ایک مہر ہے۔علاوہ ازیں خاتمے پر بھی دو مہریں ہیں ایک انھی محترم الدولہ کی اور دوسری غیر واضح۔

کیفیت:۔ کاتب نے اس نسخے پر نظر ثانی کرکے غزلوں پر "ص" کا نشان بنایا ہے۔ کاغذ اور خط کی قدامت اور کتابت کی غلطیوں سے پاک ہونے کی وجہ سے یہ نسخہ قابل اعتنا ہے۔ اس نسخے میں چند شعر ایسے ہیں جو کسی اور جگہ نہیں ملتے، ممکن ہے یہ الحاقی ہوں۔

املائی خصوصیات:۔ املا میں عام طور پر قدیم روش اختیار کی گئی ہے۔ مثلاً:۔

(الف) تڑپھ = تڑپ، جیوں = جوں، ہات = ہاتھ، بہوت = بہت، مونہہ = منہ، ود = وہ، پانوں = پانو، کھولا = کھلا، دیکھانا = دکھانا، سوجتا = سوجھتا، اوس = اس، اودھر = ادھر، جنوں نے = جنہوں نے، لیکن ان مثالوں کے بر خلاف نپٹ، سامنے اور ڈھونڈنا کو اسی طرح جدید املا کے مطابق لکھا گیا ہے۔

(ب) ک = ک گ، ر = ر ڑ۔

(ج) یاے معروف اور یاے مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(د) یاں (یہاں) واں (وہاں) کو حسب قاعدۂ قدیم یہاں وہاں لکھا گیا ہے۔

(ہ) لفظ کے آخر میں آنے والی ہاے مختفی کو الف سے بدل دیا گیا ہے جیسے مزا = مزہ۔

(و) امالے کی صورت میں "ۃ" کو "ے" سے لکھا گیا ہے جیسے کوچے = کوچہ۔

(ز) معکوسی حرف ٹ کے لیے تین یا چار نقطے لگائے گئے ہیں۔

(۷) دیوانِ درد، مکتوبہ ۱۱۹۴ھ = نقش

یہ مخطوطہ ڈاکٹر فضل امام کی ملکیت ہے۔ اس کے بارے میں ہماری تمام تر معلومات اس کے مطبوعہ ایڈیشن پر مبنی ہے جسے مالک مخطوطہ نے ہی مرتب کرکے دیوان درد کا نقش اول کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ چھپا ہوا نسخہ نہایت غلط ہے چنانچہ اسے کسی طرح بھی مخطوطے

کا بدل قرار نہیں دیا جا سکتا(تفصیل ملاحظہ ہو ص ۲۲ تا ۳۳) تاہم بہ حالت مجبوری ہم نے اسی سے استفادہ کیا ہے۔ مرتب نے نسخہ مذکور کے بارے میں جو واقفیت بہم پہنچائی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

صفحات ۳۱، سائز ۵×۸٫۴، کتابت قدرے صاف، خط نستعلیق مائل بہ شکستہ کاغذ کا رنگ بادامی، کرم خوردہ، سال کتابت ۱۱۹۴ھ، نام کاتب شاہ علی۔

اصناف کی ترتیب:۔ غزلیں (۱۰۰) غزلوں کے متفرق اشعار (۸۶) رباعیاں (۳)۔ اس نسخے کی کل یہی کائنات ہے۔ مطبوعہ نسخے کے شروع میں مخطوطے کے آخری صفحے کا عکس بھی شامل ہے جس پر مذکورہ بالا تینوں رباعیاں اور مندرجہ ذیل ترقیمہ درج ہے۔

"تمت تمام شد دیوان معجز بیان خواجہ محمد میر المتخلص دردؔ سلمہ اللہ تعالیٰ بتاریخ شانز دہم شہر ربیع الثانی ۱۱۹۴ھ بروز جمعہ برائے خاطر داشت میر حسینی صاحب میر روشن علی مدظلہ اللہ تعالیٰ بدست عاصی گنہ گار شاہ علی تحریر یافت"

ہر کہ خواند طمع دعا دارم   زانکہ من بندۂ گنہ گارم
نوشتہ بماند سیہ بر سفید   نویسندہ رانیست فردا امید

(۸) نسخۂ حیدر آباد = ش

کلام درد کا یہ قلمی نسخہ اورینٹل مینسکرپٹ لائبریری (سابق کتب خانہ آصفیہ) حیدر آباد میں محفوظ ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مخطوطہ نمبر ۴۸۱، کل صفحات ۸۸، صفحہ اول پر مرقوم ہے۔ "الجزو دیوان درد و اثر در یکجلد مالک فقیر نجم الدین بخش" کلام درد صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۸۴ پر ختم ہو جاتا ہے، مسطر ۱۰ تا ۱۵ سطری، سائز ۱۱ ۱/۲×۲۱ س. م خط نستعلیق، کاغذ قدرے دبیز، رنگ ٹیالا، ترقیمہ ندارد۔ پہلے صفحے پر سرخ روشنائی سے جدولیں بنائی گئی ہیں۔

ابتدا۔ ع مقدور ہمیں کب .... اختتام۔ ع آتا ہے نظر خدا کسی کو

اس نسخے میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے تاہم کاغذ اور طرز تحریر سے بہت پرانا معلوم ہوتا

ہے۔

املا:۔ املا کا طرز قدیم ہے، مثلاً

(الف) سامہنے=سامنے، تڑپھ=تڑپ، بِی=بھی پچتاتا=پچھتاتا، ووہ=وہ، لوہو=لہو، نیں=نے، مونہہ=منہ، جنوں نیں=جنھوں نے، ہات=ہاتھ، سوجتا=سوجھتا، جیوں=جوں، طپش=تپش، تجکو=تجھ کو، مجکو=مجھ کو لیکن ڈھونڈھہ اور چٹھہ کی جگہ ڈھونڈ اور نپٹ ہی لکھے گئے ہیں۔

(ب) ک=ک گ، پ=ب،پ، د=د،ڈ، ر=رڑ لکھے گئے ہیں:

(ج) معکوسی حروف پر علامت نہیں لگائی گئی ہے۔ جیسے ٹھرایا (ٹھہرایا) چڑھہ (چڑھ) چھورے (چھوڑے)

(د) ڑکو د بھی لکھا گیا ہے جیسے چدہاوے=چڑھاوے۔

(ہ) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(و) یاں (یہاں)، واں (وہاں)، کو حسب قاعدۂ قدیم یہاں وہاں لکھا گیا ہے۔

(ز) الفاظ کو توڑ کر الگ الگ لکھنے کی صورت بھی ملتی ہے مثلاً تر دامن ئی=تر دامنی۔

اغلاط کتابت:۔ پورے نسخے میں ایک جگہ اکثیر بجائے اکسیر لکھا ہوا ملتا ہے۔

(۹) نسخہ علی گڑھ=حسن

ملکیت۔ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (احسن کلکشن) نمبر ۹۸۱،۴۳۱/۶، صفحات ۱۰۶، استعمال شدہ ۱۰۲، سائز ۲۱×۱۴ س. م.، کاغذ کا رنگ مٹیالا، نامِ کاتب۔ ندارد، سالِ کتابت ۱۲۲۴ھ؟ مقامِ کتابت۔ کلکتہ۔

اصناف کی ترتیب:۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے بعد غزلیات سے دیوان کی ابتدا ہوتی ہے اور اختتام ایک رباعی مستزاد پر ہوتا ہے۔ ان دونوں کے وسط میں ترکیب بند، مخمسات اور رُباعیات ہیں:۔

خاتمۂ کتاب پر ذیل کا ترقیمہ درج ہے:۔

"تمت تمام بتاریخ غرۂ ماہ رجب المرجب ۱۲۲۲ہجری مطابق بست ہم ماہ بھادوں ۱۲۱۴فصلی بروز چہار شنبہ بوقت بر آمدن یکپاس روز بمقام کلکتہ تحریر یافت۔ نقل مطابق اصل است۔ مقابلہ شدہ۔

ترقیمے کی اس عبارت کے بعد "دیگر" سرخی کے تحت میرؔ کا ایک شعر مرقوم ہے۔

ترے در پہ آئے دعا کر چلے یہ تھا فرض ہم پر، ادا کر چلے

منقولہ بالا ترقیمے کے آخر میں درج عبارت۔۔ نقل مطابق اصل است اور مقابلہ ہم شدہ، سے یہ پتا چلتا ہے کہ زیر بحث دیوان ۱۲۲۲ھ میں تحریر کردہ کسی نسخے کی نقل ہے۔ نقل مطابق اصل ہونے اور کتابت کے بعد دوبارہ مقابلہ کیے جانے کے کاتب کے دعوے کے باوجود اس نسخے میں عاجلانہ غلطیاں اس کثرت سے موجود ہیں کہ اس کا متن کسی بھی درجے میں پایۂ اعتبار کو نہیں پہنچتا۔ املا میں مختلف النوع بوالعجبیاں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کتابت و املا کی چند غلطیاں بہ طور نمونہ سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:۔

"مجھ کو ادھر دیکھنا" کو "مجھ کو نظر دیکھنا" "گھر تھا یہ باغ تھا" کو "گھر تا یہ باغ" "زلف اب دی ہے اٹھا" کو "زلف آہنی دی اٹھا" "مے کدے کے بیچ" کو "محتسب کے بیچ" "ہوس بھری وہ کب" کو "مہر بھری وہ کب" "چھان چکے" کو "چھانکھ چکے" اور "چڑھی" کو "چھڑی" لکھا گیا ہے۔ ان مثالوں میں بعض متن کو دانستہ مسخ کرنے کی کوشش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی غلطیوں سے مملو کسی نسخے کو متن کی اساس قرار دینا مناسب نہیں۔

املائی خصوصیات:۔ ناقل نے لفظوں کو کہیں جدید املا کے مطابق لکھا ہے اور کہیں قدیم طرز املا کی پیروی کی ہے۔ مثلاً:۔

(الف) سامہنے=سامنے، تڑپھ /تڑپ=تڑپ، ڈھونڈھ/ڈھونڈ=ڈھونڈ، اوٹھتا=اٹھتا، طپاں=تپاں، پچتانا=پچھتانا، ان مثالوں کے برعکس نپٹ اور ہونٹ کو تواتر کے ساتھ جدید املا میں لکھا گیا ہے۔

(ب) قدیم طرز املا کے برخلاف "گاف" پر دو مرکز لگا کر "کاف" سے ممیز کیا گیا ہے۔

(ج) معکوسی حروف ٹ، ڑ پر قدیم انداز تحریر کے برعکس نقطوں کی بجائے "ط" کی

علامت بنائی گئی ہے۔

(د) یاں (یھاں)، واں (وھاں) کو یہاں، وہاں ہی لکھا گیا ہے۔

(ہ) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز قائم نہیں کیا گیا ہے۔

(۱۰) نسخۂ پٹنہ = خد

ملکیت خدا بخش لائبریری پٹنہ، مخطوطہ نمبر ایس ۔ایل ۵۰، صفحات ۱۴۰، مسطر ۸، ۱۰، ۱۱ سطری سائز ۲۱×۱۲ س م. خط نستعلیق پاکیزہ، پختہ اور خوبصورت، تخلص کا اندراج شنگرفی روشنائی سے، اوراق سالم رنگ باداہی، نام کاتب و سنہ کتابت ندارد، صفحہ اول پر ایک مہر حیدر خاں خانہ زاد محمد علی شاہ بادشاہ غازی کی ہے۔ اور مہر کے نیچے لکھا ہے۔ ''دیوان میر درد ہندی گو اردو خوشخو در جائزہ کتب خانہ سلطانی صحیح نمودہ شد'' یہیں پر کتب خانے کی مہر ثبت ہے۔

ابتدا۔ ع مقدور ہمیں کب تری وصفوں کی رقم کا اور اختتام۔ ع نگاہ کچونک رنگ بے وفائی دوست ۔ کتاب کے صفحۂ دوم کے نصف اول پر سنہرے اور نیلے رنگ سے تزئین کاری کی گئی ہے۔ اور نصف آخر سے دیوان کی ابتدا ہوتی ہے۔ جدولیں سرخ اور نیلی روشنائی سے کھینچی گئی ہیں۔ ہر غزل، متفرق اشعار، ترجیع کے ہر بند، قطعات و رباعیات کے کے لیے الگ الگ خانے بنائے گئے ہیں، تخلص کے لیے شنگرفی روشنائی کا استعمال ہوا ہے۔ دیوان بہ ظاہر نہایت اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک دو شعری قطعہ دیر کی سیر میں خدا دیکھا، اور چھ اشعار کی ایک غزل ع کیا ہے سبب کہ نامہ بر آج تلک پھرا نہیں'' اس نسخے میں ایسی ہے جو کہیں اور نہیں ملتی۔ لیکن چوں کہ کسی معتبر ذریعے سے اس کلام کے مستند ہونے کی تصدیق نہیں ہو پائی ہے لہٰذا ہم اسے مشکوک کلام کے تحت رکھیں گے۔ اب تک دریافت شدہ نسخوں میں املا کی غلطیوں کی جو کثرت اس نسخے میں نظر آتی ہے کہیں اور نہیں ملتی۔ غلطیوں کی اس افراط نے جو کاتب کی کم سوادی اور لاپروائی پر دلالت کرتی ہیں، اس نسخے کو ساقط الاعتبار بنا دیا ہے۔

املا:۔ املا پر قدیم طرز تحریر غالب ہے مثلاً:۔

(الف) تڑپھ = تڑپ، ہونٹھ = ہونٹ، ڈھونڈھ = ڈھونڈ، یھہ = یہ، تجکو = تجھکو، دونو = دونوں، لیکن سامنے کو سامنے اور سنبھل کو سنبھل ہی لکھا گیا ہے۔ پورے دیوان میں صرف ایک جگہ "تڑپھتی" کی جگہ "تڑپتی" لکھ دیا گیا ہے۔ "سنبھل" کو کہیں کہیں "سنبل" بھی لکھا گیا ہے۔

(ب) پیش کو ظاہر کرنے کے لیے واو کا بھی استعمال ہوا ہے جیسے۔ اوجاڑا= اجاڑا، خورم= خرم۔

(ج) ک= ک گ اور پ= ب،پ لکھا گیا ہے۔

(د) یائے معروف اور یائے مجہول میں حسب قاعدۂ قدیم امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) یاں (یھاں)، واں (وھاں) کو یہاں، وہاں لکھا گیا ہے۔

(و) لفظ کے آخر میں الف کی آواز دینے والی ہائے مختفی کو دونوں طرح لکھا گیا ہے مثلاً پردہ= پردہ، مزا= مزہ۔

(ز) کتابت میں بعض اوقات فنکارانہ صناعی اور حسن اختصار سے بھی کام لیا گیا ہے۔ مثلاً:۔ کاشمع= کاش شمع، سایہ سب میں شیخ= سایے میں سب شیخ، = نہیں محتاج

(ح) لفظوں کو توڑ کر الگ الگ لکھنے کی روش بھی اختیار کی گئی ہے جیسے:۔ بیٹھ تے= بیٹھتے۔

(ط) کتابت کی بوالعجبیاں بھی نسخے میں دیکھنے کو ملتی ہیں جیسے:۔ تجھ= تجھ سے، جسے= جس میں وغیرہ۔

اغلاط کتابت:۔ نسخہ حسنِ کتابت کا اچھا نمونہ ہونے کے باوجود املا کی غلطیوں سے پر ہے۔ یہ غلطیاں کاتب کی کم سوادی کا پتا دیتی ہیں ۔ مثلاً:۔کسرت= کثرت، فرست= فرصت، بحت= بہت، غسی= غصہ، لاذم= لازم، اہل حرس= اہل حرص، مسیر= میسر، حوس= ہوس، نظار= نزار، ظائل= زائل، صیف= سیف۔

(۱۱) نسخۂ پٹنہ = پٹ

ملکیت خدا بخش لائبریری، پٹنہ، مخطوطہ نمبر ۵۲، صفحات ۹۸، ان میں سے چار صفحات (صفحہ ۹ تا ۱۲) کلام سودا کے کسی نسخے کے ہیں جو جلد سازی کے وقت غلطی سے دیوان درد کے ساتھ شامل کر دیے گئے ہیں، مسطر ۱۲ تا ۱۹ سطری، سائز ۲۳×۱۷s۵ س.م. خط نستعلیق، اوراق خستہ و خراب ہو چکے ہیں جنھیں کاغذ کی پٹیاں لگا کر پائدار بنا دیا گیا ہے، کاغذ کا رنگ مٹیالا، کاتب چونی لال، سنہ کتابت ۱۸۳۶ء، دیوان کے خاتمے پر ذیل کا ترقیمہ درج ہے۔

"فی التاریخ ہفتم ماہ فروری ۱۸۳۶ء عیسوی مطابق پنجم ماہ پھاگن ۱۲۴۳ فصلی موافق نواز دہم ماہ شوال ۱۲۵۱ ہجری این نسخہ دیوان درد کہ از کتابت جناب سری لالہ ہیرا لال صاحب قبلہ دام اقبالہ بمقام چھپرہ ضلع سارن نقل برداشتہ بہ خط خام بندہ چونی لال اتمام رسید"۔

کیفیت:۔ نقل کرنے میں ناقل سے کہیں کہیں الفاظ اور حروف چھوٹ گئے ہیں نتیجتاً بعض اشعار یا مصرے ناموزوں ہو گئے ہیں۔ البتہ نسخہ دانستہ تحریفات سے پاک معلوم ہوتا ہے۔

املا:۔ املا میں عام طور پر قدیم طرز تحریر کی پیروی کی گئی ہے مثلاً:۔

(الف) سامہنے = سامنے، تڑپھ = تڑپ، نیں = نے، خورم = خرم، دیکھانا = دکھانا، پاوں = پاؤں، پانوں/پانو = پاؤں، چھانو = چھاؤں، اپناں = اپنا، توں = تو، کوں = کو، کہ = کے، آگیں = آگے، کبھوں۔ کبھو،
لیکن نپٹ اور ہونٹ کو جدید املا میں لکھا گیا ہے۔

(ب) "گاف" پر دو مرکز لگا کر "کاف" سے علاحدہ کیا گیا ہے۔

(ج) یاے معروف اور یاے مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(د) ڑھ کو ڈھ بھی لکھا ہے جیسے بڈھنی = بڑھنی۔

(ہ) یاں (یہاں)، واں (وہاں) کو یہاں، وہاں لکھا گیا ہے۔

اغلاط کتابت:۔ نسخے میں املا کی چند واضح غلطیاں بھی موجود ہیں جیسے حاظر = حاضر، بہر = بحر، سمر = ثمر وغیرہ۔

(۱۲) نسخہ حیدر آباد=ج

ملکیت کتب خانہ سرسالار جنگ میوزیم، مخطوطہ نمبر ۵۹، صفحات ۸۶، مسطر ۱۳ سطری (عام طور پر) سائز ۱۵×۲۱س.م.، خط شکستہ، کاغذ کرم خوردہ، بوسیدہ، رنگ مٹیالا، نام کاتب اور سنہ کتابت ندارد، نسخے میں صرف غزلیں ہیں سوائے ایک رباعی کے۔

دیوان کے آخر میں کوئی ترقیمہ موجود نہیں، البتہ کئی مہریں جو مٹادی گئی ہیں۔ نسخہ قیاساً ۱۳ویں صدی ہجری کے ربع اول کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

املا:۔املا میں عام طور پر قدیم روش کو اپنایا گیا ہے مثلاً:۔

(الف) سامہنے=سامنے، تڑپھ=تڑپ، ہات،ہاتھ=ہاتھ، سات=ساتھ، لیکن ڈھونڈ اور نپٹ کو اجدید املا کے مطابق لکھا گیا ہے۔

(ب) ک=ک،گ لکھا گیا ہے۔

(ج) یاں(یہاں)، واں (وہاں) کو یہاں، وہاں لکھا گیا ہے۔

(د) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) لفظوں کو توڑ کر لکھنے کی مثال بھی موجود ہے۔ جیسے: جان تی=جانتے۔

اغلاط کتابت:۔اس دیوان میں کتابت کی غلطیاں بھی ملتی ہیں جیسے:۔صفر=سفر، رحم=مرہم، عامال=اعمال وغیرہ۔

(۱۳) نسخہ بھوپال=فو

ملکیت۔ مولانا آزاد سنٹرل لائبریری، بھوپال، مخطوطہ نمبر ۱۳، صفحات ۵۳، خط نستعلیق مائل بہ شکستہ، مسطر ۱۱ تا ۱۵ سطری، نام کاتب منولعل، سنہ کتابت ۱۲۴۵ فصلی= ۱۲۵۳ھ۔ اختتام پر بطور ترقیمہ ذیل کی عبارت مرقوم ہے۔

تمام شد نسخہ دیوان دردؔ بتاریخ دہم شہر ذی قعدہ ۱۲ جلوس والا مطابق ۱۲۵۴ فصلی بوقت روز دوپاس بر آمدہ بود بقلم شکستہ رقم منولعل ولد بخشی مہکو لعل برائے خواندن صاحب زادہ بلند اقبال میاں منیر محمد خاں در احد نواب صاحب و قبلہ غوث محمد خاں بہادر صورت

اتمام یافت۔

نوشتہ بماند سیہ برسفید نویسندہ رانیست فرد او امید
قار یا بہ من کمن چندیں عطاب گر خطائے رفتہ باشد در کتاب
تمام شد کار من نظام شد

دیوان کے صفحۂ اول پر ایک مدوّر خانے میں لکھا ہے۔ "نسخہ ھذا مسمّٰی بہ دیوان درد تصنیف خواجہ میر درد از کتب خانہ سرکار نواب فوج دار محمد خاں بہادر دام اقبالہ۔۔۔۔" دوسرے صفحے پر فوج دار محمد خاں بہادر کی ۱۲۶۱ھ کی ایک مدوّر مہر ہے۔ صفحہ ۳ خالی ہے۔ اور صفحہ ۴ پر انھی فوج دار محمد خاں بہادر کی ایک چھوٹی سی چوکور مہر ہے۔ اس صفحے کے اوپری حصے کے بائیں جانب کنارے پر فارسی کا یہ شعر مرقوم ہے:

الٰہی بخت تو بیدار بادا تر اودولت ہمیشہ یار بادا

صفحہ ۵ سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی سرخی کے ساتھ غزلیں شروع ہوتی ہیں جو صفحہ ۵۷ پر مع چند دوشعری قطعات ختم ہو جاتی ہیں۔ اور اسی صفحہ پر منقولہ بالا ترقیمہ بہ طور خاتمۂ دیوان درج ہے۔ یہ نسخہ مختصر ہے اور تمام ردیفوں میں غزلیں بھی نہیں ہیں تاہم اس میں کچھ ایسا کلام ضرور ہے جو دوسرے قلمی نسخوں میں نہیں ملتا۔ زائد کلام درج ذیل ہے:

گلی سیں تیری کوئی ایک بار ہو نہ گیا[1]
کہ نقد دل (کے) تئیں وہ غریب کھو نہ گیا
کھلی نظر نہ کسو کی جہاں کے منہ اوپر
کہ اپنی آنکھوں کو شبنم کی طرح رُو نہ گیا
سنا ہے خواب میں لوگوں کے تو تو آیا تھا
ہزار حیف کہ میں بے خبر بھی سو نہ گیا
مثال آئینہ زاہد اگر چہ سادا تھا
مرا تو عکس دلے اپنے دل سیں دھو نہ گیا
ہمارے سامنے اے درد بھولے چوکے بھی
کبھو وہ دور سیں ہو جاوے سو بھی ہو نہ گیا

[1] یہ غزل متن کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ "دیوان درد کا نقش اول" میں بھی موجود ہے۔

(۲) "ع تو بھی نہ اگر ملا کرے گا" اس غزل میں درج ذیل دو شعر زائد ہیں۔

(۱) پچھتاؤ گے تم تو ایسی خو سے
کو(ن) اتنا سخن سہا کرے گا
(۲) اے درد سنے ہے تو میری باتیں
دیکھیں گے کوئی وفا کرے گا

(۳) "حال دل کچھ تو ہے اب دل کی توانائی کا" میں بھی یہ دو شعر زائد ہیں۔

(۱) مت تصور کرو مجھ دل کوں کہ ہے مضغۂ گوشت
شیشہ بغلی ہے یہ دور کی بینائی کا
(۲) یار کے دیکھنے پر بھول کے مت ہو مغرور
کہ بھروسا ہے تجھے درد اس ہرجائی کا

(۴) اہل زمانہ آگے بھی تھے اور زمانہ تھا......

(۱) آنا ترا چمن سنے اے بلبل بہار
گل کے سبب اہم حتی تجکو بہانہ تھا
(۲) نہیں درد دل ہے کون کہاں مست مال پر
کہاں نالہ وصدا ہے کہاں یہ ترانہ تھا

(۵) "کہاں کا ساقی اور مینا، کدھر کا جام وے خانہ" میں ذیل کے دو شعر زائد ہیں۔

بجز دل کے دریچہ کب دکھاوے یار کا جلوا
کسو نے جس کے تئیں دیکھا نہ ہرگز اس کو کہاں جانا
دیا ہے فکر دنیا اور عقبیٰ دل کو عالم کے
کیا ساقی ازل نے درد کا مجھ دل کو پیانا

(۶) ردیف "ی" کی ایک غزل "درد اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے"۔ میں درج ذیل دو شعر زائد ہیں:۔

ظالم بہ قول آپ اوسے بیدستگاہ کو
درد اپنے حال کا تجھپہ آگاہ کیا کرے (کذا)

نالے سے کچھ نہ ہو ہے میاں شست کی خلش
جو سانس بھی نہ لے سکے سو آہ کیا کرے

املا کی خصوصیات:۔ املا میں قدیم طریقۂ تحریر اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً:۔

(الف) سامہنے=سامنے، تڑپھ=تڑپ، تونیں=تونے، ہمنیں=ہم نے، سیں=سے، مجکو=مجھکو، طپش=تپش، اودھر=ادھر، ایدھر=ادھر، اوس=اس وغیرہ۔

(ب) ک=ک، گ

(ج) لفظ کے آخر میں الف کی آواز دینے والی ہائے مختفی کو دونوں طرح سے لکھا گیا ہے جیسے:۔ مدرسا، مزا، کعبہ اور بتخانہ وغیرہ۔

(د) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) یاں (یھاں)، واں (وھاں) کو بہ حسب قاعدۂ قدیم یہاں، وہاں لکھا گیا ہے۔

(و) لفظ کو توڑ کر لکھنے کی مثال بھی مل جاتی ہے جیسے:۔ اٹھ تا=اٹھتا۔

(ز) املا کی بعض صورتیں دکنی کے اثرات کی نشان دہی کرتی ہیں مثلاً:۔ بھاند=باندھ، پہتر=پتھر، پھڑنا=پڑھنا وغیرہ۔

(ح) دو لفظوں کو ملا کر لکھنے کی مثالیں جابہ جا موجود ہیں۔ جیسے:۔ دیکھتیں=دیکھتے ہیں، تمنیں=تم نے، ہمنیں=ہم نے، معشوقسے=معشوق سے وغیرہ۔

اغلاط کتابت:۔ اس نسخے میں املا کی غلطیاں بھی موجود ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ جیسے:۔ لاذم=لازم۔(احد=عہد، عطاب=عتاب، یہ غلطیاں ترقیمہ میں ہیں)

(۱۴) نسخہ کراچی=ک

ملکیت:۔ انجمن ترقی اردو، کراچی، پاکستان، (امانتاً قومی عجائب گھر، کراچی میں محفوظ ہے)
صفحات ۸۲، مسطر ۱۳، ۱۴، سطری، خط نستعلیق اوسط، اوراق کرم خوردہ، نام کاتب، سنہ کتابت اور مقام کتابت ندارد۔

اصناف کی ترتیب:۔ ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ کی سرخی کے تحت غزلوں سے دیوان کی

ابتدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد رباعیاں درج ہیں۔ خاتمہ مخمسات پر ہوتا ہے۔

ابتدا۔ع مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کااور "اختتام۔ ع پرواز شکست بال وپر ہے"

بہ ظاہر یہ نسخہ ۱۳ویں صدی ہجری کے اوائل کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور متن کی صحت کے لحاظ سے بڑی حد تک قابل اعتبار ہے۔

املا کی خصوصیت:۔ املا میں قدیم انداز تحریر غالب ہے۔ مثلاً:۔

(الف) تڑپھ = تڑپ، ہات = ہاتھ، لوہو = لہو، اوس = اس، یوہیں = یونہی، مونہہ = منہ، پچتانا = پچھتانا، کد = کب، پانوں = پاؤں، طپش = تپش، طپاں = تپاں، (لیکن "توتیا" کوت ہی سے لکھا گیا ہے) علاوہ ازیں سامنے اور ڈہونڈ (ڈھونڈ) کو جدید املا کے مطابق لکھا گیا ہے۔

(ب) ک = ک گ لکھا گیا ہے۔

(ج) یاں (یھاں)، واں (وھاں) = یہاں، وہاں لکھا گیا ہے۔

(د) یاے معروف اور یاے مجہول میں امتیاز نہیں برتا گیا ہے۔

(ہ) لفظ کے آخر میں الف کی آواز دینے والی ہائے مختفی کو "الف" اور "ۃ" دونوں سے لکھا گیا ہے جیسے:۔ خطرا = خطرہ، بندا = بندہ، سلسلا = سلسلہ لیکن مژہ کو مزہ لکھا گیا ہے۔

(و) معکوسی حرف "ٹ" پر چار نقطے "ٹ" لگائے گئے ہیں۔

اغلاط کتابت:۔ یہ نسخہ بڑی حد تک کتابت کی غلطیوں سے پاک ہے۔ صرف ایک جگہ "اکسیر" کو "اکثیر" اور ایک جگہ "حرص" کو "حرس" لکھ دیا گیا ہے۔

(۱۵) نسخہ لاہور = لا

ملکیت:۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، پاکستان، مخطوطہ نمبر ۵۶۷/۱۳/۱۸۹۱، صفحات ۹۸ مسطر ۱۱، ۱۲، سطری، خط نستعلیق عمدہ، اوراق سالم، نام کاتب، سنہ و مقام کتابت

ندارد"۔

اصناف:۔ یہ دیوان صرف غزلیات پر مبنی ہے۔ بظاہر صاف ستھرے عمدہ خط میں لکھا ہوا یہ نسخہ زمانہ حال کا کتابت شدہ معلوم ہوتا ہے۔

املا کی خصوصیات:۔ املا میں قدیم وجدید انداز تحریر کا امتزاج پایا جاتا ہے مثلاً:۔

(الف) تڑپھ=تڑپ، دیکھا دے تے=دکھا دیتے ، اوٹھادیا= اٹھا دیا، اوس= اس، تونے رتونیں=تونے، منہ رموتھہ=مُنہ، ایدھر، اودھر=اِدھر، اُدھر، ہات= ہاتھ۔ ہونٹ، نپٹ اور سامنے کا املا جدید ہی ہے۔ صرف ایک جگہ سامنے کو "سامھنے" لکھ دیا ہے۔

(ب) ک=ک گ لکھا گیا ہے۔

(ج) یاں (یھاں)، واں (وھاں) کو یہاں وہاں لکھا گیا ہے۔

(د) یاے معروف اور یاے مجہول کے بیچ امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) حروف پر عام طور سے نقطوں یا امتیازی علامتوں کے لگانے کا باقاعدہ التزام نہیں کیا گیا ہے مثلاً:۔ ر=رڑ یا ح=ج چ لکھا گیا ہے۔

(و) لفظ کے آخر میں الف کی آواز دینے والی ہاے مختفی کو دونوں طرح سے لکھا گیا ہے۔ جیسے:۔ عرصا=عرصہ، مدرسا=مدرسہ، اور کعبہ اور بتخانہ کے آخر میں ہائے مختفی موجود ہے۔

اغلاط کتابت:۔ پورے دیوان میں ایک جگہ "سب" کو "سبہ" اور "چڑھ" کو "چھڑ" لکھ دیا گیا ہے۔

(١٦) نسخہ آغا جمیل کاشمیری=آغا

ملکیت۔ آغا جمیل کاشمیری، (بنارس) صفحات ١٠٦، سطر (عام طور پر) ١٤ و ١٥ سطری، سائز ٢٧×١٧ اس.م.، خط نستعلیق، اوراق کرم خوردگی سے محفوظ لیکن خستہ ہیں۔ رنگ مٹیالا جدولیں سرخ شنگرفی روشنائی سے کھینچی گئی ہیں۔ سنہ کتابت ١٢٥٩ھ، نام کاتب اور مقام کتابت مرقوم نہیں ہے۔

ابتدا: ع مقدور ہمیں کب تیری وصفوں کے رقم کا..........

اختتام: ع آتا ہے نظر حسن میں جلوا کیا کیا۔۔۔۔ اللہ (اللہ)

صفحۂ دوم کے نصف سے "رب یسر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمم بالخیر" کی سرخی کے ساتھ دیوان کی ابتدا ہوتی ہے۔ اصناف کی ترتیب اس طرح ہے:۔ غزلیات، متفرق اشعار، ترکیب بند (۱) مخمس (۱) رباعیات (۱۲) آخری رباعی مستزاد میں ہے۔ دیوان کے خاتمے پر ذیل کا مختصر ترقیمہ درج ہے۔

دیوان خواجہ میر درؔد صاحب بتاریخ دویم محرم الحرام ۱۲۹۵ھ بہ زیور اتمام مزین گردید۔

اس ترقیمے کے علاوہ کتاب کے پہلے اور آخری صفحے پر مرقوم عبارتوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ ابتداً بابو رام نرائن سنگھ کے پاس تھا، بعد میں بابو منولعل پانڈے کی تحویل میں آیا اور آخر آخر حکیم سید محمد حسین کے توسط سے جناب آغا جمیل کی ملکیت بنا۔

املا:۔ کاتب نے املا میں عام طور پر قدیم انداز تحریر کی پیروی کی ہے: مثلاً

(الف) تڑپھے = تڑپے، ڈھونڈھ = ڈھونڈ، ہات = ہاتھ، مج = مجھ، تج = تجھ، اوس = اس، اوٹھا = اٹھا، نیں = نے، وو = وہ، ہیں = ہی، تیئں = تہیں، جوں = چوں، دونو = دونوں، طپاں = تپاں، طپش = تپش، طپیدگاں = تپیدگاں۔ اس کے برخلاف، ہونٹھ پٹھ اور سامہنے کو جدید املا میں ہونٹ، پٹ، اور سامنے لکھا گیا ہے۔

(ب) ک = ک گ لکھا گیا ہے۔

(ج) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(د) واں (وھاں) یاں (یھاں) کو وہاں اور یہاں لکھا گیا ہے۔

(ہ) لفظ کے آخر میں آنے والی ہائے مختفی کو اکثر الف سے بدل دیا گیا ہے جیسے:۔ نشہ، شیشہ، شہرہ، پردہ، جلوہ، مدرسہ، مزہ اور شیوہ کو ترتیب سے نشا، شیشا، شہرا، پردا، جلوا، مدرسا، مزا اور شیوا کر دیا گیا ہے لیکن بعض الفاظ میں ہائے مختفی برقرار رکھی گئی ہے۔ جیسے خلوت خانہ، بتخانہ، میکدہ وغیرہ۔

(و) ڑ = رڑ لکھا گیا ہے لیکن "ز" پر نقطے لگائے گئے ہیں۔

(ز) ٹ = ٹ لکھا گیا ہے۔

اغلاط کتابت:۔ پورے دیوان میں املا کی صرف چند غلطیاں ملتی ہیں۔ مثلاً: سب، چڑھ اور ناسور کو بالترتیب سپہ، چھڑ اور ناصور لکھا دیا گیا ہے۔ البتہ تصرفات بیجا اور عجلت میں الفاظ و حروف کو چھوڑتے جانے یا ان میں تقدیم تاخیر کرنے کی مثالیں کتاب میں کثرت سے موجود ہیں۔ جو نسخے کی استنادی حیثیت مجروح کرتی ہیں۔

(۱۷) نسخہ مطبع کبیری = کب

دردؔ کے فارسی اور اردو دیوان ایک ساتھ پہلی بار ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء میں کلیات دردؔ کے نام سے قصبہ سہسرام (بہار) کے مطبع کبیری میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئے۔ یہ کتاب ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ حسب قاعدۂ قدیم حوض اور حاشیے دونوں میں اشعار مندرج ہیں۔ حوض میں فارسی متن ہے اور حاشیے پر (ص ۱۰۴ تک) اردو کلام کو جگہ دی گئی ہے۔ آگے ص ۱۳۷ پر فارسی کلام اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اسی صفحے سے خاتمۃ الطبع کی عبارتیں شروع ہوتی ہیں اور ص ۱۳۸ پر مندرجہ ذیل دو قطعات تاریخ کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔

(۱)

برائے درد مندانِ محبت اندریں مطبع
بحسنِ طبع شد مطبوع کلیات پیرما
بر آمداز کلام اُوسنِ طبعش تواں گفتن
کہ گویا خود بخود فرمود آں روشنضمیر ما
بگیرا عداد ایں مصرعہ بلارو دریا بشمر
سراپا درد بارد از کلام خواجہ میرما

(۲)

چودر مطبع کبیر الدین برائے خاطر یاراں
با حُسن صورتی مطبوع شد دیوان میرما
پئے تاریخ اتمامش سروش غیب بشنیدم
چہ درد عشق را آمددوا دیوان پیرما

آخر میں ص ۱۳۹ تا ص ۱۴۴، فارسی اور اردو دواوین کے صحت نامے، علاحدہ علاحدہ خانوں میں درج ہیں۔

خواجہ میر دردؔ کے فارسی اور اردو کلام کا یہ ایڈیشن اُس وقت کی طباعت کا اچھا نمونہ ہے اور تقریباً نایاب ہے۔اس کا ایک نسخہ "غالب انسٹی ٹیوٹ" دہلی، کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ جناب رشید حسن خان صاحب نے اس تک میری رہنمائی فرمائی۔ جس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں اسی ایڈیشن کا ایک نسخہ دہلی میں ڈاکٹر شمس بدایونی کے ذاتی ذخیرے میں بھی موجود ہے۔ اس نسخے کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

تعداد وترتیب اصناف:۔ غزلیات فارسی ۱۶۲ (حوض) میں غزلیات اردو ۲۰۰ (حاشیہ) رباعیات فارسی ۵۳۹ (حوض)رباعیات اردو، ۷۷ (حاشیہ) افرادو قطعات فارسی ۸۴ (حوض) افراد و قطعات اردو ۴۵ (حاشیہ) مخمس و مستزاد فارسی ۷ (حوض) مخمس وترکیب بند و مستزاد اردو ۷ (حاشیہ)

کیفیت:۔ یہ کلیات کلام درد کے اولین مطبوعہ نسخوں میں سے ایک ہے[1] کتاب کی کتابت اور طباعت پر خصوصی توجہ کے باوجود بعض مقامات پر متن میں تبدیلی کی مثالیں ملتی ہیں، نیز دو شعری قطعات کو(جو دراصل غزل کے متفرق اشعار ہیں) بربنائے سہو "رباعیات" کے ذیل میں رکھا گیا ہے۔ کاتب کم سواد تو نہیں لیکن چند الفاظ کا املا غلط لکھ گیا ہے مثلاً: سدا (بمعنی ہمیشہ) کو صدا، ناسور (بمعنی پھوڑا، زخم) کو ناصور، آہ اور کو آہ آور، علاوہ ازیں چڑھا، چڑھی، کڑھا، بڑھیا وغیرہ کو علی الترتیب چڈھا، چڈھی، کڈھا اور بڈھیا وغیرہ لکھ دیا ہے۔

املا:۔ کاتب نے املا میں قدیم قلمی نسخوں کے انداز تحریر کی پیروی کی ہے۔ مثلاً:۔

(الف) ساہمنے = سامنے، تڑپھ = تڑپ، دو = وہ، تروار = تلوار، پہرانا = پہننا، کد = کب، پچتانا = پچھتانا، دونو = دونوں، ایدھر = ادھر، اودھر = ادھر، جیدھر = جدھر، اوٹھو = اٹھو، اوس = اس، ہیں = ہی، پانو = پاؤں، چھانو = چھاؤں، مجکو = مجھ کو، خورم = خرم، ڈھونڈھ = ڈھونڈ، دیکھلانا = دکھلانا،

---

[1] اس سے پہلے مولانا صہبائی کا تصحیح کردہ دیوان ۱۸۴۷ء میں شائع ہوا تھا۔

طپش= تپش، طپاں= تپاں، طپیدگاں= تپیدگاں لیکن "ہونٹھ" کو تواتر کے ساتھ جدید املا میں "ہونٹ" اور تڑپھ کو صرف ایک جگہ تڑپ لکھ دیا ہے۔

(ب) ک گ کو ک لکھا گیا ہے یعنی "گ" پر دو مرکز لگا کر "ک" سے ممیز نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) یاے معروف اور یاے مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(د) "وھاں" اور "یھاں" کی قدیم مکتوبی صورت "وہاں" اور "یہاں" بر قرار رکھی گئی ہے۔

(ہ) نون غنہ پر بھی نقطے لگانے کا التزام کیا گیا ہے۔

(و) معکوسی حرف "ٹ" کو کبھی چار نقطوں کے ساتھ "ٿ" اور کبھی دو نقطے پر "ط" کا نشان "ت" بنا دیا گیا ہے۔

(ز) کبھی دو لفظوں کو ملا کر لکھا گیا ہے جیسے "جو شمع" = جوں شمع، = کے بیچ، کبھی اس کے برعکس ایک ہی لفظ کو دو ٹکڑوں میں بانٹ دیا گیا ہے جیسے۔ چھوٹ تے = چھوٹتے، جست وجو= جستجو۔

(۱۸) نسخہ مطبع[1] محمدی = محمدی

دیوان درؔد کا یہ مطبوعہ نسخہ تقدم زمانی کے اعتبار سے نسخہ صہبائی (دیوان درد مطبوعہ ۱۸۴۷ء) اور نسخہ کبیر (کلیات درد مطبوعہ ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء) کے بعد تیسرے نمبر پر آتا ہے۔ یہ ایڈیشن منشی الطاف حسین کی فرمائش پر جناب "مقبول الدولہ احسان الملک کپتان مرزا مہدی علی خاں بہادر قبول جنگ" کی نگرانی میں مطبع محمدی سے ماہ شوال ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ء میں چھپ کر "باعث روشنی چشم نظارگیان و سبب حسرت دل مشتاقان ہوا" جناب محمد یعقوب نے کئی قلمی نسخوں کی مدد سے "ہزار جانفشانی" کے ساتھ اسے حسن ترتیب بخشا۔ انھوں

---

[1] یہ مطبوعہ نسخہ بھی کمیاب ہے۔ میرے علم کے مطابق اس کا ایک ایک مکمل نسخہ دہلی میں غالب انسٹی ٹیوٹ اور انجمن ترقی اردو ہند کے کتب خانوں میں اور ایک ناقص الآخر نسخہ خدابخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے۔

نے بقول خود "مقدور کوئی دقیقہ صحت کا فروگذاشت نہیں کیا" مرتب نے خاتمۃ الطبع کی عبارتوں میں "اکثر نسخہ قلمی" کے علاوہ کسی مطبوعہ نسخے کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن داخلی قرائن یہ بتاتے ہیں کہ نسخہ مطبع کبیری یقینی طور پر ترتیب کے وقت مرتب کے پیش نظر رہا ہے۔

کل اڑتالیس ۴۸ صفحات پر مشتمل اس کتاب کے حوض اور حاشیے دونوں میں اشعار درج ہیں۔ اصناف کی ترتیب اس طرح ہے۔

غزلیات، رباعیات، رباعی مستزاد، مخمسات اور ترکیب بند آخر میں خاتمۃ الطبع کی عبارتوں سے قبل مصنف کا احوال تذکرۂ محسن سے مع قطعہ سال وفات درد از (ستا تھہ سنگھ) بیدارؔ شامل کتاب کیا گیا ہے۔

کیفیت:۔ یہ ایڈیشن نسخہ صہبائی (مطبوعہ ۱۸۴۷ء) کے تقریباً آٹھ برس اور نسخہ کبیر کے تین برس بعد چھپ کر منظر عام پر آیا۔ اس کی کتابت کسی اچھے کاتب نے کی ہے اور طباعت بھی اچھی ہے لیکن وہ ساری خامیاں اس مطبوعہ نسخے میں بھی موجود ہیں جو قدیم قلمی کتابوں میں عام طور پر دیکھنے کو ملتی ہیں۔ غالباً نسخہ کبیر کے اتباع میں اس ایڈیشن کے مرتب نے بھی دو شعری قطعات کو (جو دراصل غزل کے متفرق اشعار ہیں) رباعیات کے عنوان کے تحت رکھا ہے۔ کئی مقامات پر متن میں تبدیلی کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ کم و بیش انھی تبدیلیوں کی پیروی بعد کے چھپے ہوئے نسخوں میں کی گئی ہے۔

املا:۔ کتاب املا کی غلطیوں سے پاک ہے۔ نسخہ کبیر کی طرح اس نسخے کے کاتب نے کتابت میں قدیم قلمی نسخوں کے انداز تحریر کی پیروی کی ہے مثلاً:۔

(الف) ڈھونڈھ=ڈھونڈ، ہونٹھ=ہونٹ، ووہ=وہ، کد=کب، پچانا=پچھتانا، تجکو=تجھ کو، مجکو=مجھ کو، ایدھر=ادھر، اودھر=ادھر، پانو =پاؤں، اوٹھا=اٹھا، اوس=اس، اون=ان، کیونکہ=کیوں کے، طوطیا=توتیا، طپاں=تپاں، طپش=تپش، طپیدگاں=تپیدگاں، آپ ہی= آپھی/آھی، پہونچنا=پہنچنا وغیرہ لیکن نپٹھ، تڑپھ سامہنے، اور تروار کو جدید املا میں نپٹ، تڑپ، سامنے اور تلوار لکھا گیا ہے۔

(ب) پوچھنا (بمعنی دریافت کرنا) کی تمام صورتوں کو نون غنہ کے اضافے کے ساتھ پونچھ، پونچھتا، پونچھا، پونچھیے اور پونچھو لکھا گیا ہے۔

(ج) پورے دیوان میں صرف ایک جگہ "ٹہرے" بمعنی "پہنے" کے استعمال ہوا ہے۔ اس نسخے میں اسے ٹھہرے بنادیا گیا ہے۔

(د) یاے معروف اور یاے مجہول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) یھاں/یہاں کو تواتر کے ساتھ "یاں" لکھا گیا ہے دوسری طرف "وھاں" کی قدیم مکتوبی صورت "وہاں" ہر جگہ بر قرار رکھی گئی ہے۔

(و) نون غنہ پر باقاعدگی کے ساتھ نقطہ لگایا گیا ہے۔

(ز) ہاے مخلوط (ھ) کے لیے کہنی دار ہے (ہا) کا استعمال کیا گیا ہے جیسے۔ بہی (بھی)، اوٹہا (اٹھا) وغیرہ۔

(ح) قدیم طرز تحریر کے بر خلاف "گاف" پر دو مرکز لگا کر "کاف" سے ممیز کر دیا گیا ہے۔

(۱۹) نسخہ مطبع انصاری، دہلی = نص

دیوان دردؔ کا یہ ایڈیشن نواب صدیق حسن خان (بھوپال) کے صاحبزادے نواب سید نورالحسن خاں کی فرمائش پر ۱۳۱۰ھ میں مطبع انصاری، دہلی میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ دیوان کی ابتدا میں کوئی مقدمہ نہیں ہے البتہ خاتمے پر مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے عزیز جناب مولوی میر شاہجہان صاحب متخلص بہ کاملؔ کی بارہ سطری نثر اور پندرہ اشعار پر مشتمل ایک تقریظ ضرور شامل ہے۔ جس سے دیوان کے چھاپے جانے کی غرض وغایت معلوم ہو جاتی ہے۔ تقریظ کے خاتمے پر انطباع دیوان کے دو تاریخی قطعات بھی مندرج ہیں۔ ان میں پہلا قطعہ تقریظ نگار کا ہے اور دوسرے کے مصنف محمد سردار خاں کیفی دہلوی ہیں۔ دونوں قطعے ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱)

نہ ہو کیوں کہ محبوب دیوانِ دردؔ
کہ واقع میں ہے خوب دیوانِ درد
یہ تاریخ وادنیٰ سی تعریف ہے
چھپا، ہے خوش ۱۰اسلوب دیوان درد

(۲)

دیوان کیا یہ طبع ہوا مہر دردؔ کا
گویا کہ اہل دل کو پڑا اتفاق درد
بے فرق آز کیفی نے بہر صلائے عام
لکھا یہ سال۔ مائدہ پُر مذاق درد

(آز کا سر یعنی الف کا ایک عدد منہا کرکے "مائدۂ پر مذاق درد" سے ۱۳۱۰ برآمد ہوتا ہے)

چھہتر (۷۶) صفحات پر مشتمل یہ ایڈیشن کلام دردؔ کے دو قدیم نسخوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ حاشیے پر "ن" علامت کے تحت بعض متنی اختلافات درج کیے گئے ہیں۔ ان سے صحیح متن تک پہنچنے میں سہولت ہوتی ہے۔ تقریظ میں حسن طباعت، صحت متن اور "توضیح خط" کا اہتمام "تابمقدور بشر" کرنے کا دعوا کیا گیا ہے۔ طباعت کے وقت کاغذ روشن اور سفید رنگ کا رہا ہوگا لیکن اب سال خوردگی کے آثار نمایاں ہیں۔ رنگ زردی مائل اور چمک غائب ہے۔ یہ نسخہ بھی کم یاب ہے۔

اصناف:۔ غزلیات، رباعیات کے عنوان سے رباعی نما قطعات، افراد، "رباعیات متفرق" کے عنوان سے رباعیاں، رباعیات مستزاد کے عنوان سے تین مستزاد رباعیاں، ۴ مخمسات اور آخر میں سات بندوں کا ایک ترکیب بند درج ہے۔

املا:۔ املا میں قدیم وجدید انداز تحریر کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

(الف) اوس=اس، اوسے=اسے، اولجھ=الجھ، اودھر، ایدھر=ادھر، ادھر، اون=ان۔

(ب) وھاں (وہاں) یھاں (یہاں) کو واں، یاں میں بدل دیا گیا ہے۔

(ج) ہائے مخلوط یعنی دو چشمی "ھ" کے لیے کہنی دار ہے کا استعمال کیا گیا ہے جیسے۔ ہاتہوں، کدہر، کہڑے، پہر (پھر) کہو، ساتہہ وغیرہ۔

(د) نون غنہ پر تواتر کے ساتھ نقطے لگائے گئے ہیں۔

(ہ) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز کرکے تذکیرو تانیث کے اشتباہات دور

کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاہم فروگذاشتیں باقی رہ گئی ہیں جیسے۔ ع او سکی زبان ہے اسے کام نہنگ ہے ص ۴۲۔ ع گرچہ بیزا تو ہے پر اوسی کچھ پیار بھی ہے ص ۱۶۱ اسی طرح ص ۲۲ پر قافیہ ہائے گفتگوے، جستجوے، روبروے، خوے وغیرہ کو گفتگوی، جستجوی، روبروی لکھا گیا ہے۔

(و) پہرنا، تروار، سامہنے اور پٹہو کو جدید املا میں پہننا، تلوار، سامنے اور نپٹ کر دیا گیا ہے لیکن ہونٹھ اور ڈھونڈھ کا قدیم املا (ہائے مخلوط کے ساتھ) برقرار رکھا گیا۔

(۲۰) نسخہ مطبع نظامی=مط

دیوان درد کی ترتیب میں نظامی پریس بدایوں کا جو نسخہ میرے پیش نظر رہا ہے اس کے سرورق پر طباعت کی تاریخ ۱۹۲۲ء درج ہے لیکن کتاب کے آغاز میں ۱۵/محرم الحرام ۱۳۴۲ھ م ۲۹/اگست ۱۹۲۳ء کا لکھا محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی کا ایک مقدمہ ہے اور 'گزارش' کے عنوان سے ۱۶/صفر ۱۳۴۲ھ کا محررہ مالک مطبع کی ایک مختصر تحریر شامل ہے۔ ان کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ دیوان کی طباعت کے بعد یہ تحریریں شامل کتاب کی گئی ہیں۔ (تفصیل ملاحظہ ہو ص ۳۴ تا ۴۰)

(۲۱) نسخہ آسی=آ

دیوانِ درد کا یہ ایڈیشن مطبع نول کشور لکھنؤ سے عبدالباری آسی کے مقدمے کے ساتھ ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا تھا۔ مقدمہ نگار نے اسے دو مطبوعہ اور ایک قلمی نسخے کی مدد سے ترتیب دیا ہے۔ (تفصیل ملاحظہ ہو ص ۴۰ تا ۴۱)

(۲۲) نسخہ محبوب المطابع=مرکز

(تفصیل ملاحظہ ہو ص ۴۱ تا ۴۴)

(۲۳) نسخہ ولاودی=و

دیوانِ درد مرتبہ خلیل الرحمن ولاودی پہلی بار فروری ۱۹۶۲ء میں مجلس ترقی ادب، لاہور سے شائع ہوا تھا۔ زیرِ ترتیب دیوانِ درد کی تیاری میں یہی ایڈیشن پیش نظر رہا ہے۔

(تفصیل ملاحظہ ہو ص ۴۳ تا ۴۶)

(۲۴) نسخہ رشید حسن خاں=ر

دیوانِ درد مرتبہ رشید حسن خاں پہلی بار جنوری ۱۹۷۱ء میں مکتبہ جامعہ دہلی سے شائع ہوا تھا۔ اور میری معلومات کے مطابق دوسری بار ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا۔ یہی دوسرا ایڈیشن میرے پیش نظر رہا ہے۔ اسی کے اختلافات زیرِ ترتیب دیوانِ درد کے حاشیے پر مندرج ہیں۔

(مزید تفصیل ملاحظہ ہو ص ۴۶ تا ۵۳)

طریقۂ کار

دیوان دردؔ کی تدوین کے سلسلے میں درج ذیل امور بہ طور خاص قابل ذکر ہیں۔

۱۔ پیش نظر دیوان کی ترتیب میں سولہ قلمی اور آٹھ مطبوعہ نسخوں سے مدد لی گئی ہے۔

۲۔ دیوان دردؔ (قلمی) مکتوبہ ۱۲۱۱ھ، مخزونہ سنٹرل لائبریری، بنارس ہندو یونیورسٹی اور دیوان دردؔ (قلمی) مکتوبہ ۱۲۱۵ھ، مخزونہ رضا لائبریری، رام پور کو اساس کار کی حیثیت حاصل ہے۔ تاہم کسی ایک نسخے کے متن کو راجح قرار دے کر دوسرے نسخوں کے اختلافات کو حاشیے میں درج کرنے کے مروج اور سہل ترین قاعدے کی پیروی نہیں کی گئی ہے۔ فرداً فرداً ہر شعر / لفظ کی صحیح صورت متعین کرنے کے لیے تمام نسخوں کے متن کو سامنے رکھا گیا ہے۔

۳۔ ناگزیر حالات میں بعض اشعار کو کتابت کے اسقام سے پاک کرنے اور بامعنی بنانے کے لیے قیاسی تصحیح کی گئی ہے۔

۴۔ ایسے الفاظ جو عہد دردؔ میں بہ طور مؤنث استعمال ہوتے تھے لیکن آج مذکر لکھے اور بولے جاتے ہیں۔ یا مذکر الفاظ جو اب متفقہ طور پر مؤنث قرار پائے ہیں، ان کی قدیم صورت ہی برقرار رکھی گئی ہے۔ جیسے۔ (۱) "دید" ع گلستان جہاں کا دید کیجو چشم عبرت سے

(۲) "خواب" ع انجم کی طرح آئی نہ آنکھوں میں خواب رات

۵۔ قدیم تحریروں میں یائے معروف اور یائے مجہول میں عدم امتیاز کی بنا پر بسا اوقات مذکر و مؤنث کی تمیز دشوار ہو جاتی ہے۔ پیش نظر متن میں حتی الوسع اس قسم کے تمام احتمالات ختم کر دیے گئے ہیں۔

۶۔ تڑپھ :۔ تڑپ کا قدیم املا ہائے مخلوط کے ساتھ "تڑپھ" ہی ہے۔ غالبؔ کے زمانے تک اسی طرح لکھا اور پڑھا جاتا تھا۔ چنانچہ غالبؔ کا ارشاد ہے: "تڑپھنا" ترجمہ تپیدن کا املا یوں ہے، نہ تڑپنا۔ ہائے فارسی اور نون کے درمیان ہائے مخلوط الملفظ ضرور ہے۔ دیوان دردؔ کے تمام قلمی نسخوں میں بھی یہ اسی طرح ملتا ہے۔ چوں کہ یہ لفظ ایک خاص عہد کی

نمائندگی کرتا ہے لہٰذا اصول تدوین کے بموجب اس کا قدیم املا برقرار رکھا گیا ہے۔

۷۔ ڈھونڈھ، ہونٹھ، جھوٹھ، بھوکھ، پٹھو وغیرہ سے جدید اصول املا میں آخری حرف یعنی دو چشمی ھ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ قدما کے یہاں یہ تمام ہندی الاصل الفاظ اپنی اصل صورت میں یعنی آخر میں دو چشمی ھ کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں، چنان چہ منشائے مصنف اور اس دور کے تلفظ کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی قدیم صورت علیٰ حالہٖ برقرار رکھی گئی ہے۔

۸۔ کد، تردار اور پہرنا (پہننا): یہ الفاظ کلام درد کے قدیم اور معتبر نسخوں میں اسی طرح ملتے ہیں۔ لہٰذا یہی صورت متن میں راجح قرار دی گئی ہے۔

۹۔ ک/گ: قدیم انداز نگارش کے برخلاف گاف پر دو مرکز لگا کر اسے کاف سے ممیز کیا گیا ہے۔

۱۰۔ سامہنے/سامھنے: سامنے کی قدیم صورت سامھنے ہے۔ یہی املا متن میں راجح قرار دیا گیا ہے۔

۱۱۔ یہاں، وہاں/یھاں، وھاں: یہاں، وہاں کا قدیم تلفظ یھاں، وھاں بروزن "تاں" ہے۔ چنان چہ انشاء اللہ خاں نے ہائے مخلوط سے مل کر بننے والے سترہ حروف کے ذیل میں دھ اور یھ کی مثال میں لکھا ہے کہ "دہاں بمعنی آنجا بروزن تاں علیٰ ھٰذا القیاس "یہاں" بہ ہماں وزن بمعنی ایں جا" (دریائے لطافت ص ۸ الناظر پریس لکھنؤ) عہد غالب تک یہی املا اور تلفظ صحیح اور فصیح سمجھا جاتا تھا جیسا کہ نواب یوسف علی خاں ناظم کے مندرجہ ذیل شعر پر ان کی اصلاح سے ظاہر ہوتا ہے۔

سیاح جہاں گرد ہیں آنکلے یہاں بھی
کچھ تیرے پجاری تو نہیں اے بت چیں ہم

غالبؔ نے اس شعر کے مصرع اول میں اصلاح کر کے "آنکلے یہاں بھی" کو "آنکلے ہیں یھاں بھی" بنا دیا اور توجیہہ یہ کی کہ "یہاں بروزن دہاں فصیح نہیں بے ضرورت نہ چاہیے، یہاں بہ یائے مخلوط التلفظ افصح ہے۔[1]

۱۲۔ آپھی/آپ ہی: خواجہ میر درد نے "خود" کے معنی میں دو لفظوں کے مرکب

---

[1] (دیباچہ مکاتیب غالب مرتبہ عرشی ص ۱۳۳ طبع دوم ۱۹۴۳)

"آپ ہی" کو کثرت سے استعمال کیا ہے۔ موزونی شعر کے خیال سے اسے دو طرح سے برتا گیا ہے۔ کہیں "آپ ہی" اور کہیں "آپھی"۔ دیوان درد کے ایک قدیم مخطوطے کے کاتب نے اس امر کا بہ طور خاص اہتمام کیا ہے کہ جہاں "آپھی" لکھنا مقصود ہے وہاں "آپی" لکھا ہے اور جہاں الگ الگ لکھنے سے شعر موزوں ہوتا ہے وہاں "آپ ہی"۔ ہاے مخلوط کے ساتھ موزوں ہونے کی صورت میں ہم نے بھی کبھی، ابھی، تجھی وغیرہ کی طرح سے "آپھی" لکھا ہے۔

۱۳۔ اعراب بالحروف: قدیم انداز نگارش میں پیش اور زیر کی حرکات کو ظاہر کرنے کے لیے حروف علت "واو" اور "ی" کا استعمال کیا جاتا تھا۔ پیش نظر دیوان میں جہاں جہاں یہ صورت پیش آئی ہے وہاں وزن شعر میں فرق نہ ہونے کی شرط کے ساتھ ان حروف زائد کو نکال دیا گیا ہے مثلاً: اِدھر=ایدھر، اُدھر=اودھر، جدھر=جیدھر، کدھر=کیدھر، پہنچا=پہونچا، خرم=خورم وغیرہ۔ لیکن جہاں ان حروف کے اخراج سے شعر یا مصرعے کا وزن و آہنگ متاثر ہوتا ہے۔ وہاں قدیم املا بر قرار رکھا گیا ہے مثلاً:

(۱) ہم جانتے نہیں ہیں اے درد کیا ہے کعبہ۔ جیدھر ملیں وو ابرو اودھر نماز کرنا

(۲) صورت تقلید میں کب معنی تحقیق ہیں۔ رنگ گو ہے پر گل تصویر میں کیدھر ہے بو

ان اشعار میں جیدھر اور کیدھر کی ی اور اودھر کا واو ساقط نہیں کیا گیا ہے۔

۱۴۔ معروف اور مجہول آوازوں میں حدِّ امتیاز قائم کرنے کے لیے علامات کا التزام بہ قدر ضرورت کیا گیا ہے مثلاً واو معروف پر الٹا پیش لگایا گیا ہے جیسے تو، جوں ہوں اور لُوٹنا، لوٹنا وغیرہ لیکن یاے معروف و مجہول کی قرأت اکثر قاری کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے اور یوں بھی متن کو اعراب و علامات اور دوسرے رموز او قاف سے گراں بار کر کے قاری کی الجھنوں میں اضافہ کرنا تدوینِ متن کا مقصود نہیں۔

بایں طور لفظوں میں حروف پر زیر، زبر، پیش، جزم اور تشدید بھی حسب ضرورت ہی لگائے گئے ہیں۔ البتہ اضافت کی زیر کی پابندی ہر جگہ کی گئی ہے۔

۱۵۔ دیوان دردؔ کے محمدی ایڈیشن ۱۲۷۱ھ تک یاے معروف اور یاے مجہول میں امتیاز نہیں ملتا۔ انصاری ایڈیشن ۱۳۰۹ھ میں پہلی بار ان دو صورتوں میں فرق کر کے لفظوں کی

تذکیر و تانیث کا تعین کیا گیا ہے۔ لفظ "مانند" ہر جگہ بہ طور مذکر مستعمل ہے اور بعد کے ایڈیشنوں میں (باستثنائے نسخہ ظہیر) اسی کی پیروی کی گئی ہے۔ پروفیسر ظہیر احمد صدیقی نے کہیں اسے مذکر رکھا ہے اور کہیں موٴنث بنا دیا ہے صاحب فرہنگ آصفیہ اور ڈبلیو. ایس. فیلن نے اپنے لغات میں تذکیرو تانیث کی نشان دہی نہیں کی ہے، صاحب نوراللغات نے صرف مذکر لکھا ہے اور یہ فقرہ نقل کیا ہے "اس کا مانند پیدا نہیں ہوا" جب کہ جان شیکسپیر اور ڈنکن فاربس نے اسے مذکر اور موٴنث دونوں لکھا ہے اور پلیٹس نے یہ صراحت کر دی ہے کہ اگر مانند حرف جار لاحق (Postposition) کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو موٴنث اور اگر حرف جار سابق (Preposition) کی جگہ لیتا ہے تو مذکر۔ جیسے دریا کی مانند اور مانند دریا کے۔ پیش نظر دیوان میں پلیٹس کی صراحت کی پابندی کی گئی ہے۔

۱۶۔ طپش، طپاں، طپیدگاں: فارسی مصدر "تپیدن" سے تپش، تپاں اور تپیدہ/تپیدگاں بنے ہیں۔ قدیم تحریروں میں طوطا، طوطیا، طشت وغیرہ کی طرح یہ تینوں تائے حطی سے بھی لکھے جاتے تھے۔ بنابریں لغات اردو میں یہ دونوں طرح مندرج ہوئے ہیں۔ لیکن زور اور تاکید تائے فوقانی "ت" پر ہے اور بعض میں تو یہ صراحت ہے کہ "تپش" ہی صحیح اور مرجح ہے۔

دیوان دردؔ کے قدیم قلمی نسخوں کے علاوہ ابتدائی مطبوعہ نسخوں میں انھیں "ط" ہی سے لکھا گیا ہے۔ کلام درد کے دو قلمی نسخوں کے کاتب نے تو ایک جگہ "ترنگ" کو "طرنگ" لکھ دیا ہے ظاہر ہے اسے سہو کاتب کہا جائے گا۔ یوں بھی مرتب متن پر کاتب کے املا کی پیروی قطعی طور پر لازم نہیں۔ اور اس سلسلے میں منشائے مصنف معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ موجود نہیں چنانچہ زیر ترتیب متن میں یہ الفاظ تائے فوقانی سے ہی لکھے گئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور رشید حسن خاں وغیرہ بھی انھیں ت ہی سے لکھے جانے کی سفارش کرتے ہیں۔

۱۷۔ دیوان دردؔ مرتبہ ظہیر احمد صدیقی کی تفصیل نسخہ ظہیر کے عنوان سے مقدمے میں شامل ہے لیکن اس کے متنی اختلافات بہ وجوہ حواشی میں درج نہیں ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ دیوان مذکور کا نسخۂ اساسی (قلمی) زیر ترتیب متن کی تیاری میں مرتب کے پیش نظر رہا ہے اور اس سے براہ راست استفادہ کیا گیا ہے۔ دوسری اور اہم وجہ یہ کہ الحاقی اور غیر معتبر کلام

کی شمولیت نیز مختلف النوع اسقام و اغلاط کی کثرت نے اسے ساقط از معیار اور ناقابلِ اعتبار بنا دیا ہے۔

۱۸۔ دیوان کے آخر میں حواشی، متن اور حواشی مقدمہ سے قبل دو ضمیمے بھی شامل ہیں۔ اِن میں وہ اشعار درج ہیں جو کلام درد کے چند مجہول الاعتبار نسخوں میں ملتے ہیں یا بعض تذکروں میں ان کے نام سے منقول ہیں لیکن دوسرے کسی معتبر ذریعے سے اِن اشعار کے استناد کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

نسیم احمد

شعبۂ اردو
بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی

(۱)

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا ۱

اس مسندِ عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
کیا تاب، گزر ہووے تعقل کے قدم کا ۲

بستے ہیں ترے سایے میں سب شیخ و برہمن
آباد ہے تجھ سے ہی تو گھر دیر و حرم کا ۳

ہے خوف اگر جی میں تو ہے تیرے غضب سے
اور دل میں بھروسا ہے تو ہے تیرے کرم کا ۴

مانندِ حباب آنکھ تو اے درد! کھلی تھی
کھینچا نہ پر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا ۵

(۲)

جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا؟ —

ماہیوں کو روشن کرتا ہے نور تیرا
اعیان ہے مظاہر ظاہر ظہور تیرا ۱

یہاں اِفتقار کا تو اِمکاں سبب ہوا ہے
ہم ہوں نہ ہوں ولے ہے ہونا ضرور تیرا ۲

باہر نہ آسکی تو قیدِ خودی سے اپنی
اے عقلِ بے حقیقت! دیکھا شعور تیرا ۳

ہے جلوہ گاہ تیرا کیا غیب کیا شہادت
یہاں بھی شہود تیرا وہاں بھی حضور تیرا ۴

جھکتا نہیں ہمارا دل تو کسو طرف یہاں
جی میں سما رہا ہے از بس غرور تیرا ۵

اے درد! منضبط ہے ہر سو کمال اس کا
نقصان گر تو دیکھے تو ہے قصور تیرا ۶

(۳)

مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا
ہم بھی مہماں تھے وہاں، تو ہی صاحب خانہ تھا ۱

وائے نادانی! کہ وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا ۲

حیف! کہتے ہیں ہوا گلزار تاراجِ خزاں
آشنا اپنا بھی وہاں اک سبزۂ بیگانہ تھا ۳

ہوگیا مہماں سرائے کثرتِ موہوم آہ!
وہ دلِ خالی کہ تیرا خاص خلوت خانہ تھا ۴

بھول جا خوش رہ عبث وے سابقے مت یاد کر
درد! یہ مذکور کیا ہے، آشنا تھا یا نہ تھا ۵

(۴)

کبھو خوش بھی کیا ہے جی کسی رندِ شرابی کا
بھڑا دے منہ سے منہ ساقی! ہمارا اور گلابی کا ۱
تجھے ہر گز نہ مثلِ ماہ، وہ پردوں کے چھپانے سے
مزہ پڑتا ہے جس گل پیرہن کو، بے حجابی کا ۲
شرار و برق کی سی بھی نہیں یہاں فرصتِ ہستی
فلک نے ہم کو سونپا کام جو کچھ، تھا شتابی کا ۳
میں اپنا دردِ دل، چاہا کہوں جس پاس عالم میں
بیاں کرنے لگا قصہ وہ اپنی ہی خرابی کا ۴
کبو چرخ دیکھا تو سواری کے نہیں قابل
مہِ نو سے ہے پیدا عیب اُس کی بدرکابی کا ۵
زمانے کی نہ دیکھی جرعہ ریزی دردؔ! کچھ تو نے
ملایا مثلِ مینا خاک میں خوں ہر شرابی کا ۶

(۵)

جان پہ کھیلا ہوں میں، میرا جگر دیکھنا   جی نہ رہے یا رہے، مجھ کو اُدھر دیکھنا ۱
گرچہ وہ خورشید رو، رہتا ہے مرے سامنے   تو بھی میسر نہیں بھر کے نظر دیکھنا ۲
سو بھی نہ تو کوئی دم دیکھ سکا اے فلک!   اور تو یہاں کچھ نہ تھا، ایک مگر دیکھنا ۳
ذکرِ وفا کیجیے اُس سے کہ واقف نہ ہو   کہتے ہو کس سے یہ تم ٹک تو اِدھر دیکھنا ۴
مثلِ شرر تنک چشمِ ہستی بے بلاد ہے   دیکھ نہ سکتا اُسے، ٹک بھی جدھر دیکھنا ۵
نالۂ دل کا اثر دیکھ لیا دردؔ، بس!   جی میں نہ رہ جائے یہ، آہ بھی کر دیکھنا ۶

(۶)

اِکسیر پہ مُبوس! اِتنا نہ ناز کرنا
بہتر ہے کیمیا سے اپنا گداز کرنا ۱
کب دل ملے کسی کا ہم غم زدوں سے کھل کر
ہے اپنے دل سے لازم ہواں غنچہ ساز کرنا ۲

اَے آنسوؤ! نہ آوے کچھ دل کی بات مُنہ پر
لڑکے ہو تم کہیں مت اِفشائے راز کرنا ۳
تو اپنے ہاتھوں آپھی پڑتا ہے فکر تے میں
اَے امتیاز ناداں! ٹک امتیاز کرنا ۴
ہم جانتے نہیں ہیں اَے دردؔ! کیا ہے کعبہ
جیدھر چلے وہ ابرو اودھر نماز کرنا ۵

(۷)

مثلِ نگیں، جو ہم سے ہُوا کام، رہ گیا
ہم رُوسیاہ جاتے رہے، نام رہ گیا ۱
یارب! یہ دل ہے یا کوئی مہماں سرائے ہے
غم رہ گیا کبھو، کبھو آرام رہ گیا ۲
ساقی! مرے بھی دل کی طرف ٹک نگاہ کر
لب تشنہ، تیری بزم میں، یہ جام رہ گیا ۳
سو بار سوزِ عشق نے دی آگ پر ہنوز
دل وہ کباب ہے کہ جگر خام رہ گیا ۴
ہم کب کے چل بسے تھے، پراَے مژدۂ وصال!
کچھ آج ہوتے ہوتے سرانجام، رہ گیا ۵
مدّت سے وہ تپاک تو موقوف ہو گئے
اب گاہ گاہ بوسہ بہ پیغام رہ گیا ۶
از بس کہ ہم نے حرف دُوئی کا اُٹھا دیا
اَے دردؔ! اپنے وقت میں ایہام رہ گیا ۷

(۸)

جگ میں آکر اِدھر اُدھر دیکھا تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا ۱
جان سے ہو گئے بدن خالی جس طرف تونے آنکھ بھر دیکھا ۲
نالہ، فریاد، آہ اور زاری آپ سے ہو سکا سو کردیکھا ۳

اُن لبوں نے نہ کی مسیحائی   ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا ۴
زُور عاشق مزاج ہے کوئی   دردؔ کو، قصۂ مختصر دیکھا ۵

(۹)

عاشقِ بے دل ترا یہاں تک تو جی سے سیر تھا
زندگی کا اس کو جو دم تھا، دمِ شمشیر تھا ۱
کی تو تھی تاثیر آہِ آتشیں نے اس کو بھی
جب تلک پہنچے ہی پہنچے راکھ کا یہاں ڈھیر تھا ۲
حرص کرواتی ہے رُوبہ بازیاں سب ورنہ یہاں
اپنے اپنے بوریے پر جو گدا تھا، شیر تھا ۳
اشک نے میرے مِلائے کتنے ہی دریا کے پاٹ
دامنِ صحرا میں ورنہ اِس قدر کب گھیر تھا ۴
شیخ، کعبہ ہو کے پہنچا، ہم کنشتِ دل میں ہو
دردؔ منزل ایک تھی، تک راہ کا ہی پھیر تھا ۵

(۱۰)

کام یہاں جس نے جو کہ ٹھہرایا   جب تلک ہووے، آپ ہی کام آیا ۱
بے طرح کچھ اُلجھ گیا تھا دل   بے وفائی نے تیری سلجھایا ۲
آنسو کب تک کوئی پیے جاوے   اِس محبت نے بہت جی کھایا ۳
دُشمنی میں سُنا نہ ہووے گا   جو ہمیں دوستی نے دِکھلایا ۴
ہم نہ کہتے تھے، مُنہ نہ چڑھ اُس کے   دردؔ کچھ عشق کا مزہ پایا ۵

(۱۱)

اگر یوں ہی یہ دل ستاتا رہے گا   تو اک دن مرا جی ہی جاتا رہے گا ۱
مَیں جاتا ہوں دل کو ترے پاس چھوڑے   مری یاد تجھ کو دلاتا رہے گا ۲
گلی سے تری، دل کو لے تو چلا ہوں   مَیں پہنچوں گا جب تک یہ آتا رہے گا ۳
جفا سے غرض امتحانِ وفا ہے   تو کہہ، کب تلک آزماتا رہے گا ۴
قفس میں، کوئی تم سے، اے ہم صفیرو!   خبر گل کی، ہم کو سُناتا رہے گا ۵
خفا ہو کے، اے دردؔ! مر تو چلا تو   کہاں تک غم اپنا چھپاتا رہے گا ۶

(۱۲)

جی میں ہے سیر عدم کیجیے گا　　یک بہ یک خلق سے رَم کیجیے گا ۱
موردِ قہر تو یہاں ہم ہی ہیں　　اور کس پر یہ کرم کیجیے گا ۲
سخت بے باک ہے یہ خامۂ شوق　　اپنے ہاتھوں کو قلم کیجیے گا ۳
ٹک بھی گردوں نے اگر فرصت دی　　عیش کو کشتۂ غم کیجیے گا ۴
گرمیِ اشک سے مانندِ شراب　　آب و آتش کو بہم کیجیے گا ۵
سینہ و دل کے تئیں، داغوں سے　　رشکِ گلزارِ اِرم کیجیے گا ۶
قصد ہے، قطع بہ طورِ مستاں　　عرصۂ دیر و حرم کیجیے گا ۷
لہر جب آوے گی جی میں، تواں برق　　راہ طے یک دو قدم کیجیے گا ۸
شدتِ سیر بتاں، دل سے آہ!　　دردؔ کس طرح سے کم کیجیے گا ۹

(۱۳)

ہم نے کس رات نالہ سر نہ کیا　　پر، اُسے آہ! کچھ اثر نہ کیا ۱
سب کے ہاں تم ہوئے کرم فرما　　اِس طرف کو کبھو گزر نہ کیا ۲
کیوں بھویں تانتے ہو، بندہ نواز!　　سینہ کس وقت مَیں سپر نہ کیا ۳
کتنے بندوں کو جان سے کھویا　　کچھ خدا کا بھی تو نے ڈر نہ کیا ۴
دیکھنے کو رہے ترستے ہم　　نہ کیا رحم تو نے پر نہ کیا ۵
آپ سے ہم گذر گئے کب کے　　کیا ہے، ظاہر میں گو سفر نہ کیا ۶
کون سا دل ہے وہ کہ جس میں آہ!　　خانہ آباد! تو نے گھر نہ کیا ۷
تجھ سے ظالم کے سامنے آیا　　جان کا مَیں نے کچھ خطر نہ کیا ۸
سب کے جوہر نظر میں آئے دردؔ!　　بے ہنر! تو نے کچھ ہنر نہ کیا ۹

(۱۴)

قتلِ عاشق، کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر، ترے عہد سے آگے تو یہ دستور نہ تھا ۱
رات مجلس میں ترے حُسن کے شعلے کے حضور
شمع کے منہ پہ جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ۲

ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
مَیں نے پوچھا، تو کہا خیر، یہ مذکور نہ تھا ۳
باوجودے کہ پر و بال نہ تھے آدم کے
وہاں یہ پہنچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا ۴
پرورش غم کی ترے یہاں تئیں تو کی، دیکھا
کوئی بھی داغ تھا سینے میں، کہ نا سُور نہ تھا؟ ۵
محتسب! آج تو نے خانے میں تیرے ہاتھوں
دل نہ تھا کوئی کہ شیشے کی طرح چُور نہ تھا ۶
درؔد کے ملنے سے، اَے یار! بُرا کیوں مانا
اُس کو کچھ اور سِوا دید کے منظور نہ تھا ۷

(۱۵)

جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا کہ نہ ہنستے میں رُو دیا ہوگا ۱
اُن نے قصداً بھی میرے نالے کو نہ سُنا ہوگا، گر سُنا ہوگا ۲
دیکھیے، غم سے، اب کے، جی میرا نہ بچے گا، بچے گا، کیا ہوگا ۳
دل زمانے کے ہاتھ سے، سالم کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا ۴
حال مجھ غم زدے کا، جس جس نے جب سُنا ہوگا رُو دیا ہوتا ۵
دل کے پھر زخم تازہ ہوتے ہیں کہیں غنچہ کوئی کھِلا ہوگا ۶
یک بہ یک نام لے اُٹھا میرا جی میں کیا اُس کے آگیا ہوگا ۷

ق

میرے نالوں پہ، کوئی دُنیا میں بن کیے آہ، کم رَہا ہوگا ۸
لیکن اُس کو اثر خدا جانے نہ ہُوا ہوگا یا ہُوا ہوگا ۹
قتل سے میرے وہ جو باز رَہا کسی بدخواہ نے کہا ہوگا ۱۰
دل بھی اَے درؔد! قطرۂ خوں تھا آنسوؤں میں کہیں گرا ہوگا ۱۱

(۱۶)

تو اپنے دل سے غیر کی اُلفت نہ کھو سکا
مَیں چاہوں اَور کو، تو یہ مجھ سے نہ ہو سکا

رکھتا ہوں ایسے طالعِ بیدار مَیں کہ رات
ہمسایہ میرے نالوں کی دولت نہ سو سکا ۲
گو نالہ نارسا ہو، نہ ہو آہ میں اثر
مَیں نے تو دَر گذر نہ کی جو مجھ سے ہو سکا ۳
دشتِ عدم میں جاکے نکالوں گا جی کا غم
کنجِ جہاں میں کھول کے دل مَیں نہ رُو سکا ۴
ہاں شمع روتے روتے ہی گذری تمام عمر
تو بھی تو دردؔ! داغِ جگر مَیں نہ دھو سکا ۵

(۱۷)

انداز وہ ہی سمجھے مرے دل کی آہ کا
زخمی جو کوئی ہُوا ہو کسی کی نگاہ کا ۱
زاہد کو ہم نے دیکھ لیا ہاں نگیں بہ عکس
روشن ہُوا ہے نام تو اُس رُو سیاہ کا ۲
ہر چند فِسق میں تو ہزاروں ہیں لذّتیں
لیکن عجب مزہ ہے فقط جی کی چاہ کا ۳
لے کر ازل سے تابہ ابد ایک آن ہے
گر درمیاں حساب نہ ہو سال وماہ کا ۴
رحمت قدم نہ رنجہ کرے گر تری اِدھر
یا رب! ہے کون پھر تو ہمارے گناہ کا ۵
دل! اُس مژہ سے رکھیو نہ تو چشمِ راستی
اَے بے خبر! بُرا ہے یہ فرقہ سیاہ کا ۶
شاہ وگدا سے اپنے تئیں کام کچھ نہیں
نَے تاج کی ہوس، نہ ارادہ کلاہ کا ۷
سو بار دیکھیاں ہیں تری بے وفائیاں
تِس پر بھی بت غرور ہے دل میں نباہ کا ۸

اَے دردؔ! چھوڑتا ہی نہیں مجھ کو جذبِ عشق
کچھ کہربا سے چل نہ سکے برگ کاہ کا ۹

(۱۸)

دل کس کی چشمِ مست کا سرشار ہوگیا
کس کی نظر ہوئی کہ یہ بیمار ہو گیا ۱
کچھ ہے خبر تجھے بھی کہ اُٹھ اُٹھ کے رات کو
عاشق تری گلی میں کئی بار ہو گیا ۲
بیٹھا تھا خضرؔ آکے مرے پاس ایک دم
گھبرا کے، اپنی زیست سے بیزار ہوگیا ۳
چاکِ جگر تو سیکڑوں، خاطر میں کچھ نہ تھے
دل کی تپش کے آگے مَیں ناچار ہوگیا ۴
کھٹکی کبھو دلوں میں نہ تیری صدا، جرس!
نالہ مرا تو چھوٹتے ہی پار ہوگیا ۵
اَے دردؔ! ہم سے یار ہے اب تو سلوک میں
خط، زخمِ دل کو مرہمِ زنگار ہوگیا ۶

(۱۹)

تم نے تو ایک دن بھی نہ ایدھر گذر کیا
ہم نے ہی اس جہان سے آخر سفر کیا ۱
جن کے سبب سے، دَیر کو تو نے کیا خراب
اَے شیخ! اُن بتوں نے مرے دل میں گھر کیا ۲
تیرے سبب سے اَور بھی مجھ پر غضب ہوا
اَے نالہ، واہ! خوب ہی تو نے اثر کیا ۳
کم فرصتی نے ہستیِ بے اعتبار کی
شرمندہ تیرے آگے ہمیں اَے شرر کیا ۴
پیکان و دل کے ساتھ ہُوا جب معاوضہ
سینے سے، تب خدنگ نے، تیرے گذر کیا ۵

روتا ہوں گرم جوشئ یاد کر کے دردؔ
آتش نے مجھ کو شمع کی مانند تر کیا ۶

(۲۰)

گذری شب و آفتاب نکلا — تو گھر سے بھلا شتاب نکلا ۱
اَے آتشِ عشق! جس کو ہم یہاں دل سمجھے تھے، سوکباب نکلا ۲
ادھر کو جو مسکرا کے دیکھا — کچھ تو جی سے حجاب نکلا ۳
ہر چند کیے ہزار نالے — پر جی سے نہ اضطراب نکلا ۴
مے خانۂ عشق میں تو اَے دردؔ! — تجھ سا نہ کوئی خراب نکلا ۵

(۲۱)

مانندِ فلک، دل متوطّن ہے سفر کا
معلوم نہیں، اُس کا اِرادہ ہے کدھر کا ۱
جوں چاہیے ،اُس طرح بیاں ہم سے نہ ہوگا
کر اپنے دہن سے ہی تو وصف اپنی کمر کا ۲
آزاد کسو کی ہی اُٹھاتے نہیں مِنّت
دیکھا نہ کسو سرو کو تہ بار ثمر کا ۳
بے خونِ جگر داغ تو مُرجھا ہی چلے تھے
ہوتا نہ یہ چشمہ جو مرے دیدۂ تر کا ۴
کہسار میں ہر سنگ یہ کہتا ہے پکارے
اَے دردؔ! مُقِر ہوں ترے نالوں کے اثر کا ۵

(۲۲)

ٹھہر جا ٹک بات کی بات، اَے صبا! — کوئی دم کو ہم بھی ہوتے ہیں ہوا ۱
لے نہ جاوے حرصِ اہلِ فقر کو — لے نہ جاوے حرصِ اہلِ فقر کو ۲
رات جب پہنچا مَیں اُس کے رُو بہ رُو — رات جب پہنچا مَیں اُس کے رُو بہ رُو ۳
کُھل گیا جو کچھ کہ تھا اَے نیستی! — کُھل گیا جو کچھ کہ تھا اَے نیستی! ۴

دردؔ! میری تیرہ بختی کے تئیں   دردؔ! میری تیرہ بختی کے تئیں ۵

(۲۳)

کھلا دروازہ میرے دل پہ از بس اور عالم کا
نہ اندیشہ ہے شادی کا مجھے، نے فکر ہے غم کا ۱
بلند و پست سب ہموار ہیں یہاں اپنی نظروں میں
برابر ساز میں ہوتا ہے ہاں سُر زیر اور بم کا ۲
گلستانِ جہاں کا دید کیجو چشمِ عبرت سے
کہ ہر اک سرو قد ہے اِس چمن میں نخلِ ماتم کا ۳
چمن میں باغباں سے، صبح کو کہتی تھی یہ بلبل
گلوں کے منہ پہ یاں چڑھتی ہے، دیدہ دیکھ شبنم کا ۴
نہیں مذکورِ شاہاں، دردؔ! ہرگز اپنی مجلس میں
کبھو کچھ ذکر آیا بھی تو ابراہیم ادہم کا ۵

(۲۴)

سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا   بس ہجومِ یاس! جی گھبرا گیا ۱
تجھ سے کچھ دیکھا نہ ہم نے جز جفا   پر، وہ کیا کچھ ہے کہ جی کو بھا گیا ۲
کھل نہیں سکتی ہیں اب آنکھیں مری   جی میں یہ کس کا تصوّر آگیا ۳
مَیں نے تو کچھ بھی نہ کی تھی جی کی بات   پر مری نظروں کے ڈھب سے پا گیا ۴
پی گئی کتنوں کا لوہو تیری یاد   غم ترا کتنے کلیجے کھا گیا ۵
مٹ گئی تھی اس کے جی سے تو جھجک   دردؔ! کچھ کچھ بک کے تو چونکا گیا ۶

(۲۵)

دُنیا میں کون کون نہ یک بار ہو گیا
پر، منہ پھر اِس طرف نہ کیا اُن نے جو گیا ۱
پھرتی ہے میری خاک، صبا دَر بہ دَر لیے
اَے چشمِ اشک بار! یہ کیا تجھ کو ہو گیا ۲

آگاہ اِس جہاں سے نہیں غیر بے خوداں
جاگا وہی، اِدھر سے جو مُوند آنکھ سو گیا ۳
طوفانِ نُوح نے تو ڈُبائی زمیں فقط
مَیں ننگِ خلق ساری خُدائی ڈُبو گیا ۴
برہم کہیں نہ ہو گُل و بُلبل کی آشتی
ڈرتا ہوں، آج باغ میں وہ تُند خو گیا ۵
واعِظ کسے ڈرائے ہے یَومُ الحِساب سے
گریہ مرا تو نامۂ اَعمال دھو گیا ۶
پُھولے گی اس زباں میں بھی گلزارِ معرفت
یاں مَیں زمینِ شعر میں یہ تُخم بو گیا ۷
آیا نہ اِعتدال پہ ہرگز مزاجِ دہر
مَیں گرچہ گرم و سردِ زمانہ سمو گیا ۸
اَے دردؔ! جس کی آنکھ کُھلی اِس جہان میں
شبنم کی طرح، جان کو اپنی وہ رو گیا ۹

(۲۶)

تُجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا
برابر ہے دُنیا کو دیکھا نہ دیکھا ۱
مرا غنچۂ دل ہے وہ دل گرفتہ
کہ جس کو کسو نے کبھو وا نہ دیکھا ۲
یگانہ ہے تو آہ بے گانگی میں
کوئی دوسرا اَور ایسا نہ دیکھا ۳
اذیّت، مُصیبت، مَلامت، بَلائیں
ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا ۴
کیا مجھ کو داغوں نے سَروِ چراغاں
کبھو تو نے آکر تماشا نہ دیکھا ۵

تغافل نے تیرے، یہ کچھ دن دکھائے
اِدھر تو نے لیکن نہ دیکھا نہ دیکھا ۶

حجاب رخ یار تھے آپ ہم ہی
کھلی آنکھ جب، کوئی پردا نہ دیکھا ۷

شب و روز اَے درد! درپے ہوں اُس کے
کسو نے جسے یہاں نہ سمجھا نہ دیکھا ۸

(۲۷)

تو بن کہے، گھر سے کل گیا تھا　　اپنا بھی تو جی نِکل گیا تھا ۱
اب دل کو سنبھالنا ہے مشکل　　اگلے دنوں کچھ سنبھل گیا تھا ۲
آنسو مرے جو انھوں نے پونچھے　　کل دیکھ رقیب جل گیا تھا ۳
پھر کرنے لگا یہ دل تو بے چین　　کتنے روزوں بہل گیا تھا ۴
بارے ،پھر مہرباں ہُوا ہے　　بے طرح سے کچھ بچل گیا تھا ۵
شب تک جو ہُوا تھا وہ ملائم　　اپنا بھی تو جی پگھل گیا تھا ۶
مَیں سامنے سے جو مسکرایا　　ہونٹھ اُس کا بھی درد ہل گیا تھا ۷

(۲۸)

یوں ہی ٹھہری کہ ابھی جایئے گا　　پھر شتابی تو بھلا آیئے گا ۱
یوں ہی ٹھہری کہ ابھی جایئے گا　　پھر شتابی تو بھلا آیئے گا ۲
جی کی جی ہی میں رکھ جائے گا　　بات جو ہوگی، سو فرمایئے گا ۳
رخ تمھارا بھی اگر پایئے گا　　تو ہی منھ اپنا بھی دکھلایئے گا ۴
میں جو پوچھا کبھو آؤ گے؟ کہا　　جی میں آجائے گی تو آیئے گا ۵
کیوں کے گذرے گی بھلا دیکھو تو　　گر اسی طرح سے شرمایئے گا ۶
میں خدا جانے یہ کیا دیکھوں ہوں　　آپ کچھ جی میں نہ بھرمایئے گا ۷
میرے ہونے سے عبث رکتے ہو　　پھر اکیلے بھی تو گھبرایئے گا ۸
پوچھ کر حال تو پھر سنتے نہیں　　بس مجھے اور نہ بکوایئے گا ۹

کہیں ہم کو بھی بھلا لوگوں میں   پھرتے چلتے نظر آجائے گا ۱۰
زلفؔ میں دل کو تو الجھاتے ہو   پھر اسے آپ ہی سلجھائیے گا ۱۱
خدمت اوروں ہی کو فرماتے ہو   کبھو بندے کو بھی فرمائیے گا؟ ۱۲
قتل تو کرتے ہو مجھ کو، لیکن   بہت سا آپ بھی پچھتائیے گا ۱۳
حرم و دیر تو ہم چھان چکے   کہیں اس کا بھی نشاں پائیے گا ۱۴
درد ہم اس کو تو سمجھائیں گے، پر   اپنے تئیں آپ بھی سمجھائیے گا ۱۵

(۲۹)

بہ ظاہر کہیں غنچہ دل سے ملا تھا
کل اُس کا گریباں و دستِ صبا تھا ۱
تمنّا مُرخص، ہوئی نا اُمیدی
یہ کیا ہوگیا اَور مرے دل میں کیا تھا ۲
جو اِس طرح غیروں سے ملتا پھرے ہے
کبھو تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا ۳
کہا مَیں، مرا حال تم تک بھی پہنچا
کہا تب، اُچٹتا سا کچھ مَیں سُنا تھا ۴
بُرائی تری کچھ نہیں، بات کیا ہے
مرادل ہی یہ، میرے حق میں بُرا تھا ۵
تم آکر جو پہلے ہی مجھ سے ملے تھے
نگاہوں میں جادو سا کچھ کر دیا تھا ۶
بلائیں جو کچھ اُس کے ملنے سے دیکھیں
نہ ملتے تو اَے دردؔ! اِس سے بھلا تھا ۷

(۳۰)

اپنا تو نہیں یار مَیں کچھ، یارہوں تیرا
تو جس کی طرف ہووے، طرف دارہوں تیرا ۱

گو مٹنے پہ مرے، جی نہ کُڑھا، تیری بلا سے
اپنا تو نہیں غم مجھے، غم خوار ہوں تیرا ۲
تو چاہے نہ چاہے، مجھے کچھ کام نہیں ہے
آزاد ہوں اس سے بھی، گرفتار ہوں تیرا ۳
تو ہووے جہاں مجھ کو بھی ہونا وہیں لازم
تو گُل ہے مری جان! تو مَیں خار ہوں تیرا ۴
ہے عشق سے میرے یہ ترے حُسن کا شُہرہ
مَیں کچھ نہیں، پر، گرمیِ بازار ہوں تیرا ۵
میری بھی طرف تو کبھو آ جا مرے یوسف!
بُڑھیا کی طرح مَیں بھی خریدار ہوں تیرا ۶
اَے دردؔ! مجھے کچھ نہیں اب اَور تو آزار
اُس چشم سے کہہ دینا کہ بیمار ہوں تیرا ۷

(۳۱)

تو کب تئیں مجھ ساتھ، مری جان! ملے گا
ایسا بھی کبھو ہوگا کہ پھر آن ملے گا ۱
چلیے کہیں اُس جاگہ کہ ہم تم ہوں اکیلے
گوشہ نہ ملے گا، کوئی میدان ملے گا ۲
شیوہ نہیں اپنا تو عبث ہرزہ یہ بکنا
کچھ بات کہیں گے، جو کوئی کان ملے گا ۳
رو بیٹھے گا میری ہی طرح دین کو اپنے
کافر! جو ترے ساتھ مسلمان ملے گا ۴
نزدیک ہے، پر، اپنے بُلا بھیجے کب آوے
مل جائے گا تو دُور سے پہچان ملے گا ۵
یوں وعدے ترے، دل کی تسلی نہیں کرتے
تسکیں تبھی ہووے گی جس آن ملے گا ۶

اَے دردؔ! کہا مَیں نے، مِلو جس سے کہ چاہو
کہنے لگا، تجھ سا کوئی انسان مِلے گا ۷

(۳۲)

سَحَر سوتے سے اُٹھ کر وہ جو گھر سے باہر آ نکلا
اُدھر ہی اِتفاقاً پھرتے پھرتے مَیں بھی جا نکلا ۱
مِرے دل کو جو تو ہردم بھلا اِتنا ٹٹولے تھا
تصوّر کے سوا تیرے، بتا تو اِس میں کیا نکلا ۲
مَیں اپنا حال کہہ سارا، جو پوچھا وعدہ آنے کا
کہا سُن سُن کے سب باتوں کو، آخر مدّعا نکلا ۳
مری تعریف کی تھی اُس سے بعضوں نے سواب مل کر
لگا کہنے، جو سمجھے تھے، وہ اپنا آشنا نکلا ۴
مِلے ہے دردؔ! اُس کے ساتھ دیکھا تو غریبی سے
گھمنڈ اُس کے جو تھا جی میں، سواب شاید گیا نکلا ۵

(۳۳)

ترے کہنے سے، مَیں از بس کہ باہر ہو نہیں سکتا
اِرادہ صبر کا کرتا تو ہوں، پر ہو نہیں سکتا ۱
کہا جب مَیں: ترا بوسہ تو جیسے قند ہے پیارے!
لگا تب کہنے، پر، قندِ مکرر ہو نہیں سکتا ۲
دلِ آوارہ اُلجھے یہاں کسو کی زُلف میں یارب!
علاج آوارگی کا اِس سے بہتر ہو نہیں سکتا ۳
مری بے صبریوں کی بات سُن سب سے وہ کہتا ہے
تحمّل مجھ سے بھی تو حال سُن کر ہو نہیں سکتا ۴
کرے کیا فائدہ ناچیز کو، تقلید اچھوں کی
کہ جم جانے سے کچھ اُولا تو گوہر ہو نہیں سکتا ۵

نہیں چلتا ہے کچھ اپنا سو تیرے عشق کے آگے
ہمارے دل پہ کوئی اور تو زور ہو نہیں سکتا ۶
کہا میں، یوں تو مل جاتے ہو آکر بعد مدت کے
اگر چاہو تو یہ کیا تم سے اکثر ہو نہیں سکتا ۷
لگا کہنے، سمجھ اِس بات کو تک تو کہ جلد اِتنا
ترے گھر آنے جانے میں، مرا گھر ہو نہیں سکتا ۸
بچوں کس طرح میں اَے دردؔ! اُس کی تیغِ ابرو سے
کہ جس کے سامنے آ، کوئی جاں بر ہو نہیں سکتا ۹

(۳۴)

جب تک ہے دل کے شیشے میں رنگ امتیاز کا
ہے اَے پری! تجھی تئیں آئینہ ناز کا ۱
جس کی جناب کے یہ سبھی ناز ہیں نیاز
دامن ہے ہاتھ میں مرے اُس بے نیاز کا ۲
ہے گو تہی اجل کی طرف سے ہی، ورنہ میں
اِک عمر سے اسیر ہوں زُلفِ دراز کا ۳
اَے دردؔ! اِس جہان میں آکر، صدائے غیب
بے پردہ ہو وے جس سے وہ پردہ ہے ساز کا ۴

(۳۵)

گل و گلزار خوش نہیں آتا باغ بے یار خوش نہیں آتا ۱
اَے جنوں! جیب میں، ترے ہاتھوں ایک بھی تار خوش نہیں آتا ۲
کیا جفا کے سوا، تجھے کچھ اور اَے ستم گار! خوش نہیں آتا ۳
دردؔ ہم کو یہ رات دن تیرا نالہ زار خوش نہیں آتا ۴

(۳۶)

اَے شانہ! تو نہ ہو، جو دشمن ہمارے جی کا
کہیں دیکھیو، نہ ہووے زُلفوں کا بال بیکا ۱

پھیلا ہے کفر یہاں تک کافر ترے سبب سے
شمعِ حرم بھی دے ہے ماتھے پہ اپنے ٹیکا ۲
گورا تھا بعدِ مدّت وہ سامھنے سے ہوکر
اَے کوتہیِ نالہ! یہ وقت تھا کسی کا؟ ۳
جوں شمع، تو نے جیدھر نظریں اُٹھاکے دیکھا
پروانہ وار، جی ہی جاتا رہا کسی کا ۴

(۳۷)

تو ہی نہ اگر ملا کرے گا　عاشق پھر جی کے کیا کرے گا ۱
اپنی آنکھوں اُسے مَیں دیکھوں؟　ایسا بھی کبھو خُدا کرے گا ۲
گر ہیں یہی ڈھنگ تیرے ظالم!　دیکھیں گے، کوئی وفا کرے گا ۳

(۳۸)

اہلِ زمانہ آگے بھی تھے اَور زمانہ تھا
پراب جو کچھ ہے، یہ تو کسو نے سُنا نہ تھا ۱
چٹکا عبث نہیں کوئی غنچہ چمن میں آہ!
اَے گو سَنِ بہار! تجھے تازیانہ تھا ۲
باوَر نہیں ابھی تجھے غافل! پہ عنقریب
معلوم ہووے گا کہ یہ عالم فسانہ تھا ۳

(۳۹)

حال یہ کچھ تو ہے اب دل کی توانائی کا
کہ یہ طاقت نہیں، لوں نام شکیبائی کا ۱
اَے شبِ ہجر! نہیں ہے یہ سیاہی تیری
خون گردن پہ ہے تیری، کسی سودائی کا ۲
نام سکتا نہیں زاہد! تری حُرمت کا کوئی
شور ایسا ہے جہاں میں مری رُسوائی کا ۳

(۴۰)

کہاں کا ساقی اَور مِینا، کدھر کا جام وے خانا
مثالِ زندگی بھر لے اب اپنا آپھی پیمانا ۱
کسو سے کیا بیاں کیجے اِس اپنے حالِ ابتر کو
دل اُس کے ہاتھ دے بیٹھے جسے جانا نہ پہچانا ۲
نظر جب دل پہ کی، دیکھا تو مسجودِ خلائق ہے
کوئی کعبہ سمجھتا ہے کوئی سمجھے ہے بُت خانا ۳

(۴۱)

اَے شمع رو! زبس کہ ترا انتظار تھا
مَیں ایک سا ہی شُعلہ صِفت بے قرار تھا ۱
ظالم! یہ صیدِ دل، سَرفتراک سے ترے
اُس وقت سے بندھا ہے کہ تونَے سوار تھا ۲
مدّت کے بعد خط سے یہ ظاہر ہُوا کہ عشق!
تیری طرف سے حُسن کے دل میں غبار تھا ۳

(۴۲)

وہ دن کِدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا
یعنی کبھو تو اپنے بھی دل تھا، دماغ تھا ۱
جلتا ہے اب پڑا خس و خاشاک میں مِلا
وہ گُل کہ ایک عمر چمن کا چراغ تھا ۲
گُذروں ہوں جس خرابے پہ، کہتے ہیں وھاں کے لوگ
ہے کوئی دن کی بات، یہ گھر تھا، یہ باغ تھا ۳

(۴۳)

کچھ کشِش نے تری، اثر نہ کیا   تجھ کو اَے اِنتظار! دیکھ لیا ۱
تشنگی اَور بھی بھڑکتی گئی   جوں جوں مَیں آنسوؤں کو اپنے پیا ۲

(۴۴)

زلفوں میں کسی کی جو گرفتار نہ ہوتا
کچھ کام مجھے تجھ سے بجز تار! نہ ہوتا ۱
مرنا ہی لکھا ہے مری قسمت میں عزیزاں!
گر زندگی ہوتی تو یہ آزار نہ ہوتا ۲

(۴۵)

ایک تو ہوں شکستہ دل، تس پہ یہ جور، یہ جفا
سختیِ عشق، واہ وا! جی نہ ہوا، ستم ہوا ۱
جان کے بدلے، میرے ساتھ وعدۂ یک نگاہ تھا
سو بھی نہ تجھ سے ہو سکا، مُفت ہی مُفت جی لیا ۲

(۴۶)

جلوہ تو ہر اِک طرح کا، ہر شان میں دیکھا
جو کچھ کہ سُنا تجھ میں سو انسان میں دیکھا ۱
ہوں غُنچے، بہ جز یک دِل صد چاک نہ پایا
مُنہ ڈال کے جب اپنے گریبان میں دیکھا ۲

(۴۷)

ناصح! مَیں دین ودل کے تئیں اب تو کھو چکا
حاصل نصیحتوں سے؟ جو ہونا تھا، ہو چکا ۱
زاہد کیا کرے ہے وضو گو کہ روز و شب
چاہے کہ دل سے دھووے کدورت سو دھو چکا ۲

(۴۸)

مذکور جانے بھی دو ہم دل تپیدگاں کا
اَحوال کچھ نہ پوچھو آفت رسیدگاں کا ۱
مَوجِ نسیم، گو ہے زنجیر پائے گُل کی
دامن نہ چھو سکے پر، از خود رمیدگاں کا ۲

(۴۹)

دیکھ کر حالِ پریشاں عاشقانِ زار کا
یھاں کے معشوقوں نے رسمِ زُلف اب دی ہے اُٹھا

(۵۰)

مُحبّت نے ہم کو ثمر جو دیا سُو یہ ہے کہ سب کام سے کھو دیا

(۵۱)

شکوہ تجھے کِس سے ہے، گِلہ کِس سے یہ ٹھانا
مانندِ فلک، اپنی ہی گردش ہے زمانا

(۵۲)

ہم نے چاہا بھی پر اُس کوچے سے آیا نہ گیا
وھاں سے جوں نقش ِ قدم، دل تو اُٹھایا نہ گیا

(۵۳)

فلک پر،کون کہتا ہے، گزر آہِ سحر! کرنا
جہاں جی چاہے وھاں جا، پر، کسی دل میں اثر کرنا

(۵۴)

غُل مری زنجیر نے رفتار میں ایسا کیا
حشر کو بھی شور جو ہونا نہ تھا، برپا کیا

(۵۵)

پیار خَلق کرتی ہے حق کے کمال کا
یہ آئنہ، ہے جلوہ فروش اُس جمال کا

(۵۶)

خط کے آنے سے، ہُوا معلوم، جانا حُسن کا
نوخطوں نے اب نکالا پیش خانا حُسن کا

(۵۷)

مخالف کٹ گئے، سُنتے ہی مجلس میں سُخن میرا
زَباں کا اب ہُوا معلوم جوہر، تیغ ہے گویا

(۵۸)

بارے مجھے بتا تو سہی، کیا سبب ہُوا
پھر مجھ پہ مہربان ہُوا تو، غضب ہُوا

(۵۹)

گِلہ کرتا نہیں کچھ میں تری نا مہربانی کا
مجھے شکوہ ہے اے ظالم! اس اپنی سخت جانی کا

(۶۰)

رُسوائیاں اُٹھائیں، جَور وعِتاب دیکھا
عاشق تو ہم ہوئے، پر، کیا کیا عذاب دیکھا

(۶۱)

آشیانے میں دردِ بُلبل کے آتشِ گُل سے آج پھول پڑا

ردیف "ب"

(۱)

تھا عدم میں بھی مجھے اک پیچ وتاب
مُضطرب ہو جس طرح مَوجِ سراب ۱
بے بضاعت ہیں سب اہلِ زرق بَرق
چشمۂ خورشید میں کیدھر ہے آب ۲
موت ہے آسائشِ اُفتادگاں
چشمِ نقشِ پاکو، مٹ جانا ہے خواب ۳
کیوں نہ ہو شرمندۂ روے زمیں
سیلِ اشک ایسا نہیں خانہ خراب ۴
ہے تُنک ظرفوں کو بے جا مَے کشی
جامِ مَے کب ہو سکے، جامِ حُباب ۵
چل نہ جاویں، ہیں جو صاحب حوصلہ
پاے خُم لغزش میں کب لاوے شراب ۶

ہنستے ہیں کوئی کبھو دلِ مُردگاں
گور کے لب پر تبسّم! کیا حساب ۷
مَے کشاں کرنے لگے مِنّت کشی
دردؔ! ہوتا ہے دلِ یاراں کباب ۸

ردیف "ت"

(۱)

وہ مُوکر کہیں تو ہُوا بے حجاب رات
تھا مثلِ زُلف، دل کو عجب پیچ و تاب رات ۱
ہم روسیاہ، دن کو تو کیا مُنہ دِکھا سکیں
ہاں شمع چاہتے ہیں کہ ہووے شِتاب رات ۲
تیری گلی میں ، اَے بُتِ بے مہر! دن کی طرح
لایا تھا پھر مجھے دلِ خانہ خراب، رات ۳
وھاں تم تو اپنے خوش رہے ہوگے، پہ کیا کہیں
گُزرا ہے میرے جی پہ جو کچھ یھاں عذاب رات ۴
تو شام سے جو اَے مرے خورشید رُو! گیا
اَنجم کی طرح، آئی نہ آنکھوں میں خواب رات ۵
میرے گناہ آتے ہیں کوئی شمار میں؟
اَے دردؔ! مَیں نے جی میں کیا تھا حساب رات ۶

(۲)

زاہد! اگر نہیں کی تو نے کِسو سے بَیعت
پیرِ مُغاں کے ہاں کر دستِ سَبو سے بَیعت ۱
زُلفِ بُتاں سے کہنا، ہے وقتِ دست گیری
اِس سلسلے میں کی ہے دل نے کِنھو سے بَیعت ۲

گو، کھینچ کھینچ چلتے، جان اپنی شیخ کھووے
کوئی زندہ دل کرے ہے اس مُردہ شو سے بُعت ۳

ردیف "چ"

(۱)

جایئے کس واسطے اَے دردؔ! میخانے کے بیچ
اَور ہی مستی ہے اپنے دل کے پیمانے کے بیچ ۱
آئنے کی طرح غافل! کھول چھاتی کے کواڑ
دیکھ تو، ہے کون یارے، تیرے کاشانے کے بیچ ۲
سیرِ باغ و بوستاں تو ہے میسّر ہر گھڑی
آیئے گا ہے فقیروں کے بھی ویرانے کے بیچ ۳
جو مزے ہیں مرگ میں، سو ہم سے پوچھا چاہیے
کون جانے آہ! کیا لذّت ہے مرجانے کے بیچ ۴
عُقدۂ دل کھول، مثلِ قطرہ ناداں! کب تلک
جوں گہر غلطاں رہے گا آب اَور دانے کے بیچ ۵
پیچ و تاب اِتنا جو ہے یہاں اِس دلِ صد چاک کو
زلف اُلجھی ہے کسو کی ظاہرا شانے کے بیچ ۶
بختِ خواب آلودہ نے میرے سلایا اُس کو دردؔ
ورنہ پھونکا تھا ہی میں اَفسون، افسانے کے بیچ ۷

(۲)

مذکور جب چلے ہے مرا انجمن کے بیچ
کچھ آپھی آپ سوچ وہ رہتا ہے من کے بیچ ۱
تجھ کو نہیں ہے دیدۂ بینا وگرنہ یہاں
یوسف چُھپا ہے آن کے ہر پیرہن کے بیچ ۲
اَے بے خبر! تو آپ سے غافل نہ بیٹھ رہ
جوں شعلہ یہاں ہمیشہ سفر ہے وطن کے بیچ ۳

سودا! اگرچہ درد تو خاموش ہے ولے
"ہاں غنچہ سو زبان ہے اُس کے دہن کے بیچ" ۴

(۳)

درد! جو آتا نہیں اب تو نظر ظاہر کے بیچ
چھپ رہا ہوگا کسی کے گوشۂ خاطر کے بیچ

ردیف "ر"

(۱)

کیوں کر میں خاک ڈالوں سوزِ دلِ تپاں پر
مانندِ شمع، میرا کب حکم ہے زباں پر ۱
میں کس طرح بُتوں کے لا سامنے جھکاؤں
دل تو دماغ اپنا کھینچے ہے آسماں پر ۲
کب اختیار اپنا، ہاں گل، ہے اِس چمن میں
گل چیں سے کیا چلے ہے، کیا زور باغباں پر ۳
چاہے کہ بات جی کی، مُنہ پر نہ آئے میرے
اپنے دہن کو لاکر رکھ دے مرے دہاں پر ۴
میں جانتا نہیں ہوں تجھے دکھائے یارب!
یاں آپڑی کہاں سے آفت یہ میری جاں پر ۵
تارِ نگہ پہ دل، یاں دونوں طرف سے دوڑے
دو نٹ مقابل آویں جس طرح ریسماں پر ۶
اے درد! یار جیسا ہووے، سُو ہے غنیمت
اتنا بھی جی نہ رکھیے ہر وقت امتحاں پر ۷

(۲)

ساقی! ہے چڑھا آج تو یہ رنگ ہوا پر
شیشہ ہو گرے، ٹھیکے گر سنگ ہوا پر ۱

ہے اور ہی جلوے کی غرض بوقلمونی
یہ قوسِ قزح کا نہیں نیرنگ ہوا پر ۲
گھبرا کے دلِ تنگ جو کوئی سانس نکالے
اک دم میں ہو عرصہ تو ابھی تنگ ہوا پر ۳
ہاں کاغذِ باد، اہلِ ہوس بیچ میں ہیں گے
رہتی ہے سدا اُن کے تئیں جنگ ہوا پر ۴
مانندِ حباب، آہ تنک ظرف جہاں کے
یاں کرتے ہیں سر کھینچنے کے ڈھنگ ہوا پر ۵
تو ہی نہیں ساقی! تو جسے ابر ہیں کہتے
اپنی ہے نظر میں یہ بندھا رنگ ہوا پر ۶
ہر دمِ دلِ بے تاب مرا، درد! کرے ہے
ہاں نغمہ، نکل آنے کا آہنگ ہوا پر ۷

(۳)

اُس قدر تھا یا کرم، یا ظلم رانی اِس قدر
مہربانی اُس قدر، نامہربانی اِس قدر ۱
جان کو آنے دے لب تک، نزع میں کب لگ رہوں
دشمنی مجھ سے نہ کر اَے ناتوانی! اِس قدر ۲
کیا کہوں دل کا کسو سے قصہ آوارگی
کوئی بھی بے ربط ہوتی ہے کہانی اِس قدر؟ ۳
درد! تو کرتا ہے معنی کے تئیں صورت پذیر
دست رس رکھتے ہیں کہ بہزاد و مانی اِس قدر ۴

(۴)

مشہور خلق میں نہیں اپنے کمال کر
یکتا ہوں مثلِ آئنہ اور ہی جمال کر ۱
آنکھیں تو آنسوؤں سے کبھو تر نہیں ہوئیں
ٹک تو ہی اَے جبیں! عرقِ انفعال کر ۲

حیرت ہے یہ، کہ تجھ سے ستم گر کے ہاتھ میں
آنکھوں نے دل کو کیوں کے دیا دیکھ بھال کر ۳
اَے درد! کر تنک آئنہ دل کو صاف تو
پھر ہر طرف نظارۂ حُسن وجمال کر ۴

(۵)

ہنس قبر پہ میری کھلکھلا کر   یہ پھول چڑھا کبھو تو آکر

ردیف "ز"

(۱)

کیا ہُوا مرگئے، آرام ہے دُشوار ہنوز
جی میں تڑپھے ہے پڑی حسرتِ دیدار ہنوز ۱
ہر لبِ زخم نمک سود ہے گو مثلِ سَحر
شِکوہ آلود نہیں پر لبِ اظہار ہنوز ۲
کر چکا اپنی سی عیسیٰ بھی تو، پر کیا حاصل
ہیں گے ویسے ہی تری چشم کے بیمار ہنوز ۳
موڑیو مُنہ نہ ابھی سُوزنِ مژگاں! ہم سے
ٹانکے زخموں میں تو ہیں کتنے ہی درکار ہنوز ۴
ہے خیال اُس کی ہی زُلفوں کا دمِ آخر بھی
بندھ رہا ہے مرے دل میں تو وہی تار ہنوز ۵
اَور تو چُھوٹ گئے مر کے بھی، اَے کُنجِ قفس!
ایک ہم ہی رہے ہر طرح گرفتار، ہنوز ۶
یارجاتا تو رہا نظروں سے کب کا لیکن
دل میں پھرتی ہے مرے، درد! وہ رفتار ہنوز ۷

(۲)

لیتا نہیں کبود کی اپنے جناں ہنوز
پھرتا ہے کس تلاش میں یہ آسماں ہنوز ۱
ہے بعدِ مرگ بھی وہی آہ وفغاں ہنوز
لگتی نہیں ہے تالو سے، میری زباں ہنوز ۲
موجود بوجھتا نہیں کوئی کسو کے تئیں
توحید تو بھی ہوتی نہیں ہے عیاں ہنوز ۳
سو سو طرح کی ہجر میں ہوتی ہے جاں کنی
مرتا نہیں ہوں تو بھی تو میں سخت جاں ہنوز ۴
ہر چند کہنہ سال ہے دُنیا تو کس قدر
آتی ہے پر نظر میں سبھوں کی جواں ہنوز ۵
کعبے میں، درد! آپ کو لایا ہوں، کھینچ کر
دل سے گیا نہیں ہے خیالِ بتاں ہنوز ۶

(۳)

کوہ کن سے نہ بول اَے پرویز! اُس کے تیشے کی بھی زبان ہے تیز ۱
ساقی! اب سب پکارتے ہیں گے تیرے ہاتھوں سے یہاں بریز بریز ۲

(۴)

بَر میں مرے وہ سیم بر آیا نہیں ہنوز
مقصود میرے دل کا بَر آیا نہیں ہنوز

ردیف ''س''

(۱)

نہ کیا تو نے ایک بار افسوس حال میرے پہ صدہزار افسوس ۱
جو کچھ ہونا تھا دل پہ، ہو گزرا نہ کرائے درد! بار بار افسوس ۲

ردیف ط

(۱)

کرتا رہا میں دیدۂ گریاں کی احتیاط
پر، ہو سکی نہ اشک کے طوفاں کی احتیاط ۱
خارِ مژہ پڑے ہیں مرے، خاک میں ملے
اَے دشت! اپنے کچھو داماں کی احتیاط ۲
جوشِ جنوں کے ہاتھ سے، فصلِ بہار میں
گُل سے بھی ہو سکی نہ گریباں کی احتیاط ۳
تیرے ہی دیکھنے کے لیے آئنے کی طرح
کرتا ہوں اپنے دیدۂ حیراں کی احتیاط ۴
دل کے تئیں گرہ سے کبھو کھولتی نہیں
ہے زُلف کو بھی اپنے پریشاں کی احتیاط ۵
داغوں کی اپنے کیوں نہ کرے درد، پرورش
ہر باغباں کرے ہے گلستاں کی احتیاط ۶

ردیف غ

(۱)

لایا نہ تھا تو آج تئیں ہاتھ سُوے تیغ
وابستہ میرے قتل سے تھی آبروے تیغ ۱
ناچار مجھ سے اُس سے تو قطعِ کلام ہے
کرتا نہیں وہ بات، سوا گفتگوے تیغ ۲
کیجے نہ قتل، اہلِ وفا جتنے ہیں یہ سب
بارے، کہیں ٹھکانے لگے جستجوے تیغ ۳
جاں باز اَور بھی ہیں، پر اَے ابروانِ یار!
میری طرح نہ ٹھہرے کوئی رُوبہ رُوے تیغ ۴

پیاسی مرے لہو کی وہ رہتی ہے دَم بہ دَم
ترسائیے کبھو تو میاں! آرزوے تیغ ۱
کوئی مزاج داں نہ ہُوا آج تک، مگر
اک اُس کی خوے تند سے ملتی ہے خوے تیغ ۲
اَے دردؔ! مثلِ زخم، زمانے کے ہاتھ سے
دیکھا نہ آنکھ کھول کے ہم، غیر روے تیغ ۳

ردیف "ف"

(۱)

اَے دردؔ! ایک خلق ہے جانا نہ کی طرف
لازم ہے، کیجیے دلِ دیوانہ کی طرف

(۲)

جب مانگتا ہوں تجھ سے مَیں ساقی شرابِ صاف
دیتا ہے تب مجھے تو یہ تلخی جوابِ صاف

ردیف "ک"

(۱)

پیغام یاس بھیج نہ مجھ بے قرار تک
ہوں نیم جاں مَیں سو بھی ترے انتظار تک ۱
دے وہ شراب ساقی!کہ تاروزِ رستخیز
جس کے نشے کا کام نہ پہنچے خُمار تک ۲
صیاد! اب رہائی سے کیا مجھ اسیر کو
پھر کِس کو زندگی کی توقّع بہار تک ۳
بے قُرب ہے کسی ہوئی عالم میں بھاں تئیں
ہے صرفِ شیشہ شمع کی سنگِ مزار تک ۴

راہِ عدم میں دردؔ مَیں اتنا ہوں جلد رَو
پہنچا صبا کا ہاتھ نہ میرے غبار تک ۵

(۲)

پھرتا رہا مَیں سعی میں اک عمر ہوں فلک
بختِ سیاہ، پر، نہ پھرے میرے اب تلک ۱
چونکا ہوں دردؔ جب سے اُسے دیکھ خواب میں
لگتی نہیں ہے تب سے پلک سے مری پلک ۲

(۳)

نہیں میرے تئیں کسی کا پاک   اب گریباں ہے، ہاتھ ہے اور چاک
گرد تو ہوگئے ترے عاشق   کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک

ردیف "ل"

(۱)

کچھ دل ہی باغ میں نہیں تنہا شکستہ دل
ہر غنچہ، دیکھتا ہوں تو ہے گا شکستہ دل ۱
ہاتھوں سے محتسب کے، ہیں اب مے کدے کے بیچ
ساغر شکستہ خاطر و مینا شکستہ دل ۲
شادی کی اور غم کی، ہے دُنیا میں ایک شکل
گل کو شگفتہ دل کہو تم یا شکستہ دل ۳
کی جس کی ہوں حباب، زمانے نے دل دہی
چھوڑا نہ پھر اُسے نہ کیا تا شکستہ دل ۴
یارب! دُرست گوشہ رہوں تیرے عہد پر
بندے سے پر نہ ہو کوئی بندا شکستہ دل ۵
لازم ہے، گوشۂ شکنِ زُلف میں ترے
ظالم! کوئی پڑا رہے مجھ سا شکستہ دل ۶
سب خونِ دل ٹپک ہی گیا بوند بوند کر
اے دردؔ! بس کہ عشق سے مَیں تھا شکستہ دل ۷

(۲)

بارے، یہ داغِ عشق ہُوا شہر یارِ دل
مدّت سے بے چراغ پڑا تھا دیارِ دل ۱

تیری کہیں گلی کے گیا تھا خیال میں
کرتا ہوں اب تلک مَیں پڑا انتظارِ دل ۲

اُٹھتا ہے بعدِ مرگ بھی، مانندِ گردباد
اَے درد! خاک سے مری اب تک غبارِ دل ۳

ردیف م

(۱)

حیراں آئینہ وار ہیں ہم — کس سے یارب! دوچار ہیں ہم ۱
پانی پہ نقش کب ہے ایسا — جیسے ناپائدار ہیں ہم ۲
ساقی! کیدھر ہے کشتیِ مے — اب کے کھیوے میں پار ہیں ہم ۳
جی بھی چھپا کبھو نہ اپنا — اتنے زار و نزار ہیں ہم ۴
اوروں کے گو ہیں سرمۂ چشم — اپنے دل کے غبار ہیں ہم ۵
کوئی کیوں کر نظر میں لاوے — ننگِ چشمِ شرار ہیں ہم ۶
آتش میں ہیں پہ مثلِ شعلہ — ہم سر تا پا بہار ہیں ہم ۷
چشمِ عبرت سے دیکھ ایدھر — نقشِ لوحِ مزار ہیں ہم ۸
جیدھر گذرے، پھرے ادھر سے — آوازِ کوہسار ہیں ہم ۹
از بس ہیں محوِ لاتعین — ہر جا بے اعتبار ہیں ہم ۱۰
مجنوں ہو، خواہ کوہ کن ہو — عاشق کے دوست دار ہیں ہم ۱۱
اپنے ملنے سے منع مت کر — اس میں بے اختیار ہیں ہم ۱۲
یوں تو عاشق بہت ہیں لیکن — اس طور کے کتنے یار ہیں ہم ۱۳
مجنوں، فرہاد، درد، وامق — ایسے ہی دوچار ہیں ہم ۱۴

(۲)

اب کی ترے در سے گر، گئے ہم — پھر یہ ہی سمجھ کہ مر گئے ہم ۱

جوں نورِ نظر، ترا تصور — تھا پیش نظر، جدھر گئے ہم ۲
جز اہلِ صفا، بتا تو، جوں عکس — اَے آئینے! کس کے گھر گئے ہم ۳
کس نے یہ ہمیں بھلا دیا ہے — معلوم نہیں، کدھر گئے ہم ۴
تھا عالمِ جبر، کیا بتاویں — کس طور سے زیست کر گئے ہم ۵
جس طرح ہُوا، اسی طرح سے — پیمانۂ عُمر بھر گئے ہم ۶
افسوس کہ دردؔ! اُس کو جب تک — ہووے ہے خبر، گذر گئے ہم ۷

(۳)

کچھ لائے نہ تھے کہ کھو گئے ہم — تھے آپ ہی ایک سو، گئے ہم ۱
جوں آئینہ، جس پہ یھاں نظر کی — جوں آئینہ، جس پہ یھاں نظر کی ۲
ماتم کدۂ جہاں میں جوں ابر — ماتم کدۂ جہاں میں جوں ابر ۳
ہستی نے تو ٹک جگا دیا تھا — ہستی نے تو ٹک جگا دیا تھا ۴
یاروں ہی سے، دردؔ! ہے یہ چرچا — یاروں ہی سے، دردؔ! ہے یہ چرچا ۵

(۴)

چمن میں صُبح یہ کہتی تھی ہو کر چشم تر شبنم
بہار باغ گو یوں ہی رہی، لیکن کدھر شبنم ۱
عرق کی بوند، اس کی زُلف سے رُخسار پر ٹپکی
تعجب کی ہے جاگہ یہ، پڑی خورشید پر شبنم ۲
ہمیں تو باغ، تُجھ بن، خانۂ ماتم نظر آیا
اِدھر گل پھاڑتے تھے جَیب، روتی تھی اُدھر شبنم ۳
کرے ہے کچھ سے کچھ تاثیر صحبت صاف طبعوں کی
ہوئی آتش سے گُل کی، بیٹھتے، رشکِ شَرر شبنم ۴
بھلا ٹک صُبح ہونے دو، اِسے بھی دیکھ لیویں گے
کسی عاشق کے رونے سے نہیں رکھتی خبر شبنم ۵
نہیں اَسباب کچھ لازم سُبک ساروں کے اُٹھنے کو
گئی اُڑ، دیکھتے اپنے، بغیر از بال و پر شبنم ۶

نہ پایا، جو گیا اِس باغ سے، اصلا سُراغ اُس کا
نہ پلٹی پھر صبا ادھر، نہ پھر آئی نظر شبنم ۷
نہ سمجھا درد! ہم نے بھید یھاں کی شادی و غم کا
سحر خنداں ہے کیوں؟ روتی ہے کس کو یاد کر شبنم؟ ۸

(۵)

کیا کہیں، سُوے فنا کِس طور کر، جاتے ہیں ہم
شمع کی مانند، سرَ کے بَھل اُدھر جاتے ہیں ہم ۱
ہے کسے جوں شعلہ، ظالم آہ! تابِ انتظار
جب تلک دیکھے اِدھر تو، یھاں گزر جاتے ہیں ہم ۲

(۶)

خلق میں ہیں، پر جُدا سب خَلق سے رہتے ہیں ہم
تال کی گنتی سے باہر جس طرح رو پک میں سَم

ردیف ''ن''

گلیم بختِ سیہ سایہ دار رکھتے ہیں
یہی بساط میں ہم خاکسار رکھتے ہیں ۱
بسانِ کاغذِ آتش زدہ، مرے گُل رو!
ترے جلے بُھنے اور ہی بہار رکھتے ہیں ۲
یہ کِس نے ہم سے کیا وعدۂ ہم آغوشی
کہ مثلِ بحر سراسر کنار رکھتے ہیں ۳
ہمیشہ فتح نصیبی ہمیں نصیب رہی
جو کچھ کہ اُپجے ہے جی میں، سُو مار رکھتے ہیں ۴
نکلا ہے نشہ دُنیا کہ تا قیامت، آہ!
سب اہلِ قبر اِسی کا خُمار رکھتے ہیں ۵
جہاں کے باغ سے ہم، دل ہوا نہ پھل پایا
فقط یہی ثمر داغ دار رکھتے ہیں ۶

اگرچہ دُخترِ رَز کے ہے محتسب در پئے
جو ہو سو ہو، پہ اُسے اب تو یار رکھتے ہیں ۷
بہ رنگِ شعلہ، غمِ عشق ہم سے رَوشن ہے
کہ بے قراری کو ہم برقرار رکھتے ہیں ۸
ہمارے پاس ہے کیا جو کریں فدا تجھ پر
مگر یہ زندگی مُستعار رکھتے ہیں ۹
فلک! سمجھ تو سہی، ہم سے اور گلوگیری!
یہ ایک جیب ہے، سَو تار تار رکھتے ہیں ۱۰
بُتوں کے جبر اُٹھائے ہزارہا ہم نے
جو اِس پہ بھی نہ مِلیں، اِختیار رکھتے ہیں ۱۱
بھری ہے آکے جنھوں میں ہَوائے آزادی
حَباب وار گلہ بھی اُتار رکھتے ہیں ۱۲
نہ برق، ہیں نہ شرر ہم، نہ شعلہ، نَے سیماب
وہ کچھ ہیں پر، کہ سدا اِضطرار رکھتے ہیں ۱۳
جنھوں کے دل میں جگہ کی ہے نقشِ عبرت نے
سدا نظر میں وہ لوحِ مزار رکھتے ہیں ۱۴
ہر ایک سنگ میں ہے شوخیِ بُتاں پنہاں
خُنک ہیں سب یہ، پہ دل میں شَرار رکھتے ہیں ۱۵
وہ زندگی کی طرح ایک دم نہیں رہتا
اگرچہ دردؔ! اُسے ہم ہزار رکھتے ہیں ۱۶

(۲)

مژگانِ تر ہوں، یا رگِ تاکِ بُریدہ ہوں
جو کچھ کہ ہوں سو ہوں، غرض آفت رسیدہ ہوں ۱
کھینچے ہے دُور آپ کو، میری فروتنی
اُفتادہ ہوں، پہ سایۂ قدِّ کشیدہ ہوں ۲

ہر شام مثلِ شام ہوں مَیں تیرہ روزگار
ہر صبح، مثلِ صبح گریباں دریدہ ہوں ۳

کرتی ہے بلائے گُل تو مرے ساتھ اختلاط
پر آہ! مَیں تو موجِ نسیمِ وزیدہ ہوں ۴

یہ چاہتی ہے تو تپشِ دل! کہ بعدِ مرگ
کُنجِ مزار میں بھی نہ مَیں آرمیدہ ہوں ۵

اَے دردؔ! جا چکا ہے مرا کام ضبط سے
مَیں غم زدہ تو قطرۂ اشکِ چکیدہ ہوں ۶

(۳)

آہ! مشتاق ترے، مُفت مُوے جاتے ہیں
اک نظر بھُولے سے بھی ہووے تو جی پاتے ہیں ۱

گو سلامت ہوں مَیں ظاہر میں، پہ دل کے خطرات
رات دن گھُن کی طرح میرے تئیں کھاتے ہیں ۲

تو بھی اَے پائے طلب، ٹک تو بھلا خواب سے چونک
اپنی ہی نوع سے ہیں وہ جو پہنچ جاتے ہیں ۳

ہم سے بے کاروں سے بہتر ہیں یہ اہلِ اَشغال
ہر طرح دل کے تئیں اپنے تو بہلاتے ہیں ۴

دردؔ کی طرح وہ ہو جاتے ہیں کچھ اَور کے اَور
تیرے از خود شُدگاں جب کہ بہ خود آتے ہیں ۵

(۴)

گر دیکھیے تو مظہرِ آثارِ بقا ہوں
ور سمجھیے ہوں عکس مجھے، محوِ فنا ہوں ۱

کرتا ہوں پس از مرگ بھی حل مشکلِ عالم
بے حس ہوں، پہ ناخن کی طرح عقدہ کشا ہوں ۲

ممنون مرے فیض کے سب اہلِ نظر ہیں
ہوں نُور، ہر اک چشم کو دیدار نما ہوں ۳
ہے آسترِ فقر، اگر سمجھو تو شاہی
سلطاں ہے اگر شاہ، تو مَیں ظلِّ ہما ہوں ۴
ہے مظہرِ انوارِ صفا، میری کدُورت
ہر چند کہ آہن ہوں، پہ آئینہ بنا ہوں ۵
اَحوالِ دو عالم ہے مرے دل پہ ہُویدا
سمجھا نہیں تا حال پر اپنے تئیں، کیا ہوں ۶
آواز نہیں قید میں زنجیر کی ہرگز
ہر چند کہ عالم میں ہوں، عالم سے جدا ہوں ۷
ہوں قافلہ سالارِ طریقِ قُدَما دردؔ!
ہوں نقشِ قدم، خَلق کو یھاں راہ نما ہوں ۸

(۵)

نہ ہم غافل ہی رہتے ہیں، نہ کچھ آگاہ ہوتے ہیں
اِنھی طرحوں میں پر ہر دم فنا فی اللہ ہوتے ہیں ۱
تفنگیر گاہِ اِمکاں میں ہے وہ کچھ بخششِ مُطلق
کہ ہر واحد کو، لاکھوں دام یھاں تنخواہ ہوتے ہیں ۲
غرورِ حُسن کم ہوتا نہیں کچھ خط کے آنے سے
کہ یہ سب مورچہ پے بھی، سلیماں جاہ ہوتے ہیں ۳
اگر جمعیتِ دل ہے تجھے منظور، قانع ہو
کہ اہلِ حِرص کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں ۴
پریکھا دردؔ! کچھ مت رکھ ترقّی و تنزّل کا
کہ اپنے ذہن میں یھاں تو گدا بھی شاہ ہوتے ہیں ۵

(۶)

تو مجھ سے نہ رکھ غُبار جی میں آوے بھی اگر ہزار جی میں ۱

بیزار ہے مجھ سے تو، پہ مجھ کو اب تک ہے وہی پیار جی میں ۲
گل ہنس کے ملے ہے اب تو لیکن بلبل! یہ چبھیں گے خار جی میں ۳
یاں پاس بٹھا جسے تو چاہے پر جاگہ نہ دیجو یار! جی میں ۴
کیا فائدہ دردؔ! شور و شر سے اُپجے ہے جو کچھ، سو مار جی میں ۵

(۷)

ہرچند تیری سَمت سوا راہ ہی نہیں
تِس پر بھی آہ! یہاں کوئی آگاہ ہی نہیں ۱
کچھ اَور مرتبہ ہے وہ فہمید سے پَرے
سمجھے ہیں جس کو یار، وہ اللہ ہی نہیں ۲
ہم بھی فلک سے کرتے کِسو چیز کی طلب
ڈھونڈھا، پر اپنے دل میں تو کچھ چاہ ہی نہیں ۳
انساں کی ذات سے ہی خدائی کے کھیل ہیں
بازی کہاں، بساط پہ گر شاہ ہی نہیں ۴
سَو رنگ سے ہیں جلوہ نما گو بُتانِ خَلق
اپنا ترے سوا کوئی دل خواہ ہی نہیں ۵
گر کہتے ہو کہ ہے وہی ہادی، وہی مُضِل
تو راہ پر ہیں سب، کوئی بے راہ ہی نہیں ۶
اَے دردؔ! مثلِ آئنہ ڈھونڈھ اُس کو آپ میں
بَیرونِ در تو اپنی قدم گاہ ہی نہیں ۷

(۸)

ہستی ہے جب تک، ہم ہیں اِسی اِضطراب میں
جوں مَوج آ پھنسے ہیں عجب پیچ و تاب میں ۱
نَے خانۂ خُدا ہے، نہ ہے یہ بُتوں کا گھر
رہتا ہے کون اِس دلِ خانہ خراب میں ۲

آئینۂ عدم ہی میں ہستی ہے جلوہ گر
ہے موج زن تمام یہ دریا، سراب میں ۳
غافل! جہاں کی دید کو مُفتِ نظر سمجھ
پھر دیکھنا نہیں ہے اِس عالَم کو خواب میں ۴
ہر جُز کو، کُل کے ساتھ، بہ معنی ہے اِتصال
دریا سے دُر جدا ہے پہ ہے غرقِ آب میں ۵
پیری نے مُلکِ تن کو اُجاڑا، وگر نہ یہاں
تھا بندوبست اور ہی عہدِ شباب میں ۶
مَیں اَور مجھ سے دردؔ! خریدارِیِ بُتاں
ہے ایک دل بساط میں سو کس حساب میں ۷

(۹)

ہم تجھ سے کس ہَوس کی فلک! جستجو کریں
دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں ۱
مِٹ جائیں ایک آن میں کثرت نُمائیاں
ہم آئنے کے سامنے جب آکے ہُو کریں ۲
تردامنی پہ شیخ! ہماری نہ جا، ابھی
دامن نچوڑیے، تو فرشتے وضو کریں ۳
سر تا قدم زبان ہیں ہوں شمع گو کہ ہم
پر یہ کہاں مجال جو کچھ گفتگو کریں ۴
ہر چند آئنہ ہوں، پر اتنا ہوں ناقبول
مُنہ پھیر لے وہ، جس کے مجھے رو بہ رو کریں ۵
نَے گُل کو ہے ثبات، نہ ہم کو ہے اِعتبار
کس بات پر چمن! ہوَسِ رنگ و بُو کریں ۶
ہے اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدانِ شہر
اَے دردؔ! آکے بیعتِ دستِ سبو کریں ۷

(۱۰)

یہ زلفِ بُتاں کا گرفتار مَیں ہوں | یہ بیمار چشموں کا بیمار مَیں ہوں ۱
کدھر بہکی پھرتی ہے اَے بے کسی! تو | تری جنس کا یعنی خریدار مَیں ہوں ۲
اِدھر بات کہنا، اُدھر دیکھ لینا | سمجھتا ہوں سب ایک عیّار مَیں ہوں ۳
اگر مجھ سے ملیے کبھو، عیب کیا ہے | نہ بد وضع تو ہے، نہ بدکار مَیں ہوں ۴
کِسو پر کلا تیری تیوری چڑھاوے | تری تیغِ ابرو کا اَفگار مَیں ہوں ۵
سبھی اپنے جینے سے اَے دردؔ! خوش ہیں | مگر ہوں تو یہ ایک بیزار مَیں ہوں ۶

(۱۱)

اُن نے کیا تھا یاد مجھے بھول کر کہیں
پاتا نہیں ہوں تب سے مَیں اپنی خبر کہیں ۱
آجائے ایسے جینے سے اپنا تو جی بتنگ
جیتا رہے گا کب تلک اَے خضر! مَر کہیں ۲
پھرتی رہی تڑپتی ہی عالم میں جا بہ جا
دیکھا نہ میری آہ نے روئے اثر کہیں ۳
مدّت تلک جہان میں ہنستے پھرا کیے
جی میں ہے، خوب روئیے اب بیٹھ کر کہیں ۴
یوں تو نظر پڑے ہیں تن افگار اور بھی
دل ریش کوئی آپ سا دیکھا نہ پر، کہیں ۵
ظالم بلا جو چاہے سُو کر مجھ پہ تو، و لے
پچھتاوے پھر تو آپ ہی، ایسا نہ کر کہیں ۶
پھرتے تو ہو بنائے کج اپنی جدھر تدھر
لگ جاوے دیکھیو نہ کِسو کی نظر کہیں ۷

ق

پوچھا مَیں دردؔ سے کہ بتا تو سہی مجھے
اَے خانماں خراب! ہے تیرا بھی گھر کہیں؟ ۸

کہنے لگا، مکانِ معیّن فقیر کو
لازم ہے کیا کہ ایک ہی جاگہ ہو ہر کہیں ۹
"درویش، ہر کجا کہ شب آمد، سرائے اوست"
تو نے سنا نہیں ہے یہ مصرع مگر کہیں؟ ۱۰

(۱۲)

بے زباں ہے یہ وہ زباں، سوسَن — اِس چمن میں کسے مجالِ سُخن ۱
یاوری دیکھیے نصیبوں کی — دوست بھی ہو گئے مرے دشمن ۲
ساقی! اِس وقت کو غنیمت جان — پھر نہ مَیں ہوں، نہ تو، نہ یہ گلشن ۳
وہ زخود رفتہ ہوں کہ میرے تئیں — نہ خیالِ سفر، نہ یادِ وطن ۴
کیا کہوں اپنی مَیں سیہ بختی — حالِ دل تجھ پہ ہووے گا روشن ۵
بعد مدّت کے دردؔ! کل مجھ سے — مل گیا راہ میں وہ غنچہ دہن ۶
میری اُس کی جو لڑگئیں نظریں — ہوگئے آنکھوں ہی میں دو دو بچن ۷

(۱۳)

باغِ جہاں کے گُل ہیں یا خار ہیں، تو ہم ہیں
گر یار ہیں تو ہم ہیں، اَغیار ہیں تو ہم ہیں ۱
دریائے معرفت کے، دیکھا تو ہم ہیں ساحل
گر وار ہیں تو ہم ہیں، درپار ہیں تو ہم ہیں ۲
وابستہ ہے ہمھی سے، گر جبر ہے وگر قدر
مجبور ہیں تو ہم ہیں، مختار ہیں تو ہم ہیں ۳
تیرا ہی حُسن جگ میں ہر چند مَوج زَن ہے
تِس پر بھی تشنہ کامِ دیدار ہیں تو ہم ہیں ۴
اَلفاظِ خلق، ہم بِن، سب مُہملات سے تھے
معنی کی طرح، ربطِ گفتار ہیں تو ہم ہیں ۵
اَوروں سے تو گرانی یک لخت اُٹھ گئی ہے
اَے دردؔ! اپنے دل کے گر بار ہیں، تو ہم ہیں ۶

(۱۴)

جمع میں، افرادِ عالم ایک ہیں گُل کے سب اَوراق برہم ایک ہیں ۱
ہووے کب وحدت میں کثرت سے خلل جسم و جاں گو دو ہیں، پر ہم ایک ہیں ۲
نوعِ انساں کی بزرگی سے تک ایک حضرتِ جبریل مَحرم ایک ہیں ۳
دال ہے اِس پر بھی قرآں کا نزول بات کی تفہیم میں ہم ایک ہیں ۴
متفق آپس میں ہیں اہلِ شہود دردؔ! آنکھیں دیکھ، باہم ایک ہیں ۵

(۱۵)

نہ ہم کچھ آپ طلب، نے تلاش کرتے ہیں
جو کچھ کہ یہاں ہے مقدّر، معاش کرتے ہیں ۱
مثالِ عکس جو کوئی کہ پاک طینت ہیں
جہاں صفا ہے، وہیں بود و باش کرتے ہیں ۲
ہماری اِتنی ہی تقصیر ہے کہ اَے زاہد!
جو کچھ ہے دل میں ترے، ہم وہ فاش کرتے ہیں ۳
مزاجِ نازک دل سے اگر مکدّر ہو
یہ آئنہ ہم ابھی پاش پاش کرتے ہیں ۴
یہ تیرے شعر ہیں اَے درد، یا کہ نالے ہیں
جو اِس طرح سے دلوں کو خراش کرتے ہیں ۵

(۱۶)

کام مَردوں کے جو ہیں، سو وہی کر جاتے ہیں
جان سے اپنی جو کوئی کہ گزر جاتے ہیں ۱
موت! کیا آکے فقیروں سے تجھے لینا ہے
مَرنے سے آگے ہی، یہ لوگ تو مَر جاتے ہیں ۲
دید وادید جو ہو جائے، غنیمت سمجھو
جوں شرر، ورنہ ہم اَے اہلِ نظر! جاتے ہیں ۳
آنکھیں اِس بزم میں سینکی ہیں جنھوں نے تک بھی
شمع کی طرح گریباں لیے تر جاتے ہیں ۴

بے ہنر، دشمنِ اہلِ ہنر سے آکر
منہ پہ چڑھتے تو ہیں پر جی سے اُتر جاتے ہیں ۵
ہم کسی راہ سے واقف نہیں، ہاں نورِ نظر
رہنما تو ہی تو ہوتا ہے، جدھر جاتے ہیں ۶
آہ، معلوم نہیں، ساتھ سے اپنے شب و روز
لوگ جاتے ہیں چلے، سو یہ کدھر جاتے ہیں ۷
اے رگِ ابر! یہ مژگاں بھی اگر ٹک برسیں
ایک پل میں کئی تالاب تو بھر جاتے ہیں ۸
تاقیامت نہیں مٹنے کے دلِ عالم سے
درد! ہم اپنے عوض چھوڑے اثر جاتے ہیں ۹

(۱۷)

اپنی قسمت کے ہاتھوں داغ ہوں میں
نفسِ عیسوی! چراغ ہوں میں ۱
ہوں فتادہ بہ رنگِ نقشِ قدم
رفتگاں کا مگر سراغ ہوں میں ۲
دونوں عالم سے کچھ پرے ہے نظر
آہ! کس کا دل و دماغ ہوں میں ۳
میں ہوں گلچینِ گلستانِ خلیل
آگ میں ہوں، پہ باغ باغ ہوں میں ۴
عینِ کثرت میں، دیدِ وحدت ہے
قید میں درد! بافراغ ہوں میں ۵

(۱۸)

مرتا نہیں ہوں کچھ میں اس سخت دل کے ہاتھوں
پستا ہوں آپھی اپنے کم بخت دل کے ہاتھوں ۱
نالاں نہیں ہے تنہا اس راہ میں جرس! تو
روتے گئے ہیں کتنے یک لخت دل کے ہاتھوں ۲

ہمّت رفیق ہووے، تو فقر سلطنت ہے
آتا ہے ہاتھ یعنی یہاں تخت دل کے ہاتھوں ۳
اَے غنچہ! تجھ سے آگے جو کچھ کہ تھا گرہ میں
گل یہاں لٹا گئے ہیں گل زخت، دل کے ہاتھوں ۴
اَے دردؔ! آہ پھر پھر آتا یہی ہے جی میں
پیٹا ہوں آپھی اپنے کم بخت دل کے ہاتھوں ۵

(۱۹)

جی نہ اُٹھوں کہیں پھر مَیں، جو تو مارے دامن
جھاڑ مت خاک پہ میری یہ غُبار دامن ۱
دامنِ دشت ہے پُر لالہ وگل سے، یارب!
خونِ عاشق بھی کہیں ہووے بہار دامن ۲
ہم کہ دامن سے لگے ہیں، نہ کہیں چُھٹ جاویں
ہرگھڑی کھینچ نہ بے رحم، کنارِ دامن ۳
تار باندھا ہے مرے اشک نے یہاں تک جوں شمع
ہے وہی تارِ گریباں، وہی تارِ دامن ۴
جب وہ چاہے ہے کہ دامن کو اُٹھا کر چلیے
نفس کے رکھتا مری گردن پہ ہے بارِ دامن ۵
فرشِ رہ آنکھیں تو کیں مَیں نے، پہ میری مژگاں
خارِ پا ہوویں کسو کی، نہ یہ خارِ دامن ۶
دردؔ تو کون ہے جو گرد پھٹکنے پاوے
دورِ دامن ہے ترا، صدقے نثارِ دامن ۷

(۲۰)

کیوں نہ ڈوبے رہیں یہ دیدۂ تر پانی میں
یہاں بنا مثلِ حباب اپنا تو گھر پانی میں ۱

اشک سے میرے فقط دامنِ صحرا نہیں تر
کوہ بھی سب ہیں کھڑے تابہ کمر پانی میں ۲
مردُمِ دیدہ مرے، اشک میں یوں رہتے ہیں
کب یہ گذران کرے اور بشر پانی میں ۳
آتشِ مَے سے جو ساقی نے اُسے بھڑکایا
زہدِ خشک ہُوا خوب ہی تر پانی میں ۴
چشمۂ آب نہ ہو چشمۂ خورشید سے کم
شعلہ رُو! تو کبھو مُنہ دیکھے اگر پانی میں ۵
جس طرف چاہوں، چلوں، یاں وہ سرابستاں ہے
وہم کہتا ہے کہ آ، پانو نہ دھر پانی میں ۶
عالمِ آب میں یوں آئینہ ڈوبا ہی رہا
تو بھی دامن نہ کیا دردؔ نے تر پانی میں ۷

(۲۱)

معلوم نہیں آنکھیں یہ کیوں پھوٹ بہی ہیں
رونے کی طرف کس لیے یوں ٹوٹ بہی ہیں ۱
کشتی کی طرح، آنکھیں مری اشک میں، یارو!
جس تارنگہ سے بندھی تھیں، چھوٹ بہی ہیں ۲
مَیں مثلِ حباب آنکھیں تو رُو رُو کے بہا دیں
پر وہ بھی کہتا ہے سدا جھوٹ بہی ہیں ۳
سرسبز یہ کس جلوے سے ہوئیں آنکھیں جو اِتنا
دریا کی طرح، کھیت مرا لوٹ بہی ہیں ۴
اَے دردؔ! سمجھ کچھ نہ اِن آنکھوں کا بہنا
چھالے کے تئیں دل کے مرے کاٹ بہی ہیں ۵

(۲۲)

گھر تو دونوں پاس ہیں، لیکن ملاقاتیں کہاں
آمد و رفت آدمی کی ہے، پہ وہ باتیں کہاں ۱

ہم فقیروں کی طرف بھی تو نگاہیں دم بہ دم
پھینکتے جاتے تھے آپ آگے، وہ خیراتیں کہاں ۲
بعد مرنے کے مرے، ہوگی مرے رونے کی قدر
تب کہا کیجے گا لوگوں میں، وہ برساتیں کہاں ۳
یاں تو ہے دن رات میرے دل میں اُس کا ہی خیال
جن دنوں اپنی بغل میں تھا، سو وہ راتیں کہاں ۴
جس طرح سے کھیلتا ہے وہ دلوں کا یھاں شکار
دردؔ! آتی ہیں کسی دل بَر کو یہ گھاتیں کہاں ۵

(۲۳)

مجھے دَر سے اپنے تو ٹالے ہے، یہ بتا مجھے تو کہاں نہیں
کوئی اَور بھی ہے ترے سِوا، تو اگر نہیں تو جہاں نہیں ۱
پڑی جس طرف کو نگاہ یھاں، نظر آگیا ہے خُدا ہی وھاں
یہ ہیں گو کہ آنکھوں کی پُتلیاں، مرے دل میں جاے بُتاں نہیں ۲
مرے دل کے شیشے کو، بے وفا! تو نے ٹکڑے ٹکڑے ہی کر دیا
مرے پاس تو وہی ایک تھا، یہ دُکانِ شیشہ گراں نہیں ۳
مجھے رات ساری ہی تیرے ہاں، کٹے کیوں کے روتے نہ شمع ساں
کہ نہ ہوسکے ہے کچھ اب بیاں، نہ یہ بات ہے کہ زباں نہیں ۴
کوئی سمجھے کیوں کے یہ مدّعا، کہ پہیلی سا ہے یہ ماجرا
کہا مَیں، تجھے نہیں چاہ کیا؟ لگا کہنے مجھ سے کہ "ہاں" نہیں ۵
نہ ملا ہمیں کوئی نکتہ داں، یہ سُناویں بیت بھلا کہاں
نہ ہُوا سبھوں پہ وہی عیاں، جو کسو سے یھاں تو نہاں نہیں ۶
تجھے دردؔ! کیوں کے سُناؤں مَیں، نہ خُدا کسو کو دِکھاوے یہ
جو کچھ اپنے جی پہ گزرتی ہے، کہوں کیا کہ اُس کا بیاں نہیں ۷

(۲۴)

دل کو لے جاتی ہیں معشوقوں کی خوش اُسلوبیاں
ورنہ ہیں معلوم ہم کو سب اُنھوں کی خوبیاں ۱

صورتوں میں خوب ہوں گی شیخ! گو حورِ بہشت
پر کہاں یہ شوخیاں، یہ طور، یہ کج ادائیاں ۲
دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں ۳
آپ تو ڈوبیں ہیں پر اُس کا بھی کیا خانہ خراب
درد! اپنے ساتھ آنکھیں دل کو بھی لے ڈبویاں ۴

(۲۵)

کوچ میں تو ہوں ولے تیرا گِلا کرتا نہیں
دل میں ہے وہی وفا، پر جی وفا کرتا نہیں ۱
سعی بے جا مت کرو ہمدرد وفا! وہ شوخ تو
جی کو اِن باتوں سے ہرگز آشنا کرتا نہیں ۲
کون سی شب ہے کہ مثلِ شمع جب کھلتی ہے آنکھ
جائے اشک، آنکھوں سے اپنی، میں گرا کرتا نہیں ۳
عشوہ وناز و کرشمہ، ہیں سبھی جاں بخش لیک
درد مرتا ہے، کوئی اُس کی دوا کرتا نہیں ۴

(۲۶)

پڑے جوں سایہ ہم تجھ بن اِدھر اُدھر بھٹکتے ہیں
جہاں چاہیں قدم رکھیں تو پہلے سر پٹکتے ہیں ۱
بتا وہ کون ہے جو تیری مجلس میں نہیں ہوتا
مگر یہ ایک ہم ہی ہیں کہ نظروں میں کھٹکتے ہیں ۲
نہیں معلوم کیا ہوگا، یہ دل اُس زلف میں اُلجھا
جہاں اَے درد! ایسے تو ہزاروں ہی لٹکتے ہیں ۳

(۲۷)

آہ، پردہ تو کوئی مانعِ دیدار نہیں
اپنی غفلت کے سوا، کچھ در و دیوار نہیں ۱

ہم سے دلِ مُردہ اگر رات کو جاگے، تو کیا
چشم بیدار تو ہے، پر دلِ بیدار نہیں ۲
درد یہاں دو ہی پیالوں پہ قناعت کیجے
خانۂ چشم ہے یہ، خانۂ خمّار نہیں ۳

(۲۸)

اَے ہجر! کوئی شب نہیں جس کو سَحَر نہیں
پر، صُبح ہوتی آج تو آتی نظر نہیں ۱
دل لے گیا، پر ایک نہ کی اِس طرف نگاہ
ایسا تو دل بَروں میں کوئی مُفت بَر نہیں ۲
کہ، کون ساہے دامنِ صَحرا جہان میں
اَے دَرد! آنسوؤں سے جو میرے وہ تر نہیں ۳

(۲۹)

مرے ہاتھوں کے ہاتھوں، اَے عزیزاں!
گریباں چاک ہے، چاک گریباں ۱
کُھلا ہے بابِ عرفاں جس کے اوپر
اُسے ہے ہر وَرَقِ گُل کا، گُلِستاں ۲
صَبا! جاتا ہوں گِریاں مَیں چمن سے
گُلوں کو باغ میں رکھیو تو خنداں ۳

(۳۰)

گر چہ ہم مُردہ دل، اَے جانِ جہاں! جیتے ہیں
تجھ بن، اَے وائے، جو سمجھیں تو کہاں جیتے ہیں ۱
زندگی جس سے عبارت ہے، سُو وہ زیست نہیں
یوں تو کہنے کے تئیں کہیے، کہ ہاں، جیتے ہیں ۲
بعد مرنے کے بھی وہ بات نہیں آتی نظر
جس توقّع پہ کہ ہم اب تئیں یہاں جیتے ہیں ۳

(۳۱)

دل تو سمجھائے سمجھتا بھی نہیں کیجے سودائی، تو سودا بھی نہیں ۱
اس کی باتیں مجھ سے کیا پوچھو ہو تم مدتیں گزریں کہ دیکھا بھی نہیں ۲
داد کو تو پہنچنا معلوم ہے کوئی یہاں فریاد سنتا بھی نہیں ۳

(۳۲)

میں تو سب باتیں نصیحت کی کہیں پر، اثر ہوتا ہے دل کے تئیں کہیں ۱
جس کے بن دیکھے نہ نیند آتی ہمیں خواب میں بھی دیکھتے اس کو نہیں ۲
صورتیں کیا کیا ملی ہیں خاک میں ہے دفینہ حُسن کا زیرِ زمیں ۳

(۳۳)

آگے ہی بن سنے تو کہے ہے نہیں نہیں
تجھ سے ابھی تو ہم نے وہ باتیں کہیں نہیں ۱
ہیں معنیِ بلند مرے عرش کے پَرے
مت کہہ کہ بات درد کی کرسی نشیں نہیں ۲

(۳۴)

وہ نگاہیں جو چار ہوتی ہیں برچھیاں ہیں کہ پار ہوتی ہیں ۱
بے وفائی پر اس کی دل! مت جا ایسی باتیں ہزار ہوتی ہیں ۲

(۳۵)

اگر میں نکتہ رَسی سے ترا دہاں پاؤں
کمر کو چاہوں، تو اس کے تئیں کہاں پاؤں ۱
یہ رات شمع سے کہتا تھا درد! پروانہ
کہ حالِ دل کہوں، گر جان کی اماں پاؤں ۲

(۳۶)

دل میں رہتے ہو پر آنکھوں دیکھنا مقدور نئیں
گھر سے دروازے تلک آؤ، تو چنداں دور نئیں ۱

چاہیے دونوں جہاں جل جاویں اک شعلے کے ساتھ
درد! ایسی سرد آہیں عشق میں منظور نہیں ۲

(۳۷)

زُلفوں میں تو سدا سے یہ کج ادائیاں ہیں
آنکھوں نے پر اب اَور ہی آنکھیں دِکھائیاں ہیں ۱
ہے اپنے جی میں جو کچھ، تم جانو یا نہ جانو
پر سب تمھاری باتیں، اب ہم نے پائیاں ہیں ۲

(۳۸)

سَیر کر دُنیا کی غافل، زندگانی پھر کہاں
زندگی گر کچھ رہی، تو نوجوانی پھر کہاں ۱
دیکھ میرے ضعف کو، کہنے لگا رُو کر طبیب
کوئی دَم کو یہ بھی اِس کی ناتوانی پھر کہاں ۲

(۳۹)

کب دَہن میں ترے سمائے سُخن نہیں تیرے دَہن میں جائے سُخن ۱
شعر میرے میں دیکھنا مجھ کو ہے مرا آئنہ صفائے سُخن ۲

(۴۰)

کہیں ہُوئے ہیں سوال وجواب آنکھوں میں
یہ بے سبب نہیں ہم سے حجاب آنکھوں میں

(۴۰)

کرے ہے مست نگاہوں میں ایک عالم کو
لیے پھرے ہے یہ ساقی شراب آنکھوں میں

(۴۱)

ہر دم بُتوں کی صورت رکھتا ہے دل نظر میں
ہوتی ہے بُت پرستی اب تو خدا کے گھر میں

ایسا ہی غم نے تیرے پامال کر دیا ہے
کچھ دل رہا نہ دل میں، نے کچھ جگر، جگر میں ۲

"افراد"

(۴۲)

اُس ذکر سے بھی مجھ کو کیا کام دل کے ہاتھوں
لیتا نہیں کسو کا مَیں نام دل کے ہاتھوں

(۴۳)

نہیں ہم کو تمنا یہ، مَلَک ہو تا فلک پہنچیں
یہی ہے آرزو دل کی، ترے قدموں تلک پہنچیں

(۴۴)

کوچ میں ہوں، پہ وہی نالے کیے جاتا ہوں
مرتے مرتے بھی ترے غم کو لیے جاتا ہوں

(۴۵)

افسوس! اہلِ دید کو گلشن میں جا نہیں
نرگس کے گو کہ آنکھیں ہیں، پر سُوجھتا نہیں

(۴۶)

شیخ! مَیں رشکِ بے گناہی ہوں   مَوردِ رحمتِ الٰہی ہوں

ردیف "و"

(۱)

مانع نہیں ہم، وہ بُتِ خود کام کہیں ہو
پَر اِس دلِ بے تاب کو آرام کہیں ہو ۱
خورشید کی مانند پھروں کب تئیں یارب!
بِن صبح کہیں ہووے مجھے، شام کہیں ہو ۲

مَے خانۂ عالم ہے وہ بے ربط کہ جس میں
ہووے جو صُراحی کہیں، تو جام کہیں ہو ۳
وعدے تو مرے ساتھ کیے تو نے ہزاروں
پَر ایک بھی اِتنوں میں سرانجام کہیں ہو ۴
ہر چند نہیں صبر تجھے درد! ولیکن
اِتنا بھی نہ ملیو کہ وہ بدنام کہیں ہو ۵

(۲)

کیا فرق داغ و گُل میں، اگر گُل میں بُو نہ ہو
کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تو نہ ہو ۱
ہووے نہ حول وقوت اگر تیری، درمیاں
جو ہم سے ہو سکے ہے، سو ہم سے کبھو نہ ہو ۲
جو کچھ کہ ہم نے کی ہے تمنا، ملی مگر
یہ آرزو رہی ہے کہ کچھ آرزو نہ ہو ۳
ہاں شمع، جمع ہوویں گر اہلِ زباں ہزار
آپس میں چاہیے کہ کبھو گفتگو نہ ہو ۴
ہاں صبح، چاک سینہ مرا، اَے رفوگراں!
یہاں تو کسو کے ہاتھ سے ہرگز رفو نہ ہو ۵
اَے دردؔ! زنگِ صورت اگر اِس میں جا کرے
اہلِ صفا میں آئنہ دل کو رو نہ ہو ۶

(۳)

سمجھنا، فہم گر کچھ ہے، طبیعی سے، اِلٰہی کو
شہادت، غَیب کی خاطر تو حاضر ہے گواہی کو ۱
نہیں ممکن کہ ہم سے ظلمتِ اِمکان زائل ہو
مٹاوے آہ کوئی کیوں کے زنگی سے سیاہی کو ۲
عجب عالم ہے، اِدھر سے ہمیں ہستی ستاتی ہے
اُدھر سے نیستی آتی ہے دوڑی عُذرخواہی کو ۳

نہ رہ جاوے کہیں تو زاہدا! محروم رحمت سے
گنہ گاروں میں سمجھا کر تو اپنی بے گناہی کو ۴
نہ لازم نیستی اُس کو، نہ ہستی ہی ضروری ہے
بیاں کیا کیجیے اَے دردؔ! ممکن کی تباہی کو ۵

(۴)

مجلس میں بار ہووے نہ شمع و چراغ کو
لاویں اگر ہم اپنے دلِ داغ داغ کو ۱
جاتی تو ہے تو زُلف کے کوچے میں، اَے صَبا!
پر دیکھیو جو چھیڑے کسی بے دماغ کو ۲
بس بارِدل زیادہ نہ ہو حسرتِ چمن!
کیدھر لیے پھروں گا میں گل گشتِ باغ کو ۳
بُلبل کی طرح، رشتۂ اُلفت میں، دیکھ دل!
بندھوا نہ دیجیو کہیں بالِ فراغ کو ۴
کیا چھُپ رہی ہے پردۂ مینا میں دُخترِ رَز !
رَوشن کر اپنے جلوے سے چشمِ ایاغ کو ۵
تمیز، بے تمیزیِ عالَم کرے ہے کب
نالے سے عندلیب کے، یھاں بانگِ زاغ کو ۶
اَے دردؔ! رفتہ رفتہ کیا آپ کو بھی گم
اِس راہ میں چلا تھا میں کس کے سُراغ کو؟ ۷

(۵)

مست ہوں پیرِ مُغاں! کیا مجھ کو فرماتا ہے تو؟
پاے بُوسیِ خُم کروں یا دست بُوسیِ سَبُو ۱
صُبح اَور خورشید کی مانند میرے جیب کو
چاک کا مُوجب ہے تو ہی، تو ہی اَسبابِ رَفو ۲

ٹال دینا اُس کو بت، ہر طرح ہوں قبلہ نما
پھر مجھے ہر پھر کے آرہنا اُسی کے رو بہ رو ۳
اور اَفزونی طلب کی، بعد مرنے کے ہوئی
خاک ہونے نے کیا ہرذرّہ گرمِ جستجو ۴
تیری خوں آشامیاں مشہور ہیں اَے تیغِ ناز!
ایک قطرہ چھوڑے تو پیوے ہمارا ہی لہو ۵
جس طرح سے صبح کو ہوتا ہے بے رَونق چراغ
دیکھ تجھ کو، اُڑ گیا گلشن میں گُل کا رنگ و بو ۶
اور ہوں آمادۂ نے خوارگی یہ نے پرست
سر اگر کاٹے انھوں کے محتسب مثلِ کدُو ۷
بات اہلِ دید سے کرتے ہیں یہاں رَوشن ضمیر
بت زَبانِ شمع کو ہے چشم سے ہی گفتگو ۸
صُورتِ تقلید میں کب معنیِ تحقیق ہیں
رنگ گو ہے، پر گُلِ تصویر میں کیدھر ہے بو ۹
سیکڑوں ہی تخم سے اس باغ میں نکلے نہال
تُخمِ دل کی بَر نہ آئی دردؔ! لیکن آرزو ۱۰

(۲)

ملاؤں کس کی آنکھوں سے کہو اِس چشمِ حیراں کو
عیاں جب ہر جگہ دیکھوں اُسی کے نازِ پنہاں کو ۱
تجھے اَے شمع! کیا دیکھیں، زمانے کو دِکھاتا ہے
ہمیں ہوں کاغذِ آتش زدہ اور ہی چراغاں کو ۲
نہ تنہا کچھ یہی اَطفال دُشمن ہیں دِوانوں کے
بھرے ہے کوہ بھی، دیکھا تو یہاں، پتھروں سے داماں کو ۳
چمکتے ہیں ستاروں کی طرح سُوراخ سینے کے
چھپایا گو کہ ہوں خورشید میں داغِ نمایاں کو ۴

نہ واجب ہی کہا جاوے، نہ صادق ممتنع اُس پر
کیا تشخیص کچھ ہم نے، نہ ہرگز، خصِ امکاں کو ۵

(۷)

نہ مطلب ہے گدائی سے، نہ یہ خواہش کہ شاہی ہو
الٰہی ہو وہی جو کچھ کہ مرضیِ الٰہی ہو ۱
نگینے کے سوا، کوئی بھی ایسا کام کرتا ہے
کہ ہو نام اَور کا رَوشن اَور اپنی رُو سیاہی ہو ۲
نہیں شکوہ مجھے کچھ بے وفائی کا تری ہرگز
گِلہ تب ہو اگر تو نے کسو سے بھی نباہی ہو ۳

(۸)

اَے دردؔ! یہاں کسو سے نہ دل کو پھنسائیو
لگ چلیو سب سے یوں تو، پہ جی مت لگائیو ۱
مَیں دل کے ساتھ کب تئیں کشتی لڑا کروں
اب اختیار ہاتھ سے جاتا ہے، آئیو ۲

(۹)

اپنے بندے پہ جو کچھ چاہو سو بیداد کرو
یہ نہ آجائے کہیں جی میں کہ آزاد کرو ۱
مت کہیں عیش تمھارا بھی منغّص ہووے
دوستاں! دردؔ کو مجلس میں نہ تم یاد کرو ۲

(۱۰)

کہتا تک اشتیاق! تو رفتارِ یار کو ۱
آنکھوں میں کب تلک مَیں رکھوں انتظار کو
ویسا ہی اب تلک ہے وہ دامن تو اَے صبا! ۲
کیدھر لیے پھرے ہے تو میرے غبار کو

(۱۱)

سر رشتۂ نگاہ تغافل نہ توڑیو
اَے ناز! اِس طرف سے مُنہ اُس کا نہ موڑیو ۱
جاوے درِ قفس سے یہ بے بال و پر کہاں
صیاد! ذبح کیجو، پر اس کو نہ چھوڑیو ۲

(۱۲)

پی لے، جو کچھ کہ شیشے میں باقی شراب ہو
ساقی! ہے تنگ عرصۂ فرصت، شتاب ہو ۱
کہتا ہے آئنہ کہ نہیں ہے بعید، اگر
دَوراں کے ہاتھ سے دلِ آہن بھی آب ہو ۲

(۱۳)

کبھو ہم نے نہ پایا مہرباں، اَے تند خو! تجھ کو
نہ دیکھا آنکھ بھر کے ایک دَم خورشید رُو تجھ کو ۱
تمنائیں مُبدّل حسرتوں سے ہو گئیں دل میں
رہی تو بھی نہ ملنے کی ہمارے آرزو تجھ کو ۲

(۱۴)

دلِ نالاں کو یاد کرکے صَبا اِتنا کہنا، جہاں وہ قاتل ہو
نیم بسمل کوئی کِسو کو چھوڑ اِس طرح بیٹھتا غافل ہو

(۱۵)

مَیں نہیں کہتا، کہیں تم اَور مت جایا کرو
بندہ پرور! اِس طرف کو بھی کبھو آیا کرو

ردیف "ہ"

(۱)

ہر طرح زمانے کے ہاتھوں ہوں ستم دیدہ
گر دِل ہوں تو آزردہ، خاطر ہوں تو رنجیدہ ۱

ہم گلشنِ دوراں میں اَے خفتگیِ طالع!
سرسبز تو ہیں لیکن ہوں سبزۂ خوابیدہ ۲

اَے شورِ قیامت! رہ اودھر ہی، مَیں کہتا ہوں
چونکے ہے ابھی یہاں سے کوئی دلِ شوریدہ ۳

اَوروں سے تو ہنستے ہو نظروں سے مِلا نظریں
ایدھر کو نگہ کوئی پھینکی بھی تو دزدیدہ ۴

مجھ پر بھی تو یہ عقدہ تو کھول صبا، بارے
زُلفوں نے کیسے بھیجا یہ نامۂ پیچیدہ ۵

بد خواہ سبھی عالم کو ہووے تو ہو لیکن
یارب! نہ کسی کے ہوں دُشمن یہ دل و دیدہ ۶

کرتا ہے جگہ دل میں ہوں ابروے پیوستہ
اَے درد! یہ تیرا تو ہر مصرعِ چسپیدہ ۷

(۲)

رکھتی ہے میرے غنچۂ دل میں وطن گرہ
تجھ سے نہ کھل سکے گی صبا! یہ کٹھن گرہ ۱

چشمِ کشادِ کار کسو سے نہیں مجھے
رکھتا ہوں مَیں بسانِ ثمر جملہ تن گرہ ۲

پہنچے گر اُس طرف کو تری زُلف کی شمیم
نافے ہی میں ہو نکہتِ مشکِ ختن گرہ ۳

اپنی اگر گرفتہ دلی ذکر کیجیے
ہو سُبحہ وار، خاطرِ یک انجمن گرہ ۴

ہر چند سعی میں ہے سدا ناخنِ ہلال
کھلتی ہے پر سپہر کی کوئی کہن گرہ ۵

جب چاہیے کہ عقدۂ دل تجھ سے کھولیے
ہوتا ہے آ، زبان پہ میری سخن، گرہ ۶

تنگی سے تن کے جامے کی، ہوتا ہے دم خفا
ہے ہاں حباب جان پہ یہ پیرہن گرہ ۷
ہر چند کھولی تو نے تو پتھر کے جی سے گانٹھ
شیریں کے دل سے پر نہ کھلی کوہ کن! گرہ ۸
کیوں کر یہ کارِ عشق گرہ در گرہ نہ ہو
یہاں دل گرہ کی شکل ہے اور وہاں دہن گرہ ۹
جیتا کسی کو چھوڑے نہ یہ گانٹھ زہر کی
زلفِ سیہ وہ سانپ ہے جس کا ہے مَن گرہ ۱۰
واللہ کبھو تو درد کے بھی ساتھ چاہیے
بندِ قبا سے کھول ٹک اے گُل بدن! گرہ ۱۱

(۳)

ربط ہے نازِ بتاں کو تو مری جان کے ساتھ
جی ہے وابستہ مرا، اُن کی ہر اک آن کے ساتھ ۱
اپنے ہاتھوں کے بھی میں زور کا دیوانہ ہوں
رات دن کُشتی ہی رہتی ہے گریبان کے ساتھ ۲
جو جفا کش ہیں، اُنھیں سنگ دلی لازم ہے
کام تروار کو رہتا ہے، سدا سان کے ساتھ ۳
گر مسیحا نَفَسی ہے یہی مُطرب! تو شیر
جی ہی جاتے ہیں چلے تیری ہر اک تان کے ساتھ ۴
دردؔ! ہر چند میں ظاہر میں تو ہوں مورِ ضعیف
زور نسبت ہے وَلے مجھ کو سلیمان کے ساتھ ۵

(۴)

کاش تا شمع نہ ہوتا گُزرِ پَروانہ
تم نے کیا قہر کیا بال و پرِ پَروانہ ۱

شمع کے صدقے تو ہوتے ابھی دیکھا تھا اُسے
پھر جو دیکھا تو نہ پایا اثرِ پروانہ ۲
گر ترا حُسنِ برافروختہ نظر آجائے اُسے
بت رہے آگ میں سوزِ جگرِ پروانہ ۳
کیوں اُسے آتشِ سوزاں میں لیے جاتی ہے
سوجھتا بھی ہے تجھے کچھ، نظرِ پروانہ ۴
شمع بھی جل کے بجھی، صبح نمودار ہوئی
پوچھوں اب دردؔ، میں کس سے خبرِ پروانہ ۵

(۵)

دل پہ بے اختیار ہو کر آہ!   تو ہی کہہ، کب تلک نہ اُٹھتے کراہ ۱
خوش خرامی اِدھر بھی کیجیے گا   میں بھی ہوں نقشِ پا ہوں چشم بہ راہ ۲
کیا کہوں تجھ سے ہم نشیں! دل میں   برچھی سی لگتی ہے، وہ ترچھی نگاہ ۳
جو ہوئے ہیں قرار آپس میں   میں ترا اَور تو مرا ہے گواہ ۴
جس پہ تقصیر وار یوں سمجھو   ابھی ایسا تو کچھ نہیں ہے گناہ ۵
ہنسنے اَور بولنے کی باتیں کرو   نام اُس کا نہ لو، کہاں ہے چاہ؟ ۶
دید وادید رکھتے جایئے گا   جب تلک ہو مِلاپ خاطر خواہ ۷
بُت پرستی نہیں شعار اپنا   ہم کو ایسا نہ سمجھیو واللہ ۸
شوخ تو اَور بھی ہیں دُنیا میں   پر، تری شوخی کچھ عجب ہے واہ ۹
ہر گھڑی کان میں وہ کہتا ہے   کوئی اس بات سے نہ ہو آگاہ ۱۰
دردؔ اپنی طرف سے حاضر ہے   آگے پھر ہے تمھارے ہاتھ نباہ ۱۱

(۶)

نشہ کیا جانے وہ، کہنے کو مے آشام ہے شیشہ
جہاں میں دُخترِ رز سے عبث بدنام ہے شیشہ ۱
صُراحی وکدو، یک خلق اَے ساقی! بھرے لے ہے
مگر اپنا ہی خالی، ہوں دلِ ناکام، ہے شیشہ ۲

شب و روز اِس طرح گزرے ہے اپنی تو، نہ پوچھو کچھ
صراحی صبح کو گر ہاتھ ہے تو شام ہے شیشہ ۳
نگاہِ مست اِن آنکھوں کی، ٹک ادھر بھی ہو ساقی
کہ ہم کم حوصلوں کے حق میں ہر یک جام ہے شیشہ ۴
نہ ہو گُل گُل شگفتہ کیوں کے دل، اَے درد؟ مستوں کا
نَے گُل گُوں کی دَولت، سرَ بہ سرَ گُل فام ہے شیشہ ۵

(۷)

بھرا مَے سے نہیں یہ، نُور سے معمور ہے شیشہ
تجلّی پر نظر کر اُس کی، کوہِ طور ہے شیشہ ۱
شتابی مَے کدے میں آکہیں، تجھ بن تو اَے ساقی!
پڑا ہے جام بے کیفیت و مخمور ہے شیشہ ۲
بغل میں اپنی بیٹھا ہے لیے یہ دُختر رز کو
نہ پوچھو اُس کو مِینا، دانۂ انگور ہے شیشہ ۳
بچایا محتسب کے ہاتھ سے اَے درد! مَیں لیکن
مرے دل کی طرح، میری بغل میں چُور ہے شیشہ ۴

(۸)

ہوں جرس، دل کے ساتھ میرے آہ   نہیں نالے سوا کوئی ہم راہ ۱
قصۂ زُلفِ یار کیا کہیے   ہے دراز، اور عُمر ہے کوتاہ ۲
دردؔ! درویش ہوں، مری تعظیم   خَلق کرتی ہے، کہ کے یا اللہ ۳

(۹)

دل سوا کس کو ہو اُس زُلفِ گرہ گیر میں راہ
ہے دِوانوں کے تئیں خانۂ زنجیر میں راہ ۱
ہم سے بے جانوں سے شرمندہ دمِ عیسیٰ ہے
ہو صبا کے تئیں کب غُنچۂ تصویر میں راہ ۲
نالۂ دل! مَیں لیے تجھ کو پھرا شہر بہ شہر
آہ، پر تُونے نہ کی ٹک دلِ تاثیر میں راہ ۳

(۱۰)

بیگانہ گر نظر پڑے تو آشنا کو دیکھ
بندہ گر آوے سامنے، تو بھی خُدا کو دیکھ ۱
آہن ہویا ہو سنگ، ہے سب جلوہ گاہِ یار
جوں آئینہ ہر ایک گذر میں صفا کو دیکھ ۲

ردیف ے / ی

(۱)

اس کی بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
فصلِ بہار جس کے ہاں ایک یہ گُل فروش ہے ۱
بختِ سیہ بہ رنگِ شبِ بت ہی گلیم پوش ہے
شمع بھی اپنے ہاں اگر ہے، تو سدا خموش ہے ۲
خلوتِ دل میں کردیا اپنے حواس نے خلل
حُسن، بلائے چشم ہے، نغمہ، وبالِ گوش ہے ۳
ہووے تو درمیاں سے آپ اپنے تئیں اٹھائیے
بار نہیں ہے اور کچھ، سر ہی وبالِ دوش ہے ۴
نالہ وآہ کیجیے،خونِ جگر ہی پیجیے
عہدِ شباب،کہتے ہیں، موسمِ ناؤ نوش ہے ۵
شیر تجھے جو چاہیے، بدرقہ جنوں نہ چھوڑ
ہم نے جہاں کی سیر کی، رہ زنِ خلق، ہوش ہے ۶
بے خبروں کو پھر کہیں دستِ قضا! نہ چھیڑ تو
میثلِ دُہل ہر ایک میں ورنہ بھرا خروش ہے ۷
غیر ملال، زاہدا! کیا ہے طریقِ زہد میں
دل ہو شگفتہ جس جگہ،کاچھ نے فروش ہے ۸
اپنے تئیں تو کام کچھ خرقہ وجامہ سے نہیں
درد! اگر لباس ہے، دیدۂ عیب پوش ہے ۹

(۲)

آفتِ جان ودل تو یہاں، وہ مُغِ خود فروش ہے
پہلے ہی جس کے پیش کش صبر و قرار و ہوش ہے ۱
دل کو سیاہ مست کر، کچھ بھی تجھے جو ہوش ہے
کہتے ہیں کعبہ اُس کو، اَور کعبہ سیاہ پوش ہے ۲
کس کی یہ ہوتی ہے صَبا! گفت وشنید باغ میں
غُنچے سبھی زبان ہیں گُل بھی تمام گوش ہے ۳
آتشِ گُل، بجوں مرا گرم کرے، سو یہ نہیں
سینہ ہمیشہ آگ ہے، دل میں سدا ہی جوش ہے ۴
حادثۂ زمانہ کیا، تیری جفا، سو کیا گلا
ہم کو سپہر! مت ڈرا، نیش بھی یہاں تو نوش ہے ۵
ہم سے تو ایک معصیت، چاہیں چُھپے نہ چھپ سکے
اپنے گناہ کو، ترا عفو ہی پردہ پوش ہے ۶
آہ کہیں یہ ناتواں حال کرے سو کیا بیاں
مُنہ پہ ہے مُہرِ خامُشی ، دل میں بھرا خروش ہے ۷
دُور نہیں ہُوا ہمیں رنجِ شعور، ساقیا!
یک دوسہ جام اَور بھی، باقی ابھی تو ہوش ہے ۸
محنت ورنج وغم سے یہاں دردؔ نہ جی چُھپایئے
بار سبھی اُٹھایئے، جب تئیں سرَ ہے، دوش ہے ۹

(۳)

اُس کو سکھلائی یہ جفا تو نے   کیا کیا اَے مری وَفا! تونے ۱
بے کسی کو عبث کیا بے کس   قتل کر مجھ کو، کیا لیا تونے ۲
قتل کر مجھ کو، کیا لیا تونے   مَیں سُنا کچھ نہ، کیا کہا تونے ۳
ہم نہ کہتے تھے ہو جو مت عاشق   پائی دل! اپنی کچھ سزا تونے ۴
جی تو جی سے ترے تبا ہے مِل   مُنہ لیا موڑ، کیا ہُوا، تونے ۵

دردؔ کوئی نکلا ہے شوخ مزاج　　اُس کو چھیڑا، بُرا کیا تو نے ۶

(۴)

دل مرا پھر دُکھا دیا کن نے　　سو گیا تھا، جگا دیا کن نے ۱
مَیں کہاں اور خیالِ بوسہ کہاں　　مُنہ سے مُنہ یوں بھڑوا دیا کن نے ۲
وہ مرے چاہنے کو کیا جانے　　یہ سندیسہ سُنا دیا کن نے ۳
ہم بھی کچھ دیکھتے سمجھتے تھے　　سب یکایک بُھلا دیا کن نے ۴
وہ نکلائے سے بھاگتا تھا اور　　دردؔ تجھ تک نکلا دیا کن نے ۵

(۵)

اہلِ فنا کو، نام سے ہستی کے، ننگ ہے
لوحِ مزار بھی مری چھاتی پہ سنگ ہے ۱
فارغ ہو ہمشہ فکر سے دونوں جہان کی
خطرہ جو ہے سو آئینہ دل پہ زنگ ہے ۲
حیرت زدہ نہیں ہے فقط تو ہی آئینے!
یہاں تک بھی جس کی آنکھ کھلی ہے سو دنگ ہے ۳
اِس ہستیِ خراب سے کیا کام تھا ہمیں
اَے نشۂ ظہور! یہ تیری ترنگ ہے ۴
گُل گیر! مُنہ پسار نہ تو شمع کی طرف
اُس کی زبان ہی اُسے کامِ نہنگ ہے ۵
کب ہے دماغ عشقِ بُتانِ فرنگ کا
مجھ کو تو اپنی ہستی ہی قیدِ فرنگ ہے ۶
عالم سے اِختیار کی، ہر چند صُلحِ کُل
پر اپنے ساتھ مجھ کو شب و روز جنگ ہے ۷
مَیں کیا کہوں، تجھے نظر آتا نہیں ہے کیا؟
اِس گُلشنِ جہان کا جو کچھ کہ ڈھنگ ہے ۸
غُنچہ شگفتہ ہووے ہی ہووے کہ اِس میں دردؔ!
دیکھا چمن میں جاکے تو کچھ اور ہی رنگ ہے ۹

(۶)

وحدت نے ہر طرف ترے جلوے دکھا دیے
پردے تعیّنات کے جو تھے، اُٹھا دیے ۱

ہوں کشتۂ تغافلِ ہستیِ بے ثبات
خاطر سے کون کون نہ اِن نے بُھلا دیے ۲

روتے ہیں، چشم! اب تئیں، یہ تیرے داد خواہ
کتنے ہی تیغِ اَبرو نے قضیے چکا دیے ۳

عنقا کی طرح، جتنے تھے یہاں نام وَر، فلک!
تُو نے، خدا ہی جانے کہ کیدھر اُڑا دیے ۴

پگھلا دلِ اثر نہ مرے حال پر کبھی
ہر چند روتے روتے مَیں نالے بہا دیے ۵

یارب! یہ کیا خرام ہے جن نے اک آن میں
کتنے ہی مُردے حشر سے آگے جِلا دیے ۶

عالم میں جتنے پاک گُہر تھے سُو ایک ایک
اُولے سے، روزگار نے یوں ہی گُھلا دیے ۷

صیّاد! کہتے ہیں کہ گرفتار یہاں کئی
صدقے کر اپنے، آج کسی نے چُھڑا دیے ۸

اَبرِ ہوا! یہ چشم تو کیا ہیں کہ گھر کے گھر
تُو نے برس برس کے ہزاروں ڈھا دیے ۹

دونوں جہان کی نہ رہی پھر خبر اُسے
دو پیالے تیری آنکھوں نے جس کو پلا دیے ۱۰

اَے شورِ حشر! گردشِ دوراں نے، اہلِ قبر
ٹک بھی نہ سُونے پائے کہ وونہیں جگا دیے ۱۱

چاہو وفا کرو نہ کرو، اختیار ہے
خطرے جو اپنے جی میں تھے، وہ سب اُٹھا دیے ۱۲

سیلابِ اشکِ گرم نے، اَعضا مرے تمام
اَے دردؔ! کچھ بہا دیے اَور کچھ جلا دیے ۱۳

(۷)

گر باغ میں خنداں وہ مرا لب شکر آوے
گل سامھنے، داماں سے مُنہ ڈھانپ کر آوے ۱
قاصد سے کہو، پھر خبر اودھر ہی کو لے جائے
یھاں بے خبری آگئی، جب تک خبر آوے ۲
لوٹے ہے ترے گنجِ شہیداں کو غرض ہی
جی دینے کو ظالم! کوئی کس بات پر آوے ۳
زاہد کو جتا دیجیو، بے خود ہیں یہ رنداں
آتا ہے تو خودداری کو گھر میں ہی دھر آوے ۴
کہتے ہیں کہ یک دست تری تیغ چلے ہے
تب جانیے جب یک دوقدم چل اِدھر آوے ۵
ہاں خواب، ہے وابستہ بہ غفلت یہ تماشا
کھل جائے اگر آنکھ، تو پھر کیا نظر آوے ۶
اَے طبعِ رواں !تیری مدد ہووے تو شاید
اِس بحر میں ہم سے بھی کوئی شعر تر آوے ۷
مُطلق بھی نہیں دردؔ! اِضافت سے مُبرّا
عہدے سے تقیُّد کے، کوئی کیوں کے بَر آوے ۸

(۸)

اذیّت کوئی تیرے غم کی، میرے جی سے جاتی ہے
کبھو تک دل کیا خالی، تو پھر چھاتی بھر آتی ہے ۱
سُناؤں کیوں کے اپنا حال مَیں، کیا سخت مشکل ہے
یہ قصّہ جب لگوں کہنے، تو اس کو نیند آتی ہے ۲

نہیں مشتاق آئینے کے وے جو صاف طینت ہیں
صفا سو عارضی ہے اور کدورت اُس کی ذاتی ہے ۳

قیامت سر زمینِ دل پہ میری، حشر برپا ہے
ہوس ہر دم تمنائیں تو یہ یہ کچھ اُٹھاتی ہے ۴

اگر آئینہ چار آئینہ پہرے، تُو نہ ہو سنمکھ
سپر ہوں تیرِ مژگاں کا، سُو یہ میری ہی چھاتی ہے ۵

پریکھا بت بھی رہتا ہے مجھ کو، دردؔ! کیا کہیے
کہ ایسی زندگی سی چیز یوں ہی مفت جاتی ہے ۶

(۹)

چھاتی پہ گر پہاڑ بھی ہووے تو ٹل سکے
مشکل ہے، جی میں تجھے سُوجی سے نکل سکے ۱

نشوونما کی کس کو اُمید اَے بہار! یہاں
مَیں خشک شاخ ہوں کہ نہ پُھولے نہ پھل سکے ۲

تحریک ہے یہ اُس یدِ قدرت کی ورنہ کب
بے دست وپا صبا سے، کوئی پات ہل سکے ۳

مثلِ حباب، جب کہ نظر سے گیا، گیا
مَیں وہ غریق ہوں کہ نہ ڈوبا اُچھل سکے ۴

گرنے نہ دیویں خلق کی نظروں سے دل کو ہم
کوئی اگر کسو کے سنبھالے سنبھل سکے ۵

روشن ضمیر جتنے ہیں، سالم ہیں ہاں نجوم
چرخ، آسیا سے اپنی، یہ دانے نہ دل سکے ۶

دیتے عبث ہو شیشہ گراں! سنگ کو گداز
پگھلایئے جو تم سے کوئی دل پگھل سکے ۷

کہ اور بھی غزل کوئی اب اِس ردیف میں
اَے دردؔ! قافیے کو اگر تو بدل سکے ۸

(۱۰)

اَرض و سما، کہاں تری وسعت کو پاسکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے ۱
وَحدت میں تیری، حرفِ دُوئی کا نہ آسکے
آئینہ، کیا مجال، تجھے مُنہ دکھا سکے ۲
مَیں وہ فتادہ ہوں کہ بغیر از فنا مجھے
نقشِ قدم کی طرح نہ کوئی اُٹھا سکے ۳
قاصد! نہیں یہ کام ترا، اپنی راہ لے
اُس کا پیام دل کے سوا کون لا سکے ۴
غافل! خُدا کی یاد پہ مت بھول زینہار
اپنے تئیں بھلا دے اگر تو بھلا سکے ۵
یارب! یہ کیا طِلسم ہے اِدراک وفہم یہاں
دَوڑے ہزار، آپ سے باہر نہ جاسکے ۶
گو بحث کرکے بات بٹھائی بھی، کیا حصول
دل سے اٹھا خِلاف اگر تو اُٹھا سکے ۷
اِطفائے نارِعشق نہ ہو آبِ اشک سے
یہ آگ وہ نہیں جسے پانی بجھا سکے ۸
مستِ شرابِ عشق وہ بے خود ہے جس کو حشر
اَے دردؔ! چاہے لائے بہ خود، پھر نہ لا سکے ۸

(۱۱)

قسم ہے حضرتِ دل ہی کے آستانے کی
ہَوس ہُو جی میں جو دَیر وحرم کے جانے کی ۱
طریق اپنے پہ اک دَورِ جام چلتا ہے
وَگرنہ ٹھوہے، سُو گردش میں ہے زمانے کی ۲

کیا جگر کو مرے داغ تیرے وعدوں نے
خبر سنی جو کہیں میں کسو کے آنے کی ۳
نظر نہ کیجو تو میرے دل کے خطروں پر
نہ جی میں لائیو کچھ، بات کیا دوانے کی ۴
جفا وجور اُٹھانے پڑے زمانے کے
ہوس تھی جی میں کسو ناز کے اُٹھانے کی ۵
طریقِ ذکر تو ہے دردؔ! یاد عالم کو
طرح بتایئے کچھ اپنے تئیں بھلانے کی ۶

(۱۲)

کوئی بھی دوا اپنے تئیں راس نہیں ہے
جز وصل، سو ملنے کی ہمیں آس نہیں ہے ۱
وہ اشک نکلتا ہے مری چشم سے، جس کا
ہر قطرہ کم از پارۂ الماس نہیں ہے ۲
زنہار، اِدھر کھولیو مت چشمِ حقارت
یہ فقر کی دولت ہے، کچھ اِفلاس نہیں ہے ۳
گزرا ہے، بتا کون صبا! آج اِدھر سے
گلشن میں ترے پھولوں کی یہ باس نہیں ہے ۴
بے فائدہ اَنفاس کو ضائع نہ کر اے دردؔ!
ہر دم دمِ عیسیٰ ہے، تجھے پاس نہیں ہے ۵

(۱۳)

یہاں عیش کے پردے میں چھپی دل شکنی ہے
ہر بزمِ طرب یاں ہمہ برہم زدنی ہے ۱
دل ٹکڑے کیا ہے یہ مرا کس کے لبوں نے؟
جو لخت ہے سو رشکِ عقیقِ یمنی ہے ۲
کیا کام مجھے خوف ورجا سے کہ مرے پاس
ہے جان سو بے جان ہے، دل ہے سو غنی ہے ۳

تن پروریِ خلق مبارک ہو اُنھیں، یہاں
جوں نقشِ قدم اور ہی آسودہ تنی ہے ۴
آگے جو بلا آئی تھی سو دل پہ ٹلی تھی
اب کی تو مری جان ہی پر آن بنی ہے ۵
اَے دردؔ! کہوں کس سے، بتا، رازِ محبت
عالم میں سخن چینی ہے یا طعنہ زنی ہے ۶

(۱۴)

آتشِ عشق جی جلاتی ہے　　یہ بلا جان ہی پہ آتی ہے ۱
تو ہے اور سیرِ باغ ہے ہر وقت　　داغ ہیں اور میری چھاتی ہے ۲
شام بھی ہو چکی، کہیں اب تو　　آ، شتابی کہ رات جاتی ہے ۳
کچھ مناسب نہیں ہے کیا کہیے　　جی میں جو جو کچھ اپنے آتی ہے ۴
ٹک خبر لے کہ ہر گھڑی ہم کو　　اب جدائی بہت ستاتی ہے ۵
دردؔ اِس کو بھی دید کر لیجے　　نوجوانی یہ مفت جاتی ہے ۶

(۱۵)

ہے غلط گر گمان میں کچھ ہے　　تجھ سوا بھی جہان میں کچھ ہے؟ ۱
دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے　　آن میں کچھ ہے، آن میں کچھ ہے ۲
لے خبر تیغِ یار! کہتے ہیں　　باقی اس نیم جان میں کچھ ہے ۳
اِن دنوں کچھ عجب ہے میرا حال　　دیکھتا کچھ ہوں، دھیان میں کچھ ہے ۴
اَور بھی چاہیے سو کہیے اگر　　دلِ نامہربان میں کچھ ہے ۵
دردؔ تو جو کرے ہے جی کا زیاں　　فائدہ اِس زیان میں کچھ ہے؟ ۶

(۱۶)

آرام سے کبھو ہی نہ یک بار سو گئے
ایسے ہمارے طالعِ بیدار سو گئے ۱
خوابِ عدم سے چونکے تھے ہم تیرے واسطے
آخر کو جاگ جاگ کے ناچار سو گئے ۲

اُٹھتی نہیں ہے خانۂ زنجیر سے صدا
دیکھو تو کیا سبھی یہ گرفتار سو گئے ۳
تیری گلی ہے یا کوئی آرام گاہ ہے
رکھتے قدم کے پانو تو ہر بار سو گئے ۴
وے مر چکے جو رونقِ بزمِ جہان تھے
اب اُٹھیے درد یہاں سے کہ سب یار سو گئے ۵

(۱۷)

آج نالوں نے مرے زور ہی دل سوزی کی
زخمِ دل جتنے تھے یہاں، سب کی جگر دوزی کی ۱
جی پہ رہتی ہے چڑھی زلف کسو کی، میرے
اور تو کیا کہوں مَیں اپنی سیہ روزی کی ۲
غیر بکتے ہیں عبث، میرے پیارے! تیری
بے وفائی نہیں محتاج بد آموزی کی ۳
کیوں کے تشبیہ ترے ساتھ اُسے دے کوئی
شمع کو آتی نہیں طرح دل افروزی کی ۴
شعر کی فکر بن آتی ہے اُسی سے، جس کو
درد کی طرح کبھو فکر نہ ہو روزی کی ۵

(۱۸)

جوں سخن اب یاد اک عالم رہے
زندگانی! تو چلی جا، ہم رہے ۱
تا ابد، جوں قطرہ، مجھ سا مُنفعِل
جس جگہ سجدہ کرے وہ نم رہے ۲
بہہ چلا آنکھوں سے دل ہوکر گداز
مُنہ پہ آکر جم رہے تو جم رہے ۳

رُک نہیں سکتی ہے یہاں کی واردات
کب یہ ہو سکتا ہے، دریا تھم رہے ۴
ہے زمانہ وہ کہ مثلِ آسماں
جس کے آگے اہلِ رفعت خم رہے ۵
ہم ہی اِس وحشت سرا سے نیں اُداس
اَور بھی جو آئے سُو یہاں کم رہے ۶
ہے مُحالِ عقل، زیرِ آسماں
جرم ہو جس دل میں وہ خرّم رہے ۷
کبک، آتش کھا، کرے یاں قہقہہ
چیونٹی کے گھر سدا ماتم رہے ۸
رکھ "نَفَختُ فِیہِ مِن رُوحی" کو یاد
جب تلک اَے دردؔ! دَم میں دَم رہے ۹

(۱۹)

بُلبُل نہ بَر آئے باغباں سے ۔ گُل کاہی چلے نہ کچھ خزاں سے ۱
لیتے ہیں بھوؤں سے کام اَبرُو ۔ یہ تیر ملے نہ گو کماں سے ۲
ہاں غُنچۂ دِل ہے وَبالِ غافل! ۔ ہر خندہ کہ نکلے ہے دَہاں سے ۳
مانندِ صَبا، تری گلی میں ۔ جو کوئی گیا، پھرا نہ وھاں سے ۴
ہیں سَیف زَباں ترے سیہ مست ۔ کہہ ساغرِ چشمِ دل ستاں سے ۵
دوں ہی وہ ہُوا قلم کی مانند ۔ جو حرف نکل گیا زَباں سے ۶
شب خوں کے لئے فلک پھرے ہے ۔ کھینچے ہُوئے تیغ کہکشاں سے ۷
ہر آن ہے واردات دل پر ۔ آتا ہے یہ قافلہ کہاں سے ۸
بدنام کرے گی دُخترِ رَز ۔ مُغ! اِس کو نکال اپنے ہاں سے ۹
ہے مثلِ چراغ دردؔ! میرا ۔ دُشمن دمِ عیسوی ہی جاں سے ۱۰

(۲۰)

نہ ہاتھ اُٹھائے فلک گو ہمارے کینے سے
کسے دِماغ کہ ہو دو بہ دو کمینے سے ۱

نہیں خیال مجھے خاتمِ سلیماں کا
بہ رنگِ نام ہوں برکندہ دل نگینے سے ۲

بسانِ دانۂ انگور، مے پرستوں نے
لیا ہے فیض مرے دل کے آبگینے سے ۳

ترقّی اور تنزّل کو یہاں کے کچھ عرصہ
مثالِ ماہ، زیادہ نہیں مہینے سے ۴

مجھے یہ ڈر ہے، دلِ زندہ! تو نہ مر جاوے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے ۵

مآلِ کار سجھایا قصور نے ہم کو
یہ نقدِ مال لگا ہاتھ اِس دفینے سے ۶

بسا ہے کون ترے دل میں گل بدن اے درد!
کہ بو گلاب کی آئی ترے پسینے سے ۷

(۲۱)

جی کی جی ہی میں رہی، بات نہ ہونے پائی
ایک بھی اُس سے ملاقات نہ ہونے پائی ۱

دید وا دید تو ہوئی دور سے میری اُس کی
پر جو میں چاہے تھا سو بات نہ ہونے پائی ۲

کون وہ بے سر و ساماں ہے کہ یارب! بجز اشک
جس کی خاطر کہیں برسات نہ ہونے پائی ۳

ق

اُٹھ چلے شیخ جی تم مجلسِ رنداں سے شتاب
ہم سے کچھ خوب مدارات نہ ہونے پائی ۴

جی میں منظور تھی جو آپ کی خدمت گاری
سو تو اے قبلۂ حاجات! نہ ہونے پائی ۵

جی فنا ہو ہی گیا اک نگہِ گرم کے ساتھ
درد! کچھ اور عنایات نہ ہونے پائی ۶

(٢٢)

فرصتِ زندگی بہت کم ہے   مغتنم ہے یہ دید، جو دَم ہے ١
گو سراپا ہے آب، آئینہ   اپنی آنکھوں میں چشمِ بے نم ہے ٢
دل پُر چاک ہے گُلِ خنداں   شادی و غم جہاں میں توأم ہے ٣
دین و دُنیا میں تو ہی ظاہر ہے   دونوں عالم کا ایک عالم ہے ٤
شیر و شکر کو سمجھ کہ وہ ہی زہر   سانپ کی زیست ہے، تجھے سم ہے ٥
مت عبادت پہ بھولیو زاہد!   سب طفیلِ گناہِ آدم ہے ٦
سلطنت پر نہیں ہے کچھ موقوف   جس کے ہاتھ آوے جامِ سو جم ہے ٧
اپنے نزدیک، باغ میں تجھ بن   جو شجر ہے، سو نخلِ ماتم ہے ٨
نہ ملیں گے اگر کہے گا تو   تیری خاطر ہمیں مقدّم ہے ٩
دلِ عاشق کی بے قراری کو   وہ ہی سمجھے ہے جو کہ محرم ہے ١٠
درؔد کا حال کچھ نہ پوچھو تم   وہی رونا ہے نت، وہی غم ہے ١١

(٢٣)

دل مرا، باغِ دل کشا ہے مجھے
دیدہ، جامِ جہاں نما ہے مجھے ١
چشمِ نقشِ قدم ہوں مَیں بے کس
خاک آنکھوں میں، توتیا ہے مجھے ٢
مجھ سے ہر چند تو مکدّر ہے
تجھ سے پُر اور ہی صفا ہے مجھے ٣
کہیں خاموش ہو کہ مثلِ شمع
اے زباں! تجھ سے ہی گلہ ہے مجھے ٤
پانو لرزے ہے مست کی مانند
شیشہ ئے ہر آبلہ ہے مجھے ٥

ق

درؔد! تیرے بھلے کو کہتا ہوں
یہ نصیحت سے مدّعا ہے مجھے ٦

ورنہ اِن بے مُروّتوں کے لیے
اَور بھی ہو خراب، کیا ہے مجھے ۷

(۲۴)

یارو! مرا شکوہ ہی بھلا کیجیے اُس سے
مذکور کسی طرح تو جا کیجیے اُس سے ۱
ہاں ہاں وہ کٹے ہے تو یہی آئے ہے جی میں
پھر چھیڑیے اَور باتیں سُنا کیجیے اُس سے ۲
سَو مَرتبہ یہاں ٹھہر چکی، اب سے نہ ملیے
واں بھی تو نہیں بنتی ہے، کیا کیجیے، اُس سے ۳
بیزار اگر مجھ سے ہو، مختار ہو، بہتر
دل جس سے ملے اپنا، ملا کیجیے اُس سے ۴
ہم کہتے نہ تھے دردؔ! میاں چھوڑ یہ باتیں
پائی نہ سزا، اَور وَفا کیجیے اُس سے ۵

(۲۵)

سرسبز تھا نیستاں، میرے ہی اشکِ غم سے
تھے سیکڑوں ہی نالے وابستہ ایک دم سے ۱
واقِف نہ یہاں کسو سے ہم ہیں نہ کوئی ہم سے
یعنی کہ آگئے ہیں بہکے ہوئے عدم سے ۲
میں گو نہیں ازل سے، پر تا ابد ہوں باقی
میرا حدوث آخر جا ہی لگا قِدم سے ۳
گر چاہیے تو ملیے وَر چاہیے نہ ملیے
سب تم سے ہو سکے ہے، ممکن نہیں تو ہم سے ۴
مشتاق گر ترا کچھ لکھے تو کیا عجب ہے
ہوں مثلِ نرگس آنکھیں پیدا ابھی قلم سے ۵

ہر چند یہ تمنا در خور نہیں ہمارے
نزدیک تُو جو آوے کیا دور ہے کرم سے ۱
اب ہیں کہاں وہ نالے، سرکشتگی کدھر ہے
تھیں سب یہ باتیں ثابت میرے ہی دم قدم سے ۲
ہے اک نگہ کافی گو ہووے گاہ گاہے
چنداں نہیں ہے مطلب عاشق کو بیش و کم سے ۳
کاہے کو ہوتی گردش تم کو نصیب طالع!
گر پانو باہر اپنا رکھتے نہ ہم عدم سے ۴
آتے ہیں دام میں کد خورشید راہ کسو کے
اے شیخ! یہ نہیں ہیں تسبیح کے سے تھمے ۵
ہے درد پر بھی کچھ تو میری ہی سی مصیبت
گھیرے ہے اور ہی غم چھوٹے جو ایک غم سے ۶

(۴۶)

مرا جی ہے جب تک، تری جستجو ہے
زباں جب تلک ہے، یہی گفتگو ہے ۱
خدا جانے کیا ہوگا انجام اِس کا
مَیں بے صبر اِتنا ہوں، وہ تند خو ہے ۲
تمنا ہے تیری، اگر ہے تمنا
تری آرزو ہے، اگر آرزو ہے ۳
کیا سَیر سب ہم نے گلزار دُنیا
گُلِ دوستی میں عجب رنگ و بو ہے ۴
غنیمت ہے یہ دیدوادیدِ یاراں
جہاں آنکھ مُند گئی، نہ مَیں ہوں نہ تُو ہے ۵
نظر میرے دل کی پڑی دردؔ! کس پر
جدھر دیکھتا ہوں وہی رُو بہ رُو ہے ۶

(۲۷)

رَوندے ہے نقشِ پا کی طرح خلق یہاں مجھے
اَے عمرِ رفتہ! چھوڑ گئی تو کہاں مجھے؟ ۱

اَے گُل! تو رَخت باندھ، اُٹھاؤں میں آشیاں
گُل چیں تجھے نہ دیکھ سکے، باغباں مجھے ۲

رہتی ہے کوئی بن کیے میرے تئیں تمام
ہوں شمع، چھوڑنے کی نہیں یہ زباں مجھے ۳

پتھر تلے کا ہاتھ ہے، غفلت کے ہاتھ دل
سنگِ گراں ہوئی ہے یہ خوابِ گراں مجھے ۴

کچھ اور گنجِ غم کے سوا سوجھتا نہیں
آتا ہے یاد جب کہ وہ گنجِ دہاں مجھے ۵

جاتا ہوں خوش دماغ جو سُن کر اُسے کبھو
بدلے ہے وو ہیں نظریں وہ، دیکھا جہاں مجھے ۶

جاتا ہوں بس کہ دَم بہ دَم اب خاک میں ملا
ہے خضرِ راہ درد! یہ ریگِ رَواں مجھے ۷

(۲۸)

کب ترا دیوانہ آوے قید میں تدبیر سے
ہوں صدا، نکلا ہی چاہے خانۂ زنجیر سے ۱

قدر مَردوں کی سمجھنے کے نہیں یہ مایہ دار
جوہری واقف نہ ہووے جوہرِ شمشیر سے ۲

دیکھنا تو آکے از خود رَفتگاں کا حال ٹک
جا بہ جا سب پشت بردیوار ہیں تصویر سے ۳

منعم! ایسے قصر لاکھوں مل گئے ہیں خاک میں
جز خرابی کے، بتا، کیا فائدہ تعمیر سے؟ ۴

درد! اب چپتے ہیں رونے پر مرے سب خاص و عام
کیا ہوئے وہ نالے جو لگتے تھے دل میں تیر سے ۵

(۲۹)

ہم چشمی ہے وحشت کو مری، چشمِ شرر سے
آتے ہی نظر پھر وہیں غائب ہوں نظر سے ۱
اَے ہم وطناں! اب کی یہ غربت زدہ ہرگز
پھرنے کا نہیں عمر کی مانند سفر سے ۲
کیوں تیغ تری دشمنی کرتی ہے مرے ساتھ
مجھ کو تو نہیں کام کسو کی ہی کمر سے ۳
جاؤں میں کدھر، ہوں گلِ بازی، مجھے گردوں
جانے نہیں دیتا ہے اِدھر سے نہ اُدھر سے ۴
کعبے بھی بھلا شیخ! ترے ساتھ چلیں گے
ایدھر کو پھریں گے ہم اگر یار کے گھر سے ۵
اِس طرح کے رونے سے تو جی اپنا رُکے ہے
اَے کاش! یہ ابرِ مژہ دل کھول کے برسے ۶
کھلتی ہے مری آنکھ جب اَحوال پہ اپنے
ہوں شمع، گھٹا جاتا ہوں میں اپنی نظر سے ۷
اَے سنگ! جو کچھ تو نے کیا شیشے کے حق میں
کرتا ہے کوئی بھی یہ سلوک اپنے جگر سے ۸

(۳۰)

گر خاک مری، سرمۂ اَبصار نہ ہووے
تو کوئی نظر قابلِ دیدار نہ ہووے ۱
سرِ رشتۂ اُلفت ہے بڑا شیخ و برہمن!
یہ رشتۂ ہر سبحہ و زنّار نہ ہووے ۲
گر قید ہی قسمت میں ہے، کچھ اَور ہو یارب!
پر دل کسو دل سے تو گرفتار نہ ہووے ۳

پھر موت! کسو طرح تو نزدیک نہ پھٹکے
دُنیا میں یہ جینے کا جو آزار نہ ہووے ۴
دل! ویسے ستم گار سے اِظہار محبّت
ایسا کہیں پھر دیکھیو زنہار نہ ہووے ۵
کر زندگی اِس طور سے اَے دردؔ! جہاں میں
خاطر پہ کسو شخص کے تو بار نہ ہووے ۶

(۳۱)

دیا ہے کس کی نظر نے یہ اِعتبار مجھے
کہ ایک دَم بھی نہیں اپنے پاس بار مجھے ۱
سِوائے تیرے کسو سے نہیں ہے واللہ کام
مِثالِ آئنہ، اَے چشمِ اِنتظار! مجھے ۲
ہمیشہ اپنی نظر میں سُبک مَیں رہتا ہُوں
دیا ہے اَوروں کی نظروں میں گو وَقار مجھے ۳
کبھو ہی جی میں نہ گزرا خیالِ سرتابی
بہ رنگِ سایہ بنایا ہے خاکسار مجھے ۴
تمھارے وعدے بُتاں! خواب مَیں سمجھتا ہُوں
رہا ہے ایسے ہی لوگوں سے کاروبار مجھے ۵
یہ کون برقِ تجلّی ہُوا ہے آفتِ جاں
کہ ایک دَم نہیں ہوں شعلہ اب قرار مجھے ۶
جفا و جور تو ظالم سبھی گوارا ہیں
مگر یہ رسم جدائی ہے ناگوار مجھے ۷
یہ آپھی آپ کدھر تیوریاں بدلتے ہو
دکھایئے تو سہی منہ بھی ایک بار مجھے ۸
اِس امر میں بھی یہ بے اِختیار ہے بندہ
ملا ہے دردؔ اگر کام کچھ اِختیار مجھے ۹

(۴۲)

فرض کیا کہ اَے ہوس! ایک دو قدم ہی باغ ہے
آپ کہیں کو اُٹھیے سو کب یہ دل ودماغ ہے ۱
دیکھیے جس کو یہاں اُسے اَور ہی کچھ دماغ ہے
کرمکِ شب چراغ بھی گوہرِ شب چراغ ہے ۲
غیر سے کیا معاملہ آپھی ہیں اپنے دام میں
قیدِ خودی اگر نہ ہو پھر تو عجب فراغ ہے ۳
حال مرا نہ پوچھیے، مَیں جو کہوں سو کیا کہوں
دل ہے سو ریش ریش ہے، سینہ سو داغ داغ ہے ۴
کھو نہ سکے کبھو خمار! میرے نشے کی آبرو
دیدۂ آئنہ کی طرح تجھ سے بھرا ایاغ ہے ۵
کہتے ہیں یوں کہ آہ تو ہم میں ہی چھپ رہا کہیں
اپنی تلاش سے غرض ہم کو ترا سُراغ ہے ۶
غفلتِ دل ہوئی مگر پنبۂ گوشِ خلق درد
بُلبلِ داستاں سرا ورنہ ہر ایک زاغ ہے ۷

(۴۳)

اپنے تئیں تو ہر گھڑی غم ہے، اَلم ہے، داغ ہے
یاد کرے ہمیں کبھی، کب یہ تجھے دماغ ہے ۱
جی کی خوشی نہیں گِردِ سبزہ و گل کے ہاتھ کچھ
دل ہو شگفتہ جس جگہ وہی چمن ہے، باغ ہے ۲
کس کی یہ چشمِ مست نے، بزم کو یوں جھکا دیا؟
مثلِ حباب سرنگوں شرم سے ہر ایاغ ہے ۳
جلتے ہی جلتے صبح تک گزری اُسے تمام شب
دل ہے کہ شعلہ ہے کوئی، شمع ہے یا چراغ ہے ۴

پایئے کس روش بتا! اے عمرِ بے وفا تجھے
عمرِ گزشتہ کی طرح گُم ہی سدا سُراغ ہے ۵
سیرِ بہار و باغ سے ہم کو معاف کیجیے
اُس کے خیال سے تو یھاں دردؔ کیسے فراغ ہے ۶

(۳۴)

لحظہ بہ لحظہ یھاں نیا داغ پہ اور داغ ہے
تو بھی اِدھر نگاہ کر، ساحتِ سینہ باغ ہے ۱
تیری نگاہِ مست نے جب سے یہ کی ہے مے کشی
خون سے اپنے مثلِ گُل، ہم نے بھرا ایاغ ہے ۲
دولتِ فقر کے حضور، گرد ہے جاہ و سلطنت
کہتے ہیں یھاں جسے ہُما، اپنی نظر میں زاغ ہے ۳
اُس کے خیالِ زُلف نے سب سے ہمیں چھُڑوا دیا
گر چہ پھنسے ہیں دام میں، دل کے تئیں فراغ ہے ۴
ہم نے بہت کہا اُسے، پر نہ ہُوا یہ آدمی
زاہدِ خشک بھی کوئی سخت ہی خر دماغ ہے ۵
اہلِ نظر کو رہنما دردؔ! نہیں ضرور کچھ
مثلِ شرر وہی ہے چشم اور وہی چراغ ہے ۶

(۳۵)

پھنسیے جو زُلف میں کسی، کب یہ ہمیں فراغ ہے
کیجے بلا شمیم ہی، سو بھی کہاں دماغ ہے ۱
شعلۂ دل کو ہر گھڑی اے دمِ یاس! مت بجھا
اپنی بساط میں تو یھاں ایک یہی چراغ ہے ۲
ہووے رقیبِ روسیہ آپ کے ساتھ جا بہ جا
کچھ بھی ہے ربط، سمجھیے، ہم رو کبک، زاغ ہے ۳

قصد ہے، جس طرح بنے پہنچے آپ تک کہیں
دن بھی یہی ہے جستجو، رات یہی سُراغ ہے ۴
دردؔ! وہ گُل بدن مگر تجھ کو نظر پڑا کہیں!
آج تو اِس قدر، بتا! کس لیے باغ باغ ہے ۵

(۳۶)

پہلو میں دِل عیاں نہیں ہے ہر چند کہ یہاں ہے، یہاں نہیں ہے ۱
عالم ہو قدیم، خواہ حادث جس دَم نہیں ہم، جہاں نہیں ہے ۲
پایا نہ کسو نے آہ! تجھ کو ہر چند کہ تو کہاں نہیں ہے ۳
عنقا کی طرح، مَیں کیا بتاؤں جز نام، مرا نشاں نہیں ہے ۴
ہوں شمع، نہ رازِ دل کہوں گا ایسی بھی مری زَباں نہیں ہے ۵
وعدے پہ ہو کیوں کے یہاں تسلّی ہرگز یہ مجھے گُماں نہیں ہے ۶
فریاد کہ دردؔ! جب تلک مَیں تیار ہوں، کارواں نہیں ہے ۷

(۳۷)

عشق ہر چند مری جان سدا کھاتا ہے
پر، یہ لذّت تو وہ ہے، جی ہی جسے پاتا ہے ۱
آہ کب تک مَیں بکوں، تیری بَلا سنتی ہے
باتیں لوگوں کی جو کچھ دل مجھے سنواتا ہے ۲
ہم نشیں! پوچھ نہ اُس شوخ کی خوبی مجھ سے
کیا کہوں تجھ سے غَرَض، جی کو مرے بھاتا ہے ۳
بات کچھ دل کی ہمارے تو نہ سمجھی ہم سے
آپھی خوش ہووے ہے، پھر آپ ہی گھبراتا ہے ۴
جی کڑا کر کے ترے کوچے سے جب جاتا ہوں
دلِ دُشمن یہ مجھے گھیر کے پھر لاتا ہے ۵
رلا چینڈے کبھو اس شوخ کے تئیں ہم سے بھی
دید وا دید تو ہوتی ہے جو مِل جاتا ہے ۶

دردؔ کی قدر مرے یار! سمجھنا واللہ
ایسا آزاد ترے دام میں یہاں آتا ہے ۷

(۳۸)

یہ تحقیق ہے یا کہ افواہ ہے   کہ دل کے تئیں دل سے بھاں راہ ہے ۱
اگر بے حجابانہ وہ بُت ملے   غرض پھر تو اللہ ہی اللہ ہے ۲
عدم رفتگاں کو جو کہنا ہے کچھ   تو قاصد ہمارا سرِ راہ ہے ۳
نہ یہاں علم و دانش، نہ فضل وہنر   فقط ایک دل ہے کہ آگاہ ہے ۴
گئے نالے و آہ سب ہم نفس!   دمِ سرد ہی اک ہوا خواہ ہے ۵
خدا اس کو رکھے، سلامت رہے   خبر گیر دل گاہ وبے گاہ ہے ۶
یہ کیا دردؔ! تجھ پر مصیبت پڑی   کہ دن رات نالہ ہے اور آہ ہے ۷

(۳۹)

دُشنام دے ہے غیر کو تو، جان کر مجھے
پیارے! یہ لطف کیجیے پہچان کر مجھے ۱
کل کی طرح سے آج بھی اب نیند آچکی
گھیرا اُسی خرابی نے پھر آن کر مجھے ۲
کہتا ہے اک نگاہ پہ آئینہ رُو مرا
بس اور اب زیادہ نہ حیران کر مجھے ۳
آنا بہ بندہ خانہ اگر تجھ کو عار ہے
دولت سرا میں اپنی ہی، مہمان کر مجھے ۴
ہوں رُو بہ رُوے چشم تو مَیں سُرمہ در گلو
پر کہیو زُلف سے، نہ پریشان کر مجھے ۵
صدقے ترے، مَیں کب تئیں تڑپا کروں عبث
ہے روزِ عید، آج تو قربان کر مجھے ۶
ہیں شعر فہم جتنے زمانے میں لا علاج
اے دردؔ! مانتے ہیں یہ سب مان کر مجھے ۷

(۴۰)

یہاں غیب کے جلوے کے تئیں جلوہ گری ہے
جو شخص کہ گزرا ہے نظر سے، نظری ہے ۱
گر نازکی عشق تجھے رنگ دکھاوے
ہر سنگ میں شیشہ ہے، بہ ہر شیشہ پری ہے ۲
واں شیشہ ساعت ہیں تنک ظرف جہاں کے
وھاں دل میں کدورت ہے تو یہاں باد بھری ہے ۳
سَو طرح سے دیتے ہیں اُسے ہیچ ہنرمند
مُجھ سے نہیں ملتا، یہ مری بے ہنری ہے ۴
دل تنگ ہے یہ غنچۂ دل، منہ نہ کھلانا
واں نکہتِ گل اِس میں تری پردہ دری ہے ۵
ہے واں مہ و خورشید زر و سیم میسّر
توبھی تو حریصوں کے تئیں دَر بدَری ہے ۶
لیتا ہے خبر وہ تو سبھی خلق کی لیکن
اپنے تئیں اَے دردؔ! بہت بے خبری ہے ۷

(۴۱)

مجھ کو تجھ سے جو کچھ محبّت ہے یہ محبّت نہیں ہے، آفت ہے ۱
لوگ کہتے ہیں عاشقی جس کو ہم جو دیکھا، بڑی مصیبت ہے ۲
بند اَحکامِ عقل میں رہنا یہ بھی اک نوع کی حماقت ہے ۳
ایک ایمان ہے بساط اپنی نہ عبادت، نہ کچھ ریاضت ہے ۴
آ پھنسوں میں بُتوں کے دام میں یوں دردؔ! یہ بھی خدا کی قدرت ہے ۵

(۴۲)

گل اگر سَمجھو ہو بیٹھے بھید کچھ کہہ کر گئے
بُلبلو! کتنے ہی غنچے رازِ دل نہ کر، گئے ۱
چند مدّت اب تم اَے یارانِ آئندہ! رہو
پیش ازیں یک چند اِس بستی میں ہم رہ کر گئے ۲

آنسوؤں میں کچھ جگر کے ٹکڑے ہیں بھی بعض بعض
پر نہیں معلوم لختِ دل کدھر بہ کر گئے ۳
یہ نہ سمجھے، اَور ہی شاطر نے شہ دی تھی اُنھیں
زُعم میں اپنے سلاطیں آپ کو شہ کر گئے ۴
کشتگانِ عشق کو جو خُدا سے خواب دردؔ!
سخت صدمے یہ بُتوں کے ہاتھوں یہاں سہ کر گئے ۵

(۴۳)

شخص و عکس اِس آئنے میں جلوہ فرما ہو گئے
اُن نے دیکھا اپنے تئیں، ہم اِس میں پیدا ہو گئے ۱
آئے تھے اِس مجمعے، میں قصد کرکے دور سے
ہم تماشے کے لیے، آپھی تماشا ہو گئے ۲
شیخ صاحب! کچھ نہ پوچھو، خلق ہے وہ پُر فساد
جس میں یہاں اِصلاح سے بھی فتنے بَرپا ہو گئے ۳
آہ! وے وے شخص جو دیتے تھے خبریں غیب کی
ڈھونڈتے پھرتے ہیں اُن کو، لوگ وے کیا ہو گئے ۴
دل ہی کچھ تنہا خفا ہو کے نہ یہاں سے اُٹھ گیا
ہم بھی تو اَے دردؔ! چلنے کو مُہیّا ہو گئے ۵

(۴۴)

تُہمتِ چند اپنے ذمّے دھر چلے
جس لیے آئے تھے ہم، سُو کر چلے ۱
زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے!
ہم تو اِس جینے کے ہاتھوں مر چلے ۲
کیا ہمیں کام اِن گلوں سے اَے صبا!
ایک دَم آئے اِدھر، اودھر چلے ۳

دوستو! دیکھا تماشا یھاں کا بس
تم رہو اب، ہم تو اپنے گھر چلے ۴
آہ! بس مت جی جلا، تب جانیے
جب کوئی افسوں ترا اُس پر چلے ۵
ایک میں دل ریش ہوں ویسا ہی دوست!
زخم کتنوں کے، سُنا ہے، بھر چلے ۶
شمع کی مانند ہم اِس بزم میں
چشمِ تر آئے تھے، دامن تر چلے ۷
ڈھونڈتے ہیں آپ سے اُس کو پرے
شیخ صاحب چھوڑ گھر باہر چلے ۸
ہم نہ جانے پائے باہر آپ سے
وہ ہی آڑے آگیا، جیدھر چلے ۹
ہم جہاں میں آئے تھے تنہا و لے
ساتھ اپنے آپ اُسے لے کر چلے ۱۰
جوں شرر، اے ہستیِ بے بود! یھاں
بارے ہم بھی اپنی باری بھر چلے ۱۱
ساقیا! یھاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے، ساغر چلے ۱۲
دردؔ! کچھ معلوم ہے، یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے، کیدھر چلے ۱۳

(۴۵)

بات جب آ ندان پڑتی ہے   تب کہیں تیرے کان پڑتی ہے ۱
آتشِ عشق قہر آفت ہے   ایک بجلی سی آن پڑتی ہے ۲
آخرُالاَمر آہ! کیا ہوگا   کچھ تمھارے بھی دھیان پڑتی ہے؟ ۳
بات چڑھتی ہے دل پہ جو، آخر   خلق کی پھر زبان پڑتی ہے ۴

میرے احوال پر نہ ہنس اتنا   یاں بھی اے مہربان! پڑتی ہے ۵
شعر ہے، اور درد ہے یعنی   بات میں اور ہی جان پڑتی ہے ۶

(۴۶)

اک آن سنبھلتے نہیں اب میرے سنبھالے
بے طرح کچھ اِن آنسوؤں نے پانو نکالے ۱
جو کچھ کہ دکھاوے گا خدا، دیکھیں گے ناچار
صدقے ترے، اک بار تو مُنہ پھر بھی دکھالے ۲
ایسے سے کوئی اپنے تئیں کیوں کے بچاوے
دل زلفوں سے بچ جائے تو آنکھوں سے چھنا لے ۳
وہ سُرخ لباس اُس کے گلے میں نظر آیا
جس کے ہیں مرے دل کو پڑے اب تئیں لالے ۴
کب تجھ پہ گزرتا ہے کبھو میرا سا احوال؟
یاں چاہیے سو تو اور بھی کچھ باتیں بنالے ۵
کیا جانیے کس دل کے تئیں آہ! ڈسیں گے
زلفوں نے تو بے طرح یہ اب چھوڑے ہیں کالے ۶
پھر آگے قیامت ہے اگر اب بھی نہ آؤ
مر پٹ کے جدائی کے دن اتنے تو میں ٹالے ۷
ابرو نے تری جس کی طرف تیغ سنبھالی
مژگاں نے وو ہیں کر دیے تب سامھنے بھالے ۸
وعدے کی تو مدّت نہ کہی درد کچھ اُس نے
اِس غم کو، بھلا کہیے، کوئی کب تئیں پالے ۹

(۴۷)

غیر ہوں بے فائدہ ہاتھوں پہ گُل کھایا کیے
ہم بھی ناحق داغ اپنے دل کے دِکھلایا کیے ۱
دِل کی دِل جانے، مجھے شکوہ نہ ملنے کا نہیں
گاہ گاہے پاس میرے آپ تو آیا کیے ۲

دن تمھارے تو کٹے بارے خوشی سے ہر طرح
ہم بَلا سے یہاں پڑے راتوں کو گھبرایا کیے ۳
دل بُرا ہوتا ہے کوئی تجھ سے، پر یاں ہی عَبث
ہم سدا غیروں سے مِلنا سُن کے دُکھ پایا کیے ۴
چَین تو ہم کو نہ آیا ایک ساعت اُس بغیر
رات دن ہر چند اپنے دل کو بہلایا کیے ۵
دیکھنے پاتا نہیں ہے کوئی جس کی چھانو یہاں
لے چلی ہے آج ہم کو وہ پَری سایا کیے ۶
اپنے دروازے تلک بھی وہ نہ آیا ایک بار
ہر گھڑی اُٹھ اُٹھ کے ہم جس کے لیے آیا کیے ۷
یا کہ وہ راتیں تھیں یا تو یہ دنوں کا پھیر ہے
ہاتھ اب لگتے نہیں، تب پانو دَبوایا کیے ۸
تب ہماری اُس کی اب تک یوں نبھی ہے دردؔ! یہاں
بات ایسی ویسی ہم خاطر میں کم لایا کیے ۹

(۴۸)

ہُوا جو کچھ کہ ہونا تھا، کہیں کیا، جی کو رُو بیٹھے
بس اب ہم ایک سا دونوں جہاں سے ہاتھ دھو بیٹھے ۱
بساط اپنی میں ہم تھے آپ سو اب تو نہیں ملتے
نہ تھا کچھ اَور اپنے پاس، جس کو کہیے کھو بیٹھے ۲
نہ پوچھو کچھ ہمارے ہجر کی اَور وَصل کی باتیں
چلے تھے ڈھونڈھنے جس کو سو وہ ہی آپ ہو بیٹھے ۳
وَفا کی چھینٹ بھی تجھ پر پڑی ہرگز نہ اَے ظالم!
لگا تھا خونِ دامن سے سو وہ بھی آپ دھو بیٹھے ۴
نہ اُٹھو دردؔ! اپنے بستر سے یہاں طمع کرکر
جو کچھ یاں طیب سے آوے سو تم اللہ کو، تج بیٹھے ۵

(۴۹)

جو یہاں دو چاہنے والے قریب ہم دِگر بیٹھے
ہم اپنا دل بغل میں داب لے کر، آہ کر بیٹھے ۱

نہ پوچھو، عشق کی شورش نے عالم میں کیا کیا کیا
عجب طوفاں اٹھائے یہ کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے ۲

محبّت نے تمھارے دل میں بھی اِتنا تو سرِ کھینچا
قسم کھانے لگے، تب ہاتھ میرے سر پہ دھر بیٹھے ۳

کوئی دن اَور بھی ہم کو پھرا لے گردشِ دوراں!
نہیں اُٹھنے کے پھر ہرگز، کہیں اب کی اگر بیٹھے ۴

نہ آتا تھا بھرا جی میں سُو اب تو کچھ کرو خالی
کہ دن جتنے تھے وعدوں کے، نہ ملنے سے ہی گھر بیٹھے ۵

پَرِیکھا کس لیے اتنا، کوئی جانے جو کچھ جانے
سدا رہتے ہیں یوں تو لوگ یہاں اِدھر اُدھر بیٹھے ۶

کوئی بیٹھو اُس کنے یہاں جا سکے ہے اس طرح جلدی
چلے تھے ہر گھڑی اُٹھ اُٹھ کے تم اَے دردؔ! پر بیٹھے ۷

(۵۰)

کبھو تو بے وفائی یاد آ جی کو ڈراتی ہے
کبھو اُمّید وعدوں کی، بھروسے کھا دلاتی ہے ۱

چھلاوا سا جو ہو جاتا ہے جلوہ وصل کا گا ہے
جُدائی پھر تو اک مدّت عوض کیا کیا دِکھاتی ہے ۲

کبھو رُونا، کبھو ہنسنا، کبھو حیران ہو رہنا
محبّت کیا بھلے چنگے کو دیوانہ بناتی ہے ۳

اگر رستم ہو تو بھی کب یہ صدمہ تھم سکے اُس سے
تپشِ دل کی سنبھالوں یوں، سُو یہ میری ہی چھاتی ہے ۴

پھرے ہے اس طرح جو آج تو اَے دردؔ! بے خود سا
بتا ہم کو بھی ٹک بارے وہ کیا آفت کہ آتی ہے ۵

(۵۱)

ہر گھڑی ڈھانپنا چھپانا ہے اور غرض تو یہ تو دکھانا ہے ۱
وصل سے بھی تو سیری ہوتی نہیں کہیں اس بات کا ٹھکانا ہے ۲
دل لگاؤ کہ "یا گلے ہی لگو داو ہے، لگیے جو لگانا ہے ۳
ترچھی نظروں سے دیکھنا ہر دم یہ بھی اک بانکپن کا بانا ہے ۴
یہی اپنی بھی گوں کی باتیں ہیں آہی جانا، جدھر کو آنا ہے ۵
واہ ری یہ زبان کی تیزی ہر طرف کچھ نہ کچھ سُنانا ہے ۶
دیکھیو، کیجیو نہ بے دردی دردؔ کو بھی تو مُنہ دکھانا ہے ۷

(۵۲)

دل! تجھے کیوں ہے بے کلی ایسی کون مل گئی ہے اَچپلی ایسی ۱
سب بُرا کہتے ہیں تو کہنے دو بات لائے ہو تم بھلی ایسی ۲
وہ ملے گا تو ہم بھی ملتے ہیں آپ لگ چلیے، کیا چلی ایسی ۳
خون ہوتا ہے دل کا، یہاں آؤ مہندی پانووں میں کیا مَلی ایسی ۴
اُس کے گھر میں کپٹ ہی پہنچے جا دل بتا دے کوئی گلی ایسی ۵
مسکرایا خوشی سے وہ جس طرح باغ میں کب کھلی کلی ایسی ۶
دردؔ! گھبرا کے تو جو یوں چونکا کیا اُٹھی جی میں کھلبلی ایسی ۷

(۵۳)

کیف وکم کو دیکھ اُسے بے کیف وکم کہنے لگے
جب حدوث اپنا کھلا، رازِ قِدم کہنے لگے ۱
غیر کچھ کچھ کان میں ہی دم بہ دم کہنے لگے
بات تم اب اپنے دل کی ہم سے کم کہنے لگے ۲
واہ واہ، قسمت کی مجبوری کو دیکھا چاہیے
وہ ہوا بے پردہ جب ہم اُس کو "ہم" کہنے لگے ۳
غافلو! تم بات اپنی بھی سمجھتے ہی نہیں
ہے کسی کا وہ دہن، جس کو عدم کہنے لگے ۴

بُت پرستی کفر، یعنی دل کی گرفتاری ہے دردؔ!
چاہیے جس کو لگے، اُس کو صنم کہنے لگے ۵

(۵۴)

دُشوار ہوتی ظالم! تجھ کو بھی نیند آنی
لیکن سُنی نہ تو نے، ٹک بھی مری کہانی ۱
منظور زندگی سے، تیرا ہی دیکھنا تھا
مِلتا نہیں جو تو ہی، پھر کیا ہے زندگانی ۲
محتاج اب نہیں ہم ناصح! نصیحتوں کے
ساتھ اپنے سب وہ باتیں لیتی گئی جوانی ۳
مرنے سے آگے کیا ہے، مرجائیں گے تو مرجائیں
بہتر، نہ ملیے ہم سے، گر یوں ہے جی میں ٹھانی ۴
میرے غُبار کا کچھ پایا نِشاں نہ ہرگز
صَحرا میں جا صَبا نے، ہر چند خاک چھانی ۵

(۵۵)

تیری گلی میں مَیں نہ پھروں اور صَبا چلے
یوں ہی خُدا جو چاہے تو بندے کا کیا چلے ۱
کِس کی یہ مَوجِ حُسن ہوئی جلوہ گر کہ یوں
دریا میں جو حَباب بھی آنکھیں چُھپا چلے ۲
ہم بھی جَرَس کی طرح تو اِس قافلے کے ساتھ
نالے جو کچھ بِساط میں تھے سُو سُنا چلے ۳
کہ بیٹھیو نہ دردؔ کہ اہلِ وفا ہوں مَیں
اُس بے وفا کے آگے جو ذکرِ وفا چلے ۴

(۵۶)

جتنی بڑھتی ہے، اُتنی گھٹتی ہے آپھی آپ کٹتی ہے ۱
زُلف کی کج ادائیاں دیکھو ہر گھڑی مُنہ سے جا لپٹتی ہے ۲

آج ہے آہ کی ہوا کچھ اور دیکھیے کس طرف چلتی ہے ۴
جو خرابی کہ دردؔ یہاں ٹھہلی دستِ قدرت سے کھینچتی ہے ۵

(۵۷)

گرنامِ عاشقی ترے نزدیک ننگ ہے
کرپے نہ قتل مجھ کو تو پھر کیا درنگ ہے ۱
اِس خانماں خراب کو لے جاؤں مَیں کِدھر
دل پر تو یہ فضاے بیاباں بھی تنگ ہے ۲
تیری دُرشتیوں کو سمجھتا ہوں آشتی
تجھ کو یہ میرے ساتھ عبث عزمِ جنگ ہے ۳
کرتا ہے اِس قدر تو خفا دردؔ کو عبث
ظالم! وہ اپنی جان سے آپھی یہ تنگ ہے ۴

(۵۸)

آہستہ گذریو تو صبا! کوے یار سے
پیچش نہ کیجیو مرے ہرگز غبار سے ۱
اُس سنگ دل کی وعدہ خلافی کو دیکھیے
پتھرا گئی ہیں آنکھیں مری، انتظار سے ۲
سینے کو چاک صبح کی مانند گر کروں
ہوں آفتاب، نکلے مرا دل کنار سے ۳
اے دردؔ! غیر کا نہیں شکوہ مرے تئیں
جو کچھ گلہ ہے مجھ کو سو ہے اپنے یار سے ۴

(۵۹)

دیکھ لوں گا مَیں اُسے دیکھیے مرتے مرتے
یا نکل جائے گا جی نالے ہی کرتے کرتے ۱
لا گلابی دے مجھے ساقی! کہ یہاں مجلس ہی
خالی ہو جائے ہے پیمانے کے بھرتے بھرتے ۲

جو گیا کوچے میں اُس کے، نہ پھرا ایدھر کو
اَے صبا! جاتی ہے تو جائیو ڈرتے ڈرتے ۳
دردؔ ہوں نقشِ قدم تھا سرِ رہ پر اُس کے
مِٹ گیا اوروں کے ہی پانو کے دھرتے دھرتے ۴

(۶۰)

آیا ہے اَبر، زور چمن میں بہار ہے
ساقی! شتاب آ کہ ترا انتظار ہے ۱
ظالم! سمجھ کے اپنی نظر پھینکیو کہیں
گزرا جدھر یہ تیر تو پھر وار پار ہے ۲
رُوتا نہیں ہے شیشۂ مینا یہ بے سبب
گردن پہ اُس کی خون کسی کا سَوار ہے ۳
ناداں! نظر سے اپنی گراوے نہ دردؔ کو
جو کچھ کہ ہے سُو ہے، پہ ترا دوست دار ہے ۴

(۶۱)

مدّت ہوئی کہ ویسی عِنایات رہ گئی
اب گاہ گاہ سیدھی ملاقات رہ گئی ۱
یھاں کون آشنا ہے ترا، کس کو تجھ سے ربط
کہنے کو یہ بھی لوگوں کے، اک بات رہ گئی ۲
بازی بدی تھی اُن نے مری چشمِ تر کے ساتھ
آخر کو ہار ہار کے برسات رہ گئی ۳
وہ دُختِ رز کہ مُھلتی پھرے ہے جہان کو
کہتے ہیں دردؔ پاس بھی اک رات رہ گئی ۴

(۶۲)

گرچہ بیزار تو ہے، پر کچھ اُسے پیار بھی ہے
ساتھ اِنکار کے، پردے میں پھر اِقرار بھی ہے ۱

زاہدا! شِرکِ خفی کی بھی خبر ٹک لینا
ساتھ ہر دانۂ تسبیح کے زُنّار بھی ہے ۲
نظرِ رحمت! اِدھر کو بھی گزر کیجیے گا
اِسی اُمّید پہ آیا یہ گنہ گار بھی ہے ۳
دل بھلا ایسے کو اَے دردؔ! نہ دیجے کیوں کر
ایک تو یار ہے اَور تس پہ طرح دار بھی ہے ۴

(۶۳)

جب نظر سے بہار گزرے ہے   جی پہ رَفتارِ یار گزرے ہے ۱
وہ زمانے سے باہر اَور مجھے   رات دن اِنتظار گزرے ہے ۲
جس کے تو ہو کے سامنے گزرا   آپ سے بار بار گزرے ہے ۳
نالۂ زار دردؔ کا ہر ایک   چھوٹتے، دل کے پار گزرے ہے ۴

(۶۴)

تو پوچھتا عبث ہے کسی بات کے لیے
مَیں آ گیا ہوں صِرف ملاقات کے لیے ۱
یوں ہی تمام جھگڑے ہی رَگڑے میں ہو گئی
ہر دن خراب پھرتے تھے جس رات کے لیے ۲
اگلے مُعاملے کو اگر کیجیے مُعاف
لگ جاؤں اب گلے سے مُکافات کے لیے ۳
ہم جانتے ہیں درد، اندھیرے میں رات کو
تو لگ رہا ہے کوچے میں جس گھات کے لیے ۴

(۶۵)

غم ناکی بے ہُودہ، رونے کو ڈبوتی ہے
گر اشک بجا ٹپکے، آنسو نہیں، موتی ہے ۱
دَم لینے کی فرصت یہاں تک دی نہ زمانے نے
ہم تجھ کو دِکھا دیتے، کچھ آہ بھی ہوتی ہے ۲

خورشید قیامت کا، سر پر تو اب آپہنچا
غفلت کو جگا دیتا، کس نیند یہ سوتی ہے ۳
خورشید نہ تنہا ہے، گردش میں زمانے کی
یاں اپنے دلوں کے تئیں شبنم بھی تو روتی ہے ۴

(۶۶)

جو مِلنا ہے مل پھر کہاں زندگانی
کہاں مَیں، کہاں تو، کہاں نوجوانی ۱
عجب خواب درپیش ہے پھر تو سب کو
سُنا لو تنک اب اپنی اپنی کہانی ۲
دلاسا تو دیجو تو ٹک جاکے اُس کو
تڑپتی ہے بے کس مری جاں فِشانی ۳
نہ جاوے گا، جب تک مرے جی میں جی ہے
ترا غم ہے پیارے! مرا یارِ جانی ۴

(۶۷)

دردؔ اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے
جو سانس بھی نہ لے سکے سو آہ کیا کرے ۱
فرسودگی ہے رشتۂ تسبیح کا حُصول
دل میں کسو کے آہ! کوئی راہ کیا کرے ۲
جس دل پہ بے وفائی معشوق کے سبب
یہ کچھ گزر چکا ہو، وہ پھر چاہ کیا کرے ۳
دل دے چکا ہوں اُس بتِ کافر کے ہاتھ میں
اب میرے حق میں دیکھیے اللہ کیا کرے ۴

(۶۸)

آنکھوں کی راہ ہردم اب خون ہی رواں ہے
جو کچھ ہے میرے دل میں، مُنہ پر مرے عیاں ہے ۱

غنچہ ہے دل گرفتہ، گُل کا ہے چاک سینہ
گلشن میں ہے تو یہ کچھ، آسودگی کہاں ہے؟ ۲
آہوں کی کشمکش میں کہیں دیکھیو نہ ٹوٹے
تارِ نفس سے اَے دل! وابستہ میری جاں ہے ۳
گُم نام اب جہاں میں مجھ سا نہیں ہے کوئی
عنقا کا نام تو ہے، ہر چند بے نشاں ہے ۴

(۶۹)

دل تڑپھتا ہے، دردِ پہلو ہے — جی! نکل جائیو کہ قابو ہے ۱
غم سے پہچانتا نہیں ہوں مَیں — کہ مرا سر ہے یا یہ زانُو ہے ۲
منعِ صَہبا نہ کر مجھے اَے شیخ! — مے پرستوں کے حق میں دارُو ہے ۳
جلوہ گر ہے تجھی میں، اَے ذرّے! — جس کی خاطر تجھے تگاپو ہے ۴

(۷۰)

ہستی ہے سفر، عدم وطن ہے — دل خلوت و چشم انجمن ہے ۱
ہر چند کہ سنگ دل ہے شیریں — لیکن فرہاد، کوہ کن ہے ۲
دیکھا تو یہ شورشِ مَن و ما — ہنگامۂ وصلِ جان و تن ہے ۳
مت جا تروتازگی پہ اِس کی — عالم تو خیال کا چمن ہے ۴

(۷۱)

نہ وہ نالوں کی شورش ہے، نہ آہوں کی ہے وہ دھونی
ہُوا کیا دردؔ کو پیارے! گلی کیوں آج ہے سُونی ۱
جلا کر دیکھ نامے کو، حقیقت گر نہیں پڑھتا
مَحبت کے شراروں نے یہ چھاتی جس طرح بھونی ۲
تپش کو دل کی، مَیں جانا تھا، یہ آنسو بجھادیں گے
ولے یہ آگ تو پانی سے بھڑکی اَور بھی دونی ۳
پڑی ہے خاک میں یہ لاش اُس رشکِ شہیداں کی
لہو کے آنسوؤں رُوتا ہے جس کو قتل کر خونی ۴

(۷۲)

تو اِس قدر جو اُس کا مشتاق ہو رہا ہے
کیا دل سے بھی زیادہ آئینے میں صفا ہے ۱
کوئی ہی شخص اِس کا مارا ہُوا نہ نِچا
دل مت کہیں لگانا، اُلفت بُری بلا ہے ۲
سیماب کشتہ کس کا، ماء ُ الحیات کیدھر
گرجی کو مار سکیے اَے دردؔ! کیمیا ہے ۳

(۷۳)

کس کے تئیں نہ دیکھیے، کس پہ نگاہ کیجیے
کھولیے جس طرف نظر، کھیے، آہ کیجیے ۱
عہد شکن ہو، خواہ وہ دل شکنی کیا کرے
اُس کی طرف سے ہُو سُو ہُو، آپ نباہ کیجیے ۲
کعبے کو بھی نہ جایئے، دَیر کو بھی نہ کیجے مُنہ
دل میں کسو کے دردؔ! یھاں، ہووے تو راہ کیجیے ۳

(۷۴)

نَے وہ بہار وھاں ہے نہ یھاں ہم جواں رہے
ملیے پھر اُس سے، آہ! پہ وے دن کہاں رہے ۱
آباد رہیو خانۂ دُنیا کہ اَے سپہر!
یک چند ہم بھی آن کے یھاں میہماں رہے ۲
دل اپنے پاس گو کبھو رہتا نہیں ہے دردؔ
پر ہے یہی دُعا، وہ رہے خوش، جہاں رہے ۳

(۷۵)

اگر آہ بھریے، اثر شرط ہے وگر ضبط کریے، جگر شرط ہے ۱
بڑا فن فاحش ہے انسان میں پرکھنے کو اُس کے، نظر شرط ہے ۲
قدم عشق میں دردؔ رکھتا تو ہے وہ جانے، کہا ہمیں، خبر شرط ہے ۳

(۷۶)

لختِ جگر سب آنسوؤں کے ساتھ بہہ گئے
کچھ پارہ ہائے دل ہیں کہ پلکوں میں رہ گئے ۱
کس کس طرح سے اُن نے بھی سُن سُن کے نالیاں
ہر چند ہم بھی باتوں میں کچھ کچھ تو کہہ گئے ۲
اس کی نظر میں دردؔ! یہ کچھ بات ہی نہیں
دانست میں ہم اپنی جو کچھ سُن کے سہہ گئے ۳

(۷۷)

یہ زاہد کب خطا سے بے خطر ہے اگر آدم نہیں تو بھی بشر ہے ۱
علاج دردِ سر صندل ہے، لیکن ہمیں گھسنا ہی اُس کا، دردِ سر ہے ۲
سراپا چشم ہوں ہوں آئنہ، پہ کسو پر دردؔ! میری کب نظر ہے ۳

(۷۸)

کروں کس کے ساتھ اَے شرر! گرم جوشی
نہ دیکھی زمانے کی تو چشم پوشی ۱
خبر اپنی لے اَے گلستانِ خوبی!
کرے ہے تبسّم ترا، گل فروشی ۲
پڑا مست ہے ہائے نرگس چمن میں
کسو کی تو آنکھوں نے کی بادہ نوشی ۳

(۷۹)

جگر پہ داغ نے میرے یہ گل فشانی کی
کہ اُن نے آپ تماشے کو مہربانی کی ۱
مری سی نالہ تراشی نہ کرسکا فرہاد
اگر چہ اُس نے بھی یک عمر تیشہ رانی کی ۲
ہم اِتنی عُمر میں دُنیا سے ہو گئے بیزار
عجب ہے، خضر نے کیوں کر کے زندگانی کی ۳

(۸۰)

دل سمتِ سینہ یا طرفِ سر کو منہ کرے
پھوڑا یہ، دردؔ! دیکھیے کِدھر کو منہ کرے ۱
کیا کم ہے مُرغِ قبلہ نما سے بھی مُرغِ دل؟
سجدہ اُدھر ہی کیجیے، جِدھر کو منہ کرے ۲
اُس کے تئیں بھی دُخترِ رز اتنک تو منہ لگا
میں جاؤں، پھر یہ زاہد اگر گھر کو منہ کرے ۳

(۸۱)

مت اٹکیو تو اس میں کہ مشہور کون ہے
ہر مرتبے میں دیکھیو، موجود کون ہے ۱
دونوں جگہ میں معنیٔ مولا ہیں جلوہ گر
غافل! ایاز کون ہے؟ محمود کون ہے؟ ۲
تجھ پر کُھلا ہے رازِ الیہِ المَصیر اگر
ہر فِعل میں تو سمجھیو، مقصود کون ہے ۳

(۸۲)

اک خلق یہ مستِ مئے بے خبری ہے
کس زُلف کی بو تجھ میں نسیمِ سحری! ہے؟ ۱
ہر آہ شرر بار ہے یاں سروِ چراغاں
کیا آگ الٰہی! مرے سینے میں بھری ہے ۲
غافل تو کدھر بھٹکے ہے، ٹک دل کی خبر لے
شیشہ جو بغل میں ہے، اسی میں تو پری ہے ۳

(۸۳)

جان تو اک جہان رکھتا ہے   کوئی میری سی جان رکھتا ہے ۱
تیرے یہ ڈھنگ اور تجھ سے میاں   دردؔ کیا کیا گمان رکھتا ہے ۲

(۸۴)

نہیں چھوڑتی قیدِ ہستی مجھے مگر کھینچ لے جائے مستی مجھے ۱
زمانے نے اَے دردؔ! جوں گردباد دکھائی بلندی و پستی مجھے ۲

(۸۵)

کیا جانیے، کیا دل پہ مصیبت یہ پڑی ہے
اک آگ سی کچھ ہے کہ وہ سینے میں گڑی ہے ۱
اِس طرح سے یک لخت جو آنسو نہیں تھمتے
معلوم ہُوا دردؔ کہیں آنکھ لڑی ہے ۲

(۸۶)

بس ہے یہی مزار پہ میرے کہ گاہ گاہ
جاے چراغ کوئی دلِ مہرباں جلے ۱
اَے دردؔ! کیا عجب ہے ترے اشک و آہ سے
ڈوبے اگر زمین وگر آسماں جلے ۲

(۸۷)

آیا نہ چین جی کو، نہ دل سے کھٹک گئی
مَیں چپ رہوں کہاں تئیں، چھاتی تو پک گئی ۱
اب کون حالِ دل کہے اُس مستِ ناز سے
اک آہ تھی سُو بہت سرَ اپنا پٹک گئی ۲

(۸۸)

دل ہے یہ، بے قرار نہ ہووے تو کیا کرے
اپنا جب اِختیار نہ ہووے تو کیا کرے ۱
عاشق تو جانتا ہی نہیں اَور کون ہے
اُس کو پر اِعتبار نہ ہووے تو کیا کرے ۲

(۸۹)

نہ ملیے یار سے تو دل کو کب آرام ہوتا ہے
وگر ملیے تو مشکل ہے کہ وہ بدنام ہوتا ہے ۱

یہ حُسن و عشق مِل سمجھے ہیں گے آپس میں ہواں ہوگا
پَر اِن دونوں کے اُلجھیڑے میں، میرا کام ہوتا ہے ۲

(۹۰)

ہمارے جامۂ تن میں نہیں کچھ اور بس باقی
گریباں میں ہے مثلِ صبح اِک تارِ نفس باقی ۱
یکایک عشق کی آتش کا شعلہ اِس قدر بھڑکا
نہ چھوڑا سرِ زمینِ دل میں کوئی خار و خس باقی ۲

(۹۱)

گُل رُخوں کا، بحر و بر میں جو کہ ہے، مدہوش ہے
ہم نے دریامیں بھی دیکھا، بُلبُلوں کا جوش ہے ۱
وصف خاموشی کی کچھ کہنے میں آسکتی نہیں
جِن نے اِس لذّت کو پایا ہے، سدا خاموش ہے ۲

(۹۲)

گر جان ہے تو جان کے آزار ساتھ ہے
یاں زندگی کے، مُردنِ دُشوار، ساتھ ہے ۱
دُنیا وہ فاحشہ ہے کِسو سے نہیں بچی
دیکھا جسے تو اُس کے یہ مُردار ساتھ ہے ۲

(۹۳)

پوچھ مت قافلۂ عشق کدھر جاتا ہے
راہ رَو آپ سے اِس رہ میں گُزر جاتا ہے ۱
گو اُچٹتا ہے مرا نالہ بُتوں کے دل سے
کچھ نہ کچھ کام تو اپنا بھی یہ کر جاتا ہے ۲

(۹۴)

گر معرفت کا چشمِ بصیرت میں نُور ہے
تو جس طرف کو دیکھیے، اُس کا ظہور ہے ۱

آتی ہے دل میں اور ہی صورت نظر مجھے
شاید یہ آئنہ بھی کسو کے حضور ہے ۲

(۹۵)

نہ کچھ غیر سے کام، نئے یار سے کہیں چھوٹوں اِس دل کے آزار سے ۱
مجھے دے کے دُشنام کہنے لگا نہ ہوگا خوش اب بھی تو، بیزار سے ۲

(۹۶)

غیر اُس کوچے میں اب دیکھا تو کم آنے لگے
تیری خاطر میں کبھو شاید کہ ہم آنے لگے ۱
کون ایسا آرہا ادھر کہ تم تو اِس طرف
آنہ پھرتے تھے کبھو، یاں دم بہ دم آنے لگے ۲

(۹۷)

دل کو سب قیدوں سے اِس وقت میں آزادی ہے
مر چکے، اب نہ ہمیں غم ہے نہ کچھ شادی ہے

(۹۸)

سُلجھتی بات جن طرحوں میں، ہم بھی دوں ہی سُلجھاتے
یہ اُلجھیڑا نظر آتا تو اپنا دل نہ اُلجھاتے

(۹۹)

گل کھائے تھے جنھوں نے وہ گُل کچھ نہ کچھ کھلے
پر، داغ اپنے دل کے تو سب خاک میں ملے

(۱۰۰)

اگر نہاں ہے تو تو ہے، وگر عیاں، تو ہے
غرض کہ دیکھ لیا مَیں جہاں تہاں، تو ہے

(۱۰۱)

مرا تو جی وہیں رہتا ہے بت، جہاں تو ہے
اگرچہ مَیں یہ نہیں جانتا، کہاں تو ہے

(۱۰۲)

اُس تیغِ آب دار کا گر یہ ہی وار ہے
پیارے! تو زخمیوں کا ترے، بیڑا پار ہے

(۱۰۳)

یا رب! سحر اِتنی تو اب در گُزر کرے
کوئی خانماں خراب کسی دل میں گھر کرے

(۱۰۴)

نہ مرتے ہیں، نہ نیند آتی، نہ وہ صورت بسَر تی ہے
یہ جیتے جاگتے ہم پر قیامت شب گُزرتی ہے

(۱۰۵)

نہ یہاں قِصّہ سکندر کا، نہ مذکور سلیمانی
ہماری بزم میں ہوتا ہے اور ہی ذکرِ سلطانی

(۱۰۶)

از بس کہ جہاں نقشِ فنا کا ہی نگیں ہے
دل جس سے لگا، پھر اُسے دیکھا تو نہیں ہے

(۱۰۷)

طِلسمِ ہستیِ موہوم دل پر سخت چنبر ہے
بہ رنگِ عکس مجھ کو آئنہ، سدِّ سکندر ہے

(۱۰۸)

تعیّن گر مٹے دل سے تو کفر آثار ہو جاوے
اگر عقدے کھلیں تسبیح کے، زُنّار ہو جاوے

(۱۰۹)

تری آنکھیں دکھا دیجے تو نرگس مست ہو جاوے
اگر دیکھے یہ قامت، سرو گلشن پست ہو جاوے

(۱۱۰)

نالہ ہے سو بے اثر اور آہ بے تاثیر ہے
سنگ دل! کیا تجھ کو کہیے، اپنی ہی تقصیر ہے

(۱۱۱)

تجھ بن، کہوں کیا تجھ سے میں، کس طرح کٹے ہے
نے دن ہی بہڑتا ہے، نہ یھاں رات گھٹے ہے

(۱۱۲)

کیجیے کیا، آہ! کدھر جایئے گھٹیے اِس دُکھ سے جو مر جایئے

(۱۱۳)

اس طرح جی میں سانس کھٹکے ہے سانس ہے یا کہ پھانس کھٹکے ہے

(۱۱۴)

مُشابِہ کوئی اُن آنکھوں سے کم ہے یہ نرگس ہے سو مرفوعُ القلم ہے

(۱۱۵)

عبث دل! بے کسی اپنی پہ تو ہر وقت رُوتا ہے
نہ کر غم اَے دِوانے! عشق میں ایسا ہی ہوتا ہے

(۱۱۶)

بُت پرستی ہے اب نہ بُت شکنی ہے کہ ہمیں تو خُدا سے آن بنی ہے

(۱۱۷)

نہیں ہے بے سبب یہ خندۂ دنداں نُما ہر دَم
کِسو کے تو لہو پینے پہ یعنی دانت رکھتا ہے

(۱۱۸)

زبس دردِ جُدائی نے ترے، بندوں کو مارا ہے
اگر آزار بھی ہوتا ہے تو وجعِ مَفاصِل ہے

(۱۱۹)

دیکھ کر رخسار تیرے کی صفا آئنے کی یھاں اُکھڑتی ہے قلعی

" قطعات "

(۱)

یہی پیغام درد کا کہنا گر کوئی بار یار میں گزرے ۱
کون سی رات آن ملیے گا دن بہت اِنتظار میں گزرے ۲

(۲)

جب کہا مَیں کہ ٹک خبر لینا دل پہ آفت ندان ہے پیارے ۱
ایک دم میں تو جی ہی جاتا ہے زیست اب کوئی آن ہے پیارے ۲
تب لگا کہنے: سچ، یوں ہی ہوگا کیا پر اِس کا بیان ہے پیارے ۳
میرے دل کی جو پوچھیے، تو یہ ہے جان تو اپنی جان ہے پیارے ۴
تجھ سے مر جائیں گے، تو مرجاویں جان ہے تو جہان ہے پیارے ۵

"ترکیب بند"

شاہنشہِ مُلکِ کفر و دیں تو ہے تختِ نشینِ دل نشیں تو ۱
ہوں لفظِ بہ معنی آشنا مَیں ہے معنیِ لفظ آفریں تو ۲
اَے زیورِ دستِ غیب! ہر جا انگشت نما ہے ہوں نگیں تو ۳
کافر ہوں، نہ ہوں جو کافرِ عشق ہے نازِ بُتانِ نازنیں تو ۴
دُشمن ہے کہاں، کدھر کو ہے دوست ہے گرمیِ بزمِ مہر و کیں تو ۵
ویرانیِ وادیِ گماں تو آبادیِ خانۂ یقیں تو ۶
ہیہات! جہاں یہ کور چشماں ڈھونڈھے ہیں تجھے، تو ہے وہیں تو ۷
کرتا ہے یہ کون دید بازی گر رُوشنیِ نظر نہیں تو ۸
تو ہی تو ہے دل کی بے حجابی ہے پردۂ چشمِ شرگیں تو ۹
معشوق ہے تو ہی، تو ہی عاشق عذرا ہے کدھر، کہاں ہے وامق ۱۰

(۲)

مَیں منتظرِ دمِ صبا ہوں ہوں غنچہ، گرفتہ دل بنا ہوں ۱

اک عمر گزر گئی سمجھتے — معلوم کیا نہ میں نے، کیا ہوں ۲
جتنا بھی تو ہل سکا نہ مجھ سے — شرمندۂ جذبِ کہربا ہوں ۳
بے گانہ جو مجھ سے وہ پھرے ہے — تقصیر یہ ہے کہ آشنا ہوں ۴
موجود نہ بوجھیے کچھ وہ کافر — گر آوے خدا بھی، میں تو کیا ہوں ۵
اپنی تو نہ کھوئی تیرہ بختی — ہر چند کہ سایۂ ہما ہوں ۶
بیدل تو مجھے نہ کر، سمجھ ٹک — میں ہی تو بساط میں رہا ہوں ۷
مشکل ہے مجھے کہیں رسائی — کوتاہیِ طبع نا رسا ہوں ۸
پائی نہ گلِ وفا کی بو بھی — اِس باغ میں جا بہ جا پھرا ہوں ۹
آئندہ نہ کیجیے محبت — دُنیا ہے پہنچ ہی جاے عبرت ۱۰

(۳)

میرے دمِ سرد سے، نہیں دور — خورشید اگر ہو قرصِ کافور ۱
ہوں داغ میں زخمِ دل کے ہاتھوں — بہتا ہی رہا سدا یہ ناسور ۲
پوچھے کوئی جس کی بات مجھ سے — کرتا ہے مجھے ترا ہی مذکور ۳
ہے غم ہی ترا کہ روز و شب یاں — رکھتا ہے ہمارے دل کو معمور ۴
ایذا میں ہے دیکھ کیا حلاوت — بے نوش نہیں ہے نیشِ زنبور ۵
یاں کھولیو تو سمجھ کے آنکھیں — شمعِ مجلس ہے شعلۂ طور ۶
اِتنا نہ ہوا میں اُڑ سلیماں! — کچھ تخت سے کم نہیں پرِ مور ۷
قائل نہیں اِختیار کا میں — بندہ ہے، سمجھ میں اپنی، مجبور ۸
تو عشق کے رنگ سیر کر ٹک — واصل ہے کوئی، کوئی ہے مہجور ۹
پروانہ و شمع مل گئے یاں — ہیں بلبل و گل جدا جدا دور ۱۰

(۴)

اِس زیست کا اِعتبار کیا ہے — کوئی دَم میں یہ زندگی ہَوا ہے ۱
گزرا ہے نظر سے ایک عالم — یہ چشم نہیں ہے، نقشِ پا ہے ۲
ظالم! ٹک ادھر تو دیکھ لے تو — کوئی پل میں خدا ہی جانے کیا ہے ۳
ڈھاتا تو ہے دل کے تئیں ولیکن — تو جان، یہ خانۂ خدا ہے ۴

ہے دیدِ کُشا ہی حاصلِ چشم — عُقدہ یہ حباب پر کُھلا ہے ۵
ظاہر ہے تجھی سے تو یہ عالم — تو مجھ کو بتا، کہاں چُھپا ہے ۶
دُنیا سے اُمیدِ پائداری! — یہ وہم ترا کدھر گیا ہے ۷
جوں آئنہ مُنہ کسی سے مت پھیر — تیرے دل میں اگر صفا ہے ۸
کچھ پائی خبر نہ مَیں نے دل کی — کس کے وہ خیال میں گیا ہے ۹
ہے میرے تئیں سُراغ دل کا — پھرتا ہوں لیے یہ داغ دل کا ۱۰

(۵)

مَت کہ کہ فلک میں ہیں بُرے ڈھنگ — کس کا ہے سمجھ تو ٹک، یہ نیرنگ ۱
اَے رشکِ بہار! ہے تجھی سے — یہ رُوئے زمیں پہ آب اَور رنگ ۲
بَرعکس سمجھ صفا کو اس کی — آئینے کے دل میں ہے بھرا زنگ ۳
اَے شیشہ گراں! نہیں یہ مینا — پگھلا ہے شراب پر دلِ سنگ ۴
کرتا ہے جو صُلح غیر سے تو — ہم سے ہے مگر اِرادۂ جنگ ۵
حیرت کا مری تو یہ اثر ہے — وہ بھی مجھے دیکھ رہ گیا دنگ ۶
مَیں پہنچوں خیال کی طرح وھاں — گر مجھ سے ہو تو ہزار فرسنگ ۷
کرتا ہے یہ دل تو زُور نالے — ہے نَے سے زیادہ تر خوش آہنگ ۸
مَیں غنچۂ دل گرِفتہ دل — تو عقدہ کشائے خاطرِ تنگ ۹
جوں زَخم مجھے شگفتہ دل رکھ — مت تیغ سے اپنی، مُنفَعِل رکھ ۱۰

(۶)

عاشق ہے اَور اِضطرار کرنا — اک جا نہ کہیں قرار کرنا ۱
ہم بھی ہیں اُمیدوار بلا کے — ایدھر بھی صبا! گزار کرنا ۲
اَے عشق! قسم ہے، قتل گہ میں — پہلے تو اِدھر ہی وار کرنا ۳
دل! اُس کی گلی کو جب چلے تو — میرا بھی ٹک اِنتظار کرنا ۴
مینا کو نہ توڑ محتسب! تو — میرے تئیں سنگ سار کرنا
ظالم! ہیں تری یہ چشم، قاتل — عاشق سے اِنھیں نہ چار کرنا
ہو میرے سوا یہ کس سے، ناحق — اپنے تئیں یوں خوار کرنا

اَے وعدہ خِلاف! کب تلک یہ   ہے فائدہ اِنتظار کرنا ۵
آشفتہ دلوں کو مت ستانا   زُلفوں سے نہ شانہ یار کرنا ۶
وابستہ ہے اُن سے مُوبہ مُو دل   مت لُوٹ پڑے کوئی کبھو دل ۷

(۷)

مدّت تئیں عشق، دل پہ دَر تھا   دیکھا تو محبت کا دردِ سرَ تھا ۱
آنکھوں نے جدھر کی نیزہ بازی   تھا دل ہی مرا کہ وھاں سپر تھا ۲
زخمی نہ بچا تری نگہ کا   جو زخم تھا سو وہ کار گر تھا ۳
ہو سامنے کون اُس بروہ کے   میرا ہی تو یہ دل وجگر تھا ۴
پوچھا مَیں کہ دل کو کیوں اُجاڑا   کہنے لگا! خوب، اپنا گھر تھا ۵
ہیں ہم بھی صَبا! ترے تو ہمراہ   مدّت سے اِرادۂ سفر تھا ۶
اَے نالہ! پھرے ہے کیوں تو کھٹکا   تجھ میں بھی کبھی تو کچھ اثر تھا ۷
کیوں ردّ و قبول میں ہے جھگڑا   مجھ میں تو نہ عیب، نَے ہنر تھا ۸
اَے دردؔ! جہاں کہیں مَیں دیکھا   وہ یار مرا ہی جلوہ گر تھا ۹
خاموش ہو، مَت جتا کِسو کو   آتا ہے نظر خُدا کِسو کو؟ ۱۰

"مخمسات"

مخمسِ اول

(۱)

باطن سے جنھوں کے تئیں خبر ہے   ظاہر پہ اُنھیں تو کب نظر ہے ۱
پتھر میں بھی عشق کا اثر ہے   اِس آگ سے سوختہ جگر ہے ۲
ہر سنگ میں دیکھ تو شرر ہے ۳

(۲)

خاموش ہو، ترک گفتگو کر   باطن کی صفا کی جستجو کر ۱

حیرت میں وصال آرزو کر   آئینۂ دل کو رُو بہ رُو کر ۲
دیدار نصیب ہر نظر ہے ۳

(۳)

ہستی نے کیا ہے گرم بازار   لیکن یہاں ہے نگہ درکار ۱
سختی سے نہ رکھ قدم کو زنہار   آہستہ گزر میانِ کہسار ۲
ہر سنگ، دکانِ شیشہ گر ہے ۳

(۴)

دیدار نما ہے شاہدِ گل   اور زلف کشا عروسِ سنبل ۱
جب دل نے کیا میرے تامّل   تب پردۂ رنگ و بو گیا کھل ۲
دیکھا تو بہار جلوہ گر ہے ۳

(۵)

نزدیک و بعید ہے برابر   مت ہو دمِ یاس سے مکدّر ۱
آئینۂ وہم ہے سراسر   مانندِ نگہ نکل تو باہر ۲
تیرے تئیں تجھ تلک سفر ہے ۳

(۶)

ہر عجز میں کبریا ہے محجوب   ہر نقص سے ہے کمال مطلوب ۱
کوئی بھی نہیں جہاں میں معیوب   آتے ہیں مری نظر میں سب خوب ۲
گر عیب ہے، پردۂ ہنر ہے ۳

(۷)

اے دردؔ! رموزِ کبریائی   کیا سمجھے ہے زاہدِ ریائی ۱
بے عجز نہیں ہے وہاں رسائی   ہے مجھ کو جہاں پہ پر کشائی ۲
پرواز، شکستِ بال و پر ہے ۳

مخمسِ دوم"

(تضمین بر دو شعر کلیم)

(۱)

کئی قیمت میں اُس کے پاس نقدِ دین کو لائے
کئی دُنیا دکھاتے ہیں کہ یاں سَودا یہ بن جائے ۱
ہمیں یہ سوچ ہے، وہ خود فروش ایدھر اگر آئے
براو او چہ در بازیم ، نَے دینے نہ دُنیائے ۲
وِلے داریم و اندوہ سرَے داریم وسَودائے ۳

(۲)

مگر اِن بے وقوفوں نے محبّت سہل جانی، تد
ہَوس کرتا ہے تیرے عشق کی ہر ایک نیک وبد ۱
وَلے یہ شعلہ سرَ کش تو یاں گرمی کرے ہے کد
بنازم چشم داغت را، عَجب بینائیے دارد ۲
بغیراز سینۂ پاکاں، ندیدم، خوش کُند جائے ۳

"مخمسِ سویم"

"تضمین بر سہ بیتِ غزلِ قدیمِ خود"

(۱)

ہم وَحشیوں کے دل میں کچھ اَور ہی اُمنگ ہے
وَحشت بھری ہے اَور ہی، اَور ہی ترنگ ہے ۱
اِن گم شُدوں کے آگے تو عنقا بھی دنگ ہے
اہلِ فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے ۲
لوحِ مزار بھی مری چھاتی پہ سنگ ہے ۳

(۲)

نے فکرِ صبح کی، نہ غمِ شام تھا ہمیں
نے شوقِ بادہ تھا، نہ سرِ جام تھا ہمیں ۱
جب تک عدم میں تھے، عجب آرام تھا ہمیں
اس ہستیِ خراب سے کیا کام تھا ہمیں ۲
اے نشۂ ظہور! یہ تیری ترنگ ہے ۳

(۳)

نے عماں ہوائے آب ہے، نے حرص نان کی
نے دہشتِ سقر، نہ ہوس ہے جنان کی ۱
زاہد! یہ باتیں سب ہیں ترے امتحان کی
فارغ ہو بیٹھ فکر سے دونوں جہان کی ۲
خطرہ جو ہے سو آئنۂ دل پہ زنگ ہے ۳

"مخمسِ چہارم"

(۱)

ستاتی ہے مجھے ہر لحظہ کج ادائی دوست
کرے ہے دشمنی اب مجھ سے، آشنائی دوست ۱
پھرے ہے اور طرف جاکے دلربائی دوست
پہ تو بھی دل میں ہے میرے وہی صفائی دوست ۲
وفا مری نہیں دیکھے ہے بے وفائی دوست ۳

(۲)

مجھے تو کنج میں گزرے ہے صبح سے تا شام
پھر اب جو شام ہوئی، صبح تک کسے آرام ۱
غرض کہ مجھ کو ہوئی زندگانی تلخ تمام
کہے ہے سن کے مرا حال وہ، مجھے کیا کام ۲
نگاہ کیجیو تک رنگِ باوفائی دوست ۳

"رباعیات"

(۱)

مدّت تئیں باغ و بوستاں کو دیکھا
یعنی کہ بہار اور خزاں کو دیکھا ۱
جوں آئنہ کب تلک پریشاں نظری
اب مُوندیے آنکھ بس، جہاں کو دیکھا ۲

(۲)

دیکھا ہے مَیں زندگی کا جب سے سپنا
جلنا ہی سدا ہے مجھ کو، رِت ہے کھپنا ۱
تقصیر مُعاف تب ہی ہو گی اَے دردؔ!
جوں شمع، کروں گا جب قدم بوس اَپنا ۲

(۳)

اے دردؔ! یہ کون صبر کو لوٹ گیا
یاں تجھ سے جو ضبط یک بہ یک چھوٹ گیا ۱
کیا تجھ پہ مصیبت پڑی ایسی ظالم!
کہہ تو سہی، جی ڈہا کہ دل ٹوٹ گیا ۲

(۴)

عاشق تجھ کو جو گھر نہ پاتا ہوگا
کیا کیا کچھ دل میں اُس کے آتا ہوگا ۱
اوروں سے بھی تجھ کو تو خوشی حاصل ہے
تیرا جی دوں بھی بہل جاتا ہوگا ۲

(۵)

پیدا کرے ہر چند تقدّس بندا
مُشکل ہے کہ جرم سے ہو دل برکندا ۱

جنت میں بھی اکل و شرب سے نہیں ہے نجات
دوزخ کا، بہشت میں بھی ہوگا دھندا ۲

(۶)

اَے دردؔ! یہ پیکھنا جو آکر دیکھا
کچھ تو نے، بتا کہ دل لگا کر دیکھا؟ ۱
مانندِ حباب اُٹھ گئی صف کی صف ہی
ہم نے تو جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھا ۲

(۷)

ہم نے بھی کبھو جام و سبو دیکھا تھا
جو کچھ کہ نہیں ہے، رُو بہ رُو دیکھا تھا ۱
اُن باتوں کو اب جو غور کریے اَے دردؔ!
کچھ خواب سا تھا کہ وہ کبھو دیکھا تھا ۲

(۸)

مُوند آنکھ سدا، کب تئیں دن ٹالیے گا
غفلت کے تئیں بغل میں یوں پالیے گا ۱
اَے دردؔ! مُراقبہ تو کرتے ہو، وَلے
ٹک اپنے گریباں میں بھی مُنہ ڈالیے گا ۲

(۹)

کِس کا ہے کون، کیا کِسو سے کہنا
اَپنا اَپنا ہر ایک کا ہے لہنا ۱
گورے ہے اب اس طرح سے اپنی اَے دردؔ!
رونا، چپکے پڑے اکیلے رہنا ۲

(۱۰)

یارب! مقصودِ خلق کیا مَیں ہی تھا
ایسا تحفہ جہاں میں یا مَیں ہی تھا؟ ۱

کچھ کام ظہور میں نہ آیا مجھ سے
پس تجھ کو یہ مجھ سے مدّعا، مَیں ہی تھا؟ ۲

(۱۱)

آرام نہ دن کو بے قراری کے سبب
نے رات کو چَین آہ وزاری کے سبب ۱
واقف نہ تھے ہم تو اِن بَلاؤں سے کبھو
یہ کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب ۲

(۱۲)

کیا فائدہ گر باز ہے یہاں دیدۂ سر
ہَت پردۂ چشمِ دل ہے کوریِ دگر ۱
جوں آئینہ ہر چند کھُلی آنکھ، وَلے
آتا ہے نظر میں عیب اپنا،جوہر ۲

(۱۳)

یوں دیکھ کے اپنے غم سے مجھ کو رنجور
کہتا ہے، سمجھ تو سہی گر کچھ ہے شعور ۱
اِتنا بھی نہ مر، کوئی دِنوں جیتا رہ
مِلنا ہے تجھے پھر بھی جو مجھ سے منظور ۲

(۱۴)

اَے دردؔ! اگر چہ مَے میں ہے جوش وخروش
رہتے ہیں وَلے اہلِ تأمّل خاموش ۱
مونھوں کو شراب کی وہ پی جاتے ہیں
گرداب کی مانند، جو ہیں دریا نوش ۲

(۱۵)

اَے دردؔ! یہ درد جی سے کھونا معلوم
جوں لالہ، جگر سے داغ دھونا معلوم ۱

گلزارِ جہاں ہزار پھولے، لیکن
میرے دل کا شگفتہ ہونا معلوم ۲

(۱۶)

غم کھاتے ہیں اور آنسو بہت پیتے ہیں
دن رات ہمیں عجب طرح بیتے ہیں ۱
گذرے ہے جو کچھ کہ گذرے ہے، کیا کہیے
پھر تحفگی یہ کہ اب تلک جیتے ہیں ۲

(۱۷)

جب سے توحید کا سبق پڑھتا ہوں
ہر حرف میں کتنے ہی ورق پڑھتا ہوں ۱
اس علم کی انتہا سمجھنا آگے
اے دردؔ! ابھی تو نامِ حق پڑھتا ہوں ۲

(۱۸)

اے دردؔ! سبھوں سے برملا کہتا ہوں
توحید نہ مَیں چھپا چھپا کہتا ہوں ۱
ملّا کو بھی اس میں نہیں جائے انکار
بندہ بندہ، خدا خدا، کہتا ہوں ۲

(۱۹)

دریا پہ عبث جائے ہے، ساقی سے کہو
لے آئنہ دیکھ ظالم! اس عالم کو ۱
آنکھیں تری یوں نشے سے جاتی ہیں چڑھی
جوں کشتی چڑھاو پر کھنچی جاتی ہو ۲

(۲۰)

کی بہت طریقِ زہد میں عمر تباہ
اب کیجیے دل کو معرفت سے آگاہ ۱

ہاں کوچۂ سواک، اسے میں دیکھا
کوچہ ہے یہ سربستہ، نہیں اِس میں راہ ۲

(۲۱)

اَے دردؔ! کیا بہت پر یکھا ہم نے
دیکھا یہ عجب ہی یہاں کا لیکھا ہم نے ۱
بینائی تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے ۲

(۲۲)

کب، جس میں ہو دُنیا کی طلب، بیٹھ سکے
جس دل میں ہَوس بھرے، وہ کب بیٹھ سکے ۱
تسکین شہودِ حق سے ہوتی ہے نصیب
اُٹھ جائے نظر سے خَلق، تب بیٹھ سکے ۲

(۲۳)

مت پوچھ کہ ہم نے عُمر کیوں کر کاٹی
جس طرح سے کٹ گئی یہ، یوں کر کاٹی ۱
کِس واسطے چاہیے پرکھا اِتنا
دو روز کی زندگی ہے، ہوں کر کاٹی ۲

(۲۴)

ہر بُت کے لیے کب تئیں مرتے رہیے
کب تک یہ کُفر دل میں بھرتے رہیے ۱
اب دردؔ جو کچھ کہ زندگی باقی ہے
اللہ کو اپنے یاد کرتے رہیے ۲

(۲۵)

اَے سحر علوم! سب کو باری باری
ہے تجھ سے ہی اب حصولِ فیضِ باری ۱

تا حشر تری مُریدی و پیری کا
ہاں موج، یہ سلسلہ رہے گا جاری ۲

(۲۶)

آزادیِ معرفت نے اَے دردؔ! کبھی
عُقدہ نہ کیا قبول جی پر کوئی ۱
کیوں اِتنی اٹک رہی ہے اب قیدِ حیات
یہ بھی جو گرہ سی ہے سُو کھل جائے گی ۲

(۲۷)

پیری چلی اور گئی جوانی اپنی
اَے دردؔ! کہاں ہے زندگانی اپنی ۱
کل اور کوئی بیاں کرے گا اِس کو
کہتے ہیں اب آپ ہم کہانی اپنی ۲

(۲۸)

یا اُس نے ہی کچھ رسمِ تغافل کم کی
تاثیر بڑھی ہے یا کہ اپنے غم کی ۱
رُونے کو مرے تو لے ہے وہ نظروں میں
اِس گوہرِ اشک کی بھی رتی چمکی ۲

(۲۹)

تیرے لیے دردؔ کو کسی سے نہ بنی
بہتیروں نے چاہا پہ کسی سے نہ بنی ۱
یہ خانہ خراب رفتہ رفتہ آخر
ایسا بگڑا کہ اپنے جی سے نہ بنی ۲

(۳۰)

ہاں کال سے یہاں تال کی پیدائی ہے
وہاں تال سے کال کی شناسائی ہے ۱

دیکھی تنزیہ اور تشبیہ تمام
وہ اِس کے یہ اُس کے یاں ہی کام آئی ہے ۲

(۳۱)

کچھ آپھی گرا کے، آپھی کچھ چھنتا ہے
کہتا ہے کچھ آپھی، آپھی کچھ سُنتا ہے ۱
اَے دردؔ! ہمیشہ یہ دلِ دیوانہ
کیا کیا کچھ اُدھیڑتا ہے اور بُنتا ہے ۲

(۳۲)

عاشق ہوئے جس کے، اُس کے محبوب بنے
دل خواہ سب اُس کے ساتھ اسلوب بنے ۱
تِس پر بھی جو کچھ بنی، سُو دیکھی تم نے
بس دردؔ! خدا سے اب تمھیں خوب بنے ۲

رباعی مستزاد

اَے دردؔ! شبِ قدر ہے ہر زُلفِ رسا گر دل سے ہے راہ
ہر خط میں لکھی ہوئی ہیں آیاتِ خدا کرٹک تو نگاہ
ہوں آئنہ، حیران ہوں مَیں سر تا پا ہے عشق گواہ
آتا ہے نظر حُسن میں جلوہ کیا کیا اللہ اللہ

ضمیمہ اول

(۱)

کوئی دم جو چپ رہا تھا، میں جانا کہ مر گیا　اے وائے درد! تو نے پھر اب نالہ سر کیا
ساقی! ہوائے ابر میں رو رو کے تجھ بغیر　ایسا ہوا کبھی نہ کہ دامن نہ تر کیا

(نکات، ضمیمہ [رص ۱۳۸])

(۲)

ساقی! ہمیں پلا کوئی پیالہ شراب کا　جلوہ تو دیکھیں بارے ہم اس آفتاب کا
دریا سے دیکھنے تجھے نکلا تھا ایک دم　خانہ خراب ہو گیا ووہیں حباب کا
حیرت میں ہوں میں تیرے تئیں اے شب وصال　ظاہر میں دیکھتا ہوں کہ عالم ہے خواب کا

(تذکرہ گلزار ابراہیم ص ۱۵۱ ضمیمہ [رص ۱۳۸])

(۳)

گنج[۱] کاوی جو کی سینے میں غم ہجراں نے　اس دفینے ستی اقسام جواہر نکلا
اشک تر لخت جگر، قطرۂ خوں پارۂ دل　ایک سے ایک رقم آنکھ سے بہتر نکلا[۲]

(گلشن ہند از حیدر بخش حیدری، ضمیمہ [رص ۱۴۰]) مرتبہ عبادت بریلوی

(۴)

دیر کی سیر میں خدا دیکھا　تم نے کعبے میں جا کے کیا دیکھا
ہم تو بندے ہیں اپنی آنکھوں کے　جس کو دیکھا اسے خدا دیکھا

(نسخہ خد)

(۵)

اگر تجھ کو چلنا ہے چل ساتھ میرے　یہ کب تک تو باتیں بناتا رہے گا

(نسخہ جات ل، سبحان اللہ، ضمیمہ [رص ۱۴۳])

---

[۱] گنج کاوی (ضمیمہ نسخہ رشید ص ۱۴۰) [۲] آپ سے بہتر (ایضاً)

(۶)

تسلی ہو گئی، دل میں خیال اس کا جبھی آیا　　بچے مرنے سے، گویا ہمارے جی میں جی آیا

(گلشن سخن، ضمیمہ [ص ۱۴۰])

(۷)

نامۂ درد کو مرے لے کر　　پاس جب یار کے گیا قاصد

پڑھ کے کہنے لگا وہ سر نامہ　　کون سا یار ہے بتا قاصد

جس نے بھیجا ہے تیرے ہاتھ یہ خط　　میں نہیں اس سے آشنا قاصد

(۷) یہ اشعار صرف "جلوۂ خضر" از صفیر بلگرامی میں ملتے ہیں، اسی حوالے سے نسخہ ظہیر کے متن اور نسخہ رشید حسن خاں کے ضمیمے میں شامل کیے گئے ہیں۔

(۸)

کیا ہے سبب، کہ نامہ بر آج تلک پھر انہیں
دل میں ہے سو طرح کی فکر، دیکھیے کیا ہے کیا نہیں

ملنے لگے ہیں تم سے غیر دل رکھو ہو ہم سے بیر
یہ ہے رضا تری تو خیر، ہم سے تو کچھ خطا نہیں

چھاتی سے داغ کا نشاں، جاتا نہیں ہے ایک آن
دل کا یہ آبلہ ہے جاں، پانی کا بلبلا نہیں

روتے ہی روتے خونِ ناب، خانۂ دل ہوا خراب
آنکھوں میں اب بجائے آب لختِ جگر سوا نہیں

دیکھ مجھے طبیب آج پوچھا جو حالت مزاج
کہنے لگا کہ لا علاج، بندہ ہوں میں، خدا نہیں

چہرہ ترا بھی زرد ہے، آہ لبوں پہ سرد ہے
یہ تو میاں وہ درد ہے، جس کی کوئی دوا نہیں

(۸) یہ غزل صرف نسخہ 'غد' میں ملتی ہے۔ جناب رشید حسن خاں نے اسے ایک غیر معتبر نسخے (نسخہ سبحان اللہ، علیگڑھ) کے حوالے سے اپنے مرتبہ دیوان درد کے ضمیمے میں شامل کیا ہے۔

(۹)

تیرے سوا نہیں کوئی دونوں جہان میں　　موجود ہم جو ہیں بھی تو اپنے گمان میں
ایدھر بھی اہلِ بزم توجہ ضرور ہے　　کچھ کچھ کہے ہے شمع بھی اپنی زبان میں
باراں بیاں کرے ہے نکاتِ تنزلات　　سطریں لکھے ہے برق تجلی کی شان میں

۹۔ یہ اشعار تذکرۂ میر حسن طبع ۱۹۲۲(ص ۹۹) میں دردؔ کے نام سے ملتے ہیں اور اسی حوالے سے نسخہ (ر) کے ضمیمے میں شامل ہیں۔

(۱۰)

ہم کچھ نہیں سمجھتے کیا بغض و کیا ہے الفت　　گر یار ہیں تو ہم ہیں اغیار ہیں تو ہم ہیں
اب عاشقی میں سرِدے معشوق ہو رہیں ہیں　　گر دار ہیں تو ہم ہیں دلدار ہیں تو ہم ہیں
حرفِ بلا ہمیں نے روزِ الست بولی　　اسرار ہیں تو ہم ہیں اظہار ہیں تو ہم ہیں
غیر از ہمارے ساقی نیں کوئی میکدے میں　　سرشار ہیں تو ہم ہیں ہشیار ہیں تو ہم ہیں
شیخوں سے مدرسے پرندوں سے خرابات　　انکار ہیں تو ہم ہیں اقرار ہیں تو ہم ہیں
دونوں تجلیوں کا کرتے ہیں دید عاشق　　سبحہ کے تار ہم ہیں زنار ہیں تو ہم ہیں

(۱۰) یہ اشعار صرف نسخہ "ل" میں ردیف "م" کی غزل "باغِ جہاں کے گُل ہیں یا خار ہیں تو ہم ہیں" میں ملتے ہیں اور کاتب کے زائیدہ قلم معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۱)

بچ گیا دل جو ایک بار کہیں　　پھر نہ دوں اس کو زینہار کہیں
در بھڑکی ہے دل میں آتشِ عشق　　لے خبر چشمِ اشک بار کہیں

(تذکرہ گلزار ابراہیم ص ۱۵۱)

(۱۲)

اشک نکلے ہیں کبھو سرخ کبھو دردانہ
ہے نہاں چشم کے پردے میں جواہر خانہ
قبض و بسط سے دل غنچہ و گل کی مانند
دونوں صورت میں گہے شیشہ و گہہ پیانہ

عشق اب تیرے تماچے سے خدا ہے حافظ
دونوں مجبور ہیں کیا عاقل و کیا دیوانہ
تیرے ہاتھوں سے نہ عاشق کو نہ معشوق کو چین
دونوں جلتے ہیں ادھر شمع ادھر پروانہ
کعبہ و دیر میں اے درد تفاوت کیا ہے
دونوں گھر کا بھی وہی ایک ہے صاحب خانہ

(تذکرہ گردیزی، قلمی، نسخہ علی گڑھ)

(۱۳)

نہیں کچھ محتسب سے جان کا مجھ کو تو اندیشہ
کہیں ایسا نہ ہووے، ہاتھ سے وہ چھین لے شیشہ
مرا نالہ ہر اک دل میں تو جاکر کام کرتا ہے
اثر کرتا تھا اک پتھر ہی میں فرہاد کا تیشہ

(۱۳) دونوں شعر نسخہ نقش میں شامل ہیں۔ شعر نمبر ا تذکرہ ہندی اور شعر نمبر ۲ نسخہ سبحان (علی گڑھ) میں ملتا ہے۔ تذکرۂ ہندی اور نسخہ سبحان کے حوالے سے دونوں شعر الگ الگ نسخہ (ر) کے ضمیمے میں درج ہیں۔ا۔ کچھ محبت سے (نقش) ۲۔ اثر کرتا ہے اک (سبحان)

(۱۴)

برابر کی ہے حسن و عشق کی تقدیر میں قسمت
تری زلفوں سے کیا کم ہے مرے دل کی پریشانی
نہ ہوتا گر نظر بند آپ یہ دیوانہ نکل جاتا
تری آنکھوں نے کی ہے گی مرے دل کی نگہبانی

(یہ اشعار صرف نسخہ نقش میں ملتے ہیں)

(۱۵)

اے چشم مرے موتیوں کا ہار نہ ٹوٹے سب اشک مسلسل رہیں اور تار نہ ٹوٹے

ہم پاے برہنہ چلے صحرا کو نکل کر ہر چوب پکاری کہ مرا خار نہ ٹوٹے
صیاد سے بلبل نے کہا رو کے قفس میں میں موئی بلا سے پہ یہ گلزار نہ ٹوٹے
کل رات صراحی نے لی میخانے میں ہچکی کہنے لگی پیالے ستی خمار نہ ٹوٹے
دل دردؔ کی باتیں نہ کرو ہم ستی جانی یہ رشتہ نازک ہے میاں تار نہ ٹوٹے

۱۵۔یہ غزل "چمن بے نظیر" کے حوالے سے دیوان دردؔ مرتبہ ظہیر احمد صدیقی میں شامل ہیں ص ۲۰۳۔ مطلع دیوان جہاں مرتبہ بینی نرائن میں بہ ادنیٰ اختلاف بے نام درج ہے ص ۱۰۱۔ "عمدۂ منتخبہ" ص ۶۷۰ اور "مجموعۂ نغز" ج ۲ ص ۱۵۲ میں میاں محمدی مائل سے منسوب ہے اس کے برخلاف مؤلف "طبقات الشعرا" حکیم قدرت اللہ شوق نے اسے شاہ نصیر کی تصنیف بتایا ہے لیکن "شوق نے یہ لکھ کر کہ "بازے گویند کہ ایں مطلع از کسے شاعر دیگر متوطن پورب است" اپنے انتساب کے بارے میں تذبذب کا اظہار کر دیا ہے۔ خواجہ میر دردؔ سے انتساب بھی اس اعتبار سے مشکوک ہے کہ یہ مطلع اور اس زمین کے باقی اشعار دیوان دردؔ کے کسی قدیم خطی یا مطبوعہ نسخے میں نہیں ملتے۔ اِن حالات میں اِسے میر محمدی مائلؔ کا طبع زاد قرار دینا ہی زیادہ مناسب ہوگا۔ (بہ حوالہ 'رائے بینی نرائن دہلوی' از ڈاکٹر حنیف نقوی ص ۱۱۸)

(۱۶)

تم ہو اور غیر ہیں اور انجمن آرائی ہے ہم ہیں اور دردؔ ہے اور گوشۂ تنہائی ہے
(تذکرہ سرور ص ۲۶۰)

(۱۷)

دیکھ کر نبض، طبیب آج یہی کہہ کے اٹھا مر گئے ہاے اسی درد سے بیمار کئی
(گلشن سخن)

(۱۸)

وہ زمانے سے باہر اور مجھے رات دن انتظار میں گزرے
(گلزار ص ۱۴۹)

(۱۹)

تیرے دھوکے میں یہ دل ناداں ہر کسی کو پکار اٹھتا ہے

(عیار الشعرا)

رباعیات

(۱)

بت خانہ برہمن کا مکرر دیکھا کعبے کو بھی شیخ کے میں اکثر دیکھا
دل لگنے کی صورت نہ کہیں دیکھی ہائے جو کچھ دیکھا سو خاک پتھر دیکھا

(خم خانۂ جاوید ج ۳ ص ۱۷۳، ضمیمہ (ر)

(۲)

تفسیر و حدیث و فقہ و منقول و اصول ہم حکمت و منطق و معانی، معقول
پایا جو بدیہی تو ہے علم اک نقطہ معلوم کیا جس کو سو نکلا مجہول

(تذکرہ سرور ص ۲۶۱، ضمیمہ (ر) ص ۱۴۵)

(۳)

کس کس کوچے میں عشق لایا ہم کو کیا کیا اس نے درد دکھایا ہم کو
منظور اگر یہی دل آزاری تھی سوئے تھے عدم میں، کیوں جگایا ہم کو

یہ رباعی "دیوان جہاں" مرتبہ بینی نرائن میں بے نام درج ہے۔ صاحب "گلشن سخن" نے اِسے راجہ خیالی رام خیالؔ کی تصنیف قرار دیا ہے۔ ص ۱۷۱۔ "طبقات سخن" از غلام محی الدین میر محیؔ مرتبہ ڈاکٹر نسیم اقتدار علی مطبوعہ ۱۹۹۱ء میں یہ بہو بیگم زوجہ نواب شجاع الدولہ کے نام سے درج ہے۔ ص ۲۵۔ جب کہ اعظم الدولہ سرورؔ نے اِس کی نسبت خواجہ میر دردؔ کی طرف کی ہے ص ۲۶۱ (اسی حوالے سے نسخۂ (ر) ص ۱۴۵ میں شامل ہے) چوں کہ دیوان دردؔ کے کسی نسخے میں یہ رباعی موجود نہیں اور بہو بیگم کا شعر کہنا مشکوک ہے اس لیے پہلا انتساب درست معلوم ہوتا ہے"۔ (بہ حوالہ حواشی "رائے بینی نرائن دہلوی" از ڈاکٹر حنیف نقوی ص ۱۰۷)

(۴)

اے دل! تو مجھے لیے کدھر آیا تو — آخر اس سنگ دل کے گھر آیا تو
کہتے ہیں تجھے تو ناتواں بھی سارے — اے خانہ خراب! پھر ادھر آیا تو
(تذکرہ گلزار ابراہیم ص ۱۵۱ و ضمیمہ (ر) ۱۴۵)

(۵)

اے درد بہت تو نے ستایا مجھ کو — بے درد بہت تو نے ستایا مجھ کو
اک[۱] دل ہے بساط میں سو کرتا ہوں نثار — بے درد[۲] بہت تو نے ستایا مجھ کو[۳]
(تذکرہ گلزار ابراہیم ص ۱۵۱ و تذکرہ مسرت افزا و ضمیمہ (ر) ۱۴۵)

(۶)

زلف کھاتی ہے بل اُدھر اُس کی — دل اِدھر پیچ و تاب کرتا ہے
میں تو کہتا ہوں بات پردے میں — کیوں تو اتنا حجاب کرتا ہے
(تذکرہ گلزار ابراہیم ص ۱۵۱ و ضمیمہ (ر) ۱۴۵)

(۷)

کوچے میں ترے جب آن کر بیٹھ گئے — اتنا روئے کہ چشم تر بیٹھ گئے
جس سمت کو ہم آنکھ اٹھا کر دیکھا — مانند حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے
(تذکرہ گلزار ابراہیم ص ۱۵۳)

(۸)

کعبے میں گئے تو جبہ سائی دیکھی — بت خانے میں جاکے خود نمائی دیکھی
جب آپ کے کوچے کا ہوا طوف نصیب — اے قبلۂ من! وہاں خدائی دیکھی
(تذکرہ سرور ص ۲۶۱، عیار الشعرا)

جانا یہ غم عشق بہت مشکل ہے — جانا یہ غم عشق بہت مشکل ہے
آگے جیتے تھے سن کے لیکن اب ہم — جانا یہ غم عشق بہت مشکل ہے
(تذکرۂ سرور ص ۲۶۱ و ضمیمہ (ر) ۱۴۵)

۱؎ ع اک تحفۂ جاں تھا سو کرتا ہوں نثار (مسرت افزا)

۲؎ لے درد (مسرت افزا) — ۳؎ یہ رباعی تذکرہ سرور میں سوز کے نام سے ہے۔

ضمیمہ دوم

(الف)

(۱)

کیسی تم کو بھاوت ہیں اور کیسی تو سکھ پاوت ہیں
یہ پھلواری دردؔ ہمیں کچھ اور سمو دکھلاوت ہیں
کلیاں من میں سوچت ہیں جو پھول کوئی کھلاوت ہیں
جو دن واکو بیت گیو ہے ذادن ہوں کو آوت ہیں

(۱) یہ اشعار (سوائے نسخہ صہبائی، نسخہ کب.) دیوان درد کے تمام مطبوعہ نسخوں میں رباعی مستزاد کے تحت ملتے ہیں لیکن دراصل دوہرے کے انداز پر دو شعر ہیں۔ یہ دونوں شعر تذکرہ مسرت افزا میں درج ہیں اور ان سے متعلق تذکرہ نگار نے ایک واقعہ بھی بیان کیا ہے۔ لیکن یہ روایت خود ساختہ اور فرضی معلوم ہوتی ہے۔ تذکرہ نگار کے الفاظ یہ ہیں

شخصے نقل می کرد کہ روزے دے سلمہ' اللہ تعالیٰ بطریق گل گشت و سیر بجانب گلستاں رفتہ بود و در مجمع احباب متصل خیابانے جلوہ فرما شدہ در عین انبساط و اختلاط اتفاقاً نظر شریفش بر درختہائے گل افتادہ دید کہ بعضے گل پژمردہ شدہ و بہ رخے رو بہ شگفتگی آوردہ، شادابی وافسردگی غنچہ و گل دیدہ آغاز و مآل خود بخاطر آوردہ۔ بے اختیار آہ سرد از دل پُر درد برکشید و و مست و مدہوش برخاست و ایں دوہرہ بندہ بان گذرانید۔" (تذکرہ مسرت افزا۔ ص ۴۶۔۴۷۔ از ابوالحسن امیر الدین احمد امر اللہ الہ آبادی، مطبوعہ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری۔ پٹنہ۔ ۱۹۹۸)

(۲)

گر شوق ہے جی میں حق کے پہچاننے کا ابرام کرو

کہتا ہوں سخن چھوٹا سا، پر ماننے کا اک کام کرو ۲
ہے غیر اگر تم میں، تو لازم ہے تمھیں پہچانو اسے ۳
اور تم ہی ہو، تو فائدہ کیا جاننے کا آرام کرو ۴

(۲) یہ مستزاد تمام مطبوعہ نسخوں میں ملتا ہے۔
۳۔ہے غیر (آ، مرکز) ۴۔ ورتم ہی (نص، محمد)

(ب)

تذکرہ ابن امین اللہ طوفان

حواشی و ملحقات حواشی از قاضی عبدالودود مرحوم

اور کلامِ درد

تذکرۂ طوفان میں دردؔ کے نہایت مختصر ایک سطری ترجمہ کے ساتھ بارہ مندرجہ ذیل اشعار ان کے نام سے درج ہیں۔

اے درد بہت کیا پرکھا ہم نے دیکھا کچھ اور یاں کا لیکھا ہم نے
جب آنکھ مندی تھی دیکھتے تھے سب کچھ جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے
ہم یہ کہتے تھے کہ احمق ہو جو دل کو دیوے دیکھیں تو چھین لے دل ہم سے وہ کون ایسا ہے
سو اب اک شخص کے ہے زیرِ قدم سر اپنا سچ کہا ہے کہ بڑے بول کا سر نیچا ہے
کل جو گلی میں اس کی میں سر پٹک رہا تھا پہلو میں میرا دل بھی ساتھ ہی کھٹک رہا تھا
سکتے (میں) ایک عالم اس طور ہو رہا تھا چشم امید وا تھی اور دم اٹک رہا تھا
اک مرتبہ دل کو اضطرابی آئی شاید کہ اجل مری شتابی آئی
بکھرا جاتا ہے ناتوانی سے دل عاشق نہ ہوے مگر خرابی آئی
دنیا و دیں کو اور خریدار لے چلے ہم دل کے آئنے میں فقط یار لے چلے
تحقیق کیجیے دوزخ و جنت کو غلط جاوینگے ہم ادھر کو جدھر یار لے چلے
جس لیے آئے تھے ہم، سو کر نہ چلے تہمت چند اپنے ذمے دھر چلے

ساقیا اب لگ رہا ہے چل چلاؤ　　جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

پہلا اور دوسرا شعر رباعی کے ہیں۔ قاضی عبدالودود مرحوم حواشی میں لکھتے ہیں کہ "یہ رباعی کتب خانہ مشرقیہ پٹنہ کے قلمی نسخہ ہائے دیوان اور دیوان مطبع نول کشور میں نہیں ۔۔۔"(حواشی ابن طوفان ص ۲۰)

راقم الحروف نے کتب خانہ مذکور کے دو قلمی نسخوں سے استفادہ کیا ہے اور دونوں میں یہ رباعی موجود ہے نیز نول کشوری ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۲۹ء میں شامل ہے۔

شعر نمبر ۳، ۴(قطعہبند) اشعار کے علاوہ ۵، ۶، ۹، ۱۰، سوائے اس تذکرے کے کہیں اور نہیں ملتے (حواشی ۲۰)

شعر نمبر ۶ ناموزوں بھی ہے۔ (ایضاً)

نمبر ۷ و ۸ رباعی کے شعر ہیں اور بہ تبدیلیٔ بعض الفاظ میر کے ہیں (ایضاً)

شعر نمبر ۱۱ کی ترتیب غلط ہے، صحیح ترتیب یہ ہے۔

تہمتِ چند اپنے ذمے دھر چلے　　جس لیے آئے تھے ہم سو کر چلے

ملحقات حواشی

گلزار ابراہیم میں ایک رباعی (ردیف "کے سبب") دردؔ و الم دونوں کے نام ہے (ص ۷۷)راقم الحروف کو یہ رباعی تذکرۂ میر حسن طبع ۱۹۲۲ء ص ۴۸، تذکرہ گلشن سخن ص ۶۳، تذکرۂ ہندی طبع اول ص ۱۳، عمدۂ منتخبہ ص ۱۰ اور خوش معرکہ زیبا ص ۱۸۹ میں صرف الم کے نام سے ملی۔ ذیل میں رباعی نقل کی جاتی ہے۔

نے دل کو قرار بے قراری کے سبب　　نے چشم کو خواب اشکِ باری کے سبب
واقف نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھو　　[1] جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب

[1] نہ کچھ (زیبا)

حواشیٔ متن

ردیف "الف"

(۱) تمام نسخوں میں شامل ہے، نیز شعر نمبر ۱،۵ (شع، شکل) ۱،۲،۵(شوق) ۱،۳،۵ (گلزار)اور شعر نمبر ۱ (نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ مقدور کسے ہے ترے (نقش، شوق، گلزار، شکل)وصفوں کی (مط، د،گلزار) تری وصفوں کی (نص)لوح قلم (م) ۲۔ جس مسند عزت کا کوئی جلوہ نما(ف) جس مسند عزت (نقش، ک، مط، د، آ(حاشیہ پر) شوق) عزت کا کہ تو (ج) توں جلوہ (علی) جلوہ نما ہو (آغا) تعقل کے عدم کا(خد) ۳۔ آباد تجھ سے ہی یہ گھر(خد) آباد تجھی سے تو ہے گھر(آ، مرکز) ۴۔ غضب سیں (علی) غضب میں (نقش) غضب کا(مط، آ،د، مرکز)تو تیرے ہی کرم کا(ف، م، ش،مط) اگر چہ ہے ہمیں تیرے ہی کرم (ج)اور دل میں بھروسا(مط، آ،د ،ر،مرکز) ۵۔ نہ پہر اس بحر میں(خد)

(۲) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۳و۵ (گل) ۱(نغز) ۱تا۶ (طب) اور شعر نمبر ۱(شکل) میں موجود ہے۔

۱۔ دونوں جہاں کو روشن (ف،ج،مط، د) تاریک کو روشن (ش)اعیان ہیں مظاہر (بقیہ نسخوں میں سوائے ب، ف، م، نقش، حسن، خد، پٹ، ک، طب) ۲۔افتخار (ف) افتقار کو (ل،ج) ۳۔باہر نہ ہو سکی تو (ش،مط، ۴۔غیب کے شہادت (خد) ع یاں ہے شہود تیرا واں ہے حضور تیرا(ر) ۵۔کسی طرف (علی ،م،حسن، خد، محمد، نص،مط، آ،د، مرکز) کسی طرف وہاں(خد) جی میں بھرا ہے آکر از (ف) جی میں اے درد ہے گا از بس(ش)دل میں بھرا ہے بے حداز بس(ک) جی میں بھرا ہوا ہے۔(مط،د)۶۔ کمال تیرا(ب)منسبط(نقش) ۵۔ندارد (نشق) ۶۔ندارد(ش)

(۳) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱،۲،۴،۵، (شع)۱،۲،۵(مخزن، شکل)۱،۲،۴(شوق)۱،۲،۳،۵ (گلزار)اور ۴،۵(نغز) میں موجود ہیں۔

۱۔ تھے اک تو ہی (نقش، خد، آغا) وہاں اک تو ہی صاحب (پٹ، مخزن، شوق) تھے تو وہاں کا صاحب (ک) تھے یاں اک تو (مط) ۲۔ بعد از مرگ یہ ثابت (شوق) خواب تھی رہتے (ض، ل، ش، فو، لا) دیکھا یا سنا (خد) دیکھی (ل) ۳۔ لوگ کہتے ہیں ہوا (نقش) حیف گیتی ہی ہوا (لا) اک وہاں (نقش) ۴۔ خلوت موہوم (نقش، آغا) دل جانی دل (ش) کہ اپنا خاص (پٹ) ۵۔ پھول جا (نقش، لا)

(۴) تمام نسخوں میں شامل ہے، شعر نمبر ۱، ۳، ۴ (نکات) ۱۔ (گر، مخزن، شوق، ہندی، نغز) ۱، ۴ (شع) ۱، ۲، ۵ (گلزار ۱ تا ۶ (طب) اور ۱، ۴، ۵ (شکل) میں موجود ہیں۔

۱۔ دل کسی (ل، نقش، پٹ، ک، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) کبھی خوش (نقش، علی، ک، کب، مط، د، مخزن، شوق، طب، ہند) کبھی جی بھی کیا ہے خوش کسی (ل) رند خرابی (گر) پھرا دے (ب) ۲۔ چھپانے سے (علی، م، ل، حسن، آغا، کب، آ، مرکز) مزا پراتا ہے (نو) ۳۔ یاں فرصت (نقش) ہم کوں (ف، نقش) ۴۔ درد دل جا کر کہا جس (ک) وہ قصہ اپنی (خد) ۵۔ نہیں لائق (نقش) نہیں قابل سواری کے (گلزار)

زائد:

بجھے شعلے بھی کتنے، کتنی ہی موجیں مٹیں یارب
کبھو دل کی بھی ہوگا کام آخر اضطرابی کا

(۵) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۴، ۶ (مخزن) ۱، ۲، ۳ (شوق) ۱، ۴ (گلزار) ۱، ۲، ۳، ۶ (شکل) اور ۶ (نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ جاں پر (د، شوق) جان پہ (مرکز) مجھ کر نظر دیکھنا (حسن) ادھر (آ، مرکز) ۲۔ میرے روبرو (ج، لا کے حاشیہ پر، شوق) ۳۔ سو بھی تو تو نے دیکھ سکا (ک) سو بھی نہ تو اے فلک دیکھ سکا کوئی دم (شکل) اور تو کچھ یہاں نہ تھا (ل، ش، خد، پٹ، شکل) ۴۔ اس سے جو واقف نہ ہو (خد، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) تم یہ تک (ف) کس سے یہ کہتے ہو تم تک (خد) ۵۔ رنگ چشم ہستی موہوم (علی) تنگ چشم ہستی موہوم ہے (نقش) مثل سر رشک چشم (حسن) تنگ چشم (ر) تک ہی جدھر (فو) ۵۔ ندارد (ک) ۳۔ ندارد (آغا)

(۶) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۵ (نکات، مخزن، شع، شوق) ۱۔ (گر) ۱، ۳، ۵

(گلزار)۱تا۴(شکل)اور ۵۔(نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ اکسیر کامحوس (ج) کیمیا سے دل کا گداز کرنا(ف،م، ش، خد، ج، ک، محمہ، نص، آ،د، مرکز)ء ہے کیمیا سے بہتر دل کا۔ الخ (ل، نقش، شوق)۲۔ کسو کا (خد، فو) ء لازم ہے اپنے جی میں جوں غنچہ ساز کرنا(نقش) ۳۔ کچھ بات دل کی منہ پر (شکل) ۴۔ آپ ہی/ آہی (تمام مطبوعہ نسخوں میں)آپی (ر)۵۔جیدھر پھرے وہ ابرو (ل، ج،مط) جیدھر ملیں وہ ابرو (نقش، ک) پھریں (ف، ش، نکات) ملے وہ ابرو (نص) وہ ابرو ہم کو نماز کرنا(شع) ۴۔ ندارد (لا)۳۔ ندارد (آغا، کب)

(۷)تمام نسخوں میں شامل ہے،بجز(نقش) نیز شعر نمبر۱،۲(شع)۱،۲،۵،۶(شوق) ۱،۲،۶(گلزار)۱،۲،۴، تا۷ (طب)۱،۲،۵(شکل)اور۱،۴(نغز) میں موجود ہیں۔

۱۔ جو ہم نے کیا کام (خد) مثل تمیں ہم سیتی جو کام(فو) تمیں جو دل سے ہوا(شوق) ۲۔ کبھی کبھی آرام (شع، شوق) ۳۔ تو نگاہ کر (ش) ء ساقی ۔۔۔طرف دیکھ ایک گناہ (فو) بزم کا یہ (ش) بزم میں یکجام (فو) ۴۔ کباب تھا کہ (فو،مط، آ، د، مرکز)۵۔ آج ہی ہوتے ہوتے (ش، پٹ)بسے ہیں (ش) ہوتے ہوتے آج (طب) ۶۔ مدت سیں (فو) ہوگئی (گلزار) ۷۔ ابہام (ف، پٹ، حسن، ج، کب،مط)وقت کا(فو)

(۸)تمام نسخوں میں شامل ہے نیزشعر نمبر۱تا۴ (نکات، شع، گلزار، شکل)۱، ۳، ۴(ر) ۱،۲،۴ (شوق)اور ۵۔(نغز) میں موجود ہے۔

۲۔ جان سیں (فو)۳۔ ع آہ وفریاد ونالہ و زاری(نقش نالہ وفریاد (نکات)) آپ سیں(فو) ہوسکی (ک)۵۔ زار عاشق (ک) درد کوں(فو)

(۹)تمام نسخوں میں شامل ہے،شعر نمبر۱،۲،۳،۵(نکات) ۱، ۳،۵(ر) ۱تا ۵(مخزن، گلزار)۱،۲،۵(شع) ۲،۵ (شوق)۱،۲،۴ (شکل)اور ۵۔(نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ زندگانی اس کو (نقش) زندگی کا کام جو تھا دم (م) زندگی کا اس کے (خد) زندگی کا اس پہ جو(ک) زندگی کا جوا سے دم (شع) ۲۔ وہاں ڈھیر(ف، خد، فو، لا) خاک کا بھاں (نکات) ۳۔ کرواتی تھی (ف) کرواتی ہیں (مخزن) سیر تھا(ف) ۴۔ صحرا کے پاٹ (ف) ہلائے کتنے (آ، مرکز) دامن دریا میں (ف)دامن صحر اپہ (آغا) ۵۔ ہوکے نکلا (لا) کنشت

دل کی راہ (مخزن) کچھ راہ کا ٹک پھیر (ف) راہ ہی کا پھر (م، حسن، خد، پٹ، کب، محمد سط، آ، د، مرکز مخزن(اقتدا حسن)) یک راہ ہی کا پھیر (نقش) ایک ہی تھی راہ کا ٹک پھیر تھا (ک)ایک تھا ٹک راہ کا ہی پھیر تھا(لا) ۴۔ ندارد (ش،کب)

(۱۰)تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۴، ۵(شوق) ۵ (نغز) ۱، ۳، ۴، ۵، (شکل) اور ۱، ۲، ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ جو کہ جس نے (کب،ر) جی نے جو کہ (شوق) آپ کام آیا(نقش) ع ۲ جب تلک پہنچے جی ہی کام آیا(خد) تلک پہنچے (لا) ہووے جی ہی کام آیا (شکل) آپی کام (ر) ۲۔ بارے سلجھایا(فو) ۳۔ ع دلجو کب لگ کوئی بچاوے گا(فو) جی بہت کھایا(بقیہ نسخوں میں سوائے، ب، ض، م، نقش، ش، خد، پٹ، فو،ر) خوب جی کھایا (لا) ۴۔ دشمنی نے (ض، م، محمد، نص) دوستی میں(خد، فو) دشمنی سے (لا) ۵۔ ہم تو کہتے ہیں (خد) عشق میں مزہ(ر)

(۱۱) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۶ (نکات، شوق) ۲، ۶ (گر) ۱، ۲(مخزن، شکل) ۱، ۲، ۳، ۵، ۶ (شع) ۱(نغز) اور ۱، ۲، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ تجھ کوں (ف) دلاوتا رہے گا(علی) ۳۔ گلی سیں (ف) کو تو لے چلا ہوں(خد) جب لگ (فو) ۴۔ جفا سیں (ف) ۵۔ تم سے ہی ہم صفیرو (ض) ع بھلا کوئی تم میں سے اے ہم صفیرو (شع) قفس تک (ل) ۶۔ چلا توں (علی) چلا تھا (نقش، شوق) چلا ہے (کب) غم اپناں (علی)۵۔ ندارد (نقش)

زائد:

اگر تجکو چلنا ہے چل ساتھ میرے   یہ کب تک تو باتیں بنا تا رہے گا

(ل،ر (ضمیمہ))

(۱۲)تمام نسخوں میں شامل بجز(ب، نقش)نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۳ (شوق، ہند) ۴۔ (نغز) ۲، ۳، ۴(شکل) اور ۱، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ قہر یہاں تو ہم (ک)۳۔ خامہ عشق (ک) باتوں کوں(ف) ۵۔ گرم اشک (پٹ)۶۔ داغوں سیں(علی) ۸۔ لہر جو آوے گی (خد)

(۱۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش) نیز شعر نمبر ۷ (نغز) ۱، ۵، ۹ (شگل) اور ۱، ۳، ۴، ۵، ۷ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ آہ نے اثر نہ کیا (مط، آ، د، مرکز) ع پر ترے دل میں کچھ اثر نہ کیا (خد) ۲۔ سب کے وہاں (ف) سب کے یہاں (خد، پٹ، ک، کب) کبھی گذر (خد، آغا) ۳۔ بھواں (ف) ۴۔ کیتی بندوں (علی) ۵۔ دیکھتے کو رہے (ب) ع دیکھنے کو ترستے ہم رہے (فو) نہ کیا تو نے رحم (ل) ۶۔ کچھ سفر نہ کیا (ب) ۷۔ کون کا دل ہے (گل) ۹۔ بے ہنر تھے کچھ (فو) ۵۔ ندارد (ض) ۲، ۴۔ ندارد (فو)

(۱۴) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز ۱، ۲، ۴، ۶، ۷ (گر) ۱، ۳ (شع) ۱ تا ۴، ۷ (شوق) ۴ (نغز) ۲، ۳ (شگل) اور ۱ تا ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ عہد کے آگے (ش، ک، مط، د، شوق) ۲۔ محفل میں (پٹ، گر) شمع کے شعلہ پہ (خد) تو ذرہ نور نہ تھا (ک) ۳۔ میں جو پوچھا (محمد، نص، مط، د) میں جو پہنچا (ک، آ، مرکز) ۴۔ بال نہ تھے آدم کے (تمام نسخوں میں سوائے ب، ض، علی، ف، ش، ج، فو، ک) آدم کو (م) وہاں پہ پہنچا (ب، آ) وہاں تو پہنچا (ف، ش، ل، ج، گر) وہاں پہنچا (حسن، نص، د، ر، شوق) ۵۔ یہاں تلک (م) تئیں کی تو دیکھا (فوسط) تیرے کو تو یہاں تک دیکھا (آغا) تیرے ہاتھوں سے یہاں تک دیکھا (کب) سینہ پہ کہ (ف، ش، پٹ، فو، کب، آ) سینہ پر (علی) سینہ کا کہ (خد) ۶۔ ترے ہاتھوں (مرکز)

محتسب سنگِ جفا سے ترے مے خانے میں
کون سا دل تھا کہ شیشے کی طرح چور نہ تھا

۷۔ ملنے ستی یار (ش) ع یار نے دردؔ سے ملنے کا برا کیوں مانا (گر) اور بجز دید کے (گر) ۵۔ ندارد (نقش)

(۱۵) تمام نسخوں میں شامل ہے، نیز ۱، ۳، ۶، ۱۰، ۱۱ (نکات) ۱، ۳، ۱۰، ۱۱ (گر) ۱، ۲، ۳، ۶ تا ۱۱ (شوق) ۳، ۷ (نغز) ۱، ۲، ۴، ۷، ۱۱ (شگل) اور ۱، ۲، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ ہنسنے میں (بقیہ نسخوں میں سوائے (ب، ض، علی، م، ل، نقش، ش، خد، پٹ، فو، لا، ر، گل) ہنستے ہی رو دیا (ب، نقش) ۲۔ اس نے (نقش، خد، آغا، کب، محمد، نص) ۳۔ اب کی غم

سے جی میرا(علی، خد،ر) غم سے اپنے جی میرا(م) اب غم سے (ک) غم سے آپ کی (آغا) ۴۔ ہاتھ میں سالم (نقش) ہاتھ سیں(ش) ہاتھ سے ظالم (ک) جورہ گیا(ر) ۵۔ غم زدوں کا (پٹ، کب) جس جس نے (ض، ک) ۶۔ تازہ زخم (گل) کوئی غنچہ کہیں (نکات) ۷۔ ان کے (پٹ) ۸۔ نالے کو کوئی (ک) بن کہے آہ کب رہا ہوگا(نقش) آہ کب رہا(خد) ۹۔نہ ہوگا ہوگا یا۔۔الخ (ض) ۱۰۔ وہ جو میرے (ل) باز آیا(خد) جو وہ (ج) قتل میرے سے (گل) کسی بدخونے کیا کہا ہوگا(گر) ۱۱۔ دل تو اے درؔد (گر) کبھی گراہوگا(گر)

نوٹ: مطلع کی جگہ غلطی سے۔"جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا"

لکھ دیا گیا ہے(آغا)

(۱۶) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۳، ۵ (نکات، شوق) ۵۔ (گر، نغز) ۱، ۳، ۴ (مخزن، ہند) ۲، ۳ (شکل) اور ۱، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ مجھ سیں (نقش) مجھ سے جو ہو سکا(م) میں پانوں اور کو(ک) چاہوں غیر کو(ہند) ۳۔ جو تجھ سے (نقش) میں تو درگذر (آغا) ۴۔ دل نے روسکا (حسن) جی میں نہ رو سکا (مرکز) ۵۔ جگر سے نہ (نقش) جگر تو نہ دھو سکا (خد) ع اے درؔد تو بھی داغ جگر میں نہ دھو سکا (پٹ، کب) جگر کے نہ دھو سکا(ج) جگر کو نہ دھو سکا(مط، د) داغ دل اپنا نہ دھو سکا (نکات، گر، شوق)

(۱۷) تمام نسخوں میں شامل بجز(ک) نیز شعر نمبر ۱، ۳، ۶، ۷ (نکات) ۱، ۶، ۷(گر) ۱، ۳، ۶ (مخزن) ۳، ۶، ۷ (شوق) ۲ (نغز) ۱، ۶، ۹ (شکل) اور ۱ تا ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ اندازہ وہی سمجھے (نقش، فو) میرے تیر آہ کا(خد) ہوا ہے (ف) جو ہو چکا ہو(مط، د) ۲۔ ہوا ہو نام (آغا) ۳۔ عشق میں (ض، خد، پٹ، ج) فسق میں ہیں ہزاروں ہی (م، نکات) میں بھی ہزاروں (شوق) میں جو ہزاروں (گل) دل کی چاہ(نقش، خد، ج، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۴۔ ایک آہ میں (فو) ۵۔ ہے پھر تو کون ہمارے (مرکز) ۶۔ نہ تم چشم (ش، پٹ، مط، مرکز) بڑا ہے (آغا) ۸۔ دیکھیاں میں تری (نقش) دیکھی میں نے (حسن، ج، کب، محمد، نص) دیکھیں میں نے (مط، آ، د، مرکز) دل کو تباہ کا (نقش) ۹۔ بے بس نہ چلے (فو، محمد،

نص، مط، آ، د، مرکز)

(۱۸) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۳ (مخزن) ۳۔ (نغز) ۱تا۶ (طب) ۳، ۴ (شکل) اور ۱، ۲، ۳، ۶ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ چشم مست سے (گل) کس کی نظر لگی کہ یہ بیمار (خد، ر) کس کی نظر لگی جو یہ بیمار (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) وہ بیمار (مخزن) ۲۔ کچھ بھی خبر تجھے تھی کہ (ب) ع کچھ بھی خبر تجھے ہے کہ اٹھ اٹھ کے آج (نقش) ع ہے کچھ خبر تجھے بھی کہ ۔۔۔الخ (ج) ع کچھ بھی خبر تجھے ہے کہ ۔۔۔الخ (نو) گلی میں تیرے کئی (خد) ۳۔ ایک دن (ش) زیست اپنی سے (گل) ۴۔ خاطر میں کچھ نہیں (آغا، طب) ۴۔ لاچار (نقش) ۵۔ صداے جرس (ض) میری صدا (نقش) کبھی (شکل) ۶۔ اب تو یار ہے ہم سے سلوک میں (علی، خد) ہم سے یار تو ہے اب سلوک میں (گل)

(۱۹) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۵ (شع) ۳ (نغز) ۳، ۴ (شکل) اور ۱، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ ایک دم بھی (ل) ع ناچار ہو کے ہم نے ہی آخر سفر کیا (نقش) ہم نے تو اس جہان (خد) ع ناچار ہو کے ہم نے ہی اودھر سفر کیا (شع) ۲۔ دیر کوں میں نے کیا خراب (ف) تو نے کیا دیر کو خراب (خد) ۳، ۶۔ اے آہ و نالہ خوب تم نے اثر کیا (نقش) اے آہ و نالہ خوب ہی تو نے (کب) خوب یہ تو نے (مط، د) ۴۔ ع کم فرصتی ہستی بے اعتبار نے (شکل) مجھے اے شرر (نو) ۵۔ معارضہ (نقش، آغا) پیکان دل (نو، ک، مط) میرے گزر (شع) ۶۔ جوشی میں فریاد کر کے دردؔ (ف، خد) جوشی سے میں یاد (ک) روتا ہے (مط) مجھ کوں (ف، نقش) مجھے شمع (نو) شمع کے مانند (نص، آ، د، ر، مرکز)

(۲۰) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲ (مخزن) ۱ (شوق، شکل) ۳ (نغز) ۱تا۵ (طب) اور ۱، ۳، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ گزری شب آفتاب (ک) شب گزری اور (ل، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) گھر میں (نقش) ۲۔ جس کو ہمیں (ک) ۳۔ ایدھر کو مسکرا (ب) ایدھر جو مسکرا (نقش) ایدھر تو جو مسکرا (ض) کچھ جی سے ترا (ف) جی سے ترے حجاب (پٹ) جی میں حجاب (نقش) جی کا حجاب

(شع) ۴۔ دل میں (نقش) جی میں (نو) دل سے نہ حجاب (محمد، نص مطہ، آ، د، مرکز)۵۔ بت خانہ کوئی خراب نکلا (ش)

(۲۱) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲ (نغز) ۲، ۳(شکل) اور ۱، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ جو چاہیئے (کب) جو چاہئے اس طرح میاں (شکل) اس طرح میاں (گل) اپنے گھر کا (ف) دہن میں (نو) ذہن سے (آغا) وہن ہی سے تو (ر) ۳۔ کسو کو بھی (م، خد، کب، ر) کسی کی بھی (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) اٹھاتا نہیں (ل، ش) نہ کسی سرو کو (ف، م، نقش، محمد، نص، آ، مرکز، شکل) کبھی سرو (خد) کبھو سرو (نو) کوئی سرو (ک) ۴۔ ہوتا ہی نہ جو چشمہ مرے (نو) ع ہوتا نہ اگر چشمہ مرے ۲۔ دیدہ ترکا (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۵۔ کہتا تھا (ج) کہسار پہ ہر سنگ یہ کہتا تھا پکارے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۴۔ ندارد (ض)

(۲۲) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۴ (شوق) ۲ (نغز) ۲، ۳ (شکل) اور شعر نمبر ۱ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ بات سنئے اے صبا (ف) ٹھہر جا کوئی بات (نقش) ٹھیر (د) کوئی دم میں (ل، خد، کب، ر، شوق، گل) ۲۔ نقش فقر کو (شکل) ۵۔ ڈھونڈھتو (ض، علی) ۴۔ ندارد (ک)

(۲۳) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۵ (نغز) اور ۳، ۴ (گل) میں وجود ہیں۔

۱۔ از بس میرے دل پر (ض، خد، ر) میرے اوپر از بس کہ (نقش) از بس دل پہ میرے اور (آغا) ع نہ اندیشہ مجھے شادی کا ہے نہ فکر ہے غم کا (ر) ۲۔ ع یہ بندوبست یہاں ہم وار ہیں سب اپنی نظروں میں (نقش) ہم وار ہے گا اپنی (ش) ہیں اپنی نگاہوں میں (مط، د) ۳۔ جہاں کی سیر کچھ (نقش) جہاں کی دید (پٹ، مط، د) جہاں کا سیر کچھ چشم عبرت سیں (فو) جہاں میں دید (خد) یک سروقد (ر) ۵۔ درد! اپنی اہل مجلس میں (نقش) محفل میں (خد، ک) ذکر آتا ہے (ض، نقش، فو، ر، نغز) کبھی کچھ (نقش، نص، ر) ۴۔ ندارد (فو)

(۲۴) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۴ (شع) ۱ (ہند، نغز) ۱، ۲، ۵ (طب) اور ۱، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ حسرتوں سیں (نو) دل گھبرا گیا (مرکز) ۲۔ ع تجھ سے کچھ ہم نیں نہ دیکھا

جز وفا(علی) تجھ سے کچھ دیکھی نہ ہم نے (نقش) تجھ سیں ہم نے کچھ دیکھا نہ جز جفا(فو) ۲۔جی میں بھاگیا (فو)ع دل کو بھاگیا(شع) ۳۔آنکھیں اب مری(کب)۔ جی میں اب کس کا (نقش) تصور چھاگیا (خد) (کب) ۴۔ میں تو کچھ ظاہر نہ کی تھی جی کی بات (ض، علی،ل، نقش، ش، حسن، خد، پٹ، ج، ک لا، آغا،ر) میں نے کچھ ظاہر نہ کی تھی دل کی بات(فو) دل کی بات (پٹ) میں تو کچھ بھی نہ کری تھی جی کی بات(ف) میں تو کچھ اس سے نہ کی تھی جی کی بات(م) (اس مصرع کے متن کی بنیاد نسخہ جات، ب، ف، م ہیں)میں تو کچھ ظاہر نہ کی تھی دل کی بات(کب، محمد ، نص، آ، مرکز) میں نے تو ظاہر نہ کی تھی دل کی بات(مط، د)نظروں میں ڈھب سیں(فو) ۵۔کتوں کا(ض) کتنوں کے لوہو (نقش) بہتوں کا(فو) کھنچے کلیجے (ض)۶۔ جھجک (ل، آغا، آ،ر) ججک (مرکز) درد کچھ بک بک کے (ک، محمد، نص،مط، آ، د، مرکز)۷۔ ندارد (ب، ف، م، ش، خد، ج، فو، ک)

(۲۵) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲ (ہند) ۶۔ (نغز) ۲، ۵، ۶(شکل) اور ۱، ۲، ۵، ۶ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ ع پھر منہ بھی اس طرف نہ کیا اُس نے جو گیا(نقش) پھر منہ پھر اس طرف(آغا) اس نے جو گیا (نقش، خد، محمد، مط، آ، د، ر، مرکز، ہند)۲۔ ع پھرتی ہے خاک میری صبادر بدر لیے (نقش، شکل) پھرتی ہے خاک میرے لیے دربدر صبا(ہند) تم کو ہو گیا (ف، نقش، ش، خد، ج، فو، ک، ہند، گل)۳۔اس جہاں میں (نقش) جہاں سیں (فو) اودھر (ب، م، خد، کب، نص، محمد) ع جاگاوہیں ایدھر سے جو موندنہ آنکھ سو گیا(نقش) ادھر سے وہ ہی جو (آغا) منہ آنکھ سو گیا (نص)منہ ڈھانک سوگیا(ر) ۴۔ ڈوبائی فقط زمیں (م، نقش، کب) نوح نے نہ ڈبائی (پٹ) ڈبوئی فقط زمیں(آغا) ڈبوئی (ر) ۵۔ برہم نہ ہو کہیں (م) برہم کیے نہ ہو(نقش) کبھوں نہ ہو(پٹ) ۶۔ ڈراوے ہے(نقش، کب) ڈرایئے یوم الحساب (آ،مرکز) حساب سیں(فو) ڈرلیا ہے (شکل) گریہ تو مرا(شکل) ۷۔ ع پھولیں گے اس زمانہ میں گلزار معرفت(نقش) پھولیں گے اس (خد، آ، د، مرکز) اس جہاں میں گلزار (فو) اس زبان سے گلزار (آغا)اس زبان میں گلزار (نص) ع یہاں درد تخم شعر زمیں میں بیچ بو گیا(فو) سب تخم بو گیا(حسن) پھولیں گے اس زبان میں گلزار (آ، مرکز) یہاں درد تخم شعر زمیں میں بیچ بو گیا (فو) سب تخم بو گیا(حسن)(ب، ف، ل، نقش، ش، خد، ج، فو)۸، ۹۔ ندارد (ک)

(۲۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (کب) نیز شعر نمبر ۱، ۱۳ تا ۵، ۷، ۸ (شوق) ۱، ۲ (شع) ۷ (نغز) ۱، ۴، ۵، ۶ (ہند) ۱، ۲، ۵، ۶، ۷ (شکل) اور ۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۸ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ یاں (نقش) ۲۔ کسی نے کبھی (نقش، پٹ، آ، مرکز) کسو نے کبی (آغا) ۳۔ بکاتا ہے (ب، لا) لکاتا ہے (ض) تو ہے آہ (فو) تجھ سا نہ دیکھا (ب) دوسرا آہ ایسا (حسن) ۴۔ ترے عشق میں نے کیا کیا نہ دیکھا (کذا) (نقش) ۵۔ کبھی تونے (نقش، شوق) کبھو آکے تونے (ک) کبھی آکے تو نے (ہند) ۷۔ آپ ہی ہم (خد، پٹ، محمد، نص، آ، د، ر، مرکز) رخ یار بھی اب، ستم ہے (نقش) کھلی آنکھ تب کوئی (نقش) ۸۔ درپے ہیں اس کے (نقش) ع کہ جس کو کوئی یہاں نہ سمجھا نہ دیکھا (نقش) کسی نے (شوق) ۳، ۷ ندارد (ل)

(۲۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، ک) نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۵ (شوق) اور ، ۲، ۷ (نغز) میں موجود ہیں۔

۱۔ اپنا تو جی نکل (ض، خد، فو، کب، نغز) اپنا تو جی بھی (م، آغا) اپنا تو یہ جی نکل (ر) ۳۔ ان نے پونچھے (ض، علی، م، خد، پٹ، لا، آغا) آنسو کو میری جوان نے (کب) آنسو میرے جو ان نے (ر) قریب جل گیا (ب) ۴۔ پھر ہونے لگا یہ دل (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) روزوں سے بہل (پٹ) ۵۔ مہرباں ہو آئے (ض) مچل گیا (خد، لا) ۶۔ شب تک جو نہواتھا (جوں ہوا) (ب) شب تک (ض، م، کب، د) اپنا ہی (لا) اپنا بھی جی پگھل (کب)

۷۔ ہونٹ (ب، ض، علی، حس، لا) ۶۔ ندارد (پٹ) ۳۔ ندارد (حسن) ۲۔ تا ۷ ندارد (فو) (۲۸) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ۱، ۵، ۱۴ (نغز) میں موجود ہیں۔

۱۔ ٹھہری ابھی (م) کہ آ بھی (مرکز) ۲۔ جی میں ہی نہ (ض، نص، آغا) بات جو کچھ (م) ۳۔ رخ ہمارا (پٹ، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) تمھارا ہی اگر (آغا) تو تو منہ اپنا (مط) ۴۔ کبھی آؤگے (د) جی میں آجائے گا تو (علی، محمد، نص، مط، آ، د) جی میں آجائے تو (مرکز) ۵۔ دیکھوں توں (پٹ) دیکھوں ہوں (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) دیکھوں تو (ر) ۷۔ عبث رکھتے ہو (آغا) اکیلا (م) ۹ ع کہیں ہم کو بھی لوگوں میں بھلا (م) کبھی ہم کو بھی بھلا لوگوں میں (کب)۔ ع کہیں ہم کو بھی بھلا کوچوں میں (محمد، نص، آ، د، مرکز) ع کہیں

لوگوں میں بھلا ہم کو بھی(مط) ۱۰۔ دل کو لے الجھاتے ہو(کب) ۱۲۔ آپ ہی (م، پٹ، محمد، نص،مط، آ،د، مرکز)۱۳جان چکے (آغا) کبھی اس کا بھی نشاں (م)

(۲۹)تمام نسخوں میں شامل بجز(نو) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز، شگل، گل) میں موجود ہے۔

۱۔ غنچہ لب سے ملا تھا (خد) دست قضا(مط، آ، مرکز) ۳۔ کبھی تو (محمد، نص،مط، آ، د، مرکز) ۴۔ چھٹا(علی) اچھپا (پٹ، کب، محمد، نص، آ، مرکز) اجنبا (مط، د)۶۔ نگاہوں نیں جادو (علی)

نوٹ: نسخہ جات(ب،ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، ک، لا)میں صرف ابتدائی دو شعر بہ طور قطعہ درج ہیں۔

(۳۰) تمام نسخوں میں شامل بجز(ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، آغا) نیز شعر نمبر ۶،۵ (نغز) میں موجود ہیں۔

۲۔ بلا سیں (علی) میری بلا سے (کب) تو مجھے غم نہیں غم کوار (ب) ۴۔ ہوتا وہاں لازم (ک) ۵۔ میرے ہی ترے حسن کا (محمد، نص،مط، آ، د، مرکز)۶۔ کبھی آجا(لا، محمد، نص،مط، آ، د، ر، مرکز) میری بھی طرف (کو) ذرا آجا(نغز) میرے یوسف (نص، مرکز) بوڑھیا(محمد، نص،مط)۶،۵ ندارد(ک)

(۳۱)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز(ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک)

۱۔مری جان چلے گا(کب) ۲۔ اس جاپہ کہ ہم(محمد، نص،مط، آ، د، مرکز)۴۔ کھو بیٹھے گا(آغا) ۵۔ اپنے بلا پہنچے کب آوے (حسن، آغا، آ، مرکز) اپنے بلانے سے کب آوے(مط، د) مل جاوے گا(کب، ر)۶۔جب آن ملے گا(آغا) تو جس آن ملے گا(مط، د) جبھی ہووے گی جب آن ملے گا(مرکز)

(۳۲) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز(ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک)

۱۔ سحر ہوتے ہی اٹھ کر (کب، محمد، نص،مط، آ، د، مرکز)اُدھر سے اتفاقاً (پٹ) ۲۔ ٹٹولے ہے(محمد، نص، آ، د، ر، مرکز) ۴۔ اس نے بعضوں میں سواب (آغا) بعضوں نے سودہ سن کر (کب، محمد، نص،مط، د) تو وہ سن کر (آ، مرکز) ۵۔ تو دیکھا (مط) تو اب شاید(ر)

(۳۳)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز(ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک)نیز شعر نمبر ۴،۷،۸ (نغز)میں موجود ہیں۔

۲۔ کہا میں جب ترا(مرکز) ۳۔ کسو سے زلف (آغا) زلف میں پیارے (کپ) زلف سے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۴۔ باب (ض) بات میں وہ سب سے کہتا (مرکز) ۶۔ تو تیرے عشق کے (کپ، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) اور توڑر (مط) ۹۔ بچوں کسی طرح سے (آغا) آئے کوئی(آ، مرکز)سامنے کوئی بھی جاں بر(ر) ۴۔ ندارد (پٹ)

(۳۴) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز(لا)نیز شعر نمبر ۳۔ (شکل) میں موجود ہے۔

۲۔ جناب کے ہی سبھی ناز(نقش) مرے ہات میں اس(ل) ہاتھ میرے اسی بے نیاز(نقش)۳۔ طرف سے وگرنہ میں (نقش، ک) ۴۔ اگر ہے صدائے غیب(ف، نقش) اگر ہو صدائے غیب(ج) یہ پردہ ہے (ف، نقش، ش، ج، ک) جس سے ہووے وہ(خد، ر)

(۳۵)تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۴۔ (نغز) ۱،۳ (شکل) اور ۱،۳،۴(گل) میں موجود ہیں۔

۴۔ نالہ وزار(ش، ج، فو)

زائد:ا۔

(ا)دل کون اپنے کیا ہے تجھ پر نثار اے مری جان خوش نہیں آتا (نقش)
(۲)موسم گل پہ کیوں۔۔۔۔ کیا یہ گلزار خوش نہیں آتا (فو)

ا۔اس شعر کے مصرع ثانی میں "جان" کی جگہ غزل کے دوسرے قافیوں یار، تار، زار کی مناسبت سے کوئی لفظ ہونا چاہیے۔ بہ حالتِ موجودہ یہ شعر اس غزل کا نہیں ہو سکتا۔ اس کی اصلاح اس طرح البتہ کی جا سکتی ہے۔ "ع اے مرے یار خوش نہیں آتا"دوسرا امکان یہ بھی ہے کہ کاتب نے کسی مفرد شعر کو برینائے سہو اس غزل میں نقل کر دیا ہو۔

(۳۶)تمام نسخوں میں شامل بجز(نقش)نیز شعر نمبر ۳۔ (نغز) میں موجود ہے۔

ا۔ تو نہ ہووے جو(ف) نہ ہو جیو دشمن(خد) تو ہو نہ جو (فو) دیکھیئے نہ (خد)ہال بیکل(فو)۲۔ ظالم ترے سبب سے (خد) شمع حرم کے بھی ہے ماتھے(فو) شمع حرم تو دے ہے

ماتھے (ک) ۳۔ کس کا (ف، آ، مرکز) کس کا (ش) سامنے ہی ہوکر (ج)۴۔ کبھی کا (ف، خد) کس کا (ش)

نوٹ: صرف ابتدائی دو شعر رباعیات کے تحت درج ہیں (نو)

(۳۷) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲ (نکات) ۱، ۳ (ہند) اور تینوں شعر (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ تو بھی نہ اگر (پٹ، ج، نص، مط، آ، مرکز) عاشق بھی جی کے (نقش) ۲۔ اسے کبھو دیکھوں (ف) آنکھوں سے تجھ کو دیکھوں (نقش) میں اس کو دیکھوں (نکات) کبھی خدا (نقش، نکات) ۳۔ گر ہیں گے یہی ڈھنگ (ب) وفا کوئی (پٹ)

زائد: (یہ اشعار صرف نسخہ نقش اور گل میں ہیں)

ممکن نہیں، وصل میں بھی عاشق آرام سے بیٹھاں رہا کرے گا آرام سیں (نقش)
جوں شمع غرض فلک کے ہاتھوں کوئی نہ کوئی جلا کرے گا[۲] جب شمع (نقش)
پروانے کی طرح، میرے پیارے جس دم کہ تو خوش ہوا کرے گا
ناداں! یہ وہ بزم میں کہ جس میں معشوق ہی تو کہا کرے گا[۱]
آماں! کہاں مرا دوانے عاشق ہو کسی پہ کیا کرے گا کسو پہ (نقش)
اے درد نہ سمجھیو کہ دوراں دو دل کو خوش ایک جا کرے گا

۱۔ معشوق میں تو کہا کرے گا (نقش) ۲۔ کوئی نہ کوئی جلا کرے گا (نقش)

علاوہ ازیں نسخہ (نو) میں مندرجہ ذیل دو شعر زائد ہیں۔

پچھتاؤ گے تم تو ایسی خو سے کو اتنا سخن سہا کرے گا (نسخہ نو)
اے درد سنے ہے تو میری باتیں دیکھیں گے کوئی وفا کرے گا

(۳۸) تمام نسخوں میں شامل نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) ۳۔ (شکل) اور ۱، ۳ (گل) میں موجود ہیں:۔

۱۔ کسی نے سنا (علی، م، نقش، خد، پٹ، گل) ۲۔ چھٹکا عبث (خد) ۳۔ نہیں تجھے ابھی غافل (ض، ل، نقش، نص) یہ عنقریب (کب، مط، آ، مرکز)

زائد:

آنا ترا چمن منیں اے بلبل بہار گل کے سبب الم ستی تجکو بہانہ تھا (نسخہ متوسّ)
نہیں درد دل ہے کون کہاں مست ملن پر کہاں نالہ وصدا ہے کہاں یہ ترانہ تھا

یہ دونوں شعر مہمل ہیں۔

(۳۹) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) ۱، ۲ (شکل، گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ ع حال دل کچھ تو ہے اب دل کی توانائی کا (فو) ع حال اب یہ تو ہے اس دل کی توانائی کا (ک) ۲۔ خون کفن پر ہے تیری یہ کسی (خد) گردن پہ ترے ہے (مط، د) ۳۔ ندارد (ل)

زائد:

مت تصور کرو مجھ دل کوں کہ ہے مضغہ گوشت
شیشہ بغلی ہے یہ دور کی بینائی کا
یار کے دیکھنے پر بھول کے مت ہو مغرور
کیا بھروسا ہے تجھے دردؔ اُس ہرجائی کا

(۴۰) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲۔ (شوق) ۱، ۲ (شع، گل) ۳۔ (نغز) اور ۱، ۲، ۳ (شکل) میں موجود ہیں۔

۱۔ کہاں کا جام (خد، گل) مثال زندگی بھر اب اپنا آپ پیانا (ل، نقش) بھر اب اپنا آپ ہی (محمد) زندگی پر آب ہے اب اپنا پیانا (آ، مرکز) بھرتے ہیں ہیں اپنا آپ پیانہ (شع) بھرلے تو اپنا آپ پیانہ (شکل) ۲۔ ابتر کا (ف، فو، شع) کسو سیں (نو) کسی سے (شوق، شع) ہاتھوں دے (نقش) ۳۔ کوئی کہتا ہے بت خانہ (شکل) کوئی سمجھا ہے (آغا)

زائد:

بجز دل کے دریچہ کب دکھاوے یار کا جلوہ
کسو نے جس کے تئیں دیکھا نہ ہرگز اس کو یہاں جانا
دیا ہے فکر دنیا اور عقبیٰ دل کو عالم کے
کیا ساقی ازل نے دردؔ کا مجھ دل کو پیانا

(۴۱)تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر۲،۳(نغز) اور ا تا ۳ (شکل،گل) میں موجود ہیں۔

ا۔رو بس کہ تیرا (نقش) اے شمع بسکہ روز تیرا(خد) شمع روے بس کہ (کب، نص) ایک ساں ہی (ل،ک) شعلہ نمط(ر)۲۔ دل مرا فتراک (گل) ۳۔ تری طرف سے جس کے تھا دل میں غبار تھا(گل)

(۴۲)تمام نسخوں میں شامل بجز(ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، نو) نیز شعر نمبر ا۔ (نغز) میں موجود ہے۔

ا۔ وے دن (ض، علی) دل کا دماغ تھا(مط) ۳۔ جس خرابے سے (آغا)

(۴۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، نو) نیز شعر نمبر ا،۲(شوق، شکل)اور ا۔ (گل) میں موجود ہیں۔ ا۔ تجھ کوں(ف) ۲۔بھڑکنے لگی(لا ، شکل) اپنے آنسوؤں کو پیا(خد، پٹ، کب، مط، د)جوں جوں آنسو کو اپنے اب پیا(ک) میں خون دل کو اپنے پیا(شکل)۲۔ ندارد(نقش)

(۴۴)تمام نسخوں میں شامل بجز(نقش،نو) نیز شعر نمبر ۲۔(نغز)ا۔ (شکل) اور دونوں شعر (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ کسو کی(محمد، نص،مط، آ،د،ر، مرکز) زلفوں کا کسو کی(ر) ۲۔ عزیزو(ج، نغز)لکھتا تھا (گل)۲۔ ندارد (نقش)

(۴۵)تمام نسخوں میں شامل بجز(ف،ش)نیز شعر نمبرا۔(نغز، ہند، شکل)میں موجود ہے

ا۔ جورو جفا(نقش) دل اور یہ جورو جفا(آغا) واہ واہ (کب)۲۔ تم سے ہو سکا(نقش)

(۴۶)تمام نسخوں میں شامل بجز(ف) نیز شعر نمبر ا۔(گر)۲۔ (نغز) اور دونوں شعر (شکل) میں موجود ہیں۔

ا۔سنا تجھ سے (نقش) تو انسان میں دیکھا(آغا) پہ سنا (مخزن)۲۔ ع جب ڈال کے منہ اپنے گریبان میں دیکھا(خد)

(۴۷)تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) ا۔ (ہند، شگل) اور دونوں شعر(گل)میں موجود ہیں۔

ا۔ع ناصح میں اپنے دل و دین کو کھو چکا(نو) تئیں اپنے کھو چکا(ر)۲۔ زاہد تو کیا کرے(ش) کدورت کو دھو چکا (خد)کدورت نہ دھو سکا(کب)۲۔ ندارد (ک)

(۴۸)تمام نسخوں میں شامل بجز(نقش) نیز شعر نمبر ا۔(نغز) میں موجود ہے۔

ا۔ جانے دواب ہم دل(خد) نہ پوچھو ہم غم رسیدگاں کا(خد) ۲۔ نسیم کو ہے (مط)

"افراد"

(۴۹)تمام نسخوں میں شامل بجز(ل، نقش، ک)

ا۔ عاشق ناشاد(مط) زلف آہی دی اٹھا(حسن) بانکے معشوقوں نے (آ،د، مرکز)

(۵۰)تمام نسخوں میں شامل بجز(ل، نقش، ک) نیز تذکرہ جات (نغز، طب) میں موجود ہے۔

(ا) سب کار (حسن)

(۵۱)تمام نسخوں میں شامل بجز(نقش)

ا۔ ہے یہ طعنہ(ف) اس سے ہے گردش(خد)

(۵۲)تمام نسخوں میں شامل بجز(نقش) نیز تذکرہ جات(شوق، گل) میں موجود ہے۔

ا۔دل کو(شوق)

(۵۳)تمام نسخوں میں شامل ہے نیز تذکرہ جات(گر، نغز، گل) میں موجود ہے۔

کدھر آہ سحر (مں، حسن) جہاں دل چاہے(ش) کسی جی میں (کب)واں پر جا کسی(مط، د) کسو دل میں (گر)

(۵۴)تمام نسخوں میں شامل ہے نیز تذکرہ (نغز) میں موجود ہے۔

حشر میں بھی شور جو ہوتا تھا سو برپا کیا (نقش، ش) میں بھی شور جو ہونا نہ تھا برپا(ر)

ہو تا نہ تھا (نص، مط، آ، د، مرکز)

(۵۵) تمام نسخوں میں شامل ہے

بے یار خلق کرتے ہیں (نقش) پیار خلق کرتے ہیں حق (آغا، کب) اپنے کمال کا (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)

(۵۶) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز تذکرہ جات (نغز، شگل) میں موجود ہے۔

ا۔ خط کے آتے ہی ہوا (ب، لا)

(۵۷) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز تذکرہ (شگل) میں موجود ہے۔

ا۔ کٹ گیا (ف) کٹ گیا مجلس میں سنتے ہی سخن میرا (نقش)

(۵۸) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز تذکرہ جات (شعر، نغز، گل) میں موجود ہے۔

پیارے مجھے بتا (ب، خد، حسن) بتا وہ کبھی کیا (کب) پھر مہرباں مجھ پہ ہوا (خد) یہ مجھ پہ (لا)

(۵۹) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز تذکرہ (گل) میں موجود ہے۔

میں کچھ (کب، محمد، نص، آ، د، مرکز) تمھیں شکوہ (نقش)

(۶۰) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (نقش) نیز تذکرہ جات (نغز، ہند، گل) میں موجود ہے۔

(۶۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ل، نقش) نیز تذکرہ جات (نغز، گل) میں موجود ہے۔

ردیف "ب"

(ا) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۵،۶ (شگل) ۳۔ (گل) میں موجود ہے۔

ا۔ تک پیچ (ف) تجھیں اک (نقش) یہی مجھے (نو) ہمیں اک (لا) موج شراب (ب، م، خد، پٹ، ج، کب، نص) جس طرح ہو (خد) ۲۔ اہل زر و برق (ب، ف) زرق و برق (کب، محمد، نص، ر) ۳۔ مت جانا (ب، ض) نقش پاکا (ل، پٹ، کب، محمد، نص، آ، د، مرکز) جاتا

ہے (حسن، مط)پاکا مٹ جاتا ہے(محمد، نص، آ، مرکز، گل)۵۔ کوں سے کشتی(ف)تنگ ظرفوں کی(آ، مرکز) جام شراب (ب)ع جام دل کب ہو سکے جام شراب(ف)٦۔ ہوں جو صاحب(نقش)سراب(ب) ۷۔ کوئی کہیں (ل)ہستی میں کوئی(محمد، نص، آ، مرکز)۸۔ کرنے لگے ہے کشتی(ل،ج)۷۔ ندارد(ف) ۳۔ ندارد(آغا)

ردیف "ت"

(۱)تمام نسخوں میں شامل بجز(نقش) نیز ۱، ۴، ۶(گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ کہیں پہ ہوا (آ، مرکز) دل کے تئیں پیچ(ل) پیچ تاب(کب) ۲۔ چوں شمع (مط)۳۔ لاتا تھا(ض، ف، ش، خد، آغا،کب) تھا پر مجھے (نص)۴۔ع وہاں تم تو اپنے خوش رہے ہوگے تو کیا یہاں (ف) پہ کیا کہوں (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز)ع گزرے ہے میری جان پہ کیا کیا عذاب رات(ف) گزرے ہے (خد) جویاں کچھ عذاب (مرکز) ۵۔ آنکھوں میں آیا نہ (خد) آیا نہ آنکھوں میں (نص، مط، آ، د،ر، مرکز)٦۔ تیرے گناہ (گل)

(۲)تمام نسخوں میں شامل بجز(ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک)

۱۔پیر مغاں سے ہاں کر(آغا)مغاں کہاں کر(مط)۲۔ دل نے کسی سے (علی) دل میں کسو سے (حسن) دل نے سبو سے بیعت(آغا) دل نے کبھو سے (محمد، نص) دل نے کسو سے (مط، آ، د، مرکز)دل نے کبھو (کسو؟) سے (ر) ۳۔ شیخ کھووے(لا، د، مرکز) مردہ دل کرے ہے(ض) مردہ خوسے (پٹ) کب زندہ دل (لا)

ردیف "چ"

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز(ک) نیز شعر نمبر ۱، ۲(مخزن)۱، ٦(شکل) اور ۱، ۵، ٦ (گل)میں موجود ہیں۔

۱۔ جان ہے کس واسطے (پٹ) آئے کس واسطے (محمد، نص) آئے تم کس واسطے(آ، مرکز)مستی بھری ہے دل کے (نقش) ۲۔ آئینہ کی طرح عاقل کھول (ض)۳۔ تو ہے میسر ہے کہیں (نقش) ہے تو میسر (پٹ) سیر باغ بوستاں (ج، فو، مط، مرکز)فقیروں کے بھی

کاشانے کے بیچ (نقش، مط) آوے گا ہے کیا فقیروں کے (لا) فقیروں کے ہی پیانے کے بیچ (آغا) ۴۔ ع جو مرے ہیں مرگ ــــــ پوچھا چاہیے (نقش) ع آہ کیا جانے کوئی کیا ہے گا مر جانے کے بیچ (آغا) ۵۔ قطرۂ نالاں (فو) ناداں (آ، د) ۶۔ بیچ تاب (ض، کب) کسی کی ظاہر (نقش، فو، شکل) کسو سے ظاہرا (آغا) ۷۔ ع ورنہ میں پھونکا ہی تھا افسون وافسانے (خد، پٹ) ورنہ پھونکا تھا ہی افسوں میں نے افسانے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) تھا ہی میں افسوں کو افسانے (ر)

(۲) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) ۱، ۳ (شکل) اور ۱، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ میری انجمن (پٹ) تیرا انجمن (نو) فکر میں رہتا ہوں (ف) آپی آپ (ر) ۲۔ نہیں ہیں دیدہ (ف، ش، خد، ج، نو، محمد، نص، آ، مرکز) دیدۂ بیدار وگرنہ (فو) آن کر ہر (م، نقش، نو) ۳۔ یہاں سفر ہے (خد) یاں سفر ہے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) جوں شمع یہاں ہمیشہ (ف) ۴۔ اے درد کچھ درد تو خاموش (ف) جوں شعلہ سو زبان ہے (نقش) زبان ہیں (خد، ج، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) ان کے دہن (نص)

(۳) صرف نسخہ جات (ض، علی، م، حسن، آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے۔

کسو کے (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز)

ردیف "ر"

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک، لا) نیز شعر نمبر ۴۔ (نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ کیوں کر کے خاک (پٹ) شمع اپنا کب حکم (ر) ۲۔ بتوں کو ــــــ جھکاؤں (ض) جھکا دوں (حسن، محمد، نص، مط، آ، د) بٹھا دوں (مرکز) ۴۔ منہ پر نہ میرے آئے (د) اپنے دہاں کو (محمد، آ، مرکز) ۶۔ طرف بھی دوڑے (ض) ۷۔ دل نہ رکھیے (ر)

(۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک، لا) نیز شعر

نمبر۱۔ (نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ رنگ گھٹا پر (ن) ۴۔ بیچ میں ہیں گے (ض، نص، آ، مرکز) رہتی ہیں سدا (آغا) ۵۔ آپ یکطرف جہاں (ض) مانند جہاں (مط) ۶۔ کہ جسے (پٹ، کب) اپنی ہی نظر (محمد، نص، آ، د، مرکز) ۷۔ نکل آتے ہیں آہنگ (پٹ) جوں لقمہ (لا) نکل آتے ہی (کب) نکل آئے گا (مط، آ، د، مرکز) ۸۔ ندارد (مط)

(۳) تمام نسخوں میں شامل نیز شعر نمبر ۱، ۲ (شکل) اور ۱ تا ۳ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ کب تک رہوں (بقیہ نسخوں میں سوائے (ب، ض، علی، خد، لا، ر) کب تک جیوں (خد) آنے دے لب تلک (نو) ۳۔ کسی سے (ف، م) کسی سیں (نو) بے ربط ہوتی ہیں (نقش) ۴۔ رکھتے تھے کب (ف، م، خد، نو، آغا، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) رکھتی ہے (ض) رکھتے تھے کد (علی، پٹ، حسن) رکھتے ہیں کب (نقش) رکھتے کدھر بنہرادر (ک)

(۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۳۔ (شکل) اور ۲ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ یکتا ہے (ض) یکتا ہی ہوں (خد) یکتا ہوں (نص، آ، د، مرکز) ۲۔ کبھی تر (خد، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) ہوئیں نہیں (مط، د) ۳۔ حیرت یہ ہے کہ (ش) ہاتھ سے (خد) کیوں نہ دیا دیکھ (نقش) ۴۔ صاف کر (ف، خد)

(۵) صرف نسخہ جات (ض، علی، پٹ، حسن، آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے نیز (نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ کبھی تو آکر (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)

ردیف " ز "

(۱) تمام نسخوں میں شامل نیز شعر نمبر ۱ تا ۵، ۷ (طب)، ۱، ۴ شکل اور ۱، ۴، ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ مرکہ یہ آرام ہے (لا) آرام سے (مرکز) جی میں پھرتی ہے پڑی (نقش) تڑپھے ہے

تری حسرت (ر) ۲۔ سود ہے یہ مشل (نقش) نمک سوز ہے (مرکز) برلب (آغا) ۳۔ تو یہ کیا حاصل (فو) تو کیا حاصل ہے (ک) تو پھر کیا حاصل (کپ) مرے چشم (خد) ہیں گے دل سے ہی ترے چشم (نص) ۴۔ موڑنا منہ (شکل، گل) ہیں گے کیسے درکار (ک) ۵۔ ہے تو میرے دل میں وہی (نقش) یہی تار (خد) تو وہ تار (فو) مری نظروں میں وہی (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) ۶۔ ایک ہم رہ گئے ہر طرح گرفتار ہنوز (نقش) ۷۔ ع یار جاتا رہا نظروں سے تو کب کا لیکن (نقش) یار تو جاتا رہا نظروں سیں (ش) ع پھرتی ہے گرد مرے درد وہ رفتار ہنوز (طب) ۳ تا ۷ ندارد (ض) ۵۔ ندارد (ف)

(۲) تمام نسخوں میں شامل نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۴ (ہند) ۵۔ (شکل) اور ۲، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ اے آسماں (ہند) ۲۔ مرگ کے وہی (خد) مرگ بھی یہی (ہند) کھلتی نہیں ہے نالوں سے (گل) ۳۔ پوچھتا نہیں (ض، نقش، فو، آغا سط، د) کسو کو یہاں (نقش) کسی کو یہاں (فو) کسی کے تئیں (خد، کپ، مرکز) توحید بھی تو ہوتی نہیں ہے (نقش، د) ہوتی ہیں جانکنی (لا، آغا) میں ہوں سخت (ف) تو بھی میں اب سخت جاں (نقش، گل) تو بھی تو اب سخت (خد) ۵۔ اس قدر (علی، ل، نقش، خد، شکل) ۶۔ لایا ہے (پٹ) دل سیں (فو) لاتا ہوں (لا) ۱، ۲ ندارد (ض) ۳۔ ندارد (ف)

(۳) تمام نسخوں میں شامل نیز دونوں شعر (گر) اور ۲۔ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ کی یہاں زباں ہے تیز (ف، گر) شیشہ کی (نقش) تیشہ کا (پٹ، کپ) ۲۔ ع پکارے ہیں تجھے (م) ساقی سب تشنہ لب پکارتے ہیں گے (گل) ساقیا سب (ک) ہاتوں سیتی بریز بریز (ف، ل، ش، ج، گر، گل) ہاتھوں سیں بریز (نقش، گل) ہاتھوں سے اب بریز (ک)

(۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (خد، ج، فو) نیز (شکل، گل) میں موجود ہے۔

ردیف "س"

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز دونوں شعر (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ حال پر میرے (کپ، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۲۔ جان پہ ہو گزرا (ک) جو کہ ہوتا

تھا(محمد، نص مط، آ، د، مرکز)

ردیف " ط "

(۱)تمام نسخوں میں شامل نیز شعر نمبر ۳ تا ۶ شکل اور ۱، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔گریاں کا (حسن) ۲۔ ترے خاک(خد) مری خاک میں (مط، آ، د، مرکز) خاک میں ہنوز(گل) اپنے کیجیے (خد) ۳۔ دیکھنے کے تیئں (نقش) دیکھنے کی طرح آئنہ (ک) دیدۂ گریاں (خد، پٹ، ج، کب) داغوں سے اپنی (آغا)داغوں کو اپنے (و) ۴۔ ندارد (فو، آغا)۵۔ ندارد(ف)

ردیف " غ "

(۱)تمام نسخوں میں شامل نیز شعر نمبر ۳ تا ۵و۷(شکل)اور ۵ (گل) میں موجود ہے

۱۔ آج تلک (محمد، نص، آ، د، مرکز)جو آج تیئں(مط) قتل سے ہے آبروے(نقش تیرے قتل سے تھی آرزوے تیغ(خد) تیرے قتل (فو) ۲۔ اس کو تو قطع(فو) کہتا نہیں وو بات(نقش) ۳۔ جتنے ہیں کہ سب (نقش) ہیں گے سب (فو،شکل) کھینچونہ تیغ الل (ک)ہارے کہیں (ک) ۴۔ میری طرح نہ ہووے کوئی (نقش)میری طرح نہ تڑپھے کوئی(خد)میری طرح جو ہووے کوئی(فو) نہ ہوگا کوئی (شکل) کوئی آبرو تیغ (ف، فو،مط)۵۔ رہتے ہیں دم (پٹ، کب) لبوں کی (گل) پرلاے (ض) لائے تو کبھو نہ میاں(خد) برمایئے کبھو تو(شکل) ۶۔ تند خوئی سے (خد) ع اس کی تو خوے تند سے لگتی۔ الخ(ک) ملتی ہیں(حسن) ۷۔ہم غیراز تو روے تیغ(ل،ش)۵،۶ ندارد(نقش)

ردیف " ف "

(۱) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز(ف، نقش، ش، ج، فو، ک)

(۲) یہ شعر صرف نسخہ(نقش) تذکرہ سرور اور تذکرہ (شکل) میں ملتا ہے۔ تذکرہ (شکل) یعنی تذکرہ شورش کے حوالے سے جناب رشید حسن خاں نے اسے اپنے مرتبہ دیوان

درد کے ضمیمے میں درج کیا ہے۔

ردیف " ک "

(۱) تمام نسخوں میں شامل نیز شعر نمبر ۱، ۲ (شکل) اور ۱ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ نیم جان میں سو تیرے (نقش) سو بھی تیرے (ج) نیم جان سو بھی ترے (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز، (شکل) ۲۔ تا وقت رستخیز (خد) نشے کی کام (حسن) ۳۔ رہائی سیں کیا مجھ اسیر کوں (فو)، ہے کس کو۔ الخ (فو) ۴۔ یہاں تلک (ک) بے قدر سے کشی ہوئی۔۔۔ الخ (کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) شیخ کے (مط، آ، د، مرکز) شیخ کا (ر) ۵۔ تیز رو (محمد، نص، آ، د، مرکز)

(۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۱۔ (شکل) میں موجود ہے۔

۲۔ جب سے درد اسے (ل) درد دیکھ اسے جب سے خواب میں (نقش)، چونکا ہوں دیکھ کر کے اسے جب سے خواب میں (شکل)، لگتی نہیں ہے میری پلک سے میری پلک (نقش) لگتی نہیں ہے جواب سے پلک سے (حسن)

(۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، فو) نیز شعر نمبر ۲۔ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ کسو کا (ل) گریباں ہیں (نص)

ردیف " ل "

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ۶۔ (نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ کچھ گل ہی باغ میں۔ الخ (ر، آ، مرکز) ۲۔ محتسب کے ہے اب (کب، ر) ۵۔ درست کیوں رہوں (آغا) پھر نہ ہو کوئی (آغا)

(۲) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۳ (شکل، گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ داغ دل کا ہوا (ش، ج)، یا رب یہ داغ۔ الخ (فو) بے چراغ ہوا تھا دیار دل (خد)

مدت سیں (نو) ۲۔ گلی کا کیا تھا خیال میں (م، خد، پٹ، نو، حسن، کب) گلی کے کیا تھا سراغ میں (ل)، تیرا کہیں گلی میں کیا تھا خیال میں (لا) ترا انتظار (نو) ۳۔ اٹھا ہے (نقش) خاک سیں میری اب غبار (نقش)، اے درد میرے خاک سیں اب تک غبار دل (نو)

ردیف " م "

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف) نیز شعر نمبر ۲، ۳ (نغز) ۱، ۲، ۳، ۶، ۹، ۱۱، ۱۲ (شکل) اور ۱، ۳، ۸ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ یارو دو چار (ب) کس سیں (نقش) ۲۔ ، طالع پر نقش کب ہے ایسا (م) کب ہے ویسا (ل، ش) نقش پاہے ایسا (خد) کب ہو ایسا (نو) کیا ہے ایسا (محمد، آ، مرکز) ۳۔ اب کی (نقش) ۴۔ جی بھی چاہا کبھو (ض) جی بھی پیار کھونہ اپنا (نقش) جی بھی ملتا کبھونہ اتنا (ک) جی ہی (کب) ۵۔ اداؤں کے ہیں ان کے سرمہ چشم (ک) ۱۔ نظر ملاوے (نو) تنک (نقش، نص) نمک چشم ہزار ر (ک) رشک چشم شرار (محمد، مط، آ، د، مرکز) ۷۔ میں تو ہیں مثل (نو) یہ مثل شعلہ (مرکز) اب سرتاپا (نقش)، سرتابہ قدم شرار ہیں ہم (ک) ۸۔ چشم غیرت سے دیکھ تو ایدھر (پٹ، ج، کب) غیرت سیں (نو) ۹۔ پھرے نہ اودھر (ش) آوازۂ کوہسار (نقش، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) آوارہ (شکل) ۱۰۔ واز بس کہ ہیں۔ (کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) بے اختیار ہیں (پٹ، محمد، آ، د، مرکز) ۱۱۔ عشاق کے دوست دار (نقش) عاشق ہی کے (ک) ۱۳۔ اس طور سے (مرکز) ۱۴۔ فرہاد و درد و وامق (بقیہ نسخوں میں سوائے (ض، پٹ، لا، د، ر) ۱۴۔ مجنون و فرہاد و درد (ب، آغا) فرہاد و درد (نقش) و درد واقف (پٹ) ایسے دو چار ہیں ہم (خد) ایسے بھی دو چہار ہیں ہم (نو) ۱۴ ندارد (نو)

(۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (لا) نیز شعر نمبر ۳ (نغز) ۲۔ (شکل) اور ۱، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ یے بھی سمجھ کہ (ض) پھرتے ہی سمجھ کہ (ل، نقش، خد، ج) پھرتے ہی سمجھ کر کے مر (پٹ) پر نہ تو سمجھ کہ (ک) یہ بھی سمجھ (مط) یہی سمجھے کہ (مرکز) ۲۔ جوں اہل نظر (علی) نور بصر (نص) پیش قدم جیدھر (ل، نقش، ش، خد، نو، ک) ۳۔ جز اہل وفا (علی) ۴۔ ،

کس سے یہ ہمیں بھلا دیا تھا(ک) ۵۔ عالم حیرت (نقش) بتاؤں (خد) عالم صبر (کب) کس طور میں زیست (ب) طور سیں (نو) ۶۔ جس طور ہوا (خد) اس کو درد جب تک (خد، نو) ہوتے ہی خبر (نو) ۵۔ ندارد (ک)

نوٹ: نسخہ (ف) میں صرف شعر نمبر ۲۔ ہے۔

(۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف) نیز شعر نمبر ا۔ (مخزن) ا، ۲ (شع) ۴۔ (نغز) ا تا ۵ (طب) ا تا ۴ (شکل) اور ا، ۲، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ جو کھو گئے (مخزن) آپ ہی آپ سو گئے (نو) ۲۔ حسن پہ یہاں نظر کی (ب) نظر کر کے (حسن) نظر گئی (ک) ۳۔ آپ کھو گئے ہم (ش) ۴۔ نے تک سبہ جگا دیا (ک) نے دو تک جگا دیا (مرکز) ۵۔ ہی سے ہے یہ درد چرچا (نقش) یاروں میں ہے درد پہ چرچا (نو)

(۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (لا) نیز شعر نمبر ا۔ (نغز) ا تا ۸ (طب) ۲، ۳، ۸ (شکل) اور ا، ۳ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ صبح یوں کہتی (گل) تو یو ہی رہے (نقش) تو یوں ہی رہی (ش، فو، مط، د) گویوں ہی رہے (آ، مرکز) ۳۔ ہمیں یہ باغ (ش، پٹ، کب) ایدھر۔۔۔ اودھر (نقش) روتی ہے (خد) پھاڑتے ہیں جیب روتی ہے (شکل) ۴۔ طبعوں کو (نو) ۵۔ صبح ہونے دے اسے (نقش) رونے کی نہیں (نقش) ۶۔ اٹھنے کا (خد) ۷۔ ء نہ پایا جو گیا اس سے تیئں اصلا سراغ اس کا (نقش) باغ سیں اصلا (فو، مط) اس کا سراغ اصلا (ک) ہر گز سراغ (محمد، نص، آ، د، ر، آ، مرکز) نہ پھیٹی پھر صبا (ش، خد) نہ آئی پھر نظر (خد) نہ پھر آئی ادھر شبنم (ف) ۸۔ یہاں کی (نقش) ء نہ پایا درد ہم نے۔ الخ (کب) درد میں میں نے (کب) مطلع ندارد (ف) ۲۔ ندارد (فو)

(۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا)

ا۔ بل جاتے ہیں (محمد، نص، آ، د، مرکز) شمع کے مانند (نص، مط، آ، د، ر، مرکز) ۲۔ شعلہ ظاہر آہ (خد) دیکھیں ادھر تو (پٹ) دیکھے اودھر کو یہاں کیدھر جاتے ہیں ہم (کب)

(۶) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، پٹ، ج، فو، ک، لا)

ا۔ رو پیک میں ہم (محمد، نص)

ردیف " ن "

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش) نیز شعر نمبر ۱،۱۱ (شع) ۷۔ (نغز) ۱،۴،۵،۷،۱۳،۱۴، ۱۶(طب) ۱،۲، ۴، ۶، ۷، ۹، ۱۲(شکل) اور ۱تا۴، ۶، ۷،۹،۱۱،۱۶(گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ بخت سیہ ہم جو یار رکھتے ہیں(کب) بخت سیہ سازوار (شکل، گل)۲۔ جلے ہوے اور ہی (لا) جلے بلے (شکل)۳۔ ہ یہ بس کہ ہم سے کیا وعدہ۔۔ الخ (نو) ۴۔ مجھے نصیب (خد) نصیب رہے (مط) اپچی (کب، محمد، نص) اچھے ہے (مط) اپچی ہے (آ، مرکز) آئے ہے جی میں (شکل) کہ جو کچھ اپجے (گل) ۵۔ اہل فقر (نو) ۶۔ باغ سے دل ہم سوا نہ پھل (م) باغ سو (مط) باغ میں (ر، گل) ۷۔ پر اُسے اب (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) مار رکھتے ہیں (گل) ۸۔ سو بے قرار کو ہم (ک) بیقرار رکھتے ہیں (لا) بیقرار کو (مرکز) ۹۔ کریں تجھ او پر نسار (کذا) (نو) جو فدا کریں تجھ پر (ر، شکل، گل) ۱۰۔ فلک تو سن تو سہی (خد) جیب سے (مرکز) ۱۱۔ بتاں کے جبر۔۔۔۔۔ ہزارہا لیکن (شع) نہ سطے (ش، نص) جو ایسے پر نہ ملیں (نو) ۱۲۔ جنھوں نے ہوائے (خد) کلہہ بھی اے یار (نو) ۱۳۔ ہیں یہ کہ سدا (ش) ہیں ہم کہ سدا (ک) ۱۴۔ نفس عبرت ہیں (ب) نقش عزت نے (ج) ۱۵۔ سب یہی پر دل (نو) ۱۴ ندارد (پٹ، ک، آغا)

(۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (لا) نیز شعر نمبر ۱،۲،۶(نکات) ۱،۲،۳،۵،۶ (گر) ۱،۲(مخزن) ۲(نغز) ۱،۳،۶ (ہند) ۱،۳ (شکل) اور ۱،۲،۵،۶ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ جو کچھ کہو سو ہوں (گر) ۳۔ مثل شام رہوں سیاہ پوش (ہند) ۴۔ کر بیٹھی بوے گل۔۔ الخ (ب) کرتی ہیں بوے گل (علی) نسیم ندیدہ (ک) ۵۔ پہ چاہتی تھی کب تپش (ف)، ہ چاہے ہے یہ مری تپش دل (مط، د) چاہتی ہے اب تپش دل (گر) میں بے نہیں آرمیدہ (نو) ۴۔ ندارد (ف)

(۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (لا) نیز شعر نمبر ۱۔ (شکل) ۱،۲(گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ مرے جاتے ہیں (ش) یک نگہ بھولے سے (ب) جی جاتے ہیں (ل، خد، پٹ، آغا،

ک) ہو تو جیے جاتے ہیں (نقش) ایک نظر پھوٹی سی (کب) ہوئے تو (مط) ۲۔ سلامت ہیں بظاہر پہ یہ دل (نقش) سلامت رہوں (نص) ۳۔ تک تو ذرا خواب (نقش) تک بھی ذرا خواب (خد) خواب سیں (فو) اپنے ہی نوع سے ہیں وے جو (نقش) نوع سیں (فو) وے جو (مط) ۴۔ اپنی دو بہلاتے (ف) ہر طرف جی کے تئیں (فو) ۵۔ وہ ہو جاتے ہی کچھ (نقش) کچھ اور سے اور (خد) وہ ہو جانے ہیں (نص) جب کی بخود (ب)

(۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، لا) نیز شعر نمبر ۲،۶،۷(شکل) اور ۲،۷ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ آثار فنا (ض) آفاق جہاں (فو) اور سمجھے (آ،د، ر، مرکز) ۲۔ جوں نور نظر ہر یک چشم کو (فو) ۳۔ فیض سے (مرکز) چشم کا (پٹ، کب، محمد، نص، آ، د، مرکز) ۵۔ انوار میرے دل کی کدورت (پٹ) پر آئینہ (کب، محمد، نص، مط، آ،د، مرکز) ۶۔ دل سے ہویدا (فو) اپنے اپنے تئیں (فو) اپنے کو میں کیا ہوں (ک) تاحال میں اپنے تئیں (کب) ۸۔ طریق اپنے کا اے درد (ک) ہو قافلہ سالار (د) خلق کو میں راہ نما ہوں (بقیہ نسخوں میں سوائے (ب، علی، ل، ش، خد، ج، فو، ک) جو نقش (فو) خلق کہ میں راہ (آغا)

نوٹ: صرف ۵۔ موجود ہے (ف)

(۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ او نہیں طرحوں (ض، علی) ا۔ انھیں طرحوں میں ہم ہردم خنانی اللہ (م، ل خد، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) فی اللہ رہتے ہیں (مرکز) ۳۔ کہ سب یہ مورچہ (خد) مورچہ میں بھی (پٹ) ۵۔ ترقی اور تنزل کا (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) گداہی شاہ (ب) اپنے دین میں (ض) میں تویاں (مط)

(۶) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱،۴،۵(شکل) اور ۱،۲ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ مجھ سیں (نقش) ۲۔ پہ مجھ کوں (نقش) سے تو بھی مجھ کو (ش، ج) مجھ سے تو بہ لیکن (خد) ہے وہی نیاز (م) تک وہ ہی ہے پیار (لا،ر) ہے وہی (کب، نص، مط، آ،د،

مرکز)۳۔ ہنس کے ملے ہیں اب تو(ل، نقش)اب تو ملے ہے ہنس کے (محمد، نص، مط،د)اب تو ملے ہیں ہنس کے (آ،مرکز)نہ چھپیں گے (ض)بلبل کی چھپیں ہیں(نقش) چھپیں گے (د) ۴۔ وہ توں پاس جسکوں چاہے بٹھلائے (ف) بٹھائے جسکو چاہے (کب) نہ دیجیو یار (نقش) جانے نہ دیجو (گل) ۵۔ شر سیں (نو) اچکی ہے جو کچھ کہ ہار (نقش) رکھے ہے جو کچھ سو یار جی میں (نو) ع اب جی ہے جو کچھ۔ الخ (شکل)

نوٹ: صرف ۱، ۴ موجود ہیں(ف)

(۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (لا) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) اور ۱،۲(گل) میں موجود ہیں۔

۲۔فہمید سے بڑے (ض) فہمید سے تیرے (نقش) فہمید سیں تیرے (نو) ع وہ مرتبہ ہے اور ہی فہمید کے پرے (کب، محمد، نص، د، آ، مرکز) کچھ مرتبہ ہے اور وہ فہمید سے پرے (مط) سمجھے ہے جس کوں یار سو اللہ (ف)ع سمجھیں ہیں جس کو وو اللہ ہی نہیں (کذا) (نقش) سمجھے ہے جس کو یار (ش) یار سو اللہ (نو) سمجھے تھے (گل) ع ہم جس کو بوجھتے ہیں وہ اللہ ہی نہیں (کب، محمد، آ، د، مرکز) ہم جس کو پوجتے ہیں۔۔۔الخ (نص) ۳۔ کسی چیز (ل، ج، نو، محمد، نص، آ، مرکز) کسی کی خبر طلب (نقش) دل میں جو کچھ (خد)۴۔ کھیل ہے (ش) سے ہے خدائی کے کھیل یاں/ریہاں (کب، محمد، نص) سے ہیں خدائی کے کھیل یاں (آ،مرکز) ۵۔ رنگ سے ہے جلوہ نما گو بتاں کا خلق (نقش) رنگ سیں (نو) ۶۔ کوئی گمراہ ہی نہیں (نقش، نو، ک، محمد، نص، آ، د، مرکز)۷۔ اس کو خواب میں (ک) ۴۔ ندارد (نو)

نوٹ: صرف ۱، ۲، ۵ موجود ہیں(ف)

(۸)تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲، ۷(نکات) ۲، ۴(گر)۱، ۵(نغز) ۴، ۷(شکل) اور ۱، ۳، ۷ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ جب تلک ہم ہیں (پٹ)جب تلک ہیں ای (نغز) جوں موج آپ ہیں عجب (ک)۲۔ بتاں کا گھر (ف، ش، نو، ک)ہے یہ نہ ہے بتاں کا گھر (نقش) یہ خانۂ خدا ہے (خد) رہتا ہے کوئی (ک) ۳۔عدم میں ہی(نو) ہے موج موج تمام (م)دریا حباب میں (آ، د، مرکز) ۴۔ دید کو تو مغتنم سمجھ (ف) جہاں کے دید (نقش، ر) ، درد اس جہاں کی دید کو۔ الخ

(گر) دیکھا نہیں تو اس عالم کے خواب (نقش) دیکھنے کا نہیں تو اس (نو، گر) دیکھنے کا نہیں ہے اس عالم (شکل) ۵۔ ہر جزو کل کے ساتھ (م، خد، آ، مرکز) ہر چیز دل کے ساتھ ہیں۔۔۔اتصال (ک) در جدا ہو (ک) ۶۔ ملک وتن (ش، مرکز) ۷۔ مجھ کوں (ف) ہیں اور مجھ سے درد (ل، خد) مج سے درد (نقش) میں درد اور مجھ سے خریداری (آغا) میں اور درد مجھ سے (محمد، مط، آ، د، مرکز) کس عذاب میں (آغا) اس حساب میں (نو) ۵۔ ندارد (نقش)

نوٹ: صرف ۲، ۴، ۷ موجود ہیں (ف)

ترک ادب ہے شیخ یہ مخص اس حساب میں
پر یہاں بھی کھلا ہے جو عالم سراب میں

(۹) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۳، ۵، ۷ (نکات) ۱، ۲، ۳، ۷ (گر) ۱، ۲ (مخزن) ۱، ۲، ۶ (شع) ۳۔ (نغز) ۱، ۴، ۵ (شکل) اور ۱، ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ تجھ سے کس طرح اے فلک (م) تجھ سیں (ف، نقش) فلک آرزو کریں (نو) کس ہوس کی تجھ سے فلک (شع، شکل) دل بھی نہیں رہا (ف) کہ کچھ (ر) ۲۔ ایک دم میں یہ کثرت نمایاں (نقش، ش، پٹ، نکات) مٹ جائے ایک (کب، محمد) گر آئینہ کے سامنے ہم آکے (ف، نقش، ش، نکات، گر) گر آئینے کے سامنے ہم ایک ہو کریں (شع) ۳۔ نہ جایئے (ب) نہ جائیو (ک، د) نہ جائے تو (مخزن) نچوڑتے (ض) نچوڑیے کہ فرشتہ (خد) نچوڑ لیں تو فرشتہ (کب) نچوڑ دیں (مط، آ، د، مرکز، گر) ۴۔ سرتا بہ پازبان (نقش) پر کیا مجال جو (ب) ۵۔ منہ پھیر لیویں جس کے (ف) ۶۔ نہ گل (نقش، مط) جی میں ہوس (ک) ۷۔ کہ شب (ض) کہ اب زاہدان شہر (نقش) ۲۔ ندارد (ب، ض، خد، پٹ، نو) ۶۔ ندارد (پٹ، آغا)

(۱۰) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۵ (نغز) ۱، ۲، ۳ (شکل) اور ۲، ۳، ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ بتاں کا خریدار میں (ک) نہ زلف (آ، مرکز) نہ بیار (آ، مرکز) ۲۔ بھٹکی پھرتی ہے (م، ل، ک، لا، ر، شکل) جنس کا تو خریدار (ک) ترے حسن کا (ر) ۳۔ ادھر ۔۔۔ادھر بھول جاتا (ف) ادھر۔۔۔ادھر (خد، ر) بات کہنی (شکل، گل) سمجھتا ہوں میں ایک (آغا) ادھر۔۔۔اودھر (د) ۴۔ کبھی عیب (م) کہو عیب (نو، کب) ۵۔ کسی پر (نقش، آغا) بھلا

تیری (خد) تو رچڑھاوے (لا) چڑھائے (د)

۲۔ جینے سیں (فو) پر ایک بیزار (خد) اگر ہوں (ک سط، د، ر) ۴ ندارد (پٹ)
۳۔ ندارد (ک)

(۱۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (لا) نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۴، ۷ تا ۱۰، ۱۱ (نکات، گر) ۴، ۷ (شکل) اور ۱، ۴، ۷ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ اس نے کیا تھا (نقش، خد، نص، نکات) مجھے تو اگر کہیں (فو) کیا جو یاد مجھے (گر) جب سے میں اپنی خبر (م) میں اپنا اثر (فو) ۲۔ آیا ہے ایسے جینے سے (ف) آجاوے ایسے (نقش)، ۶ آیا ہے ایسے جینے سے اپنا تو دل ہتنگ (خد) کب تک (فو) کب تئیں اے خضر (خد، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۳۔ پھرتے رہے تڑپتے ہی (نقش) آہ نے زرہ اثر (ف) ۵۔ پڑیں ہیں (نقش) دل افگار (نو، ر) تن افگار سیکڑوں (مط) کوئی ایسا تو دیکھانہ (نقش) ایسا کوئی دیکھا نہ پھر (فو) ۶۔ عالم جفا جو چاہے (ش) تو پھر آپ ہی (خد) ۷۔ پھرتے تو ہیں بناے (ب) بنا کر (ف)، ۶ پھرتے ہو شیخ اپنی بناے جیدھر جیدھر (نقش) پھرتے ہو تو ج بناے اپنی (خد) بنا کے ج (ش) پھرتے ہو شیخ بنائے تم اپنی جدھر تدھر (فو)، ۶ پھرتے ہو ج بنائے تو اپنی جدھر تدھر (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز، گل) کسی کی نظر (ف، نقش، خد، محمد، نص، د، نکات، گر، گل) کسو سے نظر (فو) ۸۔ ۶ پونچھا میں۔۔۔ سبی مجھیں (نقش) درد سیں (فو) تیرے بھی گھر (ص، خد، ر) تیرا بھی ہے گھر (فو) ۹۔ فقیر کوں (نقش) ۱۰۔ ۶ تونے نہیں سنا ہے یہ مصرعہ مگر کہیں (نقش، خد، پٹ، کب)

دل تھا سو وہ بھی ہو چکا اب صرف داغ سب
بہتا پھرے ہے خون میں کہیں کا جگر کہیں

(۱۲) تمام نسخوں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲۔ (شکل) میں موجود ہے۔

۱۔ ہے یہ وہ زباں (نقش) ہے یہ وہ زبان سوسن (مط) ۲۔ دیکھیو (خد) دیکھتے (ک) میرے ہو گئے دشمن (خد) ۳۔ وقت کوں (فو) ہوں نہ لوگ یہ گلشن (آغا) پھر تو میں ہوں نہ (کب، نص) ۵۔ ۶ کیا کہوں اب میں رو سیاہ بختی (ک) ہوگا سب روشن (ب) ۶۔ درد میرے سے (ف) مدت کے کل مجھے اے درد (خد) مل گئے راہ میں (م) ۷۔ لڑ گئیں آنکھیں (خد،

پٹ، محمد، نص سط، آ، د،مرکز)یوں لڑ گئیں آنکھیں(فو)آنکھوں ہیں میں (ض) ہو گئیں آنکھوں میں ہی (نقش) ہو گئی آنکھوں میں ہی (فو، لا، آغا)۔ہو گئے آنکھوں میں ہی دو دو سخن (ر)

نوٹ: صرف ۲، ۳،۶، ۷ موجود ہیں (ف)

بوے یوسف ہے باغباں کے تئیں
پہنچے ہے گل کا چاک پیراہن

(۱۳)تمام نسخوں میں شامل بجز(ل، ک) نیز شعر نمبر ۱، ۲(شکل) اور ۱، ۳(گل)میں موجود ہیں۔

۱۔ معرفت کا دیکھا تو ہم نے ساحل (ف، آغا)ہم نے ساحل (ش)اور پار (ر) ۳۔ گر جبر ہے مگر قدر (نقش) ۴۔ تشنہ کامی (ف) ۶۔ اٹھ چکی ہے (نقش) اٹھ گری ہے (لا)اٹھ گئی تھی(آ،مرکز) گریاد ہیں تو (ض، نقش، فو)۵۔ ندارد (ف)

(۱۴)تمام نسخوں میں شامل بجز(ف) نیز شعر نمبر ۳۔ (نفز)اور ۵۔(گل) میں موجود ہے۔

۱۔جمع ہیں افراد (م، فو) جمع اور افراد (ک)کل سے سبب (ض) اوراق باہم ایک ہیں (نقش،فو، ک، مط) ۲۔گردو ہیں (خد) دو ہیں باہم (فوسط) جسم جان (د)۳۔ جبریل و آدم ایک ہیں (نقش) ۴۔ دل اوپر ہے قرآن (خد، فو) اس پر ہی (ض،سط،د،ر)قرآں کا وجود(محمد، آ، مرکز)۵۔ ودرد باہم دیکھ آنکھیں ایک ہیں(گل)

(۱۵)تمام نسخوں میں شامل بجز(نقش، فو، لا) نیز شعر نمبر ۳۔(گل) میں موجود ہے۔

۱۔ نہ کچھ ہم آپ طلب نہ (خد) نہ ہم کسو کی طلب نہ تلاش(ک) ۴۔ مکدر ہے (ک) نازک اگر دل سے کچھ مکدر ہوا(مط) تیرے یہ شعر ہیں (ش)

نوٹ: صرف ۱، ۵ موجود ہیں(ف)

(۱۶)تمام نسخوں میں شامل بجز(نقش) نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۷، ۹(ہند)۱، ۲، ۴(شکل) اور ۱، ۴، ۶ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ جو ہیں وو کہے جاتے ہیں (فو) جان سیں آگے ہی اپنے جو گذر جاتے ہیں (فو)حال سے اپنے (ک) ۲۔ فقیروں سیں (فو) وہ لوگ(م) مرنے کے آگے ہی (خد)۳۔ دیدہ لوہو سو ہو جائے (فو) ۴۔ تک ہی (ش) بزم میں کھولی ہیں(ک)۔جنھوں نے کچھ بھی (کب) سکی ہیں (محمد، نص، مط)۵۔ وہ باہنر۔۔۔اکثر (م) اہل ہنر سیکھ کر (خد) اہل ہنر سیکھ آکر (فو) ہنر سے آکے (آغا) ہنر سے آخر (آ، مرکز) جی سیں (فو) دل سے اتر جاتے ہیں (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)۶۔ ہے کسی راہ (خد) راہ سیں (فو)دل سے اتر جاتے ہیں(محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)۶۔ ہے کسی راہ (خد) راہ سیں (فو) جو نور بصر (نص) تو تو ہی ہوتا ہے (فو) ۷۔ ساتھ سیں (فو) چلے مرتے کیدھر (فو) ۸۔ مژگاں سے اگر (ب) ۹۔ مٹتی ہے دل عالم میں (علی) مٹنے کا دل (م، پٹ، محمد، نص، آ، د، ر، مرکز) عالم سیں (فو) ٹلنے کا دل (مط)

نوٹ: صرف مطلع اور شعر نمبر ۵۔ موجود ہے۔ مطلع اس طرح نقل ہوا ہے۔

نہ کبھو میرے سے ملتا نہ میٹھی باتیں ہیں (کذا)
جان اپنے سے جو کوئی کہ گذر جاتے ہیں (ف)

(۱۷)تمام نسخوں میں شامل بجز(ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا)نیز شعر نمبر ۳۔ (نغز)اور ا، ۳ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ نقش عیسوی (ض) ۴۔ ہوں میں گلچیں(ر)

(۱۸)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک)نیز شعر نمبرا۔ (نغز، گل) اور ا تا ۵ (طب) میں موجود ہیں۔

ا۔ پھنستا ہوں آپ ہی (اپنے) کم بخت(ب) آپی اپنے کم بخت (ر) ہوں آہ اپنے کم بخت (نغز) ہوں آپ اپنے کم بخت (تمام نسخوں میں سوائے (ب، ر) ۳۔ یاں سخت دل کے ہاتھوں (آ، مرکز) ۴۔ وہ گل یاں لٹا گئے ہیں گل رخت۔ الخ (تمام مطبوعہ نسخوں میں سوائے (نص)، وہ گل یاں مٹا گئی ہیں گل رخت (نص)۵۔ پھنستا ہوں(ب)

(۱۹)تمام نسخوں میں شامل بجز(ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک)نیز شعر نمبر ا تا ۴ (طب) میں موجود ہیں۔

ا۔ہار دامن (آ، مرکز) ۵۔ رکھتا ہے مرے دوش پہ ہار دامن(ب) گردن پہ وہ ہار

دامن (خد)۶۔ تو کیں ہیں میں پہ میری مژگاں (ب) تو کی میں نے (لا، کب) میرے مژگاں (آ، د، مرکز) کسو کی (ر)

(۲۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ۷۔ (نغز) میں موجود ہے۔

ا۔ کیوں نہ ڈوبیں رہیں (مرکز) ہے بنا مثل حباب (مط، د)۳۔ اشک میں یوں رہتے ہیں (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)۶۔ چاہو چلوں یہ وہ سرابستاں ہے (مط) آپا تو نہ دھر (ض، لا) آپا تو نہ رکھ (حسن) کہتا ہے کہ اب پاؤں نہ دھر (کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز)۷۔ درد میں تر (ض)

(۲۱) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک، لا)

ا۔ کس لیے یہ ٹوٹ بہی ہیں (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز)۳۔ رو رو کے بہاؤں (مط)۴۔ جلوے سے ہیں آنکھیں (ر) کشت مرا (پٹ)۵۔ سمجھ، پیچ نہ (پٹ، آ، مرکز) چھاتی کی طرح دل کو (پٹ، کب، مط، ر، مرکز) چھاتی میری کو دل کے تئیں کوٹ (آغا) تئیں دل کو مرے (محمد، نص، آ، د)۳۔ ندارد (آغا)

بیشتر نسخوں میں "چھاتی" چھپا ہے جہاں نقطوں کا التزام نہیں ہے وہاں "چھالے" بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ بعد کے ایک خطی اور چند مطبوعہ نسخوں میں "تئیں" کو بدل کر "طرح" کر دیا گیا ہے۔ مصرع ثانی میں "کوٹ بہی ہیں" کی مناسبت سے ذہن چھاتی کی طرف منتقل ضرور ہوتا ہے لیکن اس صورت میں شعر بے معنی ہو جاتا ہے چنانچہ قیاس کی بنیاد پر اسے "چھالے" بنا دیا گیا ہے۔

(۲۲) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک)

ا۔ پاس ہیں پر وہ ملا قاتیں کہاں (ر)۳۔ لوگوں سے (پٹ، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)۴۔ دل میں ہی اس کا خیال (آ، مرکز)۵۔ آتی۔۔۔وہ گھاتیں (کب) وہ گھاتیں (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)۵۔ ندارد (حسن)

(۲۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ا۔ (نغز) میں موجود ہے۔ ا۔ در سے تو اپنے ٹالے ہے (مط)۲۔ کوئی اور بھی ہے گا تو اگر

رہے ہے یہاں نہیں (مط) ۲۔ خدا ہی وہاں (مط) ۳۔ تھایاں دکان شیشہ (ر) تھنہ تیرے یہاں (کب) تیرے یاں (محم، مط، آ، د) تیری یاں (نص) کیوں کہ نہ روتی (نص) روئے نہ شمع ساں (آ، مرکز) اب بیاں یہ وہ بات ہے (کب، محم، نص، مط، آ، د، مرکز) ۶۔ نسخہ جات (ض، علی، حسن، پٹ، لا، کب، محم اور مط میں) "یہ بیت سنائیں بھلا کہاں" درج ہے لیکن بصورت موجودہ مصرع بحر سے خارج ہے چنانچہ شعر کی موزونیت کے پیش نظر "بیت سناویں" کی جگہ "سناویں بیت" بنا کر مصرع موزوں کرلیا گیا ہے۔ نہ ملا کوئی ہمیں (پٹ) نکتہ داں تو یہ بیت سناویں (مط) نکتہ دان تو سناویں بیت بھلا (د) یہ بہت سناویں بھلا (آ، مرکز) یہ بپت سناویں (آغا، ر) کسی سے (محم، نص، مط، آ، د، مرکز) ۷۔ کسی کو (محم، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) کہوں گا کہ (لا)

(۲۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (م) نیز شعر نمبر ۱، ۳ (شع) ۳۔ (نغز) ۳، ۴ (شکل) اور ۱، ۲، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ لے جاتیں ہیں (نقش) معلوم تم کوں سب (نقش) انوں کی خوبیاں (ف، فو) ورنہ ہے (پٹ، گل) ۲۔ خوب ہوں گے شیخ (نقش) ہیں گی (ک) یہ خوبیاں یہ طور یہ (ج) یہ طور کی محبوبیاں (ک) ۳۔ طاعت کی خاطر کم نہ تھے (شع) ۴۔ تمھیں ہی پر (ف، د، ر) تھے ہی (نقش) تھی ہیں پر (محم، نص، مط، آ) تھی ہیں مگر (مرکز) تھی ہی (گل) انکھیاں (فو)

(۲۵) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۴ (ہند، شکل) اور ۱۔ (نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ ہوں تو دلے (فو)، نزع میں ہوں میں ولے تیری گلا (ک) وفا پہ جیو کہا کرتا نہیں (نقش، ہند) (بی، ہند) دل تو ہے وہی وفا (ک) ۲۔ شوخ سوں (ف) وفا و شوخ تو (نقش) باتوں کو ہرگز (نقش) ۳۔ کھلتی ہے (حسن) جب لگتی ہے آنکھ (فو) آنکھوں سے اپنی میں گرا کرتا نہیں (ب، ض، علی، م، ل، ش، حسن، ج، ک، لا، آغا) آنکھوں سے اپنی خوں گرا کرتا نہیں (ف، نقش، خد، پٹ، کب، محم، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) آنکھوں ہی سے اپنے گرا (فو) ۴۔ ندارد (فو)

(۲۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (پٹ، ک) نیز شعر نمبر ۱، ۲ (شکل) اور ۱ تا ۳ (گل) میں

موجود ہیں۔

ا۔ ایدھر اودھر (نقش) تجھ بن ہم (خد، گل) جہاں جائیں (مط) ۲۔ مجلس میں نہیں آتا(ف) کون ہے مجلس میں جو تیری نہیں ہوتا (خد) بتادے کون ہے (آغا) بتادو کون ہے (مط، شکل) ہیں گو نظروں میں کھٹکتے ہیں(حسن) جو نظروں میں (آ) جو تیری نظروں میں (مرکز)اگر یہ ایک (شکل)

(۲۷)تمام نسخوں میں شامل ہے۔ نیز شعر نمبر ۱،۲(مخزن، گل) اور ۱تا۳ (شکل)میں موجود ہیں۔

ا۔ آہ پروے تو کوئی (ش) ۲۔ بیدار تو ہیں پر (فو، ک، شکل)۳۔ پیالوں میں قناعت (مرکز) چشم ہے یہاں خانہ (خد، شکل)

نوٹ: صرف شعر نمبر ا۔ فردیات کے تحت درج ہے(ف)

(۲۸)تمام نسخوں میں شامل بجز(فو) نیز شعر نمبر ۱،۳ (شکل) اور ۱،۲ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ کون شب (شکل) ۲۔ ہ دل لے گیا ہر ایک نہ کی مجھ طرف نگاہ (نقش) لے لیا (گل) ایسی تو دلبروں (ک) تو کوئی دلبروں میں (کب) ۳۔ سے وہ میرے جو تر نہیں (علی)جو تیرے وہ تر (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)

حیران ہوں کہ غم کی ضیافت میں کیا کروں
باقی تو مجھ میں قطرۂ خون جگر نہیں

(۲۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، فو) نیز شعر نمبر ا۔ (شکل، گل)میں موجود ہے۔

ا۔ ہاتوں کے ہاتھوں (نقش) ہاتوں ہی ہاتوں (ج) ۲۔ جس کے دل پر (ک) ۳۔ چمن سیں (علی)میں گریاں چمن سے (ل، ر) اسے ہے ورق گل گل کا گلستاں (ک) اس کو ہے ورق(لا)

(۳۰)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، ک) نیز شعر نمبر ۲۔(شکل)اور ا۔ (گل) میں موجود ہے۔

ا۔ اے جان یہاں جیتے ہیں (فو) جو سمجھو (م) سمجھے جو کہاں (آغا) جو سمجھے (پٹ، فو، کب، محمد، نص، آ، مرکز) ۲۔ زیست کہاں (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) کہیے تو ہاں (م) کہنے کو کہتے ہیں کہ ہاں (فو) کہنے کے لئے کہیے (مط) ۳۔ وصید مرتے کو بھی یہ تاب نہیں آتی نظر (نو) اب تلک یہاں (م) اب ہم ہیں یہاں (خد) توقع میں کے (پٹ)، جس توقع کہ ہم آپ یہاں جیتے ہیں (کذا) (فو)

(۳۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ج، فو) نیز شعر نمبر ا۔ (شکل) میں موجود ہے۔

ا۔ دل کو سمجھائے (پٹ) کہیے سودا ہے تو (م، نقش، پٹ، آ، د، مرکز) ۲۔ پوچھو کیا ہو تم (نقش) ۳۔ درد کو تو پہنچنا (ل، ش، خد) درد کو تو پوچھنا (گل)

نالۂ دل سنگ دل کے دل کے بیچ
جاکرے جاکر تو بیجا بھی نہیں

(۳۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۳ (ہند) اور ۲۔ (شکل) میں موجود ہے۔

ا۔ ہیں تو سب باتیں (نقش) یوں تو سب باتیں (مط) پر اثر ہوتا ہے نہیں دل کو کہیں (ف) ہے کب دل کے تئیں کہیں (نقش) پر اثر دل کو تو ہوتا ہی نہیں (ج) ۲۔ نیند آئی ہمیں (نقش) دیکھے بن نہ (پٹ) ہے وہ فتنہ حسن کا (آغا)

(۳۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ا۔ (شکل، گل) اور ۱، ۲ (طب) میں موجود ہیں۔

ا۔ بن کہے تو کہے (آ، مرکز) ۲۔ ہے معنی بلند (ب، علی، کب) عرش سے پرے (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز)

(۳۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، فو) نیز شعر نمر ۲۔ (نغز) اور ۱، ۲ (شکل، گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ دو نگاہیں (ض، ف، کب، مط) نگاہیں دو چار ہوتی ہیں (لا، شکل)، برچھیاں دل کے پار (ج، مط، د، ر) دل میں (لا) ۲۔ اس کے دل (مط)

نوٹ: صرف مطلع موجود ہے (ف)

(۳۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۱،۲ (ہند) ۲۔ (شکل) اور ۱۔ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ نکتہ رسی سیں تیرا (نقش) تیئں کماں پاؤں (آ، مرکز) ۲۔ جان کا اماں (ف) کہ حال میں کہوں گر (نقش)

(۳۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز دودنوں شعر (مخزن) میں موجود ہیں۔

۱۔ رہتے ہو اور آنکھوں دیکھنا (ف، خد، ج) آؤ تو کچھ یہ دور نہیں (نقش) ۲۔ چاہتے وہ تو جہاں جل جاویں (آ) چاہتے ہو تو جہاں جل جائیں (مرکز) چاہتے وہ تو جہاں جل جائے (مخزن) ۳ ایسی سرد آہیں تو راہ عشق میں منظور نہیں (ف)

نوٹ: "نیں" بجائے "نہیں" بہ طور ردیف ہے (مط) اور بقیہ نسخوں میں "نہیں" ہے۔

(۳۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (ل، نقش ش، ج، نو) نیز شعر نمبر ۱۔ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ پر اور ہی (ض) پر یہ اور ہی (م، پٹ، کب، محمد، نص، آ، د، مرکز) ۲۔ اپنے دل میں جو (خد، پٹ)

(۳۸) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، نو) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) ۱۔ (ہند) اور ۱،۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ سیر کر غافل جہاں کی زندگانی (پٹ) ۲۔ رو رو طبیب (خد، نغز) یہ ہے اس کی (ض) جاودانی پھر کہاں (ف) کوئی دم میں (آ، مرکز) ۲۔ ندارد (آغا)

(۳۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۱۔ (طب، شکل) میں موجود ہے۔

۱۔ کب ذہن (م) ۲۔ شعر میں میرے دیکھنا (مط، آ، د، مرکز) ۳ ہے یہ آئینا سوائے سخن (نقش)

(۴۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، نو) نیز شعر نمبر ۱۔ (ہند، طب، شکل، گل) میں

موجود ہے۔

ا۔ ہووے ہے (ف) کہیں ہوا ہے (ہند) ہم کو حجاب (ک) ۲۔ نگاہوں میں سارے عالم کو(ف)

(۴۱)تمام نسخوں میں شامل بجز (ب،ف، نقش، حسن، فو) نیز شعر نمبر ا۔ (ہند، شکل، گل) اور ا،۲ (طب) میں موجود ہیں۔

ا۔ بتاں کی صورت (شکل) خدا نے گھر میں (مط) ۲۔ ایسا ہی دل میں تیرے پامال (پٹ) نہ کچھ جگر جگر میں (محمد، نص، مط، د)

ردیف " افراد "

(۴۲)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، ش، ج، فو، ک)

کسی کا (خد)

(۴۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ج، فو) نیز تذکرہ (گل) میں موجود ہے۔

نہیں مجھکو تمنا۔۔۔۔۔۔پہونچوں(ل) ملک ہوں (کب) میں قدموں (خد)

(۴۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو، ک) نیز تذکرہ جات (گر، ہند، شکل) میں موجود ہے۔

پہ دو ہی (نقش)

(۴۵)تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز تذکرہ جات (طب، شکل) میں موجود ہے۔

نرگس کی گو (نص، مط، آ، و، ر، مر کز) نرگس کو گو کہ (خد) آنکھ ہیں پر(ش، لا)

(۴۶)تمام نسخوں میں شامل بجز (فو، لا) نیز تذکرہ (نغز) میں موجود ہے۔

شمع میں رشک (خد)

ردیف " و "

(ا)تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، فو) نیز شعر نمبر ا۔ (ہند) ا،۲،۵ (شکل) اور ا،۴،۵

(گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ مانع تھی ہم وو(ب)، کچھ کام نہیں وہ بت خود کام کہیں ہو(ہند)۲۔ کب تیئں یارو (خد) خورشید کے مانند (نص، مط، آ، د، ر، مرکز)مانند پھر دن کب تیئں (مط)، جو صبح کہیں ہو تو مجھے ۔الخ (ک) مجھے ہووے (شکل) ۳۔ کہیں کو جام (آ،مرکز) ۴۔ تم نے ہزاروں (م،گل)ایک تو اتنوں میں (خد) ۵۔ کہ تو بدنام (خد)۴۔ ندارد (ک) ۳۔ ندارد (آغا)

نوٹ: صرف ۱،۲،۵ موجود ہیں(ف)

(۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۱۔(مخزن، شع، نغز) ۱،۴ (طب) ۱،۲،۳،۵ (شکل) اور ۱،۳، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ اگر گل میں تو نہ ہو(ض) گل میں کہ جس گل میں بو نہ ہو(محمد، آ، د، مرکز) ۲۔ اگر میرے درمیاں (نقش) ہووے اگر نہ قوت احوال درمیاں (خد) حول قوت (آ،د، مرکز) میرا درمیاں (شکل) ہو سکے سو وہ تم سے (ک) جو تم سے ہو سکے (نص)۳۔ کی بھی تمنا (ض) کی تھی تمنا (ل، ش، خد، ج) جو کچھ کہ ہم نے ہے کی تمنا(نقش)کی تھی تمنا ہماری ملی مگر (ج) تمنا اگر ملے (ک) پھر آرزو (ک) ۴۔ اہل نظر تمام (خد) جو اہل زباں (ک)جوں شمع جو نہ ہوویں گر (آغا) کبھی گفتگو (نقش، محمد، نص،مط، آ، د، مرکز)۵۔ کسو کے ہاتھ بھی ہرگز (ف، ل، محمد، نص، آ، مرکز) کسی کے ہاتھ (نقش، خد، شکل) ۲۔ دل کوں(نقش)۳۔ ندراد (لا)

نوٹ: صرف ۱،۲،۵ موجود ہے۔(ف)

(۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، فو) نیز شعر نمبر ۳۔ (گل) میں موجود ہے۔

ا۔، شہادت غیب خاطر ہے تو چاہ گواہی کو (کذا) (خد)غیب کے چاہو تو حاضر (مط)۲۔ کیوں کر (نقش) آہ کولی سے کولی کیوں کر سیاہی کو (خد) ۴۔ رحمت سیں (نقش) نہ رہ جاے (مط) سمجھا گر تو (نقش) سمجھا کرنہ اپنی (خد، آ، مرکز) سمجھا کر یو اپنی (مط، ر) ۵۔ نہ ہستی پر ضروری ہے (نقش) یہاں کیا کیجیے اے درد (د) ۴۔ ندارد (پٹ)

(۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۴،۷ (شکل) اور ۱،۲،۷ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ دل داغدار کو (نقش) ۲۔ کوچے کو اے صبا (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) جاتی تو ہے گی زلف کے (گل) پر دیکھیے (نقش) ۴۔ کہو بال فراغ (نقش) ۶۔ ہر گاہ بے تمیزی عالم کرے ہے کب (م) یہاں بانگ فراغ (نقش) ۷۔ اے درد آپ کو بھی کیا رفتہ رفتہ گم (ش) آپ کو ہی گم (مط) چلا ہوں میں (ک)

نوٹ: (۱) صرف ۱، ۲ موجود ہیں (ف) (۲) نسخہ "نقش" کے مرتب نے مطلع کو ایک خط کھینچ کر غزل سے علاحدہ کر دیا ہے۔

(۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۱، ۳۔ (نکات، گر) ۳۔ (نغز) ۱، ۲، ۶، ۷، ۱۰ (طب) ۳، ۹ (شکل) اور ۲، ۳، ۵، ۹ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ مجھ کوں (نقش) ہمکوں (پٹ) فرماتا ہے تم (ف) فرماتے ہو تم (گر) پاے بوسی غم (ک) ۲۔ کے مانند میری جیب (نص، مط، آ، د، مرکز) کے مانند (ر) چاک کو موجب ہے تو، تو ہی اسباب (نقش) ۳۔ ڈال دینا (ض) دل دینا (پٹ) اوس کوں ہر طرح (ک) پر مجھے ہر پھیر آرہنا (نقش) پر مجھے پھر پھر کے آدیکھنا اس کے (ک) ۴۔ خاک ہونے میں کیا (ض، پٹ، ج، لا، آغا) ہوتے بھی کیا (ل) ہوتے میں کیا (ش، کب) ۵۔ تیغ یار (لا، ر، گل) ہمارا تو لہو (آغا) ۶۔ بے روغن چراغ (ک) تجھ کوں اڑ گیا (نقش) ۷۔ ے خوارگی پرے پرست (خد) ے خواری کی خاطر ے پرست (ک) ے خوار کے لیے ے پرست (کب) انھوں کا محتسب (ک، کب، محمد، نص، آ، مرکز) ۸۔ ء کہتے ہیں روشن ضمیران بات اہل درد سے (نقش) ء تب زبان شمع کو ہے جسم سے ہی گفتگو (نقش) جسم ہی سے (ک) کو بھی چشم سے ہے گفتگو (محمد، نص، آ، د، مرکز) چشم ہی سے (مط، ر) ۹۔ معنی تحقیق میں (نقش، گل) تحقیق ہے (ک، کب، مط) گو معنی تحقیق (شکل) رنگ تو ہے (گل) ۱۰ اسیکڑوں ہی جسم ہو کر باغ سے نکلے (خد) سیکڑوں ہیں تخم (محمد)

نوٹ: صرف ۱، ۳ موجود ہیں (ف)

(۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۲، ۴۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ آنکھوں سے میں اپنی چشم (ر) دیکھوں اس کے ناز (ض، خد) عیاں ہے ہر جگہ (ف، ک) دیکھوں میں اسی کے ناز (ج) دیکھوں ہوں اس کے راز پنہاں (ک، آ، مرکز) اسی

کے راز پنہاں (محمد،نص،د) کسی کے راز پنہاں (مط) ۲۔ زمانے کو دکھایا ہے (ض،خد) کیا دیکھا (ل،ش،ک) دیکھاتا (نقش) کو دکھاتا (آغا) دیکھوں زمانہ تو دکھاتا ہے (کب،نص، آ،مرکز) دیکھیں زمانہ تو دکھاتا ہے (مط،د) زمانے میں دکھاتا (گل) ۳۔ کچھ یہ ہی اطفال ـــ دیوانوں کے (نقش) ٭ بھرے ہیں پتھروں سے کوہ بھی دیکھ تو داماں کو (نقش) کوہ بھی پتھروں سے یہاں دیکھا تو داماں کو (آغا) پتھر سے داماں کو (آ،مرکز) ۴۔ چمکتے ہیں (لا، ک، کب، محمد، نص، آ، مرکز) جھمکے ہیں (نقش) جھلکتے ہیں (حسن) جھکتے ہیں (گل) سوراخ ہستی کے (ر) میں نے داغ پنہاں کو (آ،مرکز) ۵۔ کچھ میں نے نہ ہرگز (نقش)

نوٹ:صرف مطلع موجود ہے (ف)

(۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۱،۲(مخزن) ۱ تا ۳ (شکل) اور ۲،۳(گل) میں موجود ہیں۔

۱۔نہ خواہش ہے کہ شاہی ہو (ک) الٰہی ہووے جو کچھ کہ (ض) ہووے وہ کچھ جو کہ (ک) ہووے وہ جوکچھ کہ (ر)۲۔ کینے کے سوا ایسا بھی کوئی کام کرتا ہے (خد)ایسے کام (نص) اور اس کی روسیاہی ہو (شکل) ۳۔٭ نہیں کچھ بے وفائی کا تیری شکوا مجھے ہرگز (آغا) کسی سیں (نقش) کسی سے (مط، آ، د، مرکز)

(۸)تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، نو)نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) اور ۱۔ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ یہاں نہ دل کو کسی سے (ل) یوں یہ توجی مت (ض)یوں پہ جی مت (خد) پہ توجی(ک) یوں پہ یہ جی (آغا)۲۔کب تلک (ف)

(۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۱۔ (نکات، گر، مخزن، گل)اور ۱،۲(شکل)میں موجود ہیں۔

۱۔ تو بیداد کرو (م، آ، مرکز) بندوں(خد،گر، مخزن، شع، شکل،گل)پہ نہ آجائے (ب، ش،شکل)پر نہ آجائے (نقش) دل میں کہ (ل،ج) آجاوے (خد) پر نہ آجاے کبھی جی میں (شع) ۲۔ منغض (نقش، د) نہ کہیں عیش (مط، آ،د،ر،مرکز) محفل (خد،آ،مرکز)

(۱۰)تمام نسخوں میں شامل بجز(نو) نیز شعر نمبر ۱۔(گل) میں موجود ہے۔

ا۔ تلک ہی رکھوں (گل)۲۔ تلک وہی دامن (ب) ایسا ہی (نقش) لیے پھر ہے تو (نقش)۲۔ ندارد (ف)

زائد:

(۱) یک لحظہ اور بھی وہ اڑاتا[1] جہاں کا دید[2]
فرصت نہ دی زمانے[3] نے اتنی شرار کو
(۲) بجلی کی طرح اس[4] سے ہے ہر ایک کو حذر
لے جاؤں کس طرف میں دل بے قرار کو

۱ اڑتا (نقش) ۲ چمن کا دید (آبِ حیات) ۳ زمانہ نے (نقش) ۴ اسے ہے (نقش)

(۱۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز، گل) میں موجود ہے۔
ا۔ اے یار اس طرف سے منہ اپنا نہ موڑیو (علی) نہ منہ اس کا موڑیو (آ، مرکز) ۲۔ در قفس سے بے بال (نقش) کچھ اسے پر نہ چھوڑیو (نغز) کچھ پہ جیتا نہ چھوڑیو (گل)

(۱۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ا۔ (شکل، گل) میں موجود ہے۔
ا۔ ساقی شراب ہو (ف، ش) دے بھی جو (م) ساقی جو تنگ (لا) دوران (آ، د، مرکز) ۲۔ ندارد (ف)

(۱۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ا۔ (نغز) میں موجود ہے۔
ا۔ کبھی (نقش) اے تنگ خو (پٹ) اے تند خو تجھکوں (علی) او تند خو (آ، مرکز) آنکھ بھر کر (ف، نقش) ۲۔ ہماری (نقش، آ، مرکز) ۲۔ ندارد (م)

(۱۴) یہ دونوں شعر صرف مطبوعہ نسخوں میں ملتے ہیں۔

(۱۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک)
میں تمہی کہتا کہیں تو اور۔ الخ (حسن) کبھی آیا کرو (محمد، نص، آ، مرکز)

زائد:

کوئی دل ہے کہ او سے شوق گرفتاری ہو
وہ ہنستا ہے جسے مرنے سے ناچاری ہو

ردیف "ہ"

(۱)تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۱۔(نغز) ۱،۳تا۷ (ہند) ۱تا۷ (طب)۱،۲،۴،۶ (شکل)اور ۱،۴(گل)میں موجود ہیں۔

۱۔ہاتھوں سے ستم دیدہ(مط) ، گردن ہے تو صدپارہ خاطر ہے تو (پٹ) گردل ہے......... خاطر ہے تو (شکل) ۲۔ ، میں گلشن ..... خفگی طالع (شکل) سرسبز تو ہے لیکن (نقش)سرسبز تو ہوں (شکل) ۳۔چونکے نہ ابھی یہاں سے (نقش،کب، محمد، نص،آ،د، مرکز) سوزیدہ (طب) ۴۔ اوروں سی ہنستے ہو (ف) اوروں سے ہم ہنتیں ہو (کذا) (نقش)کوئی جنس کے ہی تو وزدیدہ (ض) نظر کوئی (مط،د،گل) پھینکو ہو تو (ہند) ۵۔ پر تو ہی یہ عقدہ تو (آغا)بھی یہ عقدہ تو تو کھول(کب) بھی یہ عقدہ تک دے کھول صبا(ہند)زلفوں میں کے...... نامہ وپیچیدہ (ض) زلفوں میں کے (آغا،ک،کب، نص) کہیں بھیجا (خد)۶۔ عالم گر ہووے تو (خد) ہووں تو ہوں (ہند) ۷۔ کرتا ہوں جگہ دل میں (خد) ابرو پیوستہ (آ،ر، مرکز) تیرا تواب مصرعہ (نقش) تو ہے مصرع (خد)تیرا اب ہر مصرع (ک) درد ترا تو یہ ہر مصرع (ہند) ۵۔ ندارد (نقش)

(۲)تمام نسخوں میں شامل بجز(نو) نیز شعر نمبر ۹۔ (نغز) ۱تا۶،۹ تا۱۱(شکل) اور ۱،۴،۹(گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ رکھتا ہے میرے (ق) ۲۔ کسی سے (شکل) جزو تن گرہ (ف، نقش،ک) ۳۔ زلف باسمیم (پٹ) نافے میں ہی ہو (پٹ) نافہ میں بھی ہو (کب) نکہت (محمد)۴۔ دلی کیجیے نظر (خد) سحر وار (گل)۵۔ سعی میں ہیں سدا (حسن)چند ہے سعی میں سدا(کب) سعی میں ہی رہا ناخن (مط،د) کٹھن گرہ (ف، خد،شکل) ۶۔ جب چاہتا ہے عقدہ (آ،مرکز)آتا ہے آزبان پہ (نقش) زباں پہ (مط) ۷۔ دل خفا (ف،ل، حسن، خد، محمد، نص،مط، آ،د،ر، مرکز) تن خطا (آغا) ہے جوں حباب جامہ پہ یہ پیرہن (کب) جاں پہ (مط)۸۔ پتھر کے دل کی گانٹھ (ب،خد) نیز "نص" کے حاشیہ پر)جی کی گانٹھ (ک) شیریں کے سرپر نہ کھلی (ض) دل کی پرانی کھلی (خد) ۱۰کسو کو (م) چھوڑے ہے یہ گانٹھ (شکل) ۱۱۔ واشد کبھی (خد) ۸،۹،۱۰ ندارد

(نقش) ۵،۶،۷ ندارد (لا)

(۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۱،۲،۴ (نکات) ۱،۴ (گر) ۱،۲ (مخزن، گل) اور ۲۔ (شکل) میں موجود ہے۔

۱۔ ناز نیناں کو (ب) کوں تو مری جان (ف) ۲۔ ہاتھوں ہی کے میں (نکات) رہتی ہیں گریبان (ف) کشتی ہوتی ہے (گل) ۳۔ تروار کو رکھتا ہے (ض) صدا سانگ کے ساتھ (م) سدا میان کے ساتھ (نقش، خد) تلوار (علی، نقش، ش، خد، ج، لا، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) تلوار کا رہتا ہے سدا میان کے ساتھ (خد) ۴۔ یہی یہ مطرب نوخیز (نقش) جاتا ہے چلا تیری (خد، نغز) ہر اک آن کے ساتھ (خد، آغا، مرکز) چلے تیر ہر ایک (نکات) ۵۔ ہر چند اگر تو ہوا ہے مور ضعیف (ف) تو ہیں مور (لا) گوہوں مور (نص) تجھ کو سلیمان (ف) اور نسبت وے مجھ کوں (نقش) مجھکوں (ک، لا)

(۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۱،۲،۶ (شکل) اور ۱۔ (گل) میں موجود ہے۔

۳۔ نظر آجاوے (نقش) نور جگر (ل) سود جگر (نقش) تب رہے (کب) سوزاں جگر (ر) ۴۔ لیے جاتے ہیں (ض، حسن، لا) جاتے ہو (پٹ) جاتی ہو (کب) ۵۔ شمع کئی جل کے (ل، ش، پٹ) شمع تو جل بجھی اور صبح (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) اب میں درد (ل) پوچھوں اے درد (نقش، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)

ایک ہی جست میں لی منزل مقصود اس نے
رہ رووا! رشک کی جا ہے سفر پروانہ[1]

(۵) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ب، ف، م، ل، نقش، خد، ج، نو، ک)

۱۔ یہ بے اختیار (ض، حسن) دل تو بے اختیار (لا) ہو گر آہ (کب، محمد، نص) ۳۔ برچھی ہی (آغا) ۴۔ اور میرا تو ہے گواہ (علی) میں ترا اور تو ہے میرا (مط، آ، د، مرکز) ۵۔ تو سمجھو (محمد، نص، د) تم سمجھو (مط) تو سمجھے (آ، مرکز) ۷۔ دیدو وادید (ض) ۹ شوخی کی عجب

---

[1] راہ رو (مط، ر)

(آغا)۱۱۔حاضر ہو (حسن)مصرع دوم ندار (حسن) آگے بھی ہے (آغا) ۴۔ ندارد (آغا)

(۶)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف،ل، نقش، ش،خد)نیز شعر نمبر ا۔ (نغز) میں موجو دہے۔

ا۔عجب بدنام (نغز)۲۔ صراحی اور کدو (ب) کدو تک (محمد، نص،مط، آ، د، مرکز) ۳۔ نہ پوچھو کچھ (فو) گزری ہے (آ،مرکز) ۴۔ ایدھر بھی اے ساقی (فو) اون آنکھوں (کب) کم حوصلہ (م) ۵۔ نہ ہو جوں گل (د) ۲۔ ندارد (پٹ، آغا)

(۷) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ا۔ (نغز، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ نورسیں ف) نظر کر اس کے (آ، مرکز) ۲۔ تجھ بن کہ اے ساقی (مط) اور مخمور (نقش خد)۳۔دو دختر رز کوں (ف) بیٹھای غرض یہ دختر (م) وہ دختر رز کو (ش، خد) دختر رز کوں (علی،فو)نہ پوچھو (م،ش، آغا، آ، مرکز)اس کوں مینا (ف) ۴۔ ہاتھ سیں (فو)

(۸)تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، فو)نیز شعر نمبر ا۔ (مخزن، ہند، گل) میں موجود ہے۔

۲۔ عمر بس کو تاہ (خد) ۳۔کرتے ہیں(ض، علی، م) لوگ کرتے ہیں کہہ کر (نقش) خلق کرتی ہے (ل، ش، خد،پٹ، ج، ک، لا، حسن، محمد، نص،مط، آ، د، ر، مرکز)کرتی ہے کہہ کے یاد اللہ (ک)خلق کہتی ہے (آغا) کر کے یا(خد)

نوٹ: ا صرف ۲ موجود ہے (ف)۲۔ صرف ۳ موجود ہے (حسن) اور شعر کی صورت یہ ہے۔ ۔

دردؔ اپنی طرف سے حاضر ہو خلق کرتی ہے کہ کے یااللہ (حسن)

(۹)تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، فو) نیز شعر نمبر ا،۲(شکل،گل)میں موجود ہیں۔

ا۔ ہے دوانوں کی طرح (ل، پٹ، ج، محمد، نص، مط، آ، د) ہم دوانوں کی طرح (مرکز)۳۔نالۂ دل ! میں تجھے لے بھی پھرا شہر بہ شہر (نقش) نالۂ دل بھی میں لیے(کب) کچھ دل تاثیر (نقش، ش،ک، آغا)، آہ تونے نہ کیا ٹک (کب)

نوٹ:صرف ا،۲۔ موجود ہیں (ف)

(۱۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب،نو) نیز شعر نمبرا۔(نغز،گل) میں موجود ہے۔
ا۔ تو آشنا تو دیکھ (ض) بندا بھی آوے (نقش، ش) بندہ بھی سامنے ہو تو بھی خدا (آغا)
۲۔ جلوہ گاہ ناز (ض) ہو سب جلوہ گا (نقش) ہو کہ سنگ ہو ہے سب (خد) جو آئنہ (کب)

زائد:

آیا ہے جیو میں اپنے کہ پھر توبہ توڑیے
ساقی تجھے قسم ہے اس ابرو ہوا کو دیکھ

ردیف " ی "

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش،نو) نیز ۱،۳تا۹ (طب) ۲،۵،۸ (شکل) اور ۱،۲،۹ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ بخت سیاہ (مرکز) ۳۔ دل میں کر دیا اپنے حواس میں خلل (ب، محمد، نص) دل میں کر دیا اپنی تو اس میں کیا خلل (حسن) کر دیا اتنی تو خوش نے خلل (کذا) (ک) حواس سے خلل (آغا) دل نے کر دیا اپنے حواس میں خلل (کب، مط، آ، د، مرکز) بلائے جسم ہے نغمہ وتال (ک) بلا ہے چشم ہے (کب) ۴۔ درمیان سے اپنے تئیں (مط) ہولے تو درمیان (آ، مرکز) ۵۔ آہ کھینچے (ک) بادنوش ہے (ج) نائے نوش (ک) ۶۔ تجھے نہ چاہیے (خد) جنون نہ (د) رہزن عشق (خد) ۷۔ نہ چھیڑیو (ض،ل، خد، ج، لا، ک، آغا، کب، نص، ر) نہ چھوڑ تو (م) ۸۔ جگہ موسم ناوتوش ہے (خد)

(۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، نو) نیز شعر نمبر ۸۔ (نغز) ۱ تا ۹ (طب) ۲،۳ (شکل) اور ۱،۳،۵ (گل) میں موجود ہیں۔ ا۔ آفت وجاں (مرکز) قرار ہوش (تمام نسخوں میں سوائے (ب، م، ل، خد، پٹ، آغا، گل) جن کے (آغا) ۲۔ کچھ بھی جو تجھ کو ہوش ہے (خد) ۳۔ گفت وشنود (ض، علی، حسن، ک، طب، شکل، گل) دہان ہے (ض، م، ل، علی، خد، پٹ، ج، حسن، آغا، کب، ر، طب، شکل، گل) گل ہی تمام (م) غنچہ بھی دہان ہے (حسن) ۴۔ کرے ہے سو نہیں (ک) تو یہ نہیں (آ، مرکز) ۵۔ حادثہ زمانے کا تیری جفا وکیا بلا (کب) جفا ہو کیا (گل) یاں پہ نوش ہے (آ، مرکز) ۶۔ چھپے نہ چھٹ سکے (ب، ر) چھپا نہ

چھپ سکے (علی، کب) ہم نے تو ایک معصیت چاہی چھپے نہ چھپ سکے (خد، د) چھپے نہ چھپ سکے (حسن) ہم نے تو ایک معصیت چاہیں چھپے نہ چھپ سکے (مط) ۔ ہم سے تو ایک معصیت چاہی چھٹے نہ چھٹ سکی (ر)۷۔ ۔ جا کے کہیں یہ ناتواں۔۔۔ بیاں (ک)۹۔ درد نہ سر چھپایئے (حسن) سر میں دوش ہے (خد)۶۔ ندارد (ک)

(۳) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱۔ (نغز) ۱،۲،۶ (ہند) ۱،۴ (شگل) اور ۱،۴،۶ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ سکھلائیں (نو) اے مرے خدا تو نے (خد) میری اے وفا(نو) ۲۔ بے کسوں کی عبث (نو) کیا عبث بے کس (آغا) کیا کیا تو نے (علی، حسن، نو، ہند) ۳۔ حال یہ سن مرا (پٹ) لگا مرا کہنے (مرکز)۴۔ کہتے ہی ہو جیومت (نقش) ہو جیومت (پٹ، آ، مرکز) ہم جو کہتے تھے ہو جومت (نو،لا) ۵۔ منہ گیا موڑ (نو)۶۔ ۔ اس کو چھپر اوپر رکھا تو نے (کذا) (نو) ۲،۴۔ ندارد (ف)۶۔ ندارد (آغا)

زائد:

باتیں اپنی جو اب سناتا ہے مجھ کو سمجھا ہے کہو تو کیا تو نے (نقش)

نوٹ: تمام قلمی نسخوں نیز نسخہ کب، مط، د اور تذکرہ "گل" میں یہ غزل ردیف "ن" میں "تو نیں" ردیف کے ساتھ درج ہے۔

(۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب،ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، نو، ک) نیز شعر نمبر ۱۔ (نغز) میں موجود ہے۔

۱۔ ۔ دل مرا یہ دکھا دیا کن نے (کب)۳۔ توں مرے چاہنے کو (پٹ) تو میرے چاہنے کو (کب) تو میرے چھاتی کو (آغا) ۵۔ مجھ تک بلا دیا (پٹ،کب)

نوٹ: ہر جگہ "کس نے" ردیف ہے (محمد،مط، نص، آ، د، مرکز)

(۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف،نو) نیز شعر نمبر ۱۔ (گر)۱،۴ (مخزن، نغز، شع، گل)۱،۳،۷ تا ۹ (طب) اور ۱،۶(شگل) میں موجود ہیں۔

۲۔ دل پہ سنگ ہے (نقش) جو ہو سو (آغا) ۳۔ آنکھ کھلی سوے دنگ ہے (نقش) آنکھ

گی ہے سو دنگ ہے (خد) یاں تک بھی (مط) ۴۔ تھا مجھے (پٹ، کب، ر) مستی خراب (آغا) طرنگ (ب، ض) تیرا ترنگ (خد) ۵۔ تیری زبان ہی اس کو توکام (ک)۸۔ نظر آیا نہیں (ل، ج، حسن، ک، آ، مرکز) کہ رنگ ہے (نقش) گردش جہان کا (حسن)۹۔ شگفتہ ہودیں کہ ہودیں ہے اس میں درد (نقش) کہ اس میں میں (ش) اس تئیں (لا) ہووے ہی ہوئے گر اس میں (خد) ہووے سو ہووے (آغا) کچھ اور رنگ ہے (نقش،مط، آ، مرکز) ڈھنگ ہے (خد)

(۶) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ا، ۳، ۶ (نکات) ا، ۱۳ (نغز) ۳، ۶، ۱۰ (شکل) اور ا، ۴، ۶، ۱۳ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ ہر طرح ترے جلوے (پٹ) ہو کشتہ (ض) ان میں بھلا دے (حسن) اس نے بھلا دیے (آغا، محمد، مط، آ، د، مرکز) ۳۔ اب تئیں تیری نہ داد خواہ (ب) روتے ہیں چشم آب پہ یہ تیرے (نقش) روتی ہے (ش، ج، آ، مرکز)، روتی ہیں چشم اب تئیں یہ تیری داد خواہ (نص، مط، د، ر) روتی ہے۔ یہ تیری داد خواہ (آ، مرکز) کتنے ہی (ب) قصے چکادے (م، نقش، خد، پٹ، ج، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز، شکل) کہتے ہی تیغ ابرو نے قصے (نقش) کہتے میں (خد) کہتے ہیں (ک) ۴۔ نامور ملک (ک) جانے کدھر سے اڑا (گل) ۵۔ پگھلائے دل اثر نہ میرے (نقش) دل ابر کا مرے حال (خد) حال پر کہیں (پٹ، حسن) روتے روتے ہیں نالے (ض) روتے روتے ہی نالے (حسن، ک) ۶۔ جس نے اک آن (ف، م، ل، ش، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) یہ کیا خیال ہے (آغا) خرام تھا (گل) حشر کے آگے (نقش) حشر سے آکر (گل) ۷۔ عالم ہیں (نقش) پاگ گہر (ر) یونہی گھلا دیے (نقش) روزگار نے تو سبھی گھلادے (ک) رونے سے روزگار میں یوں ہیں بہادیے (آغا) ۸۔ گرفتار یہاں کیے (نقش) گرفتار یہاں کہیں (حسن) چھوڑا دیے (نقش) کر آج اپنے کسی نیں (خد) کسو نے (نو) بہادے (آغا) ۹۔ تو کیا ہے کہ (آغا، محمد، نص، آ، د، مرکز) ہزاروں بہادے (ب، ض، ف، خد، حسن، آغا، مط، ر)، یوں ہی برس۔۔۔۔۔ بٹھادے (نقش) ۱۰۔ پیالہ دو تیری (کب) ۱۱۔ دوراں میں اہل قبر تمام نسخوں میں سوائے (ب، ض، ل، ش، ج، کب، محمد، نص، مط، د) اب شور (آغا) اہل آرزو (نو) دوران اہل قبر (آ، مرکز) تک ہی نہ (ض، حسن) دوں ہی جگا دے (نقش) کہ ان نے جگا دے (خد) کہ تونے جگادے (ک، ر) نہ ہونے پائے (آغا) ۱۲۔ تھے سو سب اٹھادیے (ش) ۱۳۔ گرم اشک (ل) اعضا ترے (گل) اور کچھ ڈبادے

(پٹ، نص)۷۔ ندارد (ض، حسن)۶۔ ندارد (ک)

نوٹ: صرف ۱،۸،۱۱،۱۲۔ موجود ہے (نو)

(۷)تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، پٹ) نیز شعر نمبر ۲،۸(نغز) اور ۱،۲،۵ (شکل،گل)میں موجود ہیں۔

۱۔ منہ ڈھانک (علی) ۲۔ اودھر ہی لے جائے (ض)اودھر ہی کولے جا(فو،ر) قاصد کو کہو (ک، آغا، شکل، گل)جب تلک (ب) جب لگ (فو)۳۔ سوتے ہیں تیرے(فو) ۴۔ جتادی، جتی (ل)زنداں (ک) جتادے تو بیخود ہے یہ اتنا (آغا) گھر ہی میں (ب) آتا ہے (د) ۵۔ چلی تھی (فو) چلی ہے (نص، مط، آ،د ،ر، مرکز) جب تک دو قدم (ل) چل کر ادھر (خد) جائیں جب (علی)قدم گر ادھر (کب)تب جانے کہ جب(محمد، نص، آ، د، مرکز) ۷۔ اے صبح رواں (مط)اس بحر میں ہستی کے کوئی سعر (ک) ۸۔ اضافت ستی مری (ک) کیوں کہ پھر آوے (ک)۷،۸ ندارد (فو)۵ندارد (ک)

نوٹ: صرف ۱،۲،۵ موجود ہیں(ف)

(۸)تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، فو، ک)نیز شعر نمبر ۱،۶(نغز) ۱تا ۵ (طب)۱،۲،۵ (شکل)اور ۱،۲ (گل)میں موجود ہے ہیں۔

۱۔اذیت کو تیرے غم (ض)اذیت تیری کوئی غم کی (پٹ)اذیت کوئی تیر غم کی میرے دل سے (آ،مرکز) ۲۔ لکھو کہنے (ب) لکھوں کہنے (ف) ۳۔ وہ جو (محمد، نص، آ، د، ر، مرکز) جو وہ صاف (مط) صفا تو عارضی ہے (م، پٹ، محمد، نص، مط،آ،د،ر، مرکز) صفا جو عارضی(ش) ۴۔ میرے حشر برپا تھے (آ،مرکز) یہ بھی کچھ (لا) ۵۔ پھرے تو ہمکوسنمکھ (ض) پھر ہوے تو ہو سنمکھ (حسن) آئینہ ٹھہرے تو (محمد، نص، آ، مرکز) پھرے تو نہیں سنمکھ (مط) آئینہ پہنے (ر) سپر ہو تیری، مژگاں کا تو یہ (کب)مژگاں کی سو (شکل) ۶۔ زندگی سی عمریوں ہی (خد)یوں بھی (پٹ)

نوٹ: صرف ۱،۲،۵۔ موجود ہیں (ف)

(۹)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش،فو) نیز شعر نمبر ۷۔ (نغز)۱،۲،۷(شکل) اور ۱،۲،۶ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ توقع بہار یہاں (ل) بہار تھی (حسن)اب بہار یہاں (خد) کی کب ہے امید بہار یہاں (ک)پھولے کہ پھل سکے (پٹ، مرکز)، وہ خشک شاخ ہوں میں نہ پھولے و پھل (ک)۳۔ تحریک ہے یہی اس (ب) بات ٹل سکے (آغا) ۴۔ ڈوبی (آغا) ۵۔ کسی کے (لا) کسو سے (آغا)، تو ہی اگر کسو کے سنبھالے سنبھل سکے (مط)۶۔ عالم میں جوں نجوم (ک، محمد، نص، آ، د، مرکز)چرخ اپنے آسیا سے یہ دانے (ل)اپنے ہی دانے (حسن)۷۔ کرتے عبث ہو (مط، ذ) جو ہم سے (لا) ۸۔ غزل کوئی پر اس ردیف میں (محمد، نص، آ، مرکز)اس ردیف کی (ر)اگر کوئی بدل سکے(ب)۷۔ ندارد (ب، م، خد، ج)

(۱۰)تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۱۔(شع، شکل) ۱،۴ (نغز) ۱،۴،۷ (طب) اور ۱،۲،۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ دل یہ ہے کہ (نقش) دل ہے یہ کہ (ک، شع، نغز) ۲۔ آئینہ کی مجال، (ب) ۵۔ یاد کو مت(ک)یاد میں مت (کب) ۶۔ ادراک فہم (ص، ک، آغا، محمد، نص) یہ کیسا ظلم ہے (حسن)دوڑے ہزار ایسے یہ باہر (نقش) ہزار رات سے (لا) ۷۔ بات نہ پائی بھی کیا حصول (ب) تو کیا حصول (ل، نقش، حسن، خد) گر بحث کر کے۔ تو کیا حصول (نقش) اٹھائی تو کیا (ک)بنائی (حاشیہ ل) بٹھائے سے کیا (کب)بٹھائی پہ کیا حصول (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) اٹھا غلاف (م، ل، ج، آ، مرکز)۸۔ آپ اشک سے (نقش) اخفائے راز عشق (مط) کوئی بجھا سکے (ل، ش)۹۔ جس کو حسن (خد) ہے رشک حشر (آغا) پر نہ لا سکے (ل، آ، مرکز)

۲۔ ندارد (نقش)۸،۹۔ ندارد (ک)

نوٹ: صرف ۴،۵ موجود ہیں(نو)

زائد:

کیوں کر نجات پاہی سکے دل کے ہاتھ سے
نہ آپ سے بجھی نہ یہ آتش جلا سکے

(۱۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف،نو) نیز شعر نمبر ۱،۳،۵ (مخزن) ۲۔ (نغز،شکل) ۱ تا ۲ (طب)اور ۱،۳،۵،۶ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ دل کے ہی آستانے کی (نقش) دیر و حرم میں (نقش) ہوس ہو دل میں (مرکز)۲۔

اپنے پے ایک دور (نقش)ایک دو ہی جام (آغا) جو ہے وہ گردش میں ہے (مرکز) ۳۔ ترے داغوں نے (ک)خبر سنی ہے جو میں نے کسی کے (نقش) سنی جو کبھو میں (خد) کسی کے آنے کی (گل)۴۔ خطرہ پر (نقش) بات اس دوانے کی (ک)جی پہ لائیو (آغا) ۵۔ اٹھاتے رہے زمانے کے (پٹ) اٹھانے پڑے شہر کے درد (مخزن) کسی ناز کے (نقش، حسن، ر)زمانے کی (نقش) نیز مصرعوں کی ترتیب بھی مختلف ہے (نقش) کوئی ناز کے (گل)۶۔ نہ پائی کچھ (ب، پٹ، م، ش، ج، نص) بتائی کچھ (ض، علی) بتا تو کچھ (نقش) بتائے کچھ (د)

(۱۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، نو، ک) نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ کوئی ہی دوا (گل) وصل کے ملنے کی (خد) ۳۔ ادھر کچھو مت (آغا) کچھ افسوس نہیں ہے (خد) ۴۔ پھولوں کی بوباس (ر) گلشن میں تری (مرکز)

(۱۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، نو) نیز شعر نمبر ۱، ۲۔(مخزن) ۲۔ (نغز) ۲، ۵ (شکل)اور ۱، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ یہاں اشک کے (آغا) ۲۔ یہ کس کے لہو نے (لا) یہ تیرا کس کے لبوں نے (محمد، مط، د) سو رنگ عقیق (خد) جوں لخت (نص) اک جان سو (ل) ہے حال سو بے حال ہے دل (ک) ۴۔ مبارک ہو تمھیں یہاں (ل) ۵۔ بلا آوے تھی (خد) آئی ہے۔ ٹلی ہے (آغا) جان پر ہی آن (ک) جان پہ کچھ آن بنی (آغا) اب کے تو (نص، مط، ر، د)

نوٹ: صرف ۱، ۲، ۵، ۶۔ موجود ہیں (ف)

زائد:

کہتا ہے مرے نالۂ دل[1] سوز کو سن کر
دیکھے کوئی شاید یہ وہی سوختنی ہے

(۱۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز ۱، ۲، ۴۔(شکل) اور ۱، ۲(گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ جان ہی پر (نص، د) ۲۔ داغ ہے (نقش، خد، پٹ، حسن، گل) ۴۔ جی میں اپنی جو کچھ کہ آتی ہے (ل) جی میں جو کچھ کہ اپنے (حسن، کب، محمد، مط، د، آ، مرکز) ۵۔ ہر گھڑی مجھ

---

[1] جاں سوز (شکل)

کو(خد،ک)خدائی (نقش) ٦۔ اس کی بھی دید (مط،و،آ،مرکز)نوجوانی بھی مفت (نقش) ۵۔ ندارد (ف)

(۱۵)تمام نسخوں میں شامل بجز (فو)نیز شعر نمبر ۱،۲(گر) ۲۔(نفز) ۱،۲،۴،۵(شکل) اور ۱، ۲، ۴،٦۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ دل نے تیرے یہ ڈھنگ (ف)دل بھی میرے ہی رنگ سیکھا ہے (نقش)دل نے بھی تیرا ڈھنگ (خد) دل نے تیرے ہی (ک،کب)دل نے تیرے توڈھنگ (گر) ۳۔ یار کہتی ہے (م،خد،محمہ،مط، آ، د، مرکز، گل)بے خبر (نقش،گل) یار رکھتے ہیں (نص) ۴۔ ہے تیرا حال (ب) ہے دل کا حال (نقش) ہے حال مرا (ک،ر) ٦۔ اس زبان میں کچھ ہے (نقش، ک، لا)۴۔ ندارد (م) ۵۔ ندارد (لا)

نوٹ: صرف ۱،۲،۴ موجود ہیں (ف)

(۱٦)تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱،۲۔ (شع) ۳۔ (نفز)۱،۲،۵ (شکل)اور ۱تا ۴۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ کبھو بھی نہ یک (تمام نسخوں میں سوائے (ب، ض، علی،ل،ش، پٹ،لا،مط) کبھو نہ یک (پٹ) آرام سیں (فو) کبھو نہیں یکبار (کب) کبھو نہ ہم اک(گل) بیدار ہو گئے (ض)۲۔ عدم میں (فو) جاگ جاگ کرنا چار (ب) لاچار (ف،گل) ۳۔ انکھی نہیں ہے (ب،پٹ) دیکھیں تو کیا(ک) خریدار سو گئے (گل)۵۔ سے یہ سب یار (ک) یہاں سے درد کہ سب (لا)۴۔ ندارد (فو)

(۱۷)تمام نسخوں میں شامل بجز (فو،ک) نیز شعر نمبر ۱،۳ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔اور ہی دل سوزی کی (ل،آغامط) ۲۔ چھڑی زلف (ب،م،لا) زلف کسو کی ہر شب(ل)دل پہ رہی ہے (نقش) کسی سے (آغا)۵۔ اسی سے مجھ کو (نقش) ، دردؔ کی فکر کبھو فکر نہ ہو روزی کی (نقش)۴۔ ندارد (ف)

(۱۸)تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲۔ (نفز) ۱،۲،۳،۵،٦ (شکل) اور ۱،۲۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ ء تا ابد چوں قطرہ ے منفعل (کذا) (آغا) کرے وہ تھم رہے (آغا) ۳۔ منہ پہ آکے جم رہے (مرکز) ۴۔ سکتی ہے (ف، نقش، پٹ، ک، کب، مط، آ، د، ر، مرکز) سکتی اہاں کے (علی) سکتے جہاں کے (فو) رکھ نہیں سکتی یہاں کی (آغا) واں کی واردات (ر) ۵۔ ء اہل رفعت جس کے آگے (فو) ۶۔ ء ہم ہیں اس وحشت سرا سے بھی اداس (نقش) ہم اس وحشت سرا میں ہیں اداس (آغا) سرا سے نیں اداس (مط) سرا میں تہیں (شکل) آسے یہاں سوکم رہے (م، شکل) ۷۔ دل میں سو خرم رہے (خد) ء حرص دل میں جس کے آیا ہم رہے (ک) ۸۔ کیا کرے یوں قہقہے (م، ش، پٹ، ج، آغا، مط، آ، مرکز) کریں وہ قہقہے (ل) کرے وہ قہقہہ (ک) جگنوں کے گھر (حسن) چیونٹیوں کے گھر (محمد، نص، مط، آ، مرکز) چیونٹوں (د) ۹۔ ء جب تلک اس دم میں تیری دم رہے (فو)

نوٹ صرف ۱، ۳، ۴، ۶۔ موجود ہیں (ف)

(۱۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۲، ۴ تا ۷۔ (شکل) اور ۱، ۲، ۴، ۷۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ بر آوے (ب) گل کا ہی نہ کچھ چلا خزاں سے (نقش) گل کا بھی چلے نہ کچھ (ش، کب، نص، گل) گل کا بھی نہ کچھ چلے (محمد، مط، آ، د، مرکز) ۲۔ ء یہ تیر عجب ملے کماں سے (ک) ۳۔ خوں غنچہ (م) خوں غنچہ وہاں دل (نقش) ہر چند کہ نکلے (نقش) ہر خندہ کے نکلے (آ) ہر خنداں کہ نکلے (مرکز) ۴۔ گلی سے (ک) ۵۔ ء ہیں یک زبان تیرے یہ مست (نقش) ہے سیف زباں تری (ک، لا، مط، آ، د، مرکز) ہو سیف زباں (آغا) ۶۔ کے مانند (نص، مط، آ، د، ر، مرکز) دو میں وہ ہوا (آ، مرکز) ۸۔ ہر آن ہے (ل، خد، ج، ک، مط، د، ر) ہر آن میں (نقش، آغا، کب) ۹۔ بدنام کرکے ہے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) حاشیہ پر "کرے گی" ہے (نص) اپنے یہاں سے (ب، کب) ء اس کو نکال اپنے یہاں سے (نقش) زباں سے (ج) تیغ اس کی نکال (آغا) اپنے یاں سے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۱۰۔ دم عیسوی جہاں سے (ک) عیسوی بھی جاں سے (حسن، لا، آغا، محمد، مط، آ، د، مرکز) عیسوی ہے جاں سے (نص) ۴۔ ندارد (نقش) ۱۰۔ ندارد (خد)

(۲۰) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱۔ (نفز) ۱، ۲، ۴ تا ۷۔ (شکل) اور ۱، ۵

(گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ نہ بات (ک) کہ بد ہووے اس کینے سے (ک) ۲۔ بہ رنگ بام ہوں پر کندہ (ض) برنگ فام (لا) برگندہ (مرکز) ۳۔ لیا ہے فیض تو اب دل (آغا) ۴۔ یہاں کے نہیں عرصہ (ف) تنزل کے یہاں کے کچھ (نقش) ۶۔ ہم کوں (ض) فتور نے مجھ کو (خد) قصور تیں ہم نے (حسن) فتور ہے ہمکو (ک) سمجھایا (مرکز) بات (ک) ۷۔ جلے ہے کون تیرے دل میں (فو) ۵۔ ندارد (ف) ۶۔ ندارد (فو)

نوٹ: غزل کی ردیف "سیں" ہے (فو)

(۲۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف) نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۴، ۵۔ (نکات، گر، مخزن، شکل) اور ۱ تا ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ جی کی جی میں رہی کچھ بات (حسن، نکات، گر) جی میں رہی بات (فو، آغا) اُسے (نقش) ۲۔ دیدوادید (ب، پٹ، آغا) دید رہی دوڑ ہے (ک) دیدوادید ہوئی دور سے (نقش، فو، مط، آ، د، مرکز) دید تو ہے دور سے (لا، آغا) دید وادید ہوا دور سے میرے اس کے (گل) ۲۔ چاہا سو وہ بات (م) چاہا تھا (نقش، ج، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) چاہتا وہ بات (ل) چاہی تھی (خد) چاہا تھا وہ بات (ج، نکات، گر) میں جو چاہے تھا سو (فو) چاہوں تھا (آغا) پر جو جی چاہے تھا سو (مخزن)، و پر جو کچھ جی میں تھی وہ بات (شکل) چاہی تھی وہ بات (گل) ۳۔ یارب دو اشک (خد) جوں اشک (آ، مرکز) ۴۔ شیخ جی تم (تمام نسخوں میں سوائے (ب، ض، نقش، فو، لا، ر) شیخ جو تم (نقش، فو) رندوں سے (نکات) کچھ اور مدارات (خد) تم سے کچھ (ک) ۵۔ منظور جو تھی آپ (ل، مخزن) مرکوز جو تھی (نکات، گر) ۶۔ فنا ہوئے کیا (آغا) ۳۔ ندارد (م) ۴۔ ندارد (آغا)

(۲۲) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۴، ۸، ۱۱ (نکات) ۱۱۔ (گر) ۱، ۱۱ (شع) ۹۔ (نغز) ۱، ۹ (ہند) ۱، ۳ تا ۹، ۱۱ (شکل) اور ۱، ۶ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ ہے جو دید (فو) ۲۔ میری آنکھوں میں (نقش) چشم پر نم (فو) چشم بھی نم (آغا) ۳۔ دل اوپر چاک ہے دل خنداں (ک) ہے و گل (لا) دل صد چاک ہے (مط، آ، د، مرکز) باہم ہے (ک) ۴۔ دین دنیا (ض) ۵۔ خیر شر کو سمجھ کر دو ہے زہر (ض) شر کوں (نقش) دو ہی

زہد (لا) ہیں وو زہر (محمہ، نص) کہ وہ ہے زہر (نقش سط) ہیں وو زہر (آ، د، مرکز) سانپ کی زیست ہی تجھے سم ہے (نقش، مط، د) ۶۔ پھولیو (نقش، قو، نص، مط، د، مرکز) پھولیو اے شیخ (فو) ۷۔ آئے جام (مرکز) ۸۔ ہر شجر ہے تو نخل (ف) ۹۔ نہ ملنے کی اگر (آغا) خاطر میں گر بیٹھم (ک) ۱۰۔ بے قراری کوں (نقش) وہی سمجھے (نقش) جو کوئی محرم (لا) ۵۔ ندارد (فو)

نوٹ: صرف ۱، ۴، ۶، ۸، ۱۱۔ موجود ہیں (ف)

(۲۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف) نیز ۱، ۲، ۶، ۷۔ (شکل) اور ۱، ۶، ۷۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ داغ دلکشا (ک) جام جم نما (ض) ۲۔ طوطیا (محمہ، فص، مط، آ، د، مرکز) ۳۔ مجھے ہر چند (لا) ۴۔ تجھ سے کچھ گلا (ل) ۵۔ لرزا ہے (ک) لرزے ہیں (آغا) کے مانند (نص، مط، آ د، ر، مرکز) ے ہی آبلہ ہے مجھے (م) سے بھرا ملا ہے مجھے (نقش، پٹ، ج، ک، کب، محمہ، نص، آ، د، ر، مرکز) حاشیے پر صحیح متن "ہر آبلہ نے مجھے "ہے (آ)۔ سینہ ہے میرا یا بلا ہے مجھے (خد) ۶۔ بھلے کی (ض) بھلے کوں (نقش) کہتا ہے (پٹ) بھلی کی کہتا ہے (ک) ۷۔ آپ ہو گا خراب (حسن) ۷۔ ندارد (نقش)

نوٹ صرف ۶، ۷۔ رباعیات کے تحت درج ہیں (فو)

(۲۴) تمام نسخوں میں شامل ہے۔ نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۵۔ (شع) ۲۔ (نغز) ۱ تا ۵۔ (شکل) اور ۱، ۲، ۴، ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ یار میرا (آغا) شکوہ بھی بھلا (ر) کسی طرح سے جا (م، نقش، ش، خد، ر، شع) کچھو (فو) ۲۔ گھٹے ہے تو (م، نص) وہ کٹی ہے۔۔۔ آوے ہے (نقش، شکل) کہے ہے تو یہی آتی ہے (محمہ، آ، د، مرکز) حاشیہ پر "کٹے ہے" (آ) تو یہی آتی ہے (مط، ر) کہے ہے تو یہی آوے (حسن، گل) اور گالی سنا کیجیے (شکل) ۳۔ چکی اس سے نہ ملیے (نقش) ٹھہری کہ اب اس لیے نہ (خد) سو سو مرتبہ۔۔۔ اب نہ ملیے (آغا) یوں بھی تو (نقش، پٹ) دوں بھی یو نہیں بنتی ہے کیا لیجیے (آغا) ۴۔ مختار ہے (مرکز) جی جس سے ملے (خد) دل جس سے ملا کیجے ملی اپنا اس سے (آغا) دل جس سے ملا (کب، آ، مرکز) ۵۔ تجھے چھوڑ میاں درد یہ باتیں (فو) میاں جو کہہ یہ باتیں (آغا) کہتے نہ تھے ہم (شع) نہ سزا تو نے وفا (آغا) ۲، ۳۔ ندارد (فو)

نوٹ: صرف ۱،۵ موجود ہیں (ف)

(۲۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (نو) نیز شعر نمبر ۹۔ (نغز) ۱ تا ۱۱۔ (طب) ۱،۵،۷،۱۰،۱۱(شکل) اور ۱،۴،۵،۶،۱۰۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ سر سبز تھا نہ بستاں (ض) ٭ سر سبز نیستاں تھا میری ہی چشم نم سے (نقش) ۲۔ واقف یہاں کسو سے (حسن، لا) بھلکی (ب) آگئے تھے (لا) ۳۔ جاہی ٹھہرا (آ،مرکز) ۔ اور چاہیے (مط، د، آ،مرکز) ممکن نہیں سو ہم سے (خد،گل) نہیں ہے ہم سے (ج،ر) ۵۔ کچھ لکے تو (ب) کچھ رکھے تو (ک)ترے قلم سے (گل) ۶۔ نہیں ہماری (نقش) ۷۔ وہ باتیں (ض، آغا،کب، محمد، نص، آ، د، مرکز)وے باتیں۔۔۔ کیدھر ہے (نقش)کدھر سے (مرکز) ۹۔ کاہے کو ہوتی گردش ہم کو(ل، نقش، خد، پٹ، ک)نصیب طالع(نقش، ک، محمد، نص سط، آ، د،ر، مرکز) ہوتی ہم کو گردش (محمد، نص، آ، د، مرکز)تم کو گردش (مط) پانو اپنا باہر رکھتے (ض، نقش،مط، آ، د، مرکز، نغز) نہیں عدم سے (پٹ) رکھتا نہیں عدم سے (ک) ۱۰ دام میں کب (م، نقش، خد، محمد،مط، آ، د، ر، مرکز، طب، شکل، گل) رہتے ہیں دام میں کب خورشید رو کسی کے (ک) کسی کے (لا) اے شیخ جی نہیں یہ تسبیح (ف، ل، نقش، ش، ک) یہ نہیں ہے (لا) شیخ جی نہیں ہیں (گل)۱۱۔ میری سی ہی (لا،ر) گھیر ابھی اور ہی (آغا)۹۔ ندارد (علی، حسن) ۲،۳۔ ندارد(نقش، ج) ۲،۳، ۴۔ ندارد (ک)۸۔ ندارد (آغا)

(۲۶)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف) نیز شعر نمبر ۱،۳،۶ (نکات، گل) ۵(گر) ۱،۳ (شع) ۷۔ (نغز)۱،۳،۷ (ہند)اور ۱ تا ۶ (شکل) میں موجود ہیں۔

۱۔ جب تک (تمام نسخوں میں سوائے، ب، ض، علی، پٹ، حسن، نو، ک)تلک ہے تری گفتگو ہے (م،گل) تب لگ (ک) ۲۔ انجام کیا ہوے گا اس کا (نو)٭ کہ بے صبر اتنا۔۔۔ الخ (نو) ۳۔ تمنا تری ہے (ک،ر) ۴۔٭ کیا سیر ہم نے جو گل زار (حسن) ۵۔دید و وادید (ب) آنکھ مندی نہ (نو) جہاں مند گئی آنکھ میں ہوں نہ تو ہے (مط، آ، د، مرکز) آنکھ کھل گئی (شکل)۶۔ نظر میرے دل پر پڑی درد کس کی (نغز) جیدھر (نقش) دیکھتا ہوں اودھر رو برو ہے (ک)

زائد:

کسو کو کسی طرح عزت ہے جگ میں
مجھیں اپنے رونے ہی سے آبرو ہے

کسو طرح (فو) کسی کو (شکل) مجھے (فو، شکل)

(۲۷) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱،۲،۴ (نکات) ۲۔ (گر، نغز) ۱،۲ (مخزن) ۱۔ (شع) ۱،۳،۶ (شکل) اور ۱،۴،۵،۶۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ چھوڑ چلی (فو) ۲۔ اٹھا تو نے آشیاں (نقش) ۳۔ رہتی نہ کوئی بن کیے میرے (نقش) بن کہے (لا) چھوڑتی ہی نہیں یہ (کب) ۴۔ سنگ گراں ہوے ہے یہ (نقش) گرا ہوا ہے (حسن، فو، مط ، د) "ہوا ہے" حاشیہ پر (آ) ۵۔ سوا بوجھتا نہیں (نقش) کچھ اور کچھ تو غم (ک) جب کہ یاد وہ کنج دہاں (کب، ر) ٦۔ سن کر اسے کہوں (نقش) اسے صبا (ک) بدلے وہی نظریں، وو دیکھا (نقش) وہیں آنکھ جو دیکھا (حسن) بدلے ہے وہ تو نظریں وہ (فو)ء یہ راہ وہ نہیں، نہیں دیکھا جہاں مجھے (ک) ۷۔ اے خضر راہ (نقش، خد) ۴،۵ ندارد (خد) ۳۔ ندارد (فو)

نوٹ: صرف ۱،۶۔ موجود ہیں (ف)

(۲۸) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱۔ (نکات، گر) ۱،۵ (شکل) اور ۱،۲،۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ قید میں زنجیر سے (نقش) گر تیرا دیوانہ (آغا) نکلا ہی چاہے (ض، ل، ش، حسن سط، نکات، گر، گل) نکلا چاہے (نقش) خانۂ زنجیر سیں (ف) جو صدا نکلائی چا ہے (فو) نکلا ہی جائے (مرکز) ۲۔ یہ پایہ وار (م) سمجھتے ہیں گے پہ مایہ دار (آغا) یہ سرمایہ دار (مرکز) سمجھتے ہی نہیں (گل) ۳۔ ء دیکھنا تک آکے از۔۔حال اب (نقش) حال کچھ (خد) تو آگے از (محمد) تو آکے اب خود (ر) ۴۔ مغتنم (خد) ۵۔ ہنستے ہیں میرے رونے پہ سارے خاص (فو) ہنستے ہیں روتا ہوں جو میں سب خاص و عام (ک) ہر خاص و عام (کب) دے نالے (نقش، خد) ء کیا ہوئیں وہ باتیں جو لگتی تھیں دل میں (فو) ۲۔ ندارد (فو)

نوٹ. صرف مطلع موجود ہے (ف)

(۲۹) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۵۔ (نغز) ۴۔ (ہند) ۱،۳،۴،۷،۸۔ (شکل) اور ۱،۴،۶،۷۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ ء آیا ہے نظر پھر وہ ہیں غائب ہی نظر سے (نقش) آتے ہیں نظر پھر وہیں غائب ہیں (بہٹ، ر) غائب ہو (خد، محمد سط، آ، د، مرکز) آتا ہے نظر (ک) آتی ہے نظر (نص، آ،

مرکز)آتی ہے نظر۔۔۔ہے نظر سے (شکل) ۲۔ غربت زدہ آخر (ل)اب کے یہ غربت زدہ کیوں ہے (نقش) غربت زدہ کیوں ہیں (نو) غیرت زدہ (مط) اب کے (د،ر)پھرنے کے نہیں (حسن)عمر کے مانند (نص سط،آ،د،ر،مرکز) ۳۔ ء کیوں دشمنی کرتی ہے تری تیغ مرے ساتھ (ر) مجھ کو تو نہ تھا کام (نقش)کسو کی بھی کمر (محمد،نص سط،آ،د،ر، مرکز) ۴۔ جائیوں میں کیدھر (نقش) جاوے ہیں کدھر (ک)کل بازی (نص)اودھر سے نہ ایدھر سے (کب) ۵۔ کعبہ میں بھلا (حسن) کعبہ کو ترے ساتھ بھلا شیخ چلیں گے (نو)ء کعبہ بھی ترے ساتھ بھلا شیخ چلیں گے (نغز)اگر ہم یار (ب) ۷۔ کھلتے ہی مری آنکھ جب (نقش) آنکھ جو احوال پہ (محمد، نص، آ، د، مرکز) حاشیہ پر ''آنکھ جب'' ہے (آ) گھٹا جاتا (ض) بصر سے (نو) کٹا جاتا ہوں (گل) ۸۔ کوئی یہ بھی سلوک (نقش) یہ کوئی بھی سلوک (ک،لا)

نوٹ:صرف مقطع موجود ہے(ف)

(۳۰)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف،نو) نیز شعر نمبر ۱،۴،۵،۶۔(نکات) ۲۔(گر) اور ۱،۳ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ مائل دیدار (آ،مرکز) ۲۔ ہے ترا شیخ (نقش) پر اے شیخ (لا) ہے میرا شیخ (آغا)الفت ہے برا شیخ (محمد، نص، آ، مرکز) رشتہ بہ ہر سبحہ زنار (نقش) بہ ہر سبحہ وزناز (محمد، نص، آ،مرکز) رشتہ بجز سبحہ (مط،د) ۳۔ قید ہے قسمت میں بھی کچھ (نقش، حسن) ہو قسمت میں جو کچھ اور (ک)پھر دل کسو دل سے یو گرفتا (نقش) کسی دل (آغا) پر دل تو کسو دل سے گرفتار (مط،آ، مرکز) ۴۔ کسی طرح (کب، محمد، نص، مط،آ، د، مرکز) کسو طرح سے (ک،نکات) ۵۔ دل اس سے ستم گار (حسن) دل ایسے ستم گار سے (مط) دل دے کے ستم گار (آ، مرکز)ایسا نہ کہیں (ک)۶۔ اس طرح سے (خد،آغا) گر زندگی (نص، مط، آ، مرکز) کسی شخص کے تو (نقش، خد، ک، آغا)خاطر میں (حسن، پٹ، کب)۵۔ ندارد (آغا)

زائد:

گزرے نہ تیرے سامنے سے کوئی کہ دوہیں
شیشہ کی طرح، دل کے، نگہ پار نہ ہووے

(۳۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، نو) نیز شعر نمبر ۵،۷ (شکل) اور ۱،۲،۵،۸

۔(گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ نظر میں یہ اعتبار (خد، محمد، نص، گل) کیا ہے کس کی نظر نے یہ (لا) دم ہی نہیں (ض) یار مجھے (حسن) ۲۔ سوائے میرے (پٹ) کسی سے (آغا) چشم اعتبار (لا) ۳۔ نظروں نے گو (آ، مرکز) ۴۔ کبھو بھی جی (ر، نغز) ۵۔ وعدے میاں (آغا) کاربار (ب، م، شکل) ۶۔ برق تسلی (خد) ۷۔ جفا و ظلم (خد) ۸۔ آپ ہی (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) آپی (ر) دکھائے (مط) ۹۔ بے اختیار ہوں بندہ (لا) ملا بھی درد (ض) اعتبار مجھے (محمد، نص، آغا)

نوٹ: صرف ۵۔ موجود ہے (ف)

(۳۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، نو) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) ۴۔ (شکل) اور ۴، ۵۔ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ یہ دل ہے یہ دماغ ہے (خد) ۲۔ دیکھیو (مرکز) ۳۔ آپ ہی (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) آپی (ر) نہ ہو پر تو عجب (خد) خودی نہ ہواگر (پٹ، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۴۔ پوچھیے (نص) حال کبھو تو پوچھیے میں جو (مط) تو کیا کہوں (شکل، گل) دل تو ہے ریش ریش یہی سینہ سو (گل) ۵۔ کہو کسکی کبھو (ب) دیدہ آبلہ (آغا) ۶۔ ء سنتے ہیں کہ آہ تو ہم میں ہی چھپ رہا کہیں (ب) ہم میں ہیں (ض، لا) ہم سے ہی (پٹ) ہم ہیں میں چھپ (کب) ہم ہی میں (محمد، د) ہم ہی ہیں (نص) ہم میں ہے چھپ (مط، آ، ر، مرکز) ۷۔ دل ہوئے مگر (نص)

(۳۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، نو) نیز شعر نمبر ۲۔ (شکل) اور ۱، ۲۔ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ تجھے فراغ ہے (ب) یہی متن حاشیہ پر ہے (نص) یاد کرے نہیں کبھی (ض) ۲۔ گل کے ہاتھ سے (خد) دل کی خوشی (شکل) ۳۔ چھکا دیا (کب، محمد، مط، آ، د، ر، مرکز) ۵۔ پایئے کس جگہ پتا (آغا محمد، نص، آ، د، مرکز) حاشیہ پر "کس روش" ہے (آ) ۶۔ بہار باغ (ب، حسن، ج) سیر و بہار باغ (لا) ء اس کے خیال زلف سے درد کسے فراغ ہے (تمام نسخوں میں سوائے (ب، ک، مط، آ، مرکز) ۵۔ ندارد (ل)

(۳۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، نو) نیز شعر نمبر ۳۔ (نغز، شکل) اور ۴۔

(گل) میں موجود ہے۔

ا۔ یہاں بتا داغ (ب) ۲۔ جب سے نہ کی ہے (مط) بھرا دماغ ہے (خد) ۳۔ فقر کی قصور (ض) فقر کی (نص) جاہ وسلطنت (ر) کہتے یہاں جسے ہما (ض) کہتے ہیں جس کے تئیں ہما (آغا) جس کو یاں ہما (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۴۔ زلف میں سب سے نہیں چھڑا دیا (ض) زلف میں (لا) اس کی خیال (نص) ۵۔ ہم نے کہا بہت اسے پر (محمد، مط، آ، د، مرکز) ۶۔ مثل شرر ہی ہے چشم (نص)

(۳۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، فو) نیز شعر نمبر ۲، ۵ (شکل، گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ کسی کے کب یہ ہمیں دماغ ہے (ب) دماغ ہے (نص) حاشیہ پر "فراغ ہے" ہے (نص) جو زلف میں اگر کب (خد) زلف میں کوئی کب (ک) زلف میں کہیں کب (لا) ملنے کسی کی زلف میں کب یہ (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) تو شمیم بھی (ب) بو شمیم کی (خد) شمیم بھی (کب، نص) لیجیے بو شمیم سے سو (مط) ۲۔ ایک وہی چراغ ہے (کب) ۳۔ رقیب کے سوا (آغا) کیک وزاغ (خد) کچھ بھی ہی ربط (نص) ۴۔ پہنچیں گے آپ (ل) جس طرح بھی ہو پہنچیے (حسن) آپ تک نہیں (نص)

(۳۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، فو) نیز شعر نمبر ا۔ (نغز) ا تا ۳ (شکل) اور ا، ۲، ۳، ۷۔ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ طپاں تمام نسخوں میں سوائے (مط، آ، د، ر، مرکز) دل بتاں (شکل) ۲۔ قدیم آہ حادث (آغا) ۳۔ ڈھونڈھے ہے تجھے تمام عالم و ہر چند کہ۔الخ (تمام نسخوں میں سوائے ب، م، ل، ش، خد، ج، ک، شکل، گل نیز نسخہ "نص" کے حاشیہ پر) ۶۔ ندارد (خد) ۳۔ ندارد (آغا)

(۳۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، فو، ک) نیز شعر نمبر ا، ۲، ۳، ۵۔ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ میرا جان سدا (کب) مری جاں کو سدا (آ، مرکز) دل ہی جسے (م) ۲۔ کب تک (تمام نسخوں میں سوائے ب، ض، علی، حسن، پٹ، آغا، ر) کب تک میں سنوں (گل) ۳۔

پوچھو نہ (آ، مرکز) ۴۔ سلجھی مجھ سے (پٹ) دل کی ہماری (نص) آپ ہی خوش ہووے پھر (لا، کب) آپ ہی خوش (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) آپی خوش (ر) آپ ہی خوش ہوا پھر آپ ہی گھبراتا ہے (مط) ۵۔ جی کہرا کر کے (ب) کو بیچ میں (خد) ۶۔ بیٹھے (حسن) اس شمع کے تئیں (کب) راہ مینڈھے کبھو (آ، مرکز) دیدہ وادید (ب، آ، مرکز) ۳۔ ندارد (ب)

(۳۸) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ۷۔ (نغز) اور ۲۔ (گل) میں موجود ہے۔

۲۔ اللہ اللہ ہے (ض، حسن، لا، کب) ۳۔ عدم رفتگاں جو کہتا ہے (ض) تو کہتا ہے (لا) ۵۔ کسی نالہ (لا) ۶۔ گاہ بے گاہ (تمام نسخوں میں سوائے (ب، ض)

(۳۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ۶۔ (نغز) ۱،۵۔ (شکل) اور ۱، ۲، ۳، ۶ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ نیند آگئی (خد) اوس خبر نے ہی پھر (لا) ۳ یک نگاہ پر (ب، ض، خد، پٹ، محمد، نص) نہ چھڑانہ کر مجھے (لا) اور بھی زیادہ (آغا) ۴۔ یہ بندہ خانہ میں گر تجھ (کب) اپنے تو مہمان کر (خد) اپنے ہی مہمان (نص، مط، د) ۵۔ روبرو چشم (ب، م) پر رکھیو زلف (کب) ۶۔ صدقے میں تیرے کب تئیں (محمد) صدقے ہوں ترے کب تئیں تڑپا (گل) ۷۔ ہے شعر فہم (حسن، کب) لا کلام (مط) جان کر مجھے (ب) آن کر (محمد، نص، مط، د، ر) ۶۔ ندارد (آغا)

(۴۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ۱۔ (نغز) اور ۳، ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ یہاں غیب کے تئیں تو سدا جلوہ گری ہے (پٹ) نظر سے گذری ہے (آغا) گزرے ہے (کب، محمد، نص، د) ۲۔ ہے وہ شیشہ میں پری ہے (لا) ۳۔ باد (علی، پٹ، د) دل کی کدورت (حسن) یاد (مط، آ، مرکز) ۴۔ ہیں دو سی شیخ ہنر مند (لا) ۵۔ نہ کھلایا (ض) نکہت (محمد) ۶۔ حریفوں کے (حسن) نصیبوں کے (پٹ) ۷۔ خلق کے لیکن (نص)

(۴۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک) نیز شعر شعر نمبر

۵۔(نغز، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ ء تجھے مجھ سے جو۔الخ (پٹ)۲۔ تیری مصیبت ہے (لا) ہم تو دیکھا (آغا) میں جو دیکھا (محمد، نص،مط، آ، د، ر، مرکز) ۳۔ بند احکام میں عقل رہنا(ب، خد) یہ ہی (لا)

(۴۲)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف،ل، نقش، ش، ج، فو، ک)

ا۔ بلبلوں کتنے ہی (ض)۲۔ وہ رہ کر گئے (پٹ) ۳۔ ٹکڑے ہی تھے بعض (حسن)جگر کے بھی ہیں ٹکڑے (مط) نہ نہیں معلوم (مط) ۴۔ اور ہی شاطر ہیں شہہ (ب) سمجھے ورہی (د)گوشہ کر گئے (محمد) ۵۔ خدا سے خوف (ض) عشق کو ملیو (حسن، خد، محمد، نص، د)عشق کی جٹو (ک،مط، آ، مرکز) ہاتھ یہاں (م) ء سخت صدمیں یہ بتوں کے ہاتھوں سے سہ کر گئے (حسن) صدمے یاں بتوں کے ہاتھ سے سہہ کر (آ،مرکز)

(۴۳)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف،ل، نقش، ش، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ا۔ (نغز) میں موجود ہے۔

ا۔ اس نے دیکھا(پٹ، محمد، د، ر) دیکھا آپ کو ہم اس میں (کب، محمد، نص، د)۲۔ آپ ہی (کب، محمد، نص،مط، آ، د، مرکز) آپی (ر) ۳۔ یہ پر فساد (کب) قصے برپا (لا) سے ہی (مط) ۴۔ وہ وہ شخص (آغا،ر) دو وہ شخص (محمد،مط، د) لوگ کس جاہو گئے (خد) ان کو خلق دے کیا (لا) وہ کیا ہوگئے (نص،مط، آ،ر) وو کیا ہو گئے(محمد، د)۵۔ خفا ہو کے یہاں سے (کب) خفا ہوکر نہ یاں سے (محمد،نص) یاں سے پھر گیا (مط، د) خفا ہوکر یہاں سے (آ، مرکز)

(۴۴)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک) نیز شعر نمبر ا۔ (شع) ۱۲ (نغز)۱، ۲، ۴، ۵، ۹، ۱۱، ۱۲۔ (شگل) اور ۱، ۲، ۵، ۱۲، ۱۳۔ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ اپنے اوپر دھر چلے (کب) آئے تھے سوہم کر چلے (تمام نسخوں میں سوائے ب، پٹ، لا،دگل) ۳۔ کیا نہیں کام (ض) ایک دم آئے ایدھر اودھر چلے (محمد،نص)۴۔ یاں کا سب (ر) رہو بس اب ہم تو (خد) ء تم رہو خوش، ہم تو۔الخ (ر) ۵۔ جی لگا (پٹ) آہ بس جی مت جلا (محمد،نص، مط، آ، د، مرکز)ء جب ترا افسوں کوئی اس پر چلے (شگل،گل)۷۔ کے ، مانند(نص،مط ، آ،د ،ر،مرکز) چشم نم (مط، د) ۸۔ ڈھونڈھتے آپ سے (ب) اس کو پری

(نص) چھوڑ کر باہر (آغا) ۹۔ وہ ہی آڑی (نص) وہ ہی (مط) ۱۰۔ ساتھ اپنے اب اسے (کب، مط، آ، د، ر، مرکز) ۱۱۔ ہے ہستی (خد) یہاں تک رہا ہے (آغا) ۱۳ یہ معلوم ہے (پٹ) کس طرف آئے تھے پھر کیدھر (خد)

(۴۵) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک)

۲۔قہر و آفت (خد) ایک تجلی سی (محمد) ۴۔ دل پر جو (د، خلق کے (مط)) ۶۔ع شعری درد اور ہے مغنی (کذا) (لا)

(۴۶) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک، لا)

۱۔ ایک آن سنبھلتے نہیں وہ میرے (ر) ۲۔ دکھادے گا (آ، مرکز) پھر تو دکھالے (پٹ ،کب) ایک بار تو منہ اپنا دکھالے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۳۔ چھپالے (حسن، مرکز) لگالے (پٹ) سہالے (آغا) چرالے (مط، د) ۴۔ ہیں مرے دل کے تئیں اب تیرے لالے (حسن) دل میں پڑے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۵۔ گذرتی ہے (پٹ) کبھی میرا (محمد، نص) سو تو اس سے کچھ باتیں (آغا) چاہے تو تو اور بھی (ر) ۶۔ زلفوں میں (ص) بے طرح سے اب (ر) ۷۔ اتنے تو نے (نیں) ٹالے (ض) تو ہیں ٹالے (کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) مرمٹ کے (مط، آ، د، ر، مرکز) ۸۔ جس طرف اب تیغ (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) نت سامنے (ر) ۹۔ وعدوں کو تو مدت (آغا) نہ کیے درد (کب) کب تئیں ٹالے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)

(۴۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، ک، فو، لا) نیز شعر نمبر ۸،۶ (نغز) میں موجود ہیں۔

۱۔ غیر جو بے فائدہ (آغا، محمد، نص سط، آ، د، مرکز) دل کے تھے دکھایا کیے (مط) ۲۔ شکوہ تو ملنے کا (پٹ، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۳۔ خوشی سے ہر طرف (پٹ) تو گئے بارے (نص) ۴۔ سن کے گھبرایا کیے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۶۔ دیکھنے پایا نہیں (ض) ۷۔ اٹھ اٹھا کے (د) ۸۔ یا تو وہ راتیں تھیں یا (محمد، مط، آ، د، ر، مرکز) یا تو وہ راتیں (نص) یا یہ کچھ دنوں کا پھیر ہے (مط، د) راتیں نہیں یا یہ (نغز) لگتی نہیں (نص) نہیں جو پانو دبوایا کیے (ر) ۹۔ نبھی تھی (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ہمارے اس کے (مط، آ، د، مرکز) ۲۔ ندارد (آغا)

(۴۸)صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، پٹ، آغا، کب، محمد، نص،مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے۔

ا۔ جس کو رو بیٹھے (آغا، کب)، بس اب اے درد ہم دونو جہاں ۔الخ(آغا)، بس اب اک ساتھ ہم دونو۔الخ (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) دونو جہاں ہاتھ (مط) ۲۔ تو اب تو (آغا) کہیے جس کو کھو (آغا) پاس جو رکھتے تھے کھو بیٹھے (مط) ۳۔ سو وہ بھی (ض) ۴۔ داماں (مط، د) اب تو دھو بیٹھے (نص) نہ اٹھیو درد۔۔۔ طمع کر کے (ض، کب) نہ اٹھیو۔۔۔۔۔ طمع کر ہرگز (آغا) بستر ے سے طمع کر ہرگز (محمد، نص، مط آ، د، مرکز)

(۴۹)صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، پٹ، آغا، کب، محمد، نص،مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۳۔ (نغز) میں موجود ہے۔

ا۔ وہ چاہنے والے (آغا، نص) جو یاں کچھ چاہنے والے (مط) قریب یک دگر بیٹھے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) جویاں دو چار چاہنے والے (د) ۲۔ سوزش کی عالم نے (آغا) سوزش (مط، د) طوفان اٹھا یہ کہ (ض، حسن)، عجب طوفان اوٹھا یہ کہ جس سے کہو کے گھر بیٹھے (آغا) اٹھا ہے یہ کہ (پٹ، کب) اٹھایا یہ کہ (ر) ۳۔ تمھاری دل (مط) ۴۔ پھراتی (حسن) پھر آکے (آغا) کہیں گھر بیٹھے (آغا) اب کے اگر (نص، مط، د، ر)۵۔ کرد جانی (محمد، نص) نہ آنا تھا پھرا (آغا) نہ آنا تھا (محمد، مط، آ، د، مرکز) دن جینے تھے (آ) ۶۔ پر یکھا اس لیے (پٹ) اتنا کو جانے جو کچھ کہ جانے (آغا) ایدھر اودھر (مط) ۷۔ اس کے تئیں جا سکے سے (پٹ) بیٹھے اس کنے (آغا)، چلے ہے ہر۔۔۔۔ تم اے درد پھر بیٹھے (آغا) ہم اے درد (تمام نسخوں میں سوائے (ض، علی، حسن، آغا، ر)

(۵۰)صرف نسخہ جات (ض، علی حسن، پٹ، آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے۔

ا۔ یاد آ آجی کو (آغا) کبھی تو بے وفائی (مرکز) بھروسے کیا دلاتی ہے (پٹ، ر) بھروسے یہاں دلاتی ہے (کب) یاں دلاتی ہے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۳۔ کبھو ہنسنا کبھو رونا (کب)۴۔ رستم بھی ہو تو کب (پٹ، کب) یوں سو میری ہی یہ چھاتی (حسن) یوں تو میری ہی (آغا، مرکز) یوں تو یہ میری ہی (مط، آ) تپش (مط، آ، د، مرکز) بقیہ نسخوں میں "طپش"

ہے ۵۔ آفت کراتی ہے (آغا)

(۵۱) صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، پٹ، آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے۔

ا۔ الغرض (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) ۲۔ ہوتی ہے (نص، مط، آ، د، مرکز) ۳۔ دانو ہے (ر) ۴۔ نظروں ہی (ض) ۵۔ آبھی جانا۔ جاتاہے (آغا) ۶۔ زبان کو تیرے (آغا) ہر طرح کچھ (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)

(۵۲) صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، پٹ، آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے۔

ا۔ ء کیوں ہے دل تجکو بے کلی ایسی (آغا) ، کون دیکھی ہے اچپلی ایسی (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۵۔ نپٹ ہی پہنچے (حسن، ر) لیک ہی پہنچے (آغا) گھر میں کدھر سے پہنچے جا (کب، محمد، نص، مط، آ، د) کہاں سے پہنچے گا (مرکز) دل نہ پاوے کوئی گلی ایسی (پٹ) ۶۔ کب کلی کھلی ایسی (پٹ) ۷۔ کیا ہی جی میں کھلی کلی ایسی (آغا) جی میں کھل جھلی ایسی (کب) ۲۔ ندارد (آغا)

(۵۳) صرف نسخہ جات (ض، علی، م، حسن، پٹ، آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل نیز شعر نمبر ۳۔ (نغز) میں موجود ہے۔

۲۔ کان میں بھی (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۳۔ واہ واہ (کب، نص) کہ دیکھا (د) ہم تب اس کو (ض، نغز) ۴۔ عاقلو (محمد، نص، آ، ر، مرکز) بات اتنی بھی (د) ۳۔ ندارد (پٹ)

نوٹ. شعر نمبر ۲۔ نسخہ (آغا) میں اس طرح درج ہے۔

غیر کچھ کچھ کا نہیں ہی دم بدم کہنے لگے
ایک مصرع بیت دو میں تم بہم کہنے لگے

(۵۴) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱تا۵ (شکل) اور ۱، ۲، ۴، ۵ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ تجھ کو نہ نیند (نقش) تجھ کو یہ نیند (آغا) دشوار ہوئی (مط، شکل) میری بھی کہانی (ش) ۲۔ منظور زندگانی تیرا (نو) دیکھنا ہے (آغا) جو تو بھی پھر (نو) ۳۔ نہیں ہوں ناصح

نصیحتوں کا (فو) اپنے ہی وہ باتیں (خد) لے کر گئی جوانی (فو) ۴۔ ہ مرنے سے آگیں کیا ہے۔۔۔ تو مرجانہ (نقش) ہے مرجائیں تو بھلا ہے (خد) مر جائیں گے گو مر جائیں (آغا) ہرگز نہ ملیے ہم سے (ل) ہ بہتر نہ ہم سے ملیے گریوں ہی دل میں ٹھانی (نقش) گریوں ہی جی (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز، ر) ہم سیں گر (فو) جی میں یو ہی ٹھانی (ک) ۵۔ صحرا میں گر صبانے (نقش)

نوٹ: صرف ۱ تا ۳ موجود ہیں (ف)

(۵۵) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۱، ۳، ۴ (شکل) اور ۱، ۳، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ میں نہ چلوں اور (مط، آ، د، ر، مرکز) خدا دکھاوے تو بندے کا کیا (نقش) سو بندے کا (ک) چاہے تو بندے کی کیا (مط، آ، د، ر، مرکز) ۲۔ جلوہ گر کہ یہاں (حسن، ک) جلوہ گر ہوئی کہ (آغا) حباب تھے (ض، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں ہے حباب جو آنکھیں (نقش) جو حباب ہو (پٹ) حباب ہی (کب) یہ حباب بھی (گل) ۳۔ قافلہ کے بیچ (ل) ہ ہم جرس کی طرح سے اسی قافلہ کے ساتھ (نقش) نالے جو کچھ بساط میں ہے سو (نقش) ۴۔ کہیو کبھو نہ درد (حسن) اس پر جفا کے آگو جوڑ کر (نقش) وفا میں ہوں (ک)

نوٹ: صرف مطلع موجود ہے (ف)

(۵۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) اور ۱، ۲۔ (شکل، گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ زندگی آکی آپ (ض) آپ ہی آپ (نقش، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) آپہی آپ (ر) ۴۔ یہاں پہیلی (نقش)

نوٹ: صرف ۲، ۳۔ موجود ہیں (ف)

(۵۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، فو) نیز شعر نمبر ۴۔ (شکل) اور ۱، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ کریے نہ مجھ کو قتل (محمد، نص، آ، مرکز) کرنے نہ قتل (مط) کرلے نہ قتل (ر)

۲۔ جاؤں میں کہاں (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) قضاے (مرکز) ۳۔ تیری میں دشمنی تو سمجھتا (ک) ۴۔ ، عالم وہ اپنے حال میں ایسی بے تنگ ہے (ک) آپ ہی (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) آپی (ر)

نوٹ: صرف ۴۔ موجود ہے (ف)

(۵۸) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش) نیز شعر نمبر ۲ تا ۴۔ (شکل) اور ۱ تا ۳ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ نہ کچھ میرے گر غبار سے (نو) کچھ مرے مشت غبار سے (محمد، نص، آ، مرکز) مری مشت غبار (مط، د) ۲۔ خلاقی کو دیکھ دیکھ (گل) پتھرائی ہے آنکھ میری (ک) ۳۔ کے مانند (نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میرا دل (د) ۴۔ تو ہے اپنے (نو) سو اپنے ہی یار سے (ک، شکل) ۳۔ ندارد (ف)

(۵۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف) نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۴ (نکات، مخزن) ۱، ۴ (مر) ۲، (شکل) اور ۱، ۴ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ ایسے میں (گل) ، بالکل ضمن نالے ہی کرتے کرتے (نقش) نالے کے (کب، ر، گل) ۲۔ مجلس سے (ب) مجھے کہ یہاں مجلس ہے ہی (نقش) مجلس میں (حسن) گلابی ہی دے ساقی کہ (ک) گلابی مجھے ساقی دے یہاں (آغا) یاں مجلس ہے (نص) خالی ہوئی جاتی ہے (ب) خالی ہو جائے گا (نو) ہو جاتی ہے (ک) ہوئی جائے ہے (نکات) ۳۔ ، ہو گیا کوچہ میں اس کے نہ پھرا ایدھر کو (نقش) اودھر سے (ر) جاتی ہو تو جائیو (نقش، کب) جائیے ورنے (آغا) جاتی تو ہے جائیو (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۴۔ جیوں (نقش) پراوی کے (نص) اور وو ہیں پاؤں کے دھوتے دھوتے (نقش) اوروں ہی کے (آغا، محمد، مط، آ، د، ر، مرکز، شکل) ۴۔ ندارد (نو)

(۶۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (م، نقش، نو) نیز شعر نمبر ۱، ۲ (شکل، گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ اور چمن میں (مط، د) ۲۔ سمجھ کر (ک) پھیکیو (مط، د) گذرے جدھر تو تیر ترا وار (ک) گذرے جدھر (کب) پاروار (گل) ۳۔ کسو کا سوار ہے (ب) گردن پر اس کے (محمد،

آ، مرکز) ۴۔ گر ا تو نہ درد کو (ک) یہ تیر ادو ستدار (ض، آغا، کب، مط، د)

نوٹ: صرف مطلع موجود ہے (ف)

(۶۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، فو، لا) نیز شعر نمبر ۴۔ (نغز) ا۔ (شکل) اور ا، ۲۔ (گل) س میں موجود ہیں۔

۲۔ یاں کوئی آشنا (د) ۳۔ بدی جو اس نے (آغا) بدی تھی اس نے (خد، محمد، نص، مط، د، مرکز) مرے چشم (نص) ۴۔ چھپتی پھرے ہے (کب) چھلتی ہے پھرے ہے جہان کو (ا) پاس تو اک (پٹ) پاس تھے اک (نص) ۳۔ ندارد (ف)

(۶۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (فو، لا) نیز شعر نمبر ۴۔ (نغز) اور ا، ۲، ۴ (شکل، گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ پر اسے کچھ پیار (ل، پٹ، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) پر کچھ اسے پیاری ہے (آغا) پردے میں یہ اقرار بھی ہے (ف) پردے میں پھر اقراری ہے (آغا) میں چھ اقرار بھی ہے (محمد، نص، مط، د) ۲۔ خفی بھی خبر (نص) خبر چھ لینا (شکل) زناری ہے (آغا) ۳۔ اودھر کو بھی گزر (م) نظر رحمت سے ایدھر کو بھی گذر (کب)، چشم رحمت سے ادھر کو بھی نظر کیجیے گا (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) "نظر رحمت" حاشیہ پر (نص) گنہگاری ہے (آغا) ۴۔ تس پر (نقش) طرحداری ہے (آغا) ۳۔ ندارد (ف، نقش، ل، ش، ک) ۳، ۴۔ ندارد (ج)

(۶۳) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (فو)

ا۔ ، جس دن سے بہار۔ الخ (ک) جی میں رفتار (ب) جی پے (نقش) ۲۔ زمانیں کے باہر (نقش) ۳۔ آپ سیں (نقش) ۴۔ نالہ وزار (نقش) ہر اک (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ا۔ ندارد (ل) ۳۔ ندارد (آغا)

نوٹ: صرف مطلع موجود ہے (ف)

(۶۴) تمام نسخوں میں شام بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا) نیز شعر نمبر ۴۔ (نغز) میں موجود ہے۔

۲۔ جھگڑے در گزرے (خد) ۳۔ جس بات کے لیے (ب)

نوٹ: صرف مطلع موجود ہے (ف)

(۶۵) تمام نسخوں میں شامل ہے نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) ۱ تا ۴ (شکل) اور ۱، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ روتے کو (گل) اشک نہ جائیں گے (ض، فو) ٹپکے پانی نہیں (نقش) ۲۔ یہاں تک (نقش) یاں تک (گل) تجھ کو بتادیتے (فو) ۳۔ کس نیند میں سوتی (نقش، ک) کس نیند وہ سوتی (شکل) ۴۔ شبنم بے پروتی ہے (فو) ء یہاں اون دنوں کے تئیں شبنم بھی روتی ہے (آغا) ۴۔ ندارد (نقش)

نوٹ: (ا) صرف مطلع موجود ہے (ف) (اا) یہ اشعار دو جگہ نقل ہوئے ہیں (آغا)

(۶۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش) نیز شعر نمبر ۴ (شکل) اور ۱، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ ملتا ہے (ض، فو، ک) ۲۔ ء عجب خواب ہے پھر تو درپیش سب کو (فو) سناؤ ایک اب (فو) سنا تو لوٹک اپنی (آغا) سناؤ ٹک اب (نص) ۳۔ توٹک دیجیے جاکے (خد) بے کس پڑی جاں (خد) بے کس تیری جاں (فو) ۴۔ نہ جاؤں گا جب لگ (فو) نجاؤں گا (آغا) مری یار (ک)

نوٹ: صرف شعر نمبر ۱، ۴۔ موجود ہیں (ف)

(۶۷) تمام نسخوں میں شامل ہے۔ نیز شعر نمبر ۱، ۲، ۵، ۶۔ (نکات) ۱، ۲، ۵ (گر) ۱، ۲۔ (مخزن، شع) ۱۔ (نغز) ۱، ۴، ۵۔ (شکل) اور ۱، ۲، ۳، ۵۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ مجھے آگاہ (خد) سانس بھی نہ بھر سکے (ل) پھر آہ (حسن) ۲۔ کسی کے آہ (نقش، خد، مخزن، شع) ۳۔ معشوق سے پیشتر (ک) گذر چکا ہے وہ پھر (ل) گذر گیا ہو (حسن) ۴۔ اب حق میں میرے دیکھیے (نقش)

زائد:

اس ناتواں کا کون ہے جز تیرے کبریا
تجھ سے نہ اٹھ سکے تو پرکاہ کیا کرے [1]

ماہی سے کچھ نہ ہووے بیاں شست کی خلش
جو سانس بھی نہ لے سکے، سو آہ کیا کرے[2]
ظالم بہ قول آپ اسی بے دستگاہ کے
درد اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے[3]

[1] یہ شعر نسخۂ نقش اور تذکرہ شورش (شکل) کے علاوہ دیوان درد مرتبہ رشید حسن خان کے آخر میں بہ طور ضمیمہ شامل ہے۔ نقش میں شعر کی شکل اس طرح ہے۔

اس.................................... تیرے کہربا
تجھ کوں نہ اڑ لگے تو پھر اب کاہ کیا کرے

[2] یہ شعر نسخہ نقش، فو اور تذکرہ نکات الشعرا میں ملتا ہے اور اسی تذکرے کے حوالے سے جناب رشید حسن خان نے اسے اپنے مرتبہ دیوان کے ضمیمے میں شامل کیا ہے۔ نقش میں مصرع اول کی صورت یہ ہے۔

"ء ہے بھی جو ہو سکے نہ بیاں شست کی خلش"

[3] یہ شعر صرف نسخہ نقش اور فو میں ملتا ہے۔

(۶۸) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، فو) نیز شعر نمبر ۱، ۳ (نکات، گر، گل) اور ۱، ۴ (شکل) میں موجود ہیں۔

۱۔ اب خون دل رواں ہے (ک، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) دل میں میرے (نکات)
۲۔ ہے سو یہ کچھ (آغا) ۳۔ دیکھو کہیں نہ (م، مط) کشمکش میں دیکھو کہیں نہ (خد، د) آنکھوں کی کشمکش (خد) وابستہ اپنی جاں (خد) ۴۔ نام ہے تو ہر چند (مط، د)

زائد:

یہ راہ خاکساری میں سر سے قطع کی ہے
نقش جبیں ہے میرا ہر نقش تا[1] جہاں ہے
مت موت کی تمنا اے درد، ہر گھڑی کر
دنیا کوں دیکھ تو بھی، توں تو ابھی جواں[2] ہے

(یہ دو زائد اشعار نسخہ نقش اور تذکرہ "نکات" میں ہیں اور نکات کے حوالے سے

انھیں دیوان درد مرتبہ رشید حسن خاں کے ضمیمے میں شامل کیا گیا ہے۔ دوسرا شعر تذکرہ گردیزی میں موجود ہے۔

۱۔ نقش پا (نکات) ۲۔ دنیا کو دیکھ تو سہی تو تو ابھی جواں ہے (نکات)

(۶۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، فو) نیز شعر نمبر ا۔ (نغز) ا تا ۳۔ (شکل) اور ا، ۲ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ مرگ آپہنچیو کہ قابو ہے (ض، علی، نقش، پٹ، لا، آغا، کب، محمد، نص، آ، د، ر، مرکز، نغز) ۲۔ غم ہے یہ جانتا نہیں (ک) یا کہ زانو ہے (نقش، پٹ، ج، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز، شکل، گل) اور حاشیہ پر "یا یہ زانو ہے" ہے (نص)) ۳۔ مجھیں اے شیخ (نقش) ۴۔ ہے تجھے کہ اے ذرے (نقش) تجھی میں اے درد اب (آغا) تجھیں نگاہو ہے (نقش)

(۷۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، فو، لا) نیز شعر نمبر ا۔ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ جلوت و جسم (ب) ۳۔ دیکھا یہ شورش من وما (کذا) (نقش) دیکھا نہ یہ شورش (خد) سوزش (کب) فصل جان (ک) ۴۔ جہاں کا چمن (پٹ)

(۷۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (لا) نیز شعر نمبر ا۔ (شع، نغز) اور ا تا ۳۔ (شکل، گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ شورش ہے نہ وہ آہوں کی ہے دھونی (نقش، کب، شع) سوزش (آغا، گل) شورش نہ آہوں کی وہ دھونی (مرکز) دردکوں (فو) گلی ہے آج کیوں سونی (مرکز) ۲۔ کس طرح بھونی (ف) شراروں سے یہ (د) ۳۔ بجھادیں گے (ب، کب، آغا) بجھادے گی (ض) جاتا تھا اب آنسو (ل) جاتا تھا کہ یہ آنسو (نقش) طپش کی (حسن) کے دل کو سمجھے تھے کہ یہ آنسو (خد) چاہا تھا یہ آنسو (فو، ک) دل کی میں سمجھا تھا یہ آنسو (آغا، محمد، نص، آ، د، مرکز) تپش (مط، د، ر) بقیہ نسخوں میں طپش ہے۔ آنسو بہادیں گے (شکل) بھڑکی آتش دونی (ب) ولے یہ آگ ہے پانی سے (نقش) یہ آگ پانی سے تو بھڑکی اور (فو) اور ہی دونی (ک) دل یہ آگ (آغا) پانی سے تو بھڑکی (شکل) ۴۔ پڑی ہے خاک پر یہ (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) آنسو روتا ہے (ب، ل) آنسو روتا (خد) ۴۔ ندارد (آغا)

(۷۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، فو، لا) نیز شعر نمبر ا تا ۳۔ (شکل) اور ا، ۲۔

(گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ کوئی بھی مخلص (ل، حسن، پٹ، ج، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز، شکل، گل) نہ پلٹا (پٹ) لگاتا ایسی بری بلا (خد) ۳۔ کشتہ کیسا ماء الحیات (خد) گر دل کو (خد)

(۷۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، فو، لا) نیز شعر نمبر ۳۔ (گل) میں موجود ہے۔

ا۔ کس پر (مرکز) ۳۔ منہ نہ کیجیے (گل) دل میں کسی کے (م)

(۷۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، فو، لا) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز) اور ا، ۳۔ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ بہار وہاں ہے (نص) وہ دن کہاں (م، ل، ج، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) ۲۔ ء آباد رکھیو خانۂ دنیا کو اے سپہر (محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) ہم پھر آن کے (آغا) آن آن کے مہماں یہاں رہے (کب) یاں مہمان رہے (آ، مرکز) ان کے یاں میہماں (د) ۳۔ کبھی رہتا (آغا) ء پھر بھی یہی دعا ہے رہے۔ الخ (خد) ء میری یہ ہے دعا وہ رہے۔ الخ (کب)

(۷۵) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا)

ا۔ ضبط کیجیے (خد) ۳۔ رکھتا ہے تو (حسن) جانے کہا ہیں خبر (پٹ، نص، مط، آ، د، مرکز) کہاں ہے خبر (خد)

(۷۶) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، ل، نقش، ش، ج، خد، فو، ک، لا)

ا۔ پار ہائے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۲۔ سن کے گالیاں (حسن) ء کس طرح سے اس نے۔ الخ (محمد، نص) اس نے بھی (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) اس نے بھی سن کے ہیں تالیاں (مرکز) ہر چند کہ ہم بھی (مرکز) ۳۔ یہ کچھ بات بھی نہیں (مط، د، ر)

(۷۷) صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے۔

ا۔ تو پھر بشر ہے (آغا) ۲۔ درد سنبل ہے (محمد) ہمیں گھسنا بھی اس کا درد سر ہے (ر) ۳۔ درد کب میری نظر ہے (مط، د)

(۷۸)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، پٹ، فو،لا) نیز شعر نمبر ا،۲۔(شکل) اور ۲۔ (گل) میں موجود ہے۔

ا۔ شرر چشم پوشی (نقش)کی تیں چشم پوشی (نقش) زمانے کی میں (شکل) ۲۔ گلستانی چوبلی (ب) تری گل فروشی (خد)، کرے ہے ستم یہ تری گل فروشی (ک)، تبسم کرے ہے ترا گل فروشی (شکل) ۳۔ہے تو ہی نرگس (ض) مست یوں ہیں گے نرگس چمن میں (حسن) کسی کی (م، حسن) ماہ نوشی (آغا)

(۷۹)تمام نسخوں میں شامل بجز (پٹ، فو، لا)نیز شعر نمبر ا۔ (ہند) اور ا، ۳۔ (شکل،گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ کہ ان نے آج تماشے (نقش) آپ اس نے (خد) کہ اس نے آپ (آغا، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز، ہند) ۲۔ نہ کر سکا (ب)، میرے سے نالہ ہرگز نہ کر سکا فرہاد (نقش) اس نے کبھی عمر تیشہ سانی کی (نقش) ان نے بھی (کب) ۳۔ ہم اپنی عمر میں (ض، نقش) کیوں کر کہ یہ زندگانی (نقش، مط، د) کیوں کر یہ زندگانی (ج، ر) کیوں کر ہی زندگانی (آغا) ۳۔ ندارد (ف)

(۸۰)تمام نسخوں میں شامل بجز (پٹ، ج، فو، لا) نیز شعر نمبر ۲۔ (نغز)ا۔ (شکل) اور ا تا ۳۔ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ سر کو رو کرے (نقش)، پھوڑا پکایہ دیکھیے کیدھر کو منہ کرے (ک) چھوڑا یہ درد(د) ۲۔ قبلہ نما سے یہ مرغ (م، ل، نقش، خد، محمد، نص، آ، د، مرکز، نغز) قید نما(ک)، کب کم ہے مرغ قبلہ نما سے یہ مرغ دل (کب)، سجدے اودھر کو کیجیے جیدھر۔الخ(نقش) ادھر کو (حسن) ۳۔ تک ہے منہ لگا(نقش) تک تو منہ کرے (نص) میں جانو پھر۔گھر کوں منہ (نقش) زاہدا کدھر کو منہ (آغا) میں جانو (مرکز)

نوٹ:صرف مطلع موجود ہے۔

(۸۱)تمام نسخوں میں شامل بجز (پٹ، ج، لا) نیز شعر نمبر ا،۲۔ مخزن میں موجود ہیں۔

ا۔ مرتبے میں دیکھیے(خد) دیکھوں ہوں موجود (آغا)پہ مرتبہ میں (نص) دیکھ تو (مخزن) ۲۔ معنی ہوتی ہے جلوہ گر (ض) معنی مولا ہے جلوہ گر (ل، نقش، حسن، آغا، کب،

محمد، نص، آ، د، ر، مرکز) جگہ میں ہوتے ہیں جلوہ گر (حسن) دونو جگہ پے معنی مولا ہے جلوہ گر (فو) عارف ایاز کون (ک) ۳۔ الیہ المصیر کا (نقش) ہر فعل میں تو سمجھیے (ف) ہر قول میں (نقش) ہر فعل تو سمجھیو مقصود کون ہے (کذا) (محمد، آ، مرکز) ہر فعل میں سمجھیو کہ (مط)
۳۔ ندارد (فو)

(۸۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (پٹ، فو، لا) نیز شعر نمبر ۳۔ (نغز) ۱،۲ (شکل) اور ۱ تا ۳ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ مست میں بے خبری (ک) یک لخت سیہ مست (گل) زلف کے کونچے میں (نقش) ۲۔ شرر بار سے جوں (نقش) ہر آن شرر بار (شکل) میرے سینے میں دبی ہے (نقش) ۳۔ یک دل کی (ض) کیدھر بھٹکے ہے (نقش) بھٹکے ہے (ل، خد) اس میں ہی پری ہے (ل، ک) اسی میں وہ پری ہے (نقش) میں ہے تو سے اس میں پڑی ہے (گل)

نوٹ: صرف ۳۔ موجود ہے (ف)

(۸۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، پٹ، ج، فو، لا) نیز شعر نمبر ۱، ۲۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ کون میری سی جان (م، خد، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۲۔ ء تیری یہ خو ہے اور تجھ سے میاں (نقش) یہ تیرے ڈھنگ (گل)

زائد:

نالہ جاں خراش مت کرنا بلبلو! گل بھی کان رکھتا ہے

یہ شعر صرف نسخہ (نقش) اور تذکرہ گلشن سخن میں ملتا ہے اور اسی تذکرے کے حوالے سے دیوان درد مرتبہ رشید حسن خاں کے ضمیمے میں درج ہے۔

(۸۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، پٹ، فو، لا) نیز شعر نمبر ۱۔ (مخزن، شکل) میں موجود ہے۔

۱۔ لے جایہ مستی (نقش) ۲۔ زمانے میں اے درد (خد) گرد وباد (آغا)

(۸۵) صرف نسخہ جات (ب، ض، علی، م، حسن، کب، محمد، نص، آ، د، ر، مرکز) میں

شامل ہے۔ نیز دونوں شعر (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ اک آگہہ (ب) ۲۔ مکھوم ہوا درد (شکل)

(۸۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (پٹ، لا) نیز دونوں شعر۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۲۔ مرے اشک آہ (م، ش، خد، محمہ، آ، د، ر، مرکز) مری اشک (نص) واگر (نقش)

(۸۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (نقش، پٹ، فو، لا) نیز شعر نمبر ا۔ (گل) میں موجود ہے۔

ا۔ دل سے ٹپک گئی (ض، کب، گل) آتا نہ چین (آغا) کہاں تک (م) ۲۔ مست یار سے (ض) مست ناز کو (ش، ک) آہ تھی سو وہ بھی سر اپنا (م، کب، محمہ، نص، مط، آ، د، مرکز)

(۸۸) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، ل، ش، خد، ج، فو، ک، لا)

ا۔ دل ہی (نص، مط، آ، د، ر، مرکز)

(۸۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، فو) نیز دونوں شعر (نکات، شع، شکل) اور ا۔ (گر، مخزن، نغز، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ یار سے دل کو تو کب (محمہ، نص، مط، آ، د، مرکز) تو دل کو کیا (ک) اگر (محمہ، نص) تو یہ مشکل کہ وہ (مخزن) ۲۔ سمجھے ہے کہ آپس میں جوں ہو گا (نقش) خوں ہو گا (آغا، کب، نکات) جو ہو گا (محمہ، نص، آ، مرکز) سمجھیں ہیں گے۔۔۔جو ہو گا (مط، د) سمجھیں گے یا آپس میں خوں ہو گا (نکات) تیرا کام (ل) جھگڑے (میں) تو میرا کام (نقش) میں اپنا کام (کب، محمہ، نص، مط، آ، د، ر، مرکز)

(۹۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، پٹ، ج، فو، لا) نیز دونوں شعر (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ صبح تک (مرکز) صبح تاریک نفس (گل)

(۹۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، پٹ، ج، فو، لا) نیز شعر نمبر ۲۔ (شکل) اور دونوں۔ (گل) میں موجود ہیں۔

ا۔ گل رخاں کے (م، نقش، حسن) جو کو ہے مدہوش (آغا) گل رخاں کا (مط) جس نے

دریا میں (نقش) ۲۔ وصف خاموشی کا۔۔۔ آسکتا نہیں (ف،ل، نقش، ش، ک، شکل، گل) وصف خاموشی کے (مط، آ،د،ر، مرکز) جس نے (آغا،کب، محمد، نص،مط،آ،د،ر، مرکز)

نوٹ: صرف ۲۔ موجود ہے (ف)

(۹۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ج، فو، لا) نیز شعر نمبر ۲۔ (شکل) اور دونوں۔ (گل) میں موجود ہیں۔

۱۔ یہاں زندگی (کے) مردن (نقش) زندگی کے ہر دن آزار (گل) ۲۔ کسی سے نہیں (ر) ۲۔ ندارد (آغا)

نوٹ: صرف ۲۔ موجود ہے (ف)

(۹۳) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، نقش، ج، فو) نیز شعر نمبر ۱۔ (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ پوچھو مت (د،ر) ۲۔ اچھلتا ہے (ض، ک، کب) اچھلتا ہے (م)

(۹۴) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، فو، لا)

۱۔ بصیرت کا نور ہے (نقش) دیکھ اس کا ظہور (ب) دیکھیے اسی کا (آغا، مط) ۲۔ کسی کے (م، ل، ش، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)

(۹۵) صرف نسخہ جات (ض، علی، م، کب، محمد، نص، مط، آ، د،ر مرکز) میں شامل ہے۔

۲۔ کہنے لگے (ر)

(۹۶) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف،ل، نقش، ج، فو، ک،لا)

۲۔ ایدھر کہ تم اس کی طرف (محمد، نص، مط، آ، د) ایدھر کو تم اس کی طرف (مرکز)
۲۔ ندارد (خد)

(۹۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، ش، خد، پٹ، ج، فو، آغا) نیز تذکرہ "مخزن" میں موجود ہے۔

دل کوں (نقش)

نوٹ: نسخہ (ر) میں دونوں مصرعے پیش کردہ ترتیب کے برعکس درج ہیں۔

زائد:

میں ہی تنہا نہیں نالاں ہوں جرس کی مانند
جو دل اس رہ میں گزرے ہے سو فریادی ہے

یہ شعر نسخہ (نقش) کے علاوہ تذکرہ شورش (شکل) میں موجود ہے اور اسی تذکرے کے حوالے سے دیوان درد مرتبہ رشید حسن خاں کے ضمیمے میں درج ہوا ہے۔

(۹۸)صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، کب، محمد، نص، آ،و،ر، مرکز) میں شامل ہے۔

میں بھی ایسا ہی سلجھاتے (کب) ہم ویسا ہی سلجھاتے (محمد، نص، مط، آ،و،ر، مرکز) پہ الجھیو (ض) اپنا جی نہ الجھاتے (کب)

(۹۹)صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، کب، محمد، نص، مط، آ،و،ر، مرکز) میں شامل ہے۔

(۱۰۰)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ش، پٹ، ج، فو، آغا) نیز (شکل) میں موجود ہے۔

اے ہے تو ہی ہے وگر (نقش) غرض میں دیکھ لیا اب جہاں (نقش) دیکھ لیا ہے جہاں (غد)

(۱۰۱)تمام نسخوں میں شامل بجز (م، ل، ش، پٹ، ج، فو، آغا) نیز (شکل، گل) میں موجود ہے۔

جانا کہیں تو ہے (غد) یہ نہیں میں (ک)

(۱۰۲)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (م، ل، ش، پٹ، ج، فو، آغا)

گر یہی ہی وار ہے (ب) گر یہ ہی (ض) زخمیوں کا تیرے وار پار ہے (مط)

(۱۰۳)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، ش، پٹ، ج، فو، آغا) نیز (نکات) میں موجود ہے۔

اے اپنی تو اب (ب، آ، مرکز) اتنا تو اب (ض) و یہ خانماں خراب۔ الخ (مط) کسو دل

(ثالث)

(۱۰۴)تمام نسخوں میں شامل بجز (م،ل، ش، پٹ، ج، فو،آغا)نیز (شکل،گل)میں موجود ہے۔

نہ نیند آئے(نقش)سب گذرتی ہے(ض، نقش،مط)یہ جیتے جاگتیں(نقش)

(۱۰۵)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، ش، پٹ، ج، فو، آغا) نیز (گل) میں موجود ہے۔

(۱۰۶)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، م، نقش، ش، پٹ، ج، فو، آغا) نیز (گل)میں موجود ہے۔

فنا ہی کا (آ،مرکز)

(۱۰۷)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش،پٹ، ج، فو (آغا)

سخت حیرت ہے (حسن)

(۱۰۸)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، ش، پٹ، ج، فو، آغا)

یقین (ض) تیقن (علی)، تعین گر مٹے (گل کو) دل سے تو کفر آثار ہو جاوے (کذا) (نقش)

(۱۰۹)تمام نسخوں میں شامل بجز (م، ل، ش، پٹ، ج، فو آغا) نیز (نغز، گل) میں موجود ہے۔

تیری آنکھیں دیکھادے ے' تو نرگس (نقش) مست ہو جائے (مط، د) وگر دیکھے (نقش) پست ہو جائے (مط، د)

(۱۱۰)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، ۱۱)

اپنی ہی تقدیر ہے (مط)

(۱۱۱)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، پٹ، ج، فو، لا، ک، آغا)

تجھ بن کہوں کیا کس طرح اوقات کٹے ہے (آ، مرکز) رات کٹے ہے (ض، مجد، نص،

مطء آ، د، مرکز)

(۱۱۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، ل، م، نقش، ش، پٹ، ج، فو، لا، ک) نیز (شکل، گل) میں موجود ہے۔

(۱۱۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، پٹ، ج، فو، ک، لا) نیز (شکل، گل) میں موجود ہے۔

سانس کہتے ہیں (آغا)

(۱۱۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، پٹ، ج، فو، ک، لا) نیز (گل) میں موجود ہے۔

جو نرگس ہے (خد)

(۱۱۵) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، پٹ، ج، فو، ک، لا)

بے کسی پہ اپنی (ض) ایسا بھی ہوتا ہے (ض)

(۱۱۶) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، پٹ، ج، فو، ک، لا)

ہمیں اب خدا سے آن بنی ہے (ب، ر)

(۱۱۷) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، خد، پٹ، ج، فو، ک، لا، آغا)

دنداں نما ہرگز (خد) کسی کے (خد، آ، مرکز)

(۱۱۸) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، خد، پٹ، ج، فو، ک، لا)

جدائی میں (ض) وجع المفاصل (ب)

(۱۱۹) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، خد، پٹ، ج، فو، ک، لا، آغا)

زائد:

گر کوئی زلیخا کو تری شکل دکھادے
یوسف جو بساط اس کی ہے دلالی میں جاوے (آغا)

"قطعات"

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، نقش، پٹ، ج، فو، لا) نیز (شع، شکل، گل) میں موجود ہے۔

اتنا پیغام (کب، اور حاشیہ پر (آ)) ، اگر کوئی کوئے یار میں گزرے (تمام نسخوں میں سوائے ب، ش، آغا، شکل) کوئی کوئے یار سے (آغا، شکل) گر صبا کوئے یار (حاشیہ (آ))

زائد:

وہ زمانے سے باہر اور مجھے رات دن انتظار میں گزرے (گل)

(۲) صرف نسخہ جات (ض، علی، پٹ، حسن، آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز) میں شامل ہے۔

۳۔ پوچھتے ہو تو یہ (حسن) جو پوچھیے یہ ہے (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) مر جائیں (مط، آ، د، ر، مرکز)

"ترکیب بند"

یہ ترکیب بند تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، نقش، م، ج، فو، ک، لا)

(۱) ا۔ ملک و کفر و دیں (خد) ۳۔ جو نگیں (مرکز) ۵۔ کدھر کوئی دوست (ض، آغا) ۶۔ ویرانہ وادی (خد) ۷۔ جہاں پہ (خد) ڈھونڈھیں ہیں (ب، آ) ڈھونڈھیں ہیں (ض، علی، محمد، مط، د) ڈھونڈھے ہے (ل، ش) ۸۔ دیدہ بازی (آغا، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۹۔ سر نگیں (خد، مط) ۱۰۔ ہے تو تو ہی ہے عاشق (خد) کدھر کدھر ہے وامق (ل، خد) عذرا ہے کہاں کہاں ہے وامق (کب، نص)

(۲) ا۔ نیا ہوں (ض) ۲۔ نہ میں میں کیا ہوں (نص) ۳۔ تنکا تو بھی مل (کب، نص) ۴۔ جو مجھ سے وہاں پھرے ہے (محمد) تقصیر یہی کہ (ب، ض، کب، نص) ۵۔ خدا ہی تو (ل) تو میں کیا (مرکز) ۷۔ تو مجھے سمجھ نہ کر تک (خد) تو نہ کر مجھے (محمد، مط، آ، د، مرکز) میں ہیں تو (ب، کب، محمد) ۹۔ کل وفا کی (نص) ۱۰۔ دنیا ہی نپٹ ہے (نص)

(۳) ۱۔ قرض (خد) ۲۔ ہو دماغ میں (ض) ناصور (ب) ۴۔ کہ یوں شب وروز (ل) روز وشب میں (خد)۔ ہے غم یہ تیرا۔ الخ (محمد، مط، آ، د، مرکز) رہتا ہے ہمارے (آغا) ۷۔ لؤ سلیما (ب) ۹۔ رنگ سیر تک کر (ش) رنگ کی سیر کر تک (محمد، آ، مرکز) عشق کی رنگ (نص)

۴۔ ۴۔ ڈھاتا تو ہے (مط) ۶۔ ظالم ہے تجھی (خد، کب، نص) کہیں چھپا ہے (مط) ۹۔ آگیا ہے (خد) ۱۰۔ اے میرے تئیں (ش) ہیں تیرے (آغا) ہو میرے (ر)

(۵) ۱۔ بڑے ڈھنگ (ض، آغا) فلک میں ہے (محمد) تک نہ نیرنگ (ض) ۲۔ ، یہ اور زمیں پر اور رنگ (آغا) ۳۔ صفا کو اوسکی (ب) ۵۔ کرتا ہے تو صلح (محمد، مط، د) ۶۔ ، جیوت کا میری تو اثر ہے (آغا) ۷۔ مجھ سے تو ہو ہزار (ض، حسن، ش، کب، محمد، نص) مجھ سے ہے تو ہزار (آغا) مجھ سے ہو وہ ہزار (آ، مرکز) ۸۔ روز نالے (علی، آغا، مط، آ، د، مرکز) ہے سے سے زیادہ (آغا) ۹۔ میں غنچہ دل گرفتہ کی طرح (ل) دل گرفتہ ہوں (آغا)

(۶) ۱۔ عاشق ہو اور (ل، ش) یکجا نہیں قرار (آغا) ۳۔ قتل کی میں (خد) پہلے تو مجھے ہی وار کرنا (ل) ادھر سے وار (آغا) ۴۔ بھی تو انتظار (مرکز) ۶۔ ظالم ہے تیری (ب، علی، خد) ۷۔ فقار کرنا (خد) ۸۔ کب تلک یوں (علی) ۹۔ زلفوں میں نہ شانہ (محمد، مط، آ، د، مرکز) زلفوں کو نہ (ر) ۱۰۔ اس سے (ض، علی، ر) وابستہ ہیں (آ، مرکز) کبھو کوئی دل (خد) ۸، ۹۔ ندارد (آغا)

(۷) ۱۔ عبث یہ درد (مرکز) ۲۔ آہوں نے جدھر (ب، ض، ش، حسن، پٹ، آغا) تیرہ باری (ب، ض) تازہ بازی (آغا) ۴۔ میرا ابھی تو دل (پٹ) ۵۔ پوچھا (محمد) ۶۔ تیرے تو ہمرہ (ب) تو اپنے ہمراہ (آغا) صبا تو تیرے ہمراہ (آ، مرکز) ۷۔ بہکا (آغا) پھرے ہے کیوں بھٹکتا (کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) کبھو تو کچھ (محمد، مط، آ، د، ر، مرکز) کہیں تو کچھ (کب، نص) ۸۔ تو عیب نہ ہنر (کب، مرکز) تو عیب نے ہنر (محمد) تو نہ عیب نہ ہنر (آ) نہ عیب و نے ہنر (ر) ۱۰۔ کسو کوں (علی) کسی کو (ش، خد) چھپا کسو کو (آغا) خدا کسی کو (آغا) ۹۔ ندارد (پٹنہ) ۲۔ ندارد (خد)

نوٹ: بند ششم کے آخری ۴ شعر اور ساتواں بند موجود نہیں ہے (ل)

"مخمس"

(مخمس اول)

تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا) نیز تذکرہ "طب" میں پانچویں بند کے چوتھے مصرع، مانند نگہ۔ الخ تک موجود ہے۔

(۱)ا۔ انھوں کو کب نظر ہے (ک)

(۲)ا۔ کے صفا کی (نص، مط، آ،د) صفائی کی (مرکز)۲۔ حسرت میں وصال (ک) جنت میں وصال (کب)

(۳)ا۔ ہے لہاں نگاہ (علی) لیکن ہے یہاں (ل، ش، خد، پٹ، ک، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)۲۔ قدم تو زنہار (پٹ، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز)

(۴)ا۔ شاہد کل (آغا) شاید گل (نص) عروس سنبل (مرکز) ۲۔ نے کیا مرے تاحل (ک) ۳۔ دیدار نصیب ہر نظر ہے (خد)

(۵)۲۔ آغشتہ وہم (خد) مانند نگاہ (مرکز)

(۶)ا۔ عجز میں کہربا (آغا) ہر نفس میں ہے (ل، ش، خد، پٹ، ک، کب، محمد، نص، آ، مرکز) ہر نفس سے کمان مطلوب (آغا) ۲۔ کوئی بھی (آغا، آ، مرکز) کوئی نہیں ہے جہاں میں (مط،د) ہیں نظر میں اپنے سب خوب (خد) آتے ہی مری نظر (ک)

(۷)ا۔ کب سمجھے (ک، مط، د،ر)۲۔ وہاں (نص) جہاں کہ پرکشائی (ل) جہاں یہ پرکشائی (ک، آغا، محمد، نص، مط، مرکز، آ، د) ۳۔ تر دار شکست (آغا)

(مخمس دوم)

تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو،لا، آغا) نیز بند اول (شع) میں موجود ہے۔

(۱)ا۔ دنیا دکھائے ہیں (ب) سودا بھی بن جائے (کب) کہ سودا یوں ہیں بن جائے (شع)

۲۔ ہمیں یہ شوخ ہے (ض) ہے ادھر اگر وہ خود فروش آئے (ل) سونچ (آ،مرکز) مجھے یہ سوچ (شع) دنیائی (ر) ۳۔ سودائی (ر)

(۲)۲۔ شعلہ نرگس (ک) ۳۔ کہ غیر از سینۂ پاکاں۔ الخ (ب) کند جائی (ر)

(مخمس سویم)

تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف،م، نقش، ج، فو، لا، آغا)

(۲)۳۔ نشاء ظہور (ب، ض، علی، حسن،خد) تیرا ترنگ (خد)

(۳)ا۔ ہوس ہے جہان کی (ض، پٹ،ک) سفر (ج،حسن،ک، مرکز)۲۔ باتیں سب ہی ترے (علی،پٹ)

(مخمس چہارم)

تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م،ل، نقش، ش، ج، فو، ک،لا، آغا)

(۱)ا۔ ہر وقت کج ادائی دوست (خد) ۲۔ بھڑی ہے (ض، نص) بھری ہے (پٹ،ر) بڑھی ہے (محمد مط، آ،د،مرکز) یہ تو بھی (ض،مرکز) ۳۔ وفا نہیں میرے دیکھی (ب) میری نہیں دیکھی ہے(نص)

(۲)ا۔ گزرا ہے (محمد، نص، مط، آ،د، مرکز) صبح تک کہاں آرام (خد) ۳۔ کچھو تک یار دفائی (خد) رنگ بے وفائی (نص،مط، د، ر) کیجیے تک رنگ بے وفائی (آ،مرکز)

"رباعیات"

(۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ج، فو،لا) نیز (شکل،گل) میں موجود ہے۔

۲۔ اب مند گئی آنکھ (ب) اب مندی آنکھ (علی) مونذلے آنکھ (مط، د، گل)

(۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف،م، نقش، ج، فو، لا) نیز (گل) میں بھی موجود ہے۔

ا۔ جی سے سپنا(ک) دیکھا ہے میں نے زندگی (مط) ۲۔ کروں گا میں قدم بوس (ک)

(۳) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ج، فو، لا) نیز (نغز) میں موجود ہے۔

ا۔ضبط جو یک بیک (ک) یوں ضبط جو تجھ سے یک (شع)۲۔ تجھ پہ (نقش)مصیبت ہوئی ایسی (ک)۔ کیا ایسی مصیبت پڑی تجھ پہ ظالم (شع) دل ڈہا کہ جی (علی) جی رہا کہ دل (نقش) جی دیا کہ دل (ک) جی ڈھہا (مط، د، ر) جی ڈھا کے (مرکز)

(۴) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا)

ا۔ کیا کیا کچھ اس کے دل میں (خد، کب) کیا کیا دل میں اس کے (ک)۲۔ اوروں سے تو بھی تجھ کو خوشی (علی) بھی تجھ کو جو خوشی (حسن) اوروں سے تجھ کو (ک) اور دن سے بھی (مط، آ) بھی تو تجھ کو (آ، مرکز) جی وہیں بہل بھی جاتا (ر)

(۵)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا) نیز (نغز، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ مشکل کہ ہے حرص (ض) مشکل ہے کہ ہو حرص سے دل (ل، ش، مط، آ، د) ہے کہ دل حرص سے ہو برکندہ (ک) ہے کہ ہو عشق سے دل (مرکز) ۲۔ سے کب ہے نجات (ل، ش، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) نہیں ہے گی نجات (خد) نہیں ہائے نجات (نغز)

(۶)تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، لا)

ا۔ یہ بیکھبہ (آغا) بیکھنا (نص) کچھ تو ہی بتا (کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرکز)۔ مانند مژہ ـــــ صف کی صف (آغا، آ، مرکز) نظر اٹھا کر (خد، آغا، گل)

(۷)تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، لا) نیز (شکل) میں موجود ہے۔

ا۔ ، جو کچھ نہیں ہے رو بہ رو سو دیکھا تھا (پٹ) ۲۔ غور کیجیے (خد) باتوں کو جو غور کرے (آ، مرکز)

(۸)صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، پٹ، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) میں شامل نیز نغز میں موجود ہے۔

۲۔ تک اپنا گریباں (محمد، نص، آ، مرکز) سر ڈالیے گا(پٹ، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) معلوم ہوتا ہے کہ "منہ" کو "سر" بنایا گیا ہے (کب)

(۹) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م،ل، نقش، ش، ج، فو، لا)

۱۔ کس کا کون کیا (محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) لہناں (علی) ہر ایک کا بے کہنا (مرلز) ۲۔ اب جو اس طرح (خد)

(۱۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م،ل، نقش، ش، خد، ج، فو، لا)

۲۔ بس تجھ کو (محمد، نص، آ، د، مرکز)

(۱۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، لا) نیز (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ دل کو بے قراری (پٹ، خد، گل) ۳۔ سے کبھی (خد)

(۱۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا) نیز (گل) میں موجود ہے۔

۱۔ گریاد ہے (ض) بازی ہے یہاں دیدۂ تر (ش) کوری نظر (خد) دل سے کوری (د) ۲۔ اپنا ہے ہنر (ش)

(۱۳) صرف نسخہ جات (ض، علی، حسن، پٹ، کب، محمد، نص، مط، آ، د، ر، مرلز) میں شامل ہے۔

۲۔ اتنا بھی (ض)

(۱۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، ل) نیز (نغز، گل) میں موجود ہے۔

۱۔ جوش خروش (ض) من میں ہے جوش (خد) اگر چہ جی میں ہے (نغز) کے مانند (نص، مط، آ، ر، مرکز)

(۱۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا) نیز (نغز، شکل) میں موجود ہے۔

۱۔ درد جیسی (محمد) درد جیسے (نص) و یہ داغ جگر کا دل سے دھونا معلوم (پٹ، کب) ۲۔ ہزار ہو گی لیکن (ک) ہزاروں پھولے (مرکز)

(۱۶) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م،ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا)

ا۔ مجھے عجب طرح (پٹ، کب، محمد، نص، مط، آ، د، مرکز) ۲۔ بہر تحقلی (ب) پر تحقلی (کب، محمد، نص، آ، د، ر، مرکز) "سپہر" کو مٹا کر "پر" بنا دیا گیا ہے (نص)

(۱۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا) نیز (نغز، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ حرف پہ (مرکز) ۲۔ علم کا (ض، ملی)، اس عالم کی انتہا سمجھنا آ کے (آغا)

(۱۸) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا) نیز (نغز، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ سبھی سے (ض) ۲۔ کو بھی یہاں نہیں ہے جاے (خد، گل)، ملا کو بھی نہیں ہے جائے انکار (ک) نہیں چاہیے انکار (محمد، نص) کو بھی کچھ اس میں نہیں ہے انکار (مط، د)

(۱۹) تمام نسخو میں شامل ہے بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا)

ا۔ چھوڑی (ب) چھراؤ (ب) کبھی (نص) چڑھاو پہ (مط، د)

(۲۰) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا) نیز (گل) میں موجود ہے۔

ا۔ کیے بہت (ک) اسی میں دیکھا (نص، مط، آ، د، مرکز) کیجیے معرفت سے دل کو آگاہ (آغا) کوچے ہیں یہ (خد)

(۲۱) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا) نیز (مخزن، شمع، شکل، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ بہت کیا (ل، پٹ، خد، کب، محمد، نص، آ، د، ر، مرکز، شمع، گل) دیکھا یہ عجب ہی یہاں کا لیکھا ہم نے (ب، مخزن) دیکھا تو عجب ہے یہاں کا لیکھا ہم نے (ض، ملی، حسن، پٹ، ک) دیکھا تو عجب طرح کا۔الخ (خد) دیکھا تو عجب یہاں کا لیکھا ہم نے (آغا، کب، شمع) دیکھا تو عجب جہاں کا (محمد، نص، مط، د) دیکھا پہ عجب ہے یاں کا (آ) دیکھا تو عجب ہے یاں کا (ر) دیکھا یہ عجب ہے یاں کا۔ (مرکز) ۲۔ دیکھتے تھے سب کو (مط، د) آنکھ کھولی (نص)

(۲۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا) نیز (گل) میں موجود ہے۔

ا۔ کب جی میں ہو دنیا کی طلب (ل) ہوس بھری ہو کب (ل، خد، محمد، مط، آ، د، ر، مرکز) دل میں مہر بھری وکب (حسن) بھری وہ کب (نص) ۲۔ حق سی (ک)

(۲۳) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا)

ا۔ کہ عمر ہم نے کیوں کر (ب، خد) کہ میں نے عمر کیوں کر (پٹ، کب، محمد، نص، مط، د) پوچھ (محمد) ۲۔ دو روزہ زندگی جوں کر کاٹی (ک) دو روز کی ہے جوں کر کاٹی (آغا)

(۲۴) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، لا) نیز (شع، شکل) میں موجود ہے۔

۲۔ واب۔۔۔۔۔۔زندگانی باقی (ب)

(۲۵) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا)

۲۔ خریدی وپیری (ک)

(۲۶) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، نقش، ج، فو، لا)

ا۔ درد کبھو (ک) معرفت میں (آغا، آ، مرکز) دل پر کوئی (خد) ۲۔ کھل جاوے کی (خد، ر) کھل جائے کبھی (محمد، نص، مط آ، د، مرکز) ۲۔ ندارد (آغا)

(۲۷) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ش، فو، لا) نیز (شع، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ پیری گئی اور چلی جوانی (نقش) ۲۔ ، کہتے (ہیں) ہم آپ اب ام کہانی اپنی (کذا) (نقش)، ، کہتے ہیں ہم آپ اب کہانی اپنی (شع) ہیں اب آپ کہانی (گل)

(۲۸) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک، لا) نیز (نغز) میں موجود ہے۔

ا۔ تاثیر پڑی ہے (ض، محمد، مط، آ، د، مرکز) بڑی (حسن، نص) بڈی (ب)

(۲۹) تمام نسخوں میں شامل بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا) نیز (نغز، شکل، گل) میں موجود ہے۔

ا۔ اے درد کسو سے (خد، پٹ) درد کو کسو سے (آغا) درد کی کسی سے (نغز) پہ کسی سے (گل) چاہا پہ کسو سے نہ بنی (خد) سب ہی سے نہ بنی (آ، مرکز) سبھوں سے نہ بنی (گل) ۲۔ ، یہاں تک بگڑا۔ الخ (آغا)

(۳۰) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا)

۲۔ تشبیہ اور تنزیہہ تمام (کب)

(۳۱) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک، لا)

ا۔ آپ ہی کرا کے آپ ہی کچھ (نص) کرا کے کچھ آپ ہی چھتا ہے (مط) آپی (ر)، کہتا ہے کچھ آپ آپ ہی کچھ سنتا ہے (محمد، نص) آپ آپ ہی سنتا ہے (آ، مرکز) پڑھ آپی، آپی کچھ (ر)، کیا کچھ ادھیڑ تا۔ الخ (مط، د، آ، مرکز) اڈھیڑ تا (ر)

(۳۲) تمام نسخوں میں شامل بجز (ب، ف، م، ل، نقش، ش، خد، ج، فو، ک، لا) نیز (نغز) میں موجود ہے۔

۲۔ ہر تس پر جو کچھ بنی۔ الخ (نص)

(یہ رباعی مستزاد) تمام نسخوں میں شامل ہے بجز (ف، م، ل، نقش، ش، ج، فو، ک، لا)

ا۔ ہر زلف سیاہ (ض، مط، آ، د، مرکز) قدر ہے یہ زلف رسا (خد) شب نظر (پٹ) کر دل سے راہ (ر) ۲۔ ہر دل میں لکھی ہوئی ہیں (ب) لکھی ہوئی ہے (ض، حسن، نص) آیات الہ (مط، آ، د، مرکز) ۳۔ حیراں ہوں جوں آئنہ میں سر تا پا (ر) آوتا ہے (علی) آتا ہے نظر میں جس میں جلوہ (خد) نظر جس میں جلوہ (کب)

حواشی مقدمہ

(۱) خواجہ میر درد کے لوح مزار پر ان کی ولادت کی تاریخ ۱۹ر ذی قعدہ ۱۱۳۳ھ اور وفات کی تاریخ ۲۴ر صفر ۱۱۹۹ھ یوم جمعہ قبل صبح صادق کندہ ہے (میخانہ درد ص ۱۶۵ از ناصر نذیر فراق) (بحوالہ (۱) مقدمہ دیوان درد مرتبہ دلادی ص ۳۸ (۲) تاریخ ادب اردو از جمیل جالبی ص ۷۲۴)

(۲) حسین قلی خان عاشقی نے لکھا ہے کہ۔ بتاریخ بست و چہارم صفر روز جمعہ سنہ یک ہزار و یک صدو نود ونہ بہ روضہ رضواں خرامید۔" بعدازاں میر محمد آثر کے قطعہ تاریخ وفات کا آخری شعر نقل کیا ہے جس کے مصرع دوم سے سنہ وفات ۱۱۹۹ھ بر آمد ہوتا ہے۔

وصل باشد چوں وصال اولیا   وصل خواجہ میر درد۔ آمد ندا

(۳) ہدایت اللہ ہدایت دہلوی شاگرد درؔد نے ان کی وفات پر قطعہ تاریخ نظم کیا تھا۔ اس کے آخری مصرع "حیف دنیا سے سدھارا وہ خدا کا محبوب" سے سال ارتحال ۱۱۹۹ھ ہی نکلتا ہے۔

(ڈاکٹر وحید اختر نے لکھا ہے "اس مصرعے سے تاریخ وفات ۱۲۰۱ھ نکلتی ہے نہ کہ ۱۱۹۹ ہجری" خواجہ میر درد۔ ص ۱۲) جو سراسر غلط ہے۔

(۴) خواجہ محمد ناصر عندلیب کے ایک معتقد خاص اور معروف تاریخ گو ستاتھ سنگھ بیدار نے اپنے ایک فارسی قطعہ تاریخ کے آخری مصرعے "ع آمد بوجود نقش بند ثانی" سے خواجہ میر درد کا سال ولادت ۱۱۳۳ھ مستخرج کیا ہے۔ ذیل میں مکمل قطعہ نقل کیا جاتا ہے۔

از حضرت درد عارف یزدانی گہوارۂ آفاق پر شد نورانی
بیدارؔ نوید سال تاریخش گفت آمد بوجود نقش بند ثانی

(۵) اور انھی بیدارؔ (جنھیں غلطی سے میر محمدی بیدار تصور کر لیا گیا ہے) کے کلیات میں ایک سات شعری فارسی قطعۂ تاریخ ہے جس کے آخری مصرعے "ہائے بود آدینہ وبست و چہارم از صفر" سے جہاں درؔد کے کتبۂ مزار پر کندہ منقولہ بالا عبارت کے نصف نثر کی تصدیق ہوتی ہے وہیں مصرع پنجم "ع حیف از دنیا بہ عمر شصت و ششم سالگی" سے انتقال کے وقت ان کی عمر چھیاسٹھ سال قرار پاتی ہے اور ۶۶ برس کو ۱۱۹۹ میں سے منہا کرنے پر ۱۱۳۳ اعداد برآمد ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کے سال پیدائش کی دوہری تصدیق ہو جاتی ہے۔ ذیل میں مکمل قطعہ نقل کیا جاتا ہے۔

آفتاب امت و دین محمدؐ خواجہ میر مظہر علم علی و وارث اثنا عشر
حضرت درد آں کہ از درد فراق عندلیب نالہ ہا تا سحر می کرد از خود بے خبر
حیف از دنیا بہ عمر شصت ششم سالگی (کذا) جانب فردوس اعلیٰ عشقیں کردہ ز
زیں الم از بسکہ یاران طریق از خاص و عام در بکائی ریختند از دیدہ ہا خون جگر
مرد و زن در سینہ کوبی ہا گریباں می درید عالمی از بے قراری می زدے بر سنگ سر
بندۂ بیدارؔ کاں ہست از غلامانش یکے جست از وقت وصال و روز و ماہش چوں خبر
پاس باقی ماندہ آں شب ہاتف گریاں بہ گفت
ہائے بود آدینہ و بست و چہارم از صفر

(کلیات تواریخ رائے ستاتھ سنگھ بیدار بحوالہ مقدمہ دیوان اثر مرتبہ ڈاکٹر فضل حق

کامل قریشی مطبوعہ ۱۹۷۸ء ص ۱۶۱۔)

دیوان درد کے محمدی ایڈیشن مطبوعہ ۱۲۷۱ھ کے اختتام پر خاتمۃ الطبع کی عبارتوں سے قبل "احوال مصنف مغفور کا تذکرۂ میر محسن علی صاحب سے لکھا گیا" کے تحت درد کے حالات و کوائف اردو نثر میں قلم بند ہیں اور آخر میں قولہ بالا قطعہ تاریخ شعر نمبر ۴ و ۵ کے حذف اور شعر نمبر ۲، ۳ میں جزوی تصرف نیز آخری شعر کے مصرع اول کی مکمل تحریف کے ساتھ بیدار کے نام سے نقل ہے۔ یہ قطعہ اور درد سے متعلق میر محسن علی سے منسوب مذکورہ نثری عبارتیں محسن کے تذکرے سراپا سخن (مطبوعہ ۱۸۷۵ء/ ۱۲۹۲ھ) میں موجود نہیں ہیں۔ کلام درد کے نول کشوری ایڈیشنوں میں مذکورہ عنوان کے تحت شامل عبارتیں اور قطعہ بیدار دونوں محمدی ایڈیشن سے ہی ماخوذ معلوم ہوتے ہیں۔ طور ذیل میں زیر بحث قطعہ تاریخ کا متن دیوان درد کے اول الذکر ایڈیشن سے نقل کیا جاتا ہے۔

آفتاب امت دین محمدؐ خواجہ میر   مظہر علم علی ووارث اثنا عشر
حضرت درد آں کہ از درد فراق عندلیب   نالہ ٔ یا ناسرش می کرد بردلہا اثر
حیف کز دنیا بعمر شصت ششم سالگی   جانب اعلی علیین او کردہ سفر
بندہ ٔ بیدار کاں ہست از غلامانش یکے   جست از وقت وصال و روز و ماہش چوں خبر

یک پہر شب ماندہ ہاتف کردہ واویلا و گفت
ہاے بود آدینہ بست و چہارم از صفر

محمد حبیب الرحمن خاں شروانی نے دیوان درد، طبع ۱۹۲۳ء نظامی پریس بدایوں کے اپنے مقدمے میں تاریخ وفات درد کے بیان میں قطعہ کا حوالہ بیدار کے نام سے دیا ہے اور تیسرے شعر کے مصرع اول میں "ششم" کی جگہ "ہشتم" لکھا ہے۔ مقدمہ نگار نے اپنے ماخذ کی نشان دہی نہیں کی ہے۔

رائے سناتھ سنگھ اور شیخ عماد الدین معروف بہ میر محمدی دونوں کا تخلص بیدار ہے تخلص کے اسی التباس کے باعث جناب جلیل احمد قدوائی نے مقدمہ شروانی کے حوالے سے یہ قطعہ اپنے ایک مضمون "میر محمدی بیدار" مشمولہ ہندستانی اکاڈمی، جنوری ۱۹۳۲ء میں محمدی بیدار کے نام سے شامل کر لیا اور یہی مضمون "نظر ثانی" کے بعد ان کے مرتبہ دیوان بیدار طبع ۱۹۳۷ کا مقدمہ بنا۔ دیوان محمدی بیدار کے دوسرے مرتب جناب محوی صدیقی مرحوم

نے دیوانِ درؔد (طبع پنجم ۱۹۰۱ء مطبع نول کشور کان پور) کے حوالے سے قطعہ زیر بحث کو دیوان کے حصۂ فارسی میں جگہ دے دی۔ لیکن دونوں مرتبین کو اسے محمدی بیدار کی تصنیف تسلیم کرنے میں تامّل ہے چنانچہ انھوں نے حاشیے میں اس امر کی نشان دہی کی ہے کہ کلام بیدؔار کے نسخوں میں یہ قطعہ نہیں ملتا۔ ((۱) مقدمہ دیوان بیدار از جلیل احمد قدوائی ص ۲ (۲) حاشیہ دیوان بیدار حصہ فارسی (ص ۱۶۱)

۲و۳ (۱) رسالہ ہوش افزا از خواجہ محمد ناصر (قلمی) ورق ۹۶ ب مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لاہور (بحوالہ تاریخ ادب اردو، جلد دوم)

(۲) رسالہ ہوش افزا از خواجہ محمد ناصر (قلمی) مملوکہ ناصر الدین دلی ورق ۱۰۰ (بحوالہ مقدمہ دیوان اثر از کامل قریشی ص ۳۳)

(۳) علم الکتاب مطبوعہ ۱۳۰۸ صفحہ ۸۴ (بحوالہ نبیل جالبی و کامل قریشی)

۴ علم الکتاب صفحہ ۸۴

۵ میرؔ، گردیزی، قائمؔ شفیقؔ، میر حسن، شوقؔ، شورشؔ، خلیلؔ، سرورؔ، مصحفیؔ وغیرہ۔

۶ دردِ دل از خواجہ میر دردؔ مطبوعہ ۱۲۶۲ھ ص ۱۸۸ بحوالہ نبیل جالبی۔

۷ مجموعۂ نغز مرتبہ ڈاکٹر محمود شیرانی ص ۲۴۰

۸ آب حیات شائع کردہ اتر پردیش اردو اکادمی ۱۹۸۲ ص ۱۷۲

۹ میخانۂ درد از ناصر نذیر فراق بحوالہ مقدمہ دیوان درد مرتبہ خلیل الرحمٰن دلاوری ص ۴۱

۱۰ مجمع النفائس از سراج الدین علی خان آرزو مرتبہ عابد رضا بیدار ص ۳۶۔۴۰

۱۱ نکات الشعرا از محمد تقی میر۔ مرتبہ مولوی عبدالحق طبع اول ص ۵۰

۱۲ (۱) مخزن نکات از قیام الدین قائم چاند پوری شائع کردہ اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ ۱۹۸ ص ۴۷

(۲) مخزن نکات از قیام الدین قائم چاند پوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن ص ۳۔۱۰۲

۱۳ (۱) تذکرہ شعرائے اردو از میرحسن مرتبہ حبیب الرحمٰن خاں شروانی مطبوعہ ۱۹۲۲ ص ۹۷

(۲) تذکرہ شعرائے اردو از میر حسن مطبوعہ ۱۹۸۵ اردو اکادمی (اتر پردیش) ص ۴۷

۱۴ طبقات الشعرا از قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی طبع اول ۱۹۶۸ لاہور ص ۷۲۔۷۱

۱۵ تذکرہ ہندی از غلام ہمدانی مصحفی، مطبوعہ اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ ص ۱۰۰

۱۶ عقد ثریا از غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق طبع دوم ص ۵۷

۱۷ گلزار ابراہیم از علی ابراہیم خاں خلیل ص ۱۲۶

۱۸ باغ معانی از نقش علی مرتبہ عابد رضا بیدار ص ۶۴

۱۹ تذکرہ شورش (دو تذکرے) مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۲۵۱

۲۰ علم الکتاب ص ۹۱ بحوالہ تاریخ ادب اردو از جمیل جالبی جلد دوم ص ۷۳۱

۲۱ (۱) مقدمہ دیوان درد از محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی ۱۹۲۳، ص ۵ (۲) تاریخ ادب اردو، از جمیل جالبی، جلد دوم ص ۷۳۴ (۳) خواجہ میر درد تصوف اور شاعری، از ڈاکٹر وحید اختر ص ۴۰ (۴) مقدمہ دیوان درد از دلادی ص ۱۱۵ (۵) خواجہ میر درد از ڈاکٹر قاضی جمال ص ۶۹

۲۲ (۱) مقدمہ دیوان درد از محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی ۱۹۲۳ ص ۵ (۲) تاریخ ادب اردو از جمیل جالبی جلد دوم ص ۷۳۴ (۳) خواجہ میر درد تصوف۔۔۔" ص ۴۰ (۴) مقدمہ دیوان درد از دلادی ص ۱۱۶

۲۳ (۱) تاریخ ادب اردو از جمیل جالبی جلد دوم ص ۷۳۴ (۲) خواجہ میر درد تصوف ص ۴۰ (۳) خواجہ میر درد از ڈاکٹر قاضی جمال ص ۷۶،۷۴

۲۴ (۱) 'درد و سودا' از قاضی عبدالودود مرتبہ عابد رضا بیدار ص ۱۲ (۲) مقدمہ دیوان درد از دلادی ص ۱۱۷

۲۵ آب حیات، شائع کردہ اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ، ۱۹۸۲ ص ۱۷۶

۲۶ "سراپا سخن" ص ۷۲۴ مطبوعہ ۱۸۷۵/ ۱۲۹۲

۲۷ تذکرہ گل رعنا بحوالہ مقدمہ دیوان درد مرتبہ دلادی ص ۱۱۸

۲۸؎ مقدمہ دیوان درد از محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی ۱۹۲۳ ص ۵

۲۹؎ تاریخ ادب اردو از رام بابو سکسینہ اردو ایڈیشن مترجم مرزا محمد حسن عسکری حصہ نظم مطبوعہ ۱۹۲۹ء ص ۱۲۰

۳۰۔۳۱؎ (۱) خواجہ میر درد کا تصوف، تحقیقی مقالہ، از الف۔ د۔ نسیم (قلمی) مخزونہ کتاب خانۂ پنجاب، لاہور، پاکستان، بحوالہ مقدمہ دیوان درد از داؤدی ص ۲۔۱۰۵ (۲) خواجہ میر درد۔ کتابیات از الف۔ د۔ نسیم۔ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ص ۱۲

۳۲۔۳۳؎ مقدمہ دیوان درد از داؤدی ص ۱۱۸ و ۱۰۷

۳۴؎ جائزہ مخطوطات اردو از جناب مشفق خواجہ جلد اول ص ۴۸۷

۳۵؎ ایضاً ص ۴۸۹

۳۶؎ خواجہ میر درد تصوف اور شاعری از ڈاکٹر وحید اختر ص ۴۳۔۳۵

۳۷؎ تاریخ ادب اردو، از جمیل جالبی جلد دوم ص ۷۳۱

۳۸؎ ایضاً ص ۷۳۵

۳۹؎ (۱) مقدمہ دیوان درد از ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی ۱۹۷۳ ص ۱۰۲ "خواجہ میر درد کا فارسی کلام" از ڈاکٹر پریتم سینی مشمولہ ماہنامہ "آج کل" اگست ۱۹۹۶ ص ۹

۴۰؎ خواجہ میر درد از قاضی جمال مطبوعہ ۱۹۹۲ ص ۸۲۔ ۵۴

۴۱؎ "درد اور آب حیات" از قاضی عبد الودود مشمولہ ولی کالج میگزین ۱۹۶۱ بحوالہ (۱) "درد وسودا" از قاضی عبد الودود مرتبہ عابد رضا بیدار شائع کردہ خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری ۱۹۹۵ ص ۱۵ (۲) "خواجہ میر درد" مرتبہ ثاقب صدیقی، انیس صدیقی ۱۹۸۹ ص ۴۵

۴۲؎ تاریخ ادب اردو از جمیل جالبی جلد دوم ص ۷۳۵

۴۳؎ مجمع النفائس از خان آرزو مرتبہ عابد رضا بیدار ص ۴۷۔۴۶

۴۴؎ نکات الشعرا از محمد تقی میر مرتبہ عبدالحق طبع اول ص ۵۰

۴۵؎ مخزن نکات، شائع کردہ اردو اکادمی ص ۴۷

۴۶؎ مخزن نکات از قائم چاند پوری مرتبہ اقتدا حسن ص ۱۰۳

۴۷؎ (۱) "اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری" از ڈاکٹر فرمان فتح پوری ،لاہور ۱۹۷۲ ص ۳۱۵

(۲) "مقدمہ انتخاب دواوین" مرتبہ تنویر احمد علوی ۱۹۸۷ ص ۲۳

۴۸؎ ایضاً

۴۹؎ "اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری" از ڈاکٹر فرمان فتح پوری ،لاہور نومبر ۱۹۷۲ ص۔۳۱۶۔۳۱۵

۵۰؎ مقدمہ دیوان دردؔ از رشید حسن خاں ص ۱۱۔۱۲

۵۱؎ دیوان دردؔ مرتبہ ظہیر احمد صدیقی۔ مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ اور مکتبہ جامعہ دہلی سے بالترتیب ۱۹۶۱ اور ۱۹۶۳ میں شائع ہوا تھا۔

۵۲؎ مقدمہ دیوان دردؔ مرتبہ رشید حسن خاں ۱۹۸۹ ص ۱۲